فہرست ابواب کتاب محاربۂ عظیم

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعتش بزبان گفتنم از بیخردیست + وصفش بہ بیان گفتنم از بیخردیست + فی الجملہ چنانست کہ دانم گفتن + انصاف چنان گفتنم از بیخردیست

بعد حمد و نعت کے مدعا طراز ہے کہ حقیر پرتقصیر ذرہ مثال پنڈت کنھیا لال کہ بدو شعور سے آجکے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے پہونچی بدل و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کج رفتار گردون دوار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال یاتہ سے جاتا رہا اس عرصہ بیکاری [illegible] و ایام بیشغلی مین کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی اکثر یہ خیال دل تباہ منزل مین گذرا کہ کچھ حال بلوہ بد معاشان کچھ عقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے انضباط کیا تھا زیب صفحہ قرطاس کرنا کہ دوستان دوستی شعار و شایقان خبر و اخبار کو بذریعہ شغل و دلبستگی بہم پہونچے یہ ارادہ روبروے احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین کرکے مقبول نظرون صاحب نظرون کے ہوا مگر اب ایک امر اور تنقیح طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا حلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت اردو سے مخلع آخرش صلاح دوستان دوستی شعار سے قرار پائی کہ زیور اردو اس پردہ نشین حجلۂ خفا کے واسطے بہت شایستہ اور زیبا ہے لہذا حسب ارشاد صداقت بنیاد احباب صادق الاتحاد اور بنظر اسکے کہ ہر ایک شایق بے تکلف اسکی مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسیطرح کی دقت تفہیم مین عائد نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کرکے نام اس کتاب کا **محاربۂ عظیم** رکھا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور لطف یہ کہ اگر اسمین لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو سنہ ۱۸۵۶ع یعنی سال شروع علامات فساد اوسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہے اوسکا حال ترجمہ دیباچہ مولف کتاب انگریزی سے واضح راے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر بیان تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب مین جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اوسمین مجمل و یکجا حال اون تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوۂ عام کے منجانب سرکار گردون وقار ظہور مین آئی تھین اور اوسمین حال جنگ دہلی بہی ثبت کیا گیا ہے وہمین نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام لکہنؤ مین تسطیر نہین ہوا التماس حضرات عالی ناظرین کتاب ہذا مین یہ ہے کہ احیانا اگر کہین سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو ذیل عفو اوسپر ڈالین انتہی

اور اس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

خطاب بناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف ہیچ بیان کرنے حالات مرقومۂ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہین رکھتا بلکہ جو لکھا گیا ہے وہ اکثر چھپیات اخبارات سے جو ممالک ہندوستان مین زمانہ مفسدہ مین مشتہر ہوئے تھے استنباط کیا ہے اور علاوہ اسکے اکثر حالات دلچسپ ایسے بھی ہین جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوئے تھے اس سے ثابت ہے کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنے اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنے مین احتمال غلطی کا بھی واقع ہو سکتا ہے لہذا عرض پرداز ہے کہ اگرچہ مولف نے ایسی غلطی بھی حتی الامکان واقع ہونے نہ دی ہے الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امید وار ہوں کہ معاف فرماوینگے ترتیب صفحہ مین ان حالات کی مولف نے قید تاریخ کی بہ خیال نہین رکھی ہے کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹھ اور دہلی کے تمام ملک شعلہ زن ہوگیا تھا اکثر فساد پانچ پانچ چھ چھ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس فرض کرو کہ منجملہ اون مقامات کے دو کی اطلاع تو اسیوقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے بعد سننے مین آئی اور باقیماندہ دو جگہہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر چندان اعتبار نہین ہو سکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہو سکتا تھا اسی لحاظ سے مولف نے کچھ قید تاریخ کی نہ رکھکر مقام وار اول سے آخر تک جسقدر بہم پہونچا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اس تالیف مین بباعث کم بہم پہونچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہو سکتا ہے مگر مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ یعنی اس کتاب سے آئندہ مورخان ہند کو بیچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے جیسکا ثانی کبھی کسی وقت اور کسی ملک مین نہوا ہوگا امداد کامل پہونچے گی

دیباچہ مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تھی ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عاقبت تنگ ہوگئی تھی اور اوسکی آمدنی پر تخلل عظیم واقع ہوا اور جماعت دلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان مین مقیم تھی محک امتحان پر چڑھی اور اس بغاوت اور ہواے فساد نہایت حرکت نامردانہ یعنی قتل عورات اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پھیل گئی اور دغابازی اون لوگون کی نے جو آج تک نمک خوار و فادار بتلاتے تھے تمام سپاہ گری کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نے بھی جنکی جان و مال کی ہستی اور حفاظت بباعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شرکت مفسدون کی بزرد فوج کی مگر بافضال الٰہی تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانونکی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جہلخانہ اور ڈاکوان مشہور و معروف کی امداد بھی اونکو پہونچی کام نہ آئی اور خدا تعالےٰ نے حفاظت انگلستان کی کی اور بروقت ضرورت شدید کو کمک بھی پہونچائی اور ہندوستان اب پھر انگلستانکا ہے اگرچہ آئندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہو اور گروہ قضا فان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبہ انگلستانیونکا ابتک رہا ہے اور آئندہ بھی رہیگا اور چند روز مین جمیع امور مثیت سابق امنیت اور آسایش کو حاصل کرینگے۔

قبل از بیان کرنے حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور غارتگری اموال سرکار و رعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مولف ارادہ رکھتا ہے کہ اول مختصر احوال اون واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو بھلے پر پا ہوتے فساد میرٹھ اور دہلی کے واقع ہوئے ہین کہ جنکے باعث مفسدونکو شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کرکے اپنی پسند کا بادشاہ مقرر کرین۔

راے اکثر اصحاب کی یہ ہے کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہے اسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تھی اور اب کلکتے مین جو وجہ اسکے ظاہر ہوئی ہیز مگر تمام کاغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی اونمین نہین ملتی کہ جس سے اوسوقت اتفاق رائے اس امر پر ہوتا ہے ابتدا سے

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا بنزدیک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اوسوقت مین یعنی اوپر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حال کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پہونچی تھی کہ آوازہ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودہ اور نیپال مصروف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ مین تھا اوسکی حفاظت کا بھی فکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار اور راجپوتانہ اور اضلاع سونتھال مین بھی انتظام قومی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہین اور [illegible] حالات جنگی مین کمی تصور کرتے ہین خصوصاً مقدار فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی اونکے نزدیک بہت کم تھی اور [illegible] سے صلح ہو گئی تھی مین سرکار [illegible] اور امید [illegible] کے پیش تھی اوسکی طرف سے اور غلجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ [illegible] ایک وہم [illegible] ہونے والا ہے ۔

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال لغنا جو خیمہ شاہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتہرہ شاہ ایران بمہر و دستخط بھی شامل تھے مگر تاریخ تحریر تھی برآمد ہوا مضمون اوسکا یہ ہے چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو اوسکو بباعث فتح ہند اور بسبب فوائد جو اوس فتح سے حاصل ہوئی ہین یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی یہی خیال اختیار کیا ہے کہ کہ تمامی ملک شرق قبضہ سرکار مذکور مین آجاوے اور اسی نیت سے سرکار موصوف نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سختی اوٹھائی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مضافات افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے اونکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر مسلط ہون اور وہ چاہتے ہین کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہین ہین نہو دے اس سے غرض اونکی یہ ہے کہ اونکو راستہ واسطے آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہ ہای ہندوستان زیرنگین کرین اور مذہب اسلام کو خراب کرکے مثال مذہب مسلمانان ہندوستان بھی [illegible] اور اس مطلب کی حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اوپر ملک ایران کے شروع کی [illegible] کو بدعہدی و بے ایمانی فریب دیگر مصدر افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار ما بدولت نے ہنوز کوئی تدبیر عوض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل مین نہین لائی ہے گو کہ اوس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ وبدعہدی کے یہان تک پہونچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہ و منشیان ملازم ایران کو دیتے ہین اور بطرز بفریب و کارستانی دعویہای باطل و تجویزات نادرست پیش کرکے عزم حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام افترا پردازی اونکی ظاہر ہو گئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نتھا اور اسی سبب سے کچھ تیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو برلب دریای شور واقع تھا اور فوج قلیل وہمین بطریق محافظ قایم تھی اونکے قبضہ مین آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جا کر فوج انگلشیہ قایم ہوئی مگر جب اونہون نے دیکھا کہ پیش قدمی اوس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اوس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی بے آب کی طرح بیقراری مین پڑنا ہے وہین مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیر ہای آبدار شجاعان اسلام اونکے تن مین دم باقی نرکھتی ۔

لیکن حضور ما بدولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار مکنون خاطر وطیب دل بباعث بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام ما بدولت صادر ہوگئے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہون اور تمام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان دین کو

نکال دین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریای غرب منتشر کردین خدا جسکو چاہے فتح بخشتا ہے اور اب مطابق قول پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی
اوس نے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہئے کہ بموجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہے اوسکو تم بنام خدا مارو
کار بند ہون اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہئے کہ واسطے محافظت دین محمدی کی ہمت کرین اور کمر شجاعت
چست باندہکر باسلاح و یراق اپنے جسمونکو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہئے کہ مساجد و مقامات جرگہ و جلسہ و مجمع اور
ممبرون پر ندای عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہوا و اس سجیہ رضیہ سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدۂ آنحضرت کے ہوویگے
بالتحقیق ہم اونہین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے ہنوز شمشیر دشمنون پر علم نہین کی ہے اور اوس گروہ ہمہ تن شوق کو
اجازت کوچ کرنیکی اب تک حاصل نہین ہوئی ہے اسواسطے ما بدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہے کہ امیر الامرا مرزا محمد خان
کشیکچی باشی اور امیر علیخان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادۂ نواب
صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علیخان سرتیپ بافسری جمہاے و رسالہ ہاے
کرانچی جاعی و آذربیجان و کرمان بقدر بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہون اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ کچ و مکران
جو واقع ملک سندہ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ دولہ خان و سردار سلطان علیخان و سردار
محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع تیس ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب و ضرب بجانب ہندوستان
روانہ ہون اور بفضل الٰہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی۔

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوام افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیونکے ہین اور جو اونہین کا اوسی قرآن اور قبلہ اور مسائل
محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہون اور دست امداد برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوش خبری کے بموجب قول محمدی کے کار بند ہون
بالتحقیق جو با ایمان ہین وہ آپس مین بھائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا با ایمانونکی امورکو بے ایمان اور مشرکیون کے عمل سے
مختلف اوزان مین وزن کریگا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے یہی صرف ضرور نہین کہ ایک گروہ ہی گروہ حق پرستونکا آمادۂ محافظت
دین ہو بلکہ لازم ہے کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہ بھی واضح رہے اقوام افاغنہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا یہ
ارادہ ہرگز نہین ہے کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہے کہ ملک قندہار سردار رحم دل خان اور خاندان سردار کہن دلخان کو
ملے اور حاکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر یہ منشاء ہمارا ہے کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہون اور اونہین شمار ہون جنکی
نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہے کہ رحمت خدا اونپر نازل ہوتی ہے جو جہاد مین لڑتے ہین اور ہمکو یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان
امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تھی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہوا اور رابطہ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو تاکہ اس
وسیلہ سے استحکام اوسکی سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہونگے اور اس جہاد مین سرپرست
ایک گروہ حق پرستونکے ہوکر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین خدا نے
یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتے تم بھی اونکو پیار نکرو اور یہ بھی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ واسطے دولت دنیا کی ایمان فروشی کرینگے یہ اشتہار
واسطے اطلاع اور آگہی حق پرستونکے مشتہر ہوا ہے اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہند و سندہ بھی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم نصاریٰ کے
عوض اون زیادتیونکا لینگے جو مذہب پاک پر اونسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نکرینگے فقط

اشتہار مندرجہ بالا مین مضامین محررہ ذیل بعبارت صاف درج ہین اول یہ کہ مسلمانان ہندوستانکو محل خطر ایمان بباعث بدعہدی اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہئے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کیواسطے ہے اسواسطے تمام مسلمانان مسلم الایمان کو چاہئے کہ مسلح ہو کر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد و آمادہ ہو کر براہ خدا انصارا کو ہلاک و نیست و نابود کردین سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کی افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہارم یہ کہ شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گئی ہے پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیونکو اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قایم کی گئی ہے۔

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورۂ بالا کچھ واسطے اس مفسدہ عظیم سے کہ اب فرو ہو گیا ہے رکھتے ہین

مشہور ہے کہ شراکت شاہ معزول اودہ کی بھی اکثر کاغذ سے جو اوسکے قیامگاہ سے برآمد ہوئے اور جنپر اوسکے دستخط موجود ہین پائی جاتی ہے فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودہ جو ماہ مارچ ۱۸۵۶ء وقوع مین آیا تھا شاہ معزول نے رسم رسل و رسائل ساتھ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکھا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین اونکو ترغیب اس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام یک تن ہو کر ایکروز جو بعد ازین قرار پاویگا فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزونکو اور ہندوستان ز عیسائیونکو جو اونکے ہاتھ لگین قتل کرین اور تمام راجہ ہا و رئیسان ہندوستانی کو صلاے عام واسطے شامل ہونیکے دین اور بعد از قتل کرنے یا بھگا دینے فوج گورہ کے تمام ممالک ہند و مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی و مردود فرنگیونکے قبضۂ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تھین دوبارہ تسلط شاہنشاہ دہلی مین کردین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اس جادۂ مفسدہ پر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ جو دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور ۳۴ اوس زمانے مین مقام لکھنؤ مین قیام پذیر تھین اونکو ترغیب اس امر کی دی اور بروقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۶ء و ۱۸۵۷ء یہ دونو رجمنٹ لکھنؤ سے تبدیل ہو کر ایک تو برہام پور اور دوسری بارکپور کو روانہ ہوئی مگر تخم فساد جو اونکی زمین دل مین بویا گیا تھا اونکے ساتھ مقامات مذکورہ مین پہونچا اور درمیان ۱۸۵۷ء کے سپاہیان رجمنٹ ہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ درپے ترغیب کشتی بدیگر رجمنٹ ہاے اور اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اس امر مین کرتے رہے اور فہمایش کرتے رہے کہ حمایت و پاسداری اپنے قدیم بادشاہونکی بہتر ہے اور سبب ناراضامندی کا اس طور پر بیان کیا کہ اونکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودہ پر اور بسبب بھرتی ہونے اکثر اقوام سکھ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فرو گذاشت ہوگئے اور آیندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ خدمت سرکار مین ابتک اونکو حاصل ہوتا تھا وہ اب سکھ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ یہ وقت ہے جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی حق رسی کیواسطے جو مدت مدید سے بباعث غلبہ انگلشیہ کے معرض تلف مین آگیا تھا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہے کہ اپنی قدیم بادشاہونکی رفاقت کرین اور ان اغیار عیارونکی صحبت سے فراغت حاصل کرین۔

اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تھا اوسمین درج تھا کہ جو تدبیر واسطے سلح بندی و قتل عام کل سفید رویونکے بغرض دوبارہ قایم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہے اوسمین شرکت اہل السلام کی ہوئی ہوگی اور اونہون نے کوشش بلیغ بیج بونے تخم ناخوشی و ناراضامندی کی بیچ مزرعۂ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی۔

کیا عجب ہے کہ سخنان مذکورۂ بالا سبب اس مفسدہ کا ہوئے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ آتا ہے کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے

پختہ مسلمانونکے دل مین خلل ڈالکر اسباب پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا سال سے اونکے حیطۂ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کرین اور نیز نا اتفاقی جو حاطہ مندراس اور بمبئی مین ظاہر ہوئی تھی اوس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودہ مطلب اصلی اور علت غائی اس فساد کی نتھی اور یہ راے بپایہ صدق کو اس سے بھی پہونچتی ہے کہ جب خبر سرکشی کی ملک طہران مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے در باب صداقت اور راستی اس عزم سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالے برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندۂ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیچارہ باختیار مسلمین ہین جب چاہا اونسے خدمت لی اور جب چاہا علیحدہ کر دیا مگر اسباب کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو بظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک مفسدہ تھے اور اونہون نے بھی ہمراہ مسلمانون کے سرکشی کی تھی ہر چند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اونسے ظہور مین آئے تھے مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاونی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا بمجرد سُننے خبر مفسدہ کے مستعد بدنظمی ہوئے مگر انکی حرکات یہ تھین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتے تھے او مفسد بدخیال خام عورات اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیون کی برکندہ ہو آدمی ہیئت فقیرانہ شہر تین مین ارادہ جاتی تھے کہ انتظام سرکار مین کسی طرح خلل انداز ہون اور ہندوستانی سپاہیونکے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تدابیر و تراکیب جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اونسے زیادہ بد نما و قبیح ہین جو کبھی کسی آدم وحوش سیرت و بہائم سریرت سے کہ جنکا نام بھی زمرۂ انسا مین لینا نچاہیے وقوع مین آئے ہون مگر موجدان سرکشی نے دربارۂ وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف اونہون نے فساد کیا بڑا دہوکا کھایا اونکو جوش خام خیالی بلکہ یقین سے ترغیب سرکشی ہوئی ہے اور یہ امر انکی تدبیر حصول مطلب و حالات تعجب آمیز سے اور تہونے راست نیتی اور راست کرداری سے ظاہر ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو اونکو سالہا سال صحبت ایسی رہانا اونکی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگون مین بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہوا وسنے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اونکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیحہ مین حائل ہے مگر عرصۂ قلیل مین معروفان عرصۂ ہنگامہ کو طاقت بی نہایت جو اہل انگلستانکی ہے معلوم ہوگی اور سواے بربادی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوگا بہت جلد اون لوگونکو بالتحقیق واضح ہوگا کہ اونکی جد و جہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ اونکے خیال خام مین نگذرا کہ آسیب اور اسرار جو انکو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما و فضلا کے اونکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا سعادوت طاقت و تسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہے جیسے شکستہا ے متواتر جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص ورکمی سرکار کی تھی قطع نظر اوسکے اب بتحقیق و ظاہر ہے کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام مین آویگی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف حملہ ہاے مفسد اور سامان دوبارہ قایم کرنے حکومت سرکار بقاعدۂ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کسقدر کافی اور موجود ہے

علامات مفسدہ

بتاریخ ۲۳ جنوری چھاؤنی رانی گنج مین اگ لگی اور بعد از دو یا تین رات اونکے بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا وہی حال ہوا اور بتاریخ ۲۵ ماہ مذکور دفتر تاربرقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسیطرح بادشاہ نادری فی جایزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی مین مغربی کا لینا شروع کیا

ماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اوسوقت مین حقیر اور بیہودہ تھا مراد اس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی ہر اوسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور باندا تقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیون کے رسید اونکی چوکیداری دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین ۔

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیاں لیکر اپنے قریب کے گانو مین جاتا تھا اور وہ روٹیان وہانکے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا تھا کہ چھہ روٹیان اور بنا کر چوکیداران دیہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم بابت آیندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اوسمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹیان دیہہ بدیہہ تقسیم ہوئین ۔

ایک چٹھی سورقہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نان وطرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے

ترجمہ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دیہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھہ ابتک ظاہر نہین ہوئی چوکیداران دیہات ضلع ہذا کو جو ضلع متھرا مین کچھہ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بروقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھہ اور ویسی ہی روٹیان بنا کر تقسیم کرتا ہے اور اسیطرح روٹیان دیہہ بدیہہ پہونچ گئی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگئین آج یہ روٹیان دیہات ضلع گورگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی و مغربی مین بہت معتبر ہے اوسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تمسخرانہ درج تھا

ہمارے ناظرین اخبار کو قصہ اوس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وبائے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بنظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام ملک کے کچھہ شک ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگونکو توجہ بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم روٹیون کے ہوتی مگر اب اگر کچھہ تحقیقات درباب اصلیت اس امر کے گو کہ کچھہ اور قدرے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گویونکے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے شہر لندن مین ڈیوک آف یورک سے بڑا ہ بھی وہ وڈ ہوک گریٹ پرنز سٹریٹ تک ہوا تھا

قریب تین ہفتہ بعد تقسیم ہونے نانہائے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب وجوار دہلی و لکھنو و دیگر مقامات اودہ مین پھیل کر روہیلکھنڈ بلکہ تمام اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پہونچ گئین تھین ظاہر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام مسلمانونکے ایک خاص امر مین اور سبب لخواہ عمل مین لانے اوس امر کے نہین معلوم ہوتا

بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان تو اوس حال کا جسکے باعث شبہ پیدا ہونگی اوسین پیدا ہوا

یہ ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے رائفل کے جو ایک نئی وضع کی بہت دور رس بندوق ہے مقام کلکتہ میں پہونچی تو حاکم بالا دست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دی بنگالی مذکور نے اوس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہاں بیان کارتوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہہ پہونچکر متامل ہوا گویا اوسکے دل میں خود بخود کچھ وہم پیدا ہوا وجہہ کیا کہ جس چیز سے کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی میں ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گاو تھے اور عرفاً معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اوس سے لیتے ہیں اس شبہ سے بنگالی مذکور نے اوس حاکم بالا دست سے جسنے ہدایت ترجمہ کے واسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اوسکو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان میں اس چیز کو جو کہتے ہیں وہ درج کرنا چاہئے چنانچہ مترجم نے بعد از تامل بلا لحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہو گئی کہ کارتوس ایسی چیز سے چکنے کئے جاتے ہیں کہ جسکو ہندو مسلمان کوئی منہہ میں نہیں لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین میں شہرت پذیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے دربارہ اس مقدمۂ کارتوس کے اسطرح پر بیان طراز ہے اور یہ روایت بھی اوسیقدر درست و قرین قیاس معلوم ہوتی ہے جسقدر بیان مسبوق الذکر صحیح اور راست ہے۔

کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رائفل کا اس ملک میں قرار دیا تو واسطے طیاری کارتوس کے جو موافق اوسکی نال کے ہوں ٹھیکہ دار مقرر کئے بلکہ انگلستان میں سُنا ہے کہ ایسے کارتوس بھی چربی گاو طیار ہوتے ہیں مگر اس ملک ہندوستان میں بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شئے مجرب کا قرار دینا مناسب تصور نہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی رای پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام دمدم میں ان کارتوسوں کا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور میں واسطے تعلیم سپاہیوں کی بیچ قواعد اس رائفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیوں نے مشق سر کرنے رائفل مذکورہ بالا کی شروع بھی نہیں کی تھی کہ ایکروز ایک خلاصی جو کارخانۂ طیاری کارتوس میں ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیم گاہ کارتوس میں فن رائفل سیکھتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھہ میں ایک لوٹہ تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف تھا خلاصی نے بجواب اوسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز میں تمھاری بھی ذات باقی نرہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم اونکو بوقت سر کرنے رائفل کے دانت سے کاٹوگے اوسمیں چربی گاو و خوک کی لگائی گئی ہے پس یہی گمان سپاہیونکے دلمیں جاگیر ہوا اور یہ خیال اونکے تخیلہ میں آیا کہ جو کارتوس آیندہ اونکو ملینگے اونکے مذہب کو خراب کرینگے اور طرفہ یہ اوسیوقت اُسکی خاطر میں شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمونکا ارادہ اونکے عیسائی کرنیکا مصمم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع ممد اس گمان کے صدق نمائی ہوئے ہونگے الغرض یہ دو نو ظن قوی کہ اونکے دہرم و ایمان بگاڑنیکا اور اونکو عیسائی کرنیکا ارادہ سرکار کا ہے اونکے دلونمیں متمکن ہو گئے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہیں کیونکہ کارتوس جو اونکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور اون سپاہیونکو اپنے دہرم و ایمان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیونمیں ہوئی تھی ودیا بجا اور جگہہ جگہہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھہ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ سیاہ پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بلا اطلاع سرکار کچھہ چربی گاو بھی طیاری کارتوس میں لگائی تھی اور جو جوش طبایع سپاہ سے آیندہ نتیجہ استخراج ہوا وہ سب پر ظاہر ہے اور اس جگہہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہیں کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے میں جہاں کارتوس اس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیے جاویں اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہیں کہ احاطۂ بنگالہ میں ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہیں دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ میں اکثر مقامات میں اسقدر تقریرات لاطائل عمل میں آئیں ہر طرح سے

ویسی ہی ہین جیسے ابتک سپاہی استعمال کرتی ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رایفل مین چلتی ہین وہ سپاہیون نے خود تیل اور گھی سے چکنا کرکے بنائے ہین۔

باخر ماہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیونکو جو تعلیمگاہ مین مشق قواعد رایفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس محرب کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس محرب نہ دیے جاوین اور راستی یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس محرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا۔

بنظر رفع عذر وقطع حجت حکام مہتمم تعلیمگاہان معلومہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجائے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیمگاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سرا منھہ مین نہین دینا پڑتا تھا اور بغیر دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا۔ مگر بفور رفع ہونے حجت چربی کے شبہات درباب کاغذ کارتوس کے بنزدیک سپاہ تعلیمگاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسونکا نسبت کاغذ اور کارتوسونکے باریک تھا اور بباعث تنگ ہونے دہان رایفل ضرورتاً کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آور اوسمین نہ تھی بلکہ بقبل اجزا کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہ بھی ویسی ہی اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا مگر یہ درست ہے کہ کارتوس بنا دیق سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اوسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سریرام پور مین طیار ہوتا تھا گو اوسکے رنگ مین بھی اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسیکے دلمین گمان بسبب اس اختلاف کے عائد نہین ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے عذر پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو اونکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف لون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ مین کچھ فی ہے مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سوائے تبدل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی تھا اور وسی اجزا سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تھا جو اب تک استعمال مین ہے

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورہ بالا کی اس مقام تک پہونچ چکی تھی

بتاریخ ۲۶ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر چند عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریڈ پر حاضر ہو کیونکہ اسقدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین پیشتر ۱۹ رجمنٹ کے قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بروقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جو ریکروٹ یعنی نو ملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب مونگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اوسکے لینے مین درپیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے ٹوپیونکے سبکو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق اللفظ بیان کیا کہ ہمکو کارتوس مین شبہ ہے

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جرنیل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ دو ڈویژن گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہے کہ ہمنے مختلف افواہ درباب طیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سنی اور یہ مشہور ہے کہ اوسمین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاو و خوک سے

چکنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہے کہ ارادہ سرکار کا یہ ہے کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹوا دینگے ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دہرم کا ہے اور اونہون نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اوس سے ہمکو اطمینان بھی ہوگیا ہے مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمین خیال ہمنے اونکے لینے سے عذر کیا تھا

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چھاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بلوا کر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھ نقص نہین ہے اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ سپاہ تک پہنچ گئی ہے صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کردیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اوس وقت عذر یا انکار کریگا اوسکی کورٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاویگی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی کرکر دروازہ توڑکر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاونی مین مع اسلحہ واپس چلی گئی۔

باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طیاری رسالہ یازدہم اور توپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پریڈ کے پہونچا سپاہ اوس رجمنٹ اپنی چھاونی سے شور و غل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر اونہون نے بنادیق پر کرنی شروع کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پہونچے تو یہ آواز اونکے گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑہو ورنہ سپاہ گولی ماریگی

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کیطرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علحدہ کرکے سپاہ سے ہتھیار لے لو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتھیار دیکر اپنی چھاونی مین چلے گئے

یہ علامات عظیم مفسدے کی تھین جو بتاریخ ۲۶ فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تھین

باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر و انکار کے اور اس سرکشی خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیۃً شکستگی آئین جنگی کے اور اس کلیۃً اظہار عزم فساد کے راے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تھی کہ یہ طریق مجرمونکا صرف حجت طفلانہ ہے اور کچھ یہ استوار سنگین امر نہین مگر اخبار نویس مذکور کو یہ یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھہ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان ہوتے ہین اور شاید اونکی نزدیک قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچہ طفلان لکھتے ہین

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تھی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کرنیکا اوپر اونکی سرکشی بھائیونکی دیا جاوے کیونکہ درصورت اونکے نافرمانی کے نتیجہ ہای قبیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاے نایرہ فساد کی بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تھین کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا اور سپاہیون کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کرکے بجاے چربی کے کارتوس مین لگاوین اور استعمال اوس کاغذ کا بھی جسمین گمان شبہ واقع تھا معطل رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دین۔

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو جو حکم ہوا کہ وہ بارکپور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور بمقام مسطور مین بتاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہو گئی گو بتاریخ ۲۹ ماہ مذکور تجویز سزا و تجویز حکم نسبت اس رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پا چکا تھا او مجرد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا بصورت نافرمانی و عذر سپاہ کی کہ یہ دو نوامر ابھی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے مہیا کیا گیا تھا اور تلنگہائے ۴ رجمنٹہائے شاہی اور نیز رسالہ گورنری مقیم بارکپور سے جو پریڈ پر موجود ہے حکام کو گمان قوی تھا کہ یاد حقوق سابق جو جنرل پر تھی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ توپخانہ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دم دم مین نہ تھی اس سامانکو اور بھی رونق دی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایک قسم تو ابھی جو انہ طریق پر مستعد ہو اور دوسری اوسی قسم کی نے یہ کوئی نکی ظاہر کی او نیز یہ بھی اس سے واضح ہے کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاطا گمان ضرورت بھی موجود کیا تھا اور کسقدر استغنا او بے ہراسی افسران سرکار کے دل مین قایم ہے اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے پر ظاہر ہے اوس موقع پر تدبیر مفصلہ ذیل پر روی کار آئی تھی فوج سرکار بصورت اضلاع مربع قایم کی گئی تھی بجانب راست تو رسالہ گورنری او وسط مین ۴ رجمنٹ شاہی توپخانہ مندراس چند توپ کلان دم دم اور ۳۴ رجمنٹ شاہی اور بجانب چپ دوم گرنڈیل اور ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی بعدہ ۱۹ رجمنٹ کے پانچم کو جو اونمین سے باہر لاکر او ایک ضلع مربع مذکورہ بالا کے روبرو سے لیجا کر وسط مین قایم کیا او جنرل ہیرسی صاحب نے حکم برطرفی سنایا ہتھیار سب نے رکھدئے او نشان گرادئے اور نام و نشان ۱۹ رجمنٹ کا باقی نرہا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ ان سے لے لیا تاکہ مجرمونکو معلوم ہو کہ اونکی غلطی سے کسقدر حقارت عاید حال اونکے ہوئی مگر وردی اونسے نہ لی گو وہ چیز اونسے لینی بھی کہ بیکار رکھنے کے لائق وہ نہ باقی رہے تھے بعد ازین دو گھنٹہ مین اونکی تنخواہ تقسیم کرکے اونکو گرد ایک ضلع مربع مذکور پھیرا کر بطرف پلٹا گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اونکے گرداگرد ہوا اور اسی ہیئت مجموعی سے اونکو بارکپور سے گھاٹ مذکور تک پہونچا کر دو تین جہاز دو خانی پر سوار کرا کر پار دریائے ہوگلی کے کردیا بوقت رخصت جنرل ہیرسی صاحب نے ایک نصیحت نامہ زبان اردو مین پڑھکر سب مجمع کو رخصت کیا ترجمہ اوسکا یہ ہے

اے افسران و سپاہ ہندوستانی گوش ہوش سے سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ منصف ہے ابھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو مین بملاحظہ نواب گورنر جنرل بہادر گذراننے پر راضی و مستعد ہون ہر چند مین تمکو کوئی توقع قوی نہین دے سکتا مگر مین بسمع مبارک نواب محتشم الیہ گذرانکر عرض کرونگا کہ تم عذر خواہ دار کردہ پشیمان ہو مین ہمیشہ تمہارا کمانیر اور دوست رہا ہون او تمنے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ ماہ فروری جب تم دشمنونکے ورغلانے سے مستعد بفساد ہوئے تھے اور اونکے شامل ہو کر اپنے افسرون سے بمقابلہ پیش آئے تھے جسکے عوض تمہارے ہتھیار چھین لئے گئے تمسے ظہور مین نہین آیا اسی سبب سے سرکار پر رحم ہے ہر چند سزا تمکو ملی مگر کچھ زیادتی تمپر نہین ہوئی دیکھو تمکو معہ وردی جانیکا حکم ہوا ہے جس سے جہان تم جاؤگے تمہارے ظاہری نام مین کچھ فرق نہین آئیگا گو یہ مصیبت برطرفی تمپر عاید ضرور ہوئی ہے اور جبکہ راستہ مین براہ پوسے یہان تک تمنے کوئی امر خلاف حکم نہین کیا اسواسطے اوطرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ کہ اجرت کرایہ سواری و باربرداری معاجرت جہاز تمہارا اور تمہارے عیال و اطفال و اثقال و احمال کا ہوگا سرکار اپنی دریا دلی سے ادا کردیگی اور تمسے اس باب مین مزاحمت نہوگی اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار منصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب بھی خودداری ہاتھ سے ندیکر اور اپنے تئین اختیار سے باہر نکرکے ایسی ترکیب کرتی ہے کہ جسکی وجہ سے رحم او شفقت کے کیا جاوے

تمکو ایک ایک جبہ جو تمہارا برآمد ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ اپنا حساب کتاب رجمنٹ کے دوکانداروں سے فیصلہ کرلو۔ وردی جو بال سرکار ہے

مطابق آئین وردی کے جو بروقت برطرفی سپاہی کے عمل مین آتی ہے سرکار کو واپس دو تمھارے ساتھ پانچ کمپنیان ۳۸ رجمنٹ شاہی کے
اور رسالہ گورنری پلٹا گھاٹ تک جاوینگی اور وہان سے تمکو جہاز ہائے دخانی پر سوار کرکے تا بمقام گیہ لے پہونچادینگی تمام تمھارے افسران ولایتی
تمھارے ہمراہ چلینگے اور تمھارے واسطے خیمے روانہ ہوچکے ہین ڈاکتران ولایتی اور ہندوستانی اور عملہ اسپتال جو متعلق تمھارے رجمنٹ کے تھے
وہ سب تمھارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ وبائے ہیضہ تمھاری رجمنٹ مین شروع ہوگئی ہے اور بیمار ونکی تیمارداری بہت ضرور ہے
اسواسطے کہ جو سرکار منصف ہوتی ہے وہ معاوضہ جو نہین ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہے اور تمھارا قیام ایک یا دو روز تک مقام گیہ تے
مین ہوگا جہان تمام تمھارے حساب و کتاب کا فیصلہ معرفت تمھارے افسرونکے ہوگا بعد ازان تمھارا کوچ مقام مذکور سے جہنسر انک جو فاصلہ
شش میل کے ہے ہوگا اور مقام جہنسر سے تمکو اجازت دیجاویگی کہ جہان تمھارا دل چاہے وہان جاو جسکی طبیعت مین آوے وہ اپنے گھر جاکر
اون دیوتاؤنکی پرستش کرے جو اونکے آبا و اجداد کرتے آئے ہین اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگنا تھہ جی کے درشن کرے یا گیا جی جاوے
یا کسی اور معبد گاہ مین جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسطرح سے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہین جو عوام مین
مشہور ہوگئی ہے کہ سرکار کو دست اندازی کرنے تمھاری ذات مین او تخلل ڈالنا تمھارے مذاہب مین منظور ہے

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیون نے کرنیل ہیرسی صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالی تمکو خوش رکھے اور عمر تمھاری دراز ہو
اور نسبیہ بیان کیا کہ جہان کہین ہمکو سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ملینگے ہم اونسے اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہون نے ہماری اور ہمارے عیال و اطفال کی
روٹی چھنوادی ہے جرنیل صاحب نے بھی جواب اسکے اونکو کہا کہ خدا تمکو جلدی اپنے گھر مین پہونچادے اور اونکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ
سرکار تمھاری درخواست عفو جرایم کی سماعت فرماوے تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ راستہ مین جسطرح فوج آئینی با نتظام و انضباط کوچ
کرتی ہے اوسیطرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نکروگے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا
بدنام نکرینگے اور سرکار کو ثابت ہوجاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارکپور کا بجائے فرو ہونیکے اور زیادہ مایل بعزم قتل اجٹین صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ ور ہوا
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رجمنٹ مذکور مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پر کرکے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور
دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگونکا آگیا ہے اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ
کے گارد کیطرف سے آگے بڑہا اس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اوسکے روکنے کا کیا مگر بقلو ز تفنگ مجروح شدید ہوئے جب یہ خبر
لفٹنٹ یا صاحب اجٹین کو پہونچی وہ پریڈ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ اجٹین صاحب
کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریڈ کی بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پر کرکے
مورٹوپی چڑہا کر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلود اور دوسرے مین بندوق لیے ہوئے باین ارادہ آمادہ ہوکر پس و پیش گشت کنان ہوا کہ جو افسر
یا سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے اوسکو مجروح یا مقتول کرے بمعائنہ اس حال کے جب کسینے گارد ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسر دیسی مین سے
پیش قدمی نکی تو جنرل ہیرسی صاحب مع اپنی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی جو اونکے مصاحب تھے اور بالاتفاق
لفٹنٹ اینڈرو ہیرسی متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی جو دونو جرنیل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہوکر پریڈ پر تشریف لیگئے اور کپتان
راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجٹین جرنیل تھے اور اوسیوقت مقام پریڈ پر وارد ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب حاضرین مین سے

جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے رگیہ وبیس پیش پیش گشت کر رہا ہے اور اوسکی بندوق بھری ہے۔

باستماع اس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارد نہین ہے جو اوسے گرفتار کرے یا اوسکو مثال سگ دیوانہ قتل کو پہونچادے اسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین جاتے اسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانہ زین سے نکالکر اور دونو صاحبزادگان اور اس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جمعدار اور گارد والونکو حکم دیا کہ ساتھہ آوین

جمعدار مذکور نے بجواب کچھہ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اوسکی عرض سماعت نفرمائی تھی کہ پھر حکم ہمرہی صادر فرمایا تاہم گارد والے اپنی جگہہ سے نہ سرکے بعد دید اس حال کے جرنیل صاحب نے باواز غضبناک مکرر حکم ہمرہی دیا اب تو جمعدار نے دست و پا گم کرکے عرض کی کہ سپاہی اپنی بنادیق پر ٹوپی چڑہاتے ہین بعد چڑہانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب کے پیچھے ہوکر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹھہ قدم سپاہی مذکور سے پہونچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے تھے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھہ کر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہے۔

جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا اوسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اوسکو گرفتار کرکے بکنارۂ اجل پہونچا دینا اسی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکھہ تھا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور چلائے کہ اوسنے خودکشی کی اوسیک مرتبہ سب اوسکے گرد جا کھڑے ہوئے اوس سکھہ نے اوسکے نیچے سے تلوار خون آلودہ جسپر سپاہی مجروح پڑا تھا نکالی اوسکا کپڑا جو کہ گردن کے تھا وہ جل رہا تھا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اوسکو منطفی کرے اور اوسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوے چپ سے گردن اور شانہ تک کھلا ہوا تھا اور خون بشدت اوسمین سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین و پیچ و تاب کہا رہا تھا اکثر افسران ولایتی اب جمع ہوگئے تھے اور جرنیل صاحب نے بخیال اسکے کہ سپاہی مذکور مرگیا حکم نشست کمیٹی صادر فرمایا اور آپ بطرف چھاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادۂ فاسد رکھتے تھے تشریف لے گئے اور زبانی فہمایش و اطمینان اونکی کی کیونکہ منگل پانڈے اوسنے بھی کہہ دیا تھا کہ اہل انگلستان اونکی ذات لینے آئے ہین

بعد ازین جرنیل صاحب ۴۳ رجمنٹ مین گئے جہان اژدہام بکثرت تھا اور اونکو بھی فہمایش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تھا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اوسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا مثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے اونکے اس امر سے بھی اطمینان کافی فرمائی کہ سپاہ گورہ اونکی مزاحمت کو نہین آتی ہے بعد از قیل و قال جرنیل صاحب معہ ہر دو صاحبزادونکے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لیگئے

ڈاکٹر ہجینس صاحب نے برسر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہے پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اوسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست و پا اوسکے زنجیر مین کیے

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ رجمنٹ بباعث انکار جو اونہون نے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہوکر بیچ گارد سپاہیان [illegible] رجمنٹ کے محبوس کیے گئے مگر وہ سپاہی جسنے پالفٹنٹ [illegible] صاحب پر گولی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہوگیا جمعدار گارڈ جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارکپور مین آیا تھا تو اوسنے اپنی کمپنی کے آدمیونکو بہکایا تھا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چھاونی اپنی ست بنانا

حالات مرقومہ صدر کو ہم مقدمہ چہارم مین شامل کر سکتے ہین کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہی مگر ممکن شبہ نہین کہ مفسد قتل و غارتگری پر بھی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر اونکے حیز اختیار اور احاطۂ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو اونکے دست قدرت سے بالکل باہر تھے اسواسطے وہ اظہار نارضامندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا تھا مکتفی ہوئے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ بہ تبدیل بیان بارکپور کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کارتوس چکنائی وغیرہ سے طیار کرین تو اونہون نے انکار کیا تھا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارکپور و دیگر مقامات ہند کی مزرع دل مین بویا تھا اور بروقت شب اکثر سپاہ جمع ہو کر گفتگو درباب برپا کرنے فساد کے کرتے تھے بلکہ مقام بارکپور مین ایک پنچایت قرار پائی تھی اور اوسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکتہ سے بھی سپاہ آکر شامل ہو کر اسمین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام برپا ہو اور کسطرح بشراکت اونکا قلعہ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہو جاوے یہ تجویز انکی بھی اونہی سے بیہودہ تھی کہ جیسا اونکا ارادہ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازین جب موقع پر ملا تو کہ فی الحقیقت ارادہ اونکا تھا کہ فساد برپا کرین

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارکپور حالت سرکشی مین مبتلا تھے تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ اونکے حال اور خیال کو مستوجب ترحم تصور کرتے تھے اور چند سپاہی اونمین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بھی ہو گئے تھے

اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانیونکے تخیلہ مین ایک خیال بے سروپا متمکن ہو گیا تھا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تھا جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہو جاتا ہے اور وہ یہ تھا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لورڈ کیننگ صاحب اجرا اس امر کا بیڑا اوٹھا کر ہندوستان مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیونکو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب معتشم الیہ نے سرکار گورنمنٹ سے وعدہ کر لیا ہے کہ قبل از مراجعت بولایت اس امر اہم کو عرصہ تین سال مین سرانجام فرمادینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و نارضامندی سپاہ ملک ہند کا ہوا ہے مگر مثال دیگر بواعث بمثل کارتوس وغیرہ یہ بھی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے بتاریخ ہشتم اپریل بسزاے جرم معلومہ پھانسی پایا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگھ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کورٹ مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہو کر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اوسکی نسبت بھی حکم پھانسی صادر ہوا اور اوسی روز سزاے پھانسی عمل مین آئی جرائم جو نسبت جمعدار مذکور کے پایۂ ثبوت کو پہونچے یہ تھے

اول بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء جب جمعدار مذکور بارکپور مین تھا اور کمان گارڈ رجمنٹ کی اوسکے سپرد تھی اوسنے کوشش بلیغ بلکہ کچھ ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبرہ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر تاریخ مذکور اپنے مکان سے نکلکر متصل اور روبرو گارڈ مذکور کے مسلح با بندوق و شمشیر استادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ آنکر اوسکے شامل ہون اور مقابلہ حکام ذی حق کا کرین اور وہان پر سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجن میجر ہیوسن صاحب اور لفٹنٹ باصاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سرکی اور اوسی مقام پر دونو صاحبونکو بزخم شمشیر مجروح کیا تب بھی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا دربارۂ امداد لفٹنٹ باصاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نکی اور سواے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارڈ کو اعانت کرنے صاحبان ممدوحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا

دوم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اوسنے تعمیل حکم نکی اور نافرمان برداری سے پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبوق الذکر واقع ہوا تھا اور اوسیوقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کمان افسر ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کے تھے

یہ حکم اوسکو دیا تھا جسکی ہتا بعت اوسنے نہیں کی تھی

منجملہ اظہارات مجرم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورۂ بالا ظاہر ہوا کہ جمعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تھا یعنی اوسنے بغرض انگیختہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیونکو یہ کہا تھا کہ جو کوئی کارتوس میرے روبرو لاویگا مین اوسکا سر اوڑا دونگا اور اوسنے سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تھی کہ واسطے برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد اور آمادہ ہین اور اوسنے یہ بھی شہرت دی تھی کہ بیشتر اپنے مکان پر پنچایت کی تھی اور اوسمین دو بے حوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجمنٹ شامل تھے اور پنچایت مذکور مین تجویز ہوئی ہے کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاع یابی اس امر کے دو بے حوالدار وغیرہ مذکورۂ بالا اور ایک جمعدار متعلق ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پھانسی کے ایشری سنگہ جمعدار نے چند کلمہ با آواز بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو کہے مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہین

سپاہیون سنو کیا مین کہتا ہون مین نے ایسی سرکار نیک منصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہے مجھے اب پھانسی ہوگی اور مین مستوجب اس سزا کا ہون سپاہیون تم اطاعت اپنے افسرونکی کرو تمہارے افسر حق شناس اور منصف ہین اور اگر نکروگے تو تم بھی میری طرح پھانسی پاؤگے سپاہیون تم اپنے افسرون کی فرمانبرداری کرو اور بگوش دل سنو اور یہ بدل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ گو اور دغل باز کے کہنے پر مت جاؤ مین نے ناصحان مذکور کا کہنا مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو مین پہونچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عہدہ داران سرکار کو اور جرنیلون کو اور دیگر صاحب لوگونکو جو یہان موجود ہین خدا برکت دے سیتارام سیتارام سیتارام

بنظر اسکے کہ تخلل بیچ بیان واردات مذکورۂ بالا واقع نہو مضمون مندرجۂ ذیل اپنے مقام مناسب پر درج نہوا اسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ بتاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام بودہی لال تواری اور بہادر سنگہ تھا ارادہ کیا تھا کہ گارڈ ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہے سازش کرین مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہو کر بحکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل اونکی نسبت قرار دیے گئے تھے

اول بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ع قریب نواخت دہ گھنٹہ شب اپنے گارڈ سے جو قلعہ کلکتہ مین ٹون ہیڈ صاحب کے تعینات تھا بغیر رخصت لی ہوئی اور بلا اجازت علیحدہ ہو کر چلے گئے اور بعد ازان دوسرے روز گرفتار ہو کر مثال قیدیان اپنے گارڈ مین آئے

دوم دراثنای غیر حاضری گارڈ چنانکہ جرم اول مین ذکر ہوا ہے دونو باتفاق ٹکسال مین گئے اور وہان ہیچ خان صوبہ دار جسکے تحت حکم گارڈ ٹکسال تھا ترغیب دینی شروع کی کہ اوسی شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ مین جا کر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونیوالی ہے ہووے

مقدمہ کارتوس رفتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بھی پہونچ گیا یہ ارادہ مفسدین کا ہوا کہ سپاہ سیالکوٹ کو بھی شامل فساد کرین لہذا اسی نظر کاغذ اس مضمون کا لکھکر روانہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اوس لین یعنی جانب چھاونی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو ملحق بمکان سلح خانہ تھا جسکو زبان انگریزی مین ڈپو کہتے ہین مضمون اوسکا یہ تھا کہ تم بھی شامل دیگر برادران بارکپور تعمیل حکم فسخ مذہب بمقابلہ پیش آؤ اور جو کارسرکار کرو

جب تک تمکو اور اطلاع نہ پہونچے اور اسیطرح کا بہت سا مضمون درج تھا

کچھ احوال بر بلا فسادات کا بھی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے در پردہ ظاہر کیا تھا او جو حرکات بعد از ایشری پانڈے و با اظہارات مختلف گواہان اثنا سے تحقیقات مقدمہ مجمعدار مذکور اور ... پنچایت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہونچا تھا مگر کبھی مشتہر نہوا تھا بیان ہو چکا

اب رائے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بھی برطرف کیا چاہیے

عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق مین بھی ۱۸۴۴ع مین بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندہ کے یہ رجمنٹ تمام وکمال برطرف ہو چکی تھی اور اوس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بدین مضمون نسبت اس رجمنٹ کے بتاریخ ۲ ماہ مارچ ۱۸۴۴ع صادر ہوا تھا

دربارہ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا ور حم کی باقی نہین

بدنیتی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے ہرطرح اونکو سمجھایا اور نیک و بد جتلایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بیہودہ اور مفسدہ پردازونکے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ عدم اوس حکم کی تھی ... اور اوسکا تردید ادراوسکی تشریح بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز رہے لہذا اب کوئی امر سوا اسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا ملے جسکی وہ مستحق ہے ایسا رویہ غیر متعارف و بدنام کنندۂ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر اشتعال لک و سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کسی نے افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے ان سپاہیونکے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی رائے مین ہر ایک سپاہی معہ افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنے کے ہے اور بنظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقیماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم مین باقی رہے صاحب معز الیہ بذمہ داری خود بتوقع اتفاق رائے و منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر فرماتے ہین کہ نمبر ۳۴ خدمت افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باجہ نواز اور سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی اونمین سے لائق اعتبار حضرات سرکار اور قابل نام سپاہگری کے نہین ہے برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اوس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام میرٹھ مین مشتہر کیا جاویگا اور مقام مذکور کے تمام وکمال فوج کی روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کی سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہے اور اونکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہین ہین لیکر اور اونکی تنخواہ اوس روز تک دام دام ادا کر کے بہر گونہ ندامت و بیحرمتی اونکو چھاونی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہ بنڈیل کھنڈ نے برضا و رغبت خود پھر اس نمبر رجمنٹ کو ۱۸۴۷ع مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ع کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین او سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کر کے بلتا گھاٹ پر لیجا کر برخاست کیا او مضمون مندرجہ ذیل برگیڈیر جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنایا مضمون یہ ہے

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارکپور نے ایک بھری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیکر زمین پریڈ پر گیا او بطور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون کو کہا کہ آکر بخلاف حکام اوسکے شامل ہون اور اوسنے اپنی رجمنٹ کے صاحب اجٹن اور سارجن میجر صاحب کو جو اوسکو منع کرنے پیشتر قدم زن ہوئے تھے مجروح شدید کیا اس آدمی کے

مقدمہ کی تحقیقات ہوئے اور سزاے پھانسی تجویز ہوکر اوسکو بجاے گلو تقل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارڈ رجمنٹ مذکور کے کمان پر تعینات تھا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار نکیا اسکی تحقیقات بھی کورٹ مین ہوئی اور یہ بھی اوسیطرح مجرم ثابت ہوکر پھانسی دیا گیا اگرچہ یہی دو شخص اوس موقع پر مجرم نہ تھے

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ چلن ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر ایسا ثابت ہوا جس سے اعتبار اونکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزاے سخت اونکی نسبت تجویز فرمانی پڑی

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل غش زمین پیٹ پر روبرو تمام سپاہ کے پیش و پیش قدم زن رہا اور اپنے افسران ولایتی کو سخت و سست کہتا رہا مگر کسینے تجویز اوسکی مغلوبی کی نکی بلکہ جب اوسنے نشانہ باندہکر اپنے سارجن میجر کیطرف بندوق سر کی اوسوقت بھی کوئی مانع اوسکا نہوا اور بعد ازان بھی کسینے اوسکو اس حرکت قبیحہ سے باز رکھا جب اوسنے دوبارہ اپنی بندوق بھرکر کے اپنے اجیٹن کیطرف جو اونکو سمجھانے آیا تھا سر کی اور اوسکے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہوکر گرا اوسوقت بھی کسینے جو پہرے پر تھے یا پریڈ پر موجود تھے اجیٹن صاحب کی مدد بھی نکی ہرچند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارد سے وقوع مین آئی تھی بلکہ جب اجیٹن صاحب کے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش رہی اور سارجن میجر صاحب بھی حتی المقدور امداد اجیٹن صاحب کرتے تھے سب سپاہی جو بے وردی تھے اور وہ جو بے وردی پہنے تھے سب گرد و پیش جمع ہوئے مگر کسینے مدد نکی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سے باز رکھا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بھی ہوگئے اور سارجن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرا دیا اور اسپر بھی ضربات کندہ کم نکین

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت بھی اوسکی بخوبی ہوگئی تھی مگر فراری ہوکر سزاے جرم سے محفوظ رہا

ہان مگر ایک سپاہی کمپنی گرنڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہوگیا ہے نقش اوپر دل اپنے ہم صحبتونکے رکھا اور بے تامل اطاعت حکام پر مستقل رہا اور بچاے لفٹنٹ یا صاحب مین مجروح بھی ہوا مگر اوسنے وہ کام کئے جو بے ہتھیار سپاہی کے امکان مین تھا اور اوسکی خدمات مجہول اور پر ایمانداری اور مردانہ شعاری کی ہوئین

جب اجیٹن صاحب مجروح و خستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چھاونی کے [illegible] ہوکر گذرا اوسنے اوس مجمع سپاہ کو سخت و درشت کلامی متکلم ہوکر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تم نے اپنے افسر کو روبرو اپنی آنکھون کے مجروح ہونے دیا اور کچھہ اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچھہ جواب ندیا اور پشت دیکر وہین بجبین ہوکر چلے گئے سپاہیان گارد مذکور نے جو [illegible] کام مین اہلو تھی کی تھی عوض اوسکے جمعدار گارد کو پھانسی ہوئی اس گارد مین سے جسمین بیس سپاہی تھے چار سپاہی برخلاف مفسد بتعمیل حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمعدار نے اونکو منع کیا اور جب حاکم بالا دست نے اونکو حکم ہر ہی دیا تو اکثر سپاہی جبراً اونکے ساتھ ہوئے

تبنظر حالات مرقومہ بالا و دیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلمین فساد غالب ہے اور یہ نمونہ کہ اس جنگ و جدل مین جو عرصہ تک رہی تھی کوئی اپنی جگہہ سے متحرک نہوا اور نہ کسینے ارادہ فرو کرنے اس نایرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام و کمال سپاہی مستوجب سزاے مفسدین ٹھہرایا

اور نواب گورنر جنرل بہادر آئندہ اون پر اعتماد نہین رکھہ سکتے اور یہین لحاظ اونکو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہین کہ آئندہ انکو روزگار سرکار سے نہین ملیگا

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان کے جو بالفعل مقام بارکپور مین مقیم ہین برطرف ہوکر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلۂ ذیل جنکی وفاداری و ایمانداری و خدمات شائستہ جو اونسے اسوقت مین نسبت بحکام و انتظام سرکار ظہور مین آئے ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو پایہ صداقت کو پہونچے ہین حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین

صوبہ دار سومیر پانڑے صوبہ دار شیخ خان جمعہ دار دریاو سنگھ حوالدار شیخ پلٹو حوالدار گوربخش سنگھ حوالدار جیو رالکھن تواری
رام سہائے لال سپاہی صوبا سنگھ سپاہی آتما سنگھ سپاہی میہو لال سپاہی شیو بخش تیواری سپاہی علاوہ از اسامیان مذکورہ بالا وہ لوگ بھی حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ چھاونی مین موجود نہ تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور اونکی غیر حاضری بروز مذکورہ پایۂ ثبوت کو پہونچیگی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہین ہے بلکہ کل افسر سوائے افسران مذکورہ بالا برخاست ہونگے

افواج ہند پر بخوبی روشن ہے کہ سرکار صرف افسرونکو ذمہ دار انتظام اور خوش وضعی و ایمانداری سپاہ قرار دیتے ہین بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل آرڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۲ء نمبر ۱۳۲ مین مشتہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام و مستدام بیکم و کاست عملدرآمد ہوگا

حکم برخاستگی چھاونی کلکتہ مین تعمیل ہوگا اور تمام رجمنٹ جو منزل راہ تک مقیم ہونگے اس موقع پر طلب فرمائے جاوینگے اور اونکے روبرو تعمیل حکم مصدرۂ بالا ہوگی

اس رجمنٹ کی پریڈ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ دیکر تمام و کمال تنخواہ واجب الادا حاصل کرکے چھاونی سے باہر نکالدیا جاویگا اور اوسکی وردی بھی لے لی جاویگی

اول دفعات حکم مذکورۂ بالا حاوی اون تین کمپنیون اس رجمنٹ کے نہین ہے جو مقام چٹاگانو مین مقیم ہین اور جنکی نسبت کچھ الزام شور و فساد کا عائد نہین ہوا ہے

اب ایک امر اور تنقیح طلب بدانست نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے

وہ سپاہی جو اصل مفسد اس فساد ۲۹ ماہ مارچ کا تھا اوسنے اپنے رفیقون سے یہ کہا تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب تخلل مین پڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کارتوس کٹوائے گی جسکے دانت سے کاٹنے مین زیان مذہب ہے اور جس تقریر سے اوسنے یہ مطلب ادا کیا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام مین اوسکے شریک ہین

عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی سپاہ سے بجبر اور زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اوسکے خلاف مذہب ہو آجتک حکم نہین دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کرسکتے ہین کہ گورنمنٹ ممدوح کبھی ایسی حرکت نکرینگے اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہے کہ اوسکے اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے رفع شک

وہم

و خام خیالی کر دیا ہوگا

ہر چند اور لوگونکی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویان گنجایش رکھتی ہین مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجمنٹ غدر فریب دہی و بدگوئی پیش نہین کر سکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ اون لوگونکو یہ امر بخوبی و بدفعات فہمایش کیا گیا تھا اول مرتبہ اونکے صاحب کمان افسر نے اونکے دل نشین کر دیا تھا کہ خطر مذہب بیجا ہے اور بار ثانی میجر جنرل کمان افسر کل ضلع نے بھی یہی امر اونکے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر اونکو کلیۃً اور صراحتاً واضح کیا گیا تھا کہ جو کارتوس اونکو ملینگے اونمین کوئی شے خلاف اور منافق مذہب نہین ہے اگر بعد از فہمایش چندین وجوہ طمانیت آمیز بھی سپاہ ۳۴ رجمنٹ یا کوئی اور رجمنٹ کی سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین رکھینگے اور اسپر بھی شبہات بیجا اپنے دل مین قایم رکھکے برخلافی اور نافرمانی جاری او رفساد بحجت بے محل و بے بنیاد مستعد اور کمربستہ رہینگے تو قصور اونکا ہے اور سزا اونکے سرون پر پڑیگی اور نواب گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل اونکو آگہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ و رسالہ و کمپنی ملازم سرکار کو پڑھ سنایا جاویگا اور بوقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریڈ کر کے یہ حکم سناوینگے۔

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از آہنگ متصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھ نے ایک حاکم اعلیٰ سے بتکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان گاؤ غلہ گندم کے ساتھ سائیدہ ہو کر شامل آرد گندم کے بازار مین فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم آیا کہ کچھ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء ایک بیوپاری بنام دلوالی سنگہ نے دو صد من آرد گندم آسیا ہوا سے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھ سے واقع ہے خرید کر کے براہ نہر گنگ شرقی کو روانہ کیا اور یہ آرد کانپور مین پہونچکر بازار مین کھلا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہو گیا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹھ سو من آرد آسیاہاے مختلفہ سے خرید کر کے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تھا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آرد خوران ہوئی اور یہ تقریر بیان آئی کہ گندم تو اٹھارہ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے کس وجہ سے ارزان بکتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیوپاری نے خبر سنی تھی کہ دیگر بیوپاریان آرد خرید کر کے نیت روانگی مقام کانپور رکھتے ہین پس اوسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر اونکا مال آگیا تو کیا عجب ہے کہ اسکے فروخت مین یا نرخ مین کچھ فتور واقع ہو اس نظر سے اوسنے قبل آنے آٹھ سو من آرد دیگر کے اپنا مال بہ نرخ ارزان فروخت کر دیا تھا الغرض ایک سپاہی نے جسنے خود تھوڑا آٹا خریدا تھا یہ شہرت دی کہ اس آٹے مین گاو اور خوک کی استخوان سائیدہ آمیز کی گئی ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دل مین رکھتے تھے اونہون نے اور اشتعال دی غرضکہ اب اس آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہر چند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فہمایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کچھ فائدہ مترتب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تھا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام کمال احوال دریافت کر کے خود تین روپے کا آٹا اپنے خرچ کیواسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف الاوقات مین واسطے دریافت حال کے گئے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد مین کسیطرحکی آمیزش نہین

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سوائے ازین اونچھ فائدہ نہوا کیونکہ اوتنا ہی ٹھپہ کا جس ۲۸ اشخاص نے تیس کے خرید کیا گیا اور دیگر سپاہیان سپاہ کی
نذائی ملیکہ جو آردہ باقیماندہ تھا وہ پڑا پڑا خراب ہوگیا دو ہزار من آٹا جیکیون پر موجود تھا گرنے کیلئے دیا گیا کیونکہ بتاریخ دہم اپریل خرید و فروخت اس
قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہوگئی

بعد ازین ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جابجا محسوس ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام
انبالہ مین بتاریخ ۱۷ اپریل نمایان ہو یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہوگیا
مگر خوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کمسیریٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ در ہوا
اس گودام مین چارسو بیالیس ۴۴۲ پیپے شراب کے تھے جنکے سوخت ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاونی گورہ کا تھا
سولہ ہزار ۱۶ روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شرارت نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات مثال
دل مفسدان جلکر خاک سیاہ ہوگئے مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجد اور مصدر اس امر ناشدنی کے کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور سے
واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تھی اوسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے پاشنہ کوب گیا تھا

بتاریخ اٹھارویں ماہ مذکورہ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چھاونی انبالہ تھین اونکو حکم ہوا کہ کارتوس نئے استعمال مین لاوین مگر اونھون نے
پوست کندہ جواب انکار یہ دیا اسپر بدین لحاظ کوئی امر صریح باعث فساد یا بدمزگی منجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کارتوس
نئی قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پر بلفظ صریح اسواسطے لکھا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل بہادر نے بذات خود سپاہ بارکپور کو آگہی
بخشی تھی کہ نئے کارتوس مین کوئی شے منافق مذہب ہنود و مسلمین نہین ہے اور اب جو اونکو خود طیار کرنیکا حکم ہوا تو اس سے صراحت ثابت ہے
کارتوس بخوبی معلوم ہوسکتی ہے اور اس حکمت سے یہ بھی منظور تھا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقصی کارتوس معلوم ہوگا تو چھاونی بلاے آتش زدگی
سے محفوظ رہیگی مگر سپاہ تو برابر گشتہ ہوگئی تھی اور ثبوت قوی اونکی برخلافی سرکار یہ ہے کہ تمام قیمتی اسباب افسران ہندوستانی
نے باندھ کر آگے ہی مین نکال رکھا تھا کہ جسوقت شعلہ آتش زدگی اونکی چھاونی مین مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر راہی ہون

اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ نے سر بشورش اوٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۱۳ و ۴۸ رجمنٹ
پیادگان ہندوستانی کو بھی شریک اپنا کرے اسمین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکھنو ذیل مین درج ہوتا ہے

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ رنگروٹ یعنی نئی بھرتی نئے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تھا مگر جب اونکے افسران ولایتی نے
فہمایش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریڈ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت
خوش ہو کر باہم کلمۂ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ اونکی خوشی اور مبارکبادی
کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ عذر پیش کیا اور تقید کار رجمنٹ مین ہوگئے مگر افسران ہندوستانی ان نوملازمونکی
حرکات پر نظر ین کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تھے کہ پرانے سپاہی سید اضی اور خیالی ارشبہات لاطائل ہین
بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ دولتخانہ سے کہ جہان وہ نوکری پر میگزین مین تھے واپس آئے اور قبل از اونکے رخصت کرنے کے
صاحب کمان افسر واٹس صاحب نے مناسب تصور فرماکر اونکو اطلاع کی کہ کیا نوملازم سپاہیون نے کیا تھا اور اونکی حرکت بیجا سے
کیا سزا اونکو دی گئی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کسیطرح کا عذر بیجا پیش نکرنا اور دیکھنا کسیطرح کا خلل

انتظام رجمنٹ مین واقع نہوتا کہ جو نیکنامی تمہاری رجمنٹ کی ابتک مشہور ہے اوسمین کچھہ تخلل واقع ہووا اور نام سپاہگری کا بدنام ہو جاوے سپاہیان
مذکور نے کلمات مندرجہ بالا بتوجہ تمام سنے اور خاموش اپنی لین یعنی چھاونی کو رخصت ہوکر چلے گئے مگر اونکے بشرہ سے ایک صورت زشت و زبون
نظر پڑی اور اونکی حرکات سے ناخوشی تصور مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان اوس نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر گرمی صاحب کو اطلاع
ان حالات کی ضرور ہے مگر قبل ازینکہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع ان حالات زبون کی دین تمام افسر ہندوستانی
جمع ہوکر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بطور قسم ا تحول سے تیقن کیا کہ ہمارے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور وہ سب کارتوس کاٹنے پر
مستعد ہین بلکہ اس نہج سے صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسر اونکے اطمینان کیواسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے تا کہ وہ سب
پیروی ہماری کرین اور انکو یقین کامل ہو جاوے کہ کارتوس مین کوئی شے منافی مذہب نہین ہے مگر کچھہ وقفہ درکار ہے اور صاحب ممدوح کی
بطور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اسپر آمادہ کر لیا کہ کچھہ وقفہ دینے مین حرج نہین ہے اور
اطلاع دہی بالفعل موقوف رہی جسوقت نواخت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے کل رجمنٹ کو اس امر کی تعمیل کے واسطے طلب کیا تو سب
حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و باستعجاب تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتھہ بھی نہین لگایا اور یہ کہا
کہ ہمکو خوف ہے کہ سپاہ بعوض اس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کر ڈالیگی افسران ولایتی نے کچھہ او فہمایش مناسب تصور نکرکے
رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چھاونی مین بشور و غل داخل ہوئی گویا کہ اونکے مقاصد دلی او مطالب لابدی حاصل ہوئے اب تمام
امور وحشت انجام ہو گئے اور اطلاع اس حال کی برگیڈیر گرمی صاحب کو کی گئی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب برگیڈیر میجر کو ہمراہ لیکر
فوراً چھاونی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگئے اور سب رجمنٹ کو جمع کرکے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس ابتک استعمال کرتے ہو
اونکو آیندہ بھی کاٹوگے یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے انکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب نے حکم دیا
کہ سپاہ مفسد کی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو بامن و امان گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب
دس گھنٹہ بجے کے کمپنی گرانڈیل ہر ایک کمپنی کے پاس جا کر مبین ہوئی کہ تم اپنے اپنے اجیٹن اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور دریل حوالدار کو
مار ڈالو عرصہ ایک یا دو گھنٹہ کا گذرا ہوگا کہ کچھہ آدمی دوان دوان صاحب لیجے کو نکے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلد ہی مسلح ہو وین کیونکہ
رجمنٹ اپنے ہتھیار لینے کے واسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سنکر فوراً بجانب چھاونی روانہ ہوئے وہان جا کر کیا دیکھتے ہین
کہ سپاہی بحواس بھاگتے پھرتے ہین مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھہ تو اپنی چھاونی مین چلے گئے اور بندوقین
اپنی پوشیدہ کرلین اور اکثر سپاہی آکر مظہر خیر خواہی او نمک حلالی ہوئے اور زیادہ ہمت یہ بھی اونہون نے کیا کہ اپنے افسرونکے گرد تلوارین
لٹکائے ہوئے جمع ہو گئے اور اونکی حفاظت مین بخلاف اوس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تھی مستعد اور آمادہ ہوئی اسی
اثنا مین کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمایش او نصیحت کر رہا تھا کہ تم سب علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین نکرو ورنہ نتیجہ زبون تر
از وہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز اونکو آگاہ کر رہا تھا کہ اگر اسطرح وہ لوگ بدنظمی و سوء انتظامی کے باعث ہونگے تو اونکے حق مین سواے سزاے
شدید او کچھہ متصور نہین ہے اور ایسے ایسے کلمات نصایح آمیز او سخنان تند و تیز سے اونکو متنفر بھی کر دیا تھا کہ تمام افسران ہندوستانی
حاضر خدمت ہوکر عذر آور ہوئے مگر اس جانب تو یہ واقعہ موسی باغ مین ہو رہا تھا اور اودہر اس رجمنٹ مفسد نے پیغام ۴۸ رجمنٹ کو مقام
منڈیانون مین روانہ کئے مگر سپاہ رجمنٹ ۴۸ نے پیغامبرونکو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل پامر صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت سے

سوائے کمال ایمانداری اور وفاداری سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا بعدہ خبر گرفتاری پیغامبران بطلب مفسدین کی گوش زد ہوئی ہوگی کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ [illegible] پر اور خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹھی اور یہ بھی اطلاع اونکو ہوئی ہوگی کہ یہان سامان منتقلی کرنے [illegible] افسران ہندوستانی نے بعد ازان آکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہین اور کہتے ہین کہ جیسے کارتوس ہمکو [illegible] اطلاع بھی برگیڈیر صاحب کو کی گئی مگر مناسب وقت نتھا کہ اور وقفہ امتحان کا دیا جاوے بلکہ فوراً [illegible] شب کے رجمنٹ ہفتم بکرپیٹ پر چلی گئی اور فوراً بعد ازان آواز سم ستوران و اسلحہ [illegible] سب نزدیک آپہونچے تھوڑا عرصہ بھی نگذرا ہوگا کہ ہر طرح کی سپاہ [illegible] رجمنٹ کی [illegible] رسالہ ہفتم اور رسالہ گان صاحب بجانب است اور توپخانہ محاذی اونکا اور رجمنٹ ۴۸ [illegible] ہندوستانی اور [illegible] ۷۱ رجمنٹ کو وہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پذیر ہوئین مفسد تھوڑی دیر تو خاموش کھڑی رہے گویا تامل [illegible] سکتے ہین مگر جب گولہ اندازون نے مشعلین روشن کین تو اونکے دیکھنے سے زہرہ مفسدین نامرد آب ہوگیا اور زیادہ از نصف [illegible] ہوگئے اور جو اسباب اور اسلحہ اونکے تھے سب پھینک پھانک کر بھاگ نکلے صرف پارچہ جو اونکے جسم پر تھی وہی ساتھ لگئے پھر چند [illegible] آخر کار رسالہ اونکے تعاقب مین گیا اور چند مفرورین کو گرفتار کر لائے اور وہ مفسد جو سکتے کی عالم مین تھے اور [illegible] مفرورین اونسے نہوسکی اونھون نے حسب الحکم ہتھیار سپرد سرکار کردی اور بلا عذر و حیلہ گرفتار ہوگئے اور پھر سے سپاہ [illegible] چھاونی مفرورین پر مقرر ہوئے تا کہ حفاظت چھاونی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کرین اور اسطرح قبل از سر ہونے توپ شام کے ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ فہرست مفسدان و سرکشان مین شامل ہوگئی

جیسا سابق ذکر ہوچکا ہے ہفتم رجمنٹ اودہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۴۸ رجمنٹہای ہندوستانی بھی شریک فساد ہوکر مفسدین مین شامل ہون مگر کتابت جو اس باب مین روانہ ہوئی تھی قدرے سپاہیان رجمنٹہای مذکورین نے گرفتار کر کے روبروے افسران ولایتی کے گذرانی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودہ برطرف کی گئی جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر کہ جو سزا دینے مین جست تھے انعام بخشی مین بھی سست نتھے یہ تجویز ہوئی کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان و خلعتہای گران بہا لائق عظم و شان سرکار سے عطا ہون مین آدمی [illegible] ایک صوبہ دار و ایک حوالدار میجر اور ایک سپاہی اور ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانثار سرکار رہتے اونکی عزت افزائی اور شہرت نام کیواسطے سر ہنری صاحب بہادر ممدوح نے بتاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تا کہ جلسہ عام مین روبرو اشخاص مذکورہ بالا کا پایہ منظوری و رضامندی سرکار حاصل کر کے باعث عزت اور حرمت وفادار سپاہیونکا ہو

صحن جو روبروے کوٹھی رزیڈنسی کے واقع تھا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیان بآئین شائستہ لگائی گئین [illegible] ہندوستانی اقسام و دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمراہی مین تھے اونپر آکر بیٹھین اور برآمدہ مین جو وسیع اور رفیع تھا کرسیان اور پلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور جنگی افسرونکے بچھائے گئے بوقت نواخت شش گھنٹہ شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر [illegible] ہمراہی لشکر صاحبان یعنی جج کورٹ صاحب و کپتان ہیس صاحب و باتفاق برگیڈیر ہنیڈسکوم صاحب اور برگیڈیر گرے صاحب معہ اونکے رفقا و مصاحبین کے یعنی میجر بیرڈ صاحب و پے ماسٹر کپتان میگ نیل صاحب مہتمم بازار کپتان جیمس صاحب ڈپٹی جرنیل کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر متعلق اودہ بے آئین فوج اور کپتان باردل صاحب برگیڈ میجر لکھنؤ و ہمراہی کرنیل بدنور صاحب کرنیل ماسٹر صاحب کرنیل

پامر صاحب اور کرنیل برڈ صاحب و میجر کال صاحب و میجر بارونج صاحب تشریف فرما ہو کر رونق بخش کرسی ہوئے اور اونکے برابر نشستیں خلعتہا گران بہا رکھے گئے قبل از عطا فرمانی خلعت کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور سہل کی گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب صاف آہستہ آہستہ روبروے ہندوستانی افسران سپاہ موجودہ ادا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ اوسکا موبراندام ہای مردمان موجودہ ایستادہ کرتا تھا اور ہر ایک شخص نے بہ دل اوسکو سنا اور اوسپر کاربند ہوئے ہمکو نہایت افسوس ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو بزبان انگریزی میں تحریر ہوئی ہر اور اوسوقت ضرورتاً زبان ہندوستانی کی گئی تھی ترجمہ زبان اردو میں ہو کر ہر ایک حصہ مقیم ہندوستان میں تقسیم ہوا اگرچہ ہم اوسکا مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

ای سپاہیون چند آدمی یہ شہرت سارے پھیلاتے ہیں کہ خواہش سرکار اسطرح پہونچی ہے کہ مذاہب سپاہ میں خلل واقع ہو اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہیں اور تم بھی خود بخوبی آگہی رکھتے ہو کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمہارے مذہب میں کبھی مزاحمت نہیں ہوئی ہے اور منجملہ تمہارے وہ لوگ جنہوں نے حالات پیشین پڑھا ہے اور جنہوں نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگوں سے سنتے آئے ہیں بخوبی واقف ہیں کہ سابق میں عالمگیر نے اور حال میں حیدر علی نے ہزارہا ہندو مسلمان کر ڈالے اور مندر خراب کیے و شوالے مسمار کروائے اور جو ٹھاکر دوارے نانگی پرستش کے تھے وہ بھی چھین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم میں سے واقف ہیں کہ رنجیت سنگھ نے مسلمانان پنجاب کو کبھی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد میں جن سے شہر لاہور کی رونق ہے اور تعمیر کرنے والوں کی شان اور شوکت اب تک اون سے ظاہر ہوتی ہے کبھی اوسکے وقت میں اذان نہوئی اور خاص لکھنؤ میں سال پیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے نہ پاتا تھا اگرچہ یہ تمام معاملات دگرگون ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہیں جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کی مذاہب میں خلل انداز ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر میں کچھ ضرور نہیں تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا میں کوئی اور سلطنت ایسی نہیں کہ ہم پلہ و ہم پہلو سرکار انگلشیہ کے بیچ طاقت و دولت و آمدنی روپیہ اور ملک کے سمجھی جاوے کوئی ایسا سمندر نہیں ہے جسپر اس ملک کے صدہا جہاز نہیں جاتے اور کوئی ملک ایسا نہیں جس میں اوسکی سپاہ موجود نہیں تم سب نے سنا ہے کہ جنگ روس میں کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری اور بحری نے بخلاف ایسے ایک نہایت طاقتدار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونی سپاہ اور مسافت ہزارہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک حرج کو رفع کر کے اور تمام مقابلہ کو دفع کر کے لڑائی میں فتحیاب ہوئے اور آفتاب شمشیر نصرت نظام ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو بمعائنہ ایسی فوج آراستہ و باسامان شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک کی نہیں کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے اضطراب اور استغراب میں ڈال دیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ میں ایک لاکھ فوج ولایت سے ہندوستان میں آ سکتی ہے

ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت روباہ بازی کی نہیں جو کچھ اوسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر برملا اور بر رو ہو کر کرتی ہے اور خدا سے پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہیں کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و تحسین پر قائم رہے گی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے اپنے مذہب پر اور جاری رکھنے رسومات پرستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آئندہ دینگے کوئی اور سرکار تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطرداری نہین کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانو اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین

ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کسطرح آرام تمام و بآسایش لاکلام بیٹھے پنشن کھاتے ہین جو پنشن اونکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعت کے ملی ہے اور اپنے دوستون مین و رشتہ دارون مین اور قبیلون مین بیٹھکر اسطرح اپنی عمری و پیرانہ سالی مین بآرام و خوشنودی و عزت [illegible] لیجاتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ اونکا ادب کرتا ہے اور سرکار اونکی عزت کرتی ہے

اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش احوال ونکتش دیکھتے ہو اے ہوش رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بڑھا ہاتھ سے نجانے [illegible]

ہندوستان کے کسی [illegible] ضلع مین خود سپاہی کا نہین ... ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہے وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہو جاتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ مین اسی شہر لکھنو مین تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کے واسطے حاضر ہوکر تمنی پرورش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہین اور بیوفا اور احسان فراموش کو سزاے اقرار واقعی دیتے ہین کسی فوج نے روی زمین پر ایسی خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالہ نے کی ہین مین اونکی خدمات سے خوب واقف ہون اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی برگیڈیر ہیوسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہیلیفوڈ صاحب اور کرنیل پامر صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ ہذا بھی خوب جانتے ہین جنکے باعث ہمکو ہرایات فتحیابی بہم پہونچین اور جو تمہاری سرداری مین کھڑے ہوکر جنگ آور ہوکر مجروح و خستہ ہوئے ہین اور جنکی نیکنامیان دال تمہاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات تمہاری [illegible] سے تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین اکثر صاحب لوگ مانند میرے تمہارے ساتھ [illegible] اور پیر ہوگئے ہین اور تمہارے ساتھ عہد شباب سے رہے ہین اور تمہارے ساتھ جنگہاے عظیم مین رہکر شریک خوف و تکالیف اور فتوح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال مین ملک بہار سے کوہستان برف باریان تک رہے ہین ہم سب تمہارے دوست ہین اور ہمارا اور تمہارا ایک سا حال ہے اگر تمہاری روسیاہی ہو تو ہماری بھلے ہوگی اور اگر تمہاری بدعرقی ہوگی تو کیا تمہارے ساتھ ہماری نہوگی اب بدکرداری اور بیوفائی چھوڑ دو اور فریب چند بے ایمان نمک حرام و نکامت کھاؤ ماہ گذشتہ مین بہت کچھ ہو چکا جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہوگئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جس نے چند سال خدمات مردانہ کرکے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی و شہرت یابی مین کوی سبقت نہین لے گئی تھی اور جسنے دریاے ایراوتی سے دریاے سندھ تک جنگہاے عظیم بروے روزگار لاکر فتح ملک کیا تھا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل کی تھین مگر بعجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اوسکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج بمبی ملک ایران مین فتح حاصل کرتی تھی چند جمعیتہاے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے اونکی نالیاقتی بیچ کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۹ رجمنٹ برطرف ہوگئی اور سات کمپنیان ۳۴ رجمنٹ کی بھی برخاست کی گئی انمین اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تھے کہ وہ دوسرونکی شرارت اور سرکشی دیکھکر آمادہ ہوئے تھے اب تم ہوشیار ہو جاؤ بعد ازین کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہوکر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ دار سیوک تواری کو اور جمعدار ہیرا لال دوبے کو اور رام ناتھ دوبے کو جو سپاہی

۲۰ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ہین اور حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو بھی دیکھو جسطرح اونھون نے خدمات لائقہ کین ہین تین سپاہیان مذکورہ اولی نے ایک صوبہ سرکشانکی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ اپنے افسران بالادست کے گوش گذار کر دیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اوسکا ہوا اور ہفتم رجمنٹ بے آئین پیادگان اودھ پر کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اوسنے تین مفسدونکو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید ہین منتظر اپنی سزای اعمال کے ہین اور مین نے آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو کسطرح انعام بجلدوے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار اون آدمیونکو ملتا ہے جنہون نے کارہای مذکورہ بالا جیسے تم بھی خوبترین وجہ واقف ہو منصۂ شہود پر لائے ہین اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار او رنمک حلال ہین اونکی ہمیشہ غور و پرداخت یہ بخشش انعام وغیرہ ہوگی سرکار انعام بخشنے مین مستعد اور سزا دینے مین چسپت ہے اور ہوشیار اور مشتاق اور شائق حفاظت رعایا ے وفاداری کی ہے مگر قائم اور مضبوط اور مستقل بھی اور بربادی اونکی ہے جو اوس سے خلاف ورزی کرتے ہین اور اوسکو ناراض کرکے آمادہ عوض ستانی کرتے ہین خوب سوچو کیا مین نے کہا ہے اور خوب غور کرکے دیکھو کیا گذر چکا ہے اور یاد رکھو جو تمھارے بزرگ اور افسر جنہون نے قریب پچاس پچاس برس کی خدمت سرکار انعام دی ہے تمکو کہتے ہین اور یہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہین کہ خفیہ یا درپردہ کوئی امر ایسا کرے جس سے تخلل کسی رعایا کی مذہب مین عائد ہو اور دیکھو کہ اوسنے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنی اپنی طریق پر بگمان پرستش کیا کرین مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اوسکے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ جو امر تعلق با انتظام فوج ہے اوسکی تعمیل کروانے مین کوئی امر فروگذاشت نہین ہو سکتا اور کسیطرح وہ سخنان مفسدین پر گوش نہین رکھین گے اور اونکے عذرات بیجا سماعت نہین فرمائینگے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شریر آدمی کے ورغلانے مین آکر پھر وہ حرکات ۱۹ و ۳۴ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزاے سخت دیگی کہ مدت ہاے دراز تک انسانونکے دل سے نہ بھولے گی اب سپاہیون مین بخوشی تمام منجانب سرکار ان لوگونکو انعام دیتا ہون جو بجذبات پسندیدہ و کارہای حمیدہ مستحق حصول انعام ہوئے ہین آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور جمعدار اور سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کیطرف سے تمکو ملتے ہین لو سرکار بہت خوش ہے کہ تم سے وفادار سپاہی اوسکی خدمت مین موجود ہین ان بیش قیمتونکو جو تمنے بآئین شائستہ و خدمات لائقہ وصول کین ہین قبول کرو خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار مین انکا زیب تن کرنا نصیب کرے

یہ روپیہ نقد اپنے عیال و رشتہ دارونکے واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گھرون مین پروزہاے سعید پہن کر تفاخر کیا کرو اور خدا کرے کہ تمھاری خدمات نمایان کے پیرو ہر ایک رجمنٹ مین پیدا ہون اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمھاری پیروی ایسے کار نیک مین اختیار کرینگے

بعد اوس گفتگوی بالا جناب سرہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو مخلع بخلعت ہوا تھا دوستانہ ہاتھ ملائے

صوبہ دار سیوک تواری ۳۴ رجمنٹ کو قبضۂ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت دوشالہ قیمتی اور ایک جوغہ زرکار اور چار تھان کامدانی کے عطا ہوئے

اور حوالدار میجر کو بھی خلعت حسب الحکم بالا عنایت ہوا

اور رام ناتھ دوبے سپاہی ۲۴ رجمنٹ اور شیخ حسین سپاہی ۳۴ رجمنٹ کو کہ اب یہ شیخ حسین نایک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی او چند تھان پارچہ سفید مرحمت ہوئے اور سوائے از پارچہ سفید مذکورۂ بالا کے تین تین سو روپیہ نقد بھی فی نفر عنایت ہوئے

شروع احوال فساد

باثنائے اینخیال کہ جناب سر جنری لارنس صاحب بہادر بطرح مفسدین کو سزا اور وفاداروںکو انعام دیتے تھے وہ سرکشی جسکا مدت سے خوف تھا بمقام میرٹھ برپا ہوئی اور یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اسقدر مستحکم تھا کہ اوسمیں گمان سرکشی کا بھی خارج از وہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تھا

میرٹھ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل ہمٹ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی و رضاجوئی سپاہ اسمین متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ رجمنٹ کے سوار پریڈ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے نئی بندوقوں کا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکھیں او حوالدار میجر اور اوسکا اردلی جو بنگلہ صاحب پر موجود تھے اونکو صاحب نے دکھایا کہ کسطرح یہ عمل ہو سکتا تھا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ اوسی طرح نئی بندوق سر کی بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران جو متصل میگزین کے تھا اوسکا بھی یہی حال ہوا بوقت نو ساعت دہ گھنٹہ شب کرنیل ہمٹ صاحب کو خبر پہونچی کہ کچھ سوار کارتوس لینے مین انکار کرتے ہین باستماع اینخیال ایک افسر نے واسطے ملتوی رکھنے پریڈ کے عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر مین ہتک سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز یہ بھی گمان کہ بہیچ تک سپاہ راستی پر آجاوے گی حکم التوا جاری نہوا الغرض صبح کو سپاہ پریڈ پر حاضر ہوئی او حوالدار میجر نے ایک کارتوس سر کیا اور اونکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹۰ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی نے انکار کیا تماشا یہ ہے کہ یہ کارتوس وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور نئے کارتوس نہ تھے فوراً اطلاع اس امر کی کمان افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور پچاسی نفر سپاہ جنہون نے انکار لینے کارتوس سے کیا تھا معطل ہو کر چھاونی مین بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ مین شروع ہوئی او بتاریخ نہم ماہ مئی پریڈ تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جمع کر مجرمون کو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے اونکو پابزنجیر کر کے حکم قید کا سنایا گیا حوالدار جسنے سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تھے دس دس برس کو قید ہوئے او باقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوئے

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمونکے دوست سپاہ رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان بازار کے پاس جا کر مشورہ سنج ہوئے کہ کیا تدبیر استخلاصی مقیدین مین مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورۂ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تھے مگر سوائے آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع مین نہین آیا تھا الا دہم کو از حد جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بچشم دیدہ ذیل مین درج ہوتا ہے

اول بیان پادری سمتھ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ مین پادری تھے اور وہ یہ ہے کہ

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ شام تک امن و امان تھا او مین بگھی مین سوار ہو کر گرجا گھر جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا

وقت [illegible] دوسرے نمبر تھا ہم جاتا تھا کہ راستہ میں دو سپاہی گورہ ششم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکھتا ہوں کہ مجروح و خستہ و خون آلودہ چند رفیقوں کے چلے آتے ہیں بعد ازان جب میں گرجا گھر میں پہونچا تو دیکھا کہ گھیاں اور گاڑیان بخوف وہراس تمام بھاگی جاتی ہیں اور ایک گروہ مردم میرے قریب آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا میں نے جو دیکھا تو وہ سوائے شعلہ اور دہوئیں کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور آواز تبدوق سماعت میں آتی تھی اور غل و شور خلائق کا گوش زد ہوتا تھا پادری راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تھے مع اپنی میم صاحبہ کے اس اثنا میں آ پہونچے مگر چونکہ کوئی شخص وہان گرجا کو موجود نہ تھا ہم بھی واپس اپنے مکانونکی جانب روانہ ہوئے اب وقت قریب [illegible] گھنٹہ شام کا تھا اور ہمنے دانستہ راستہ او مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب رایفل و توپخانہ کے اختیار کی اثناے راہ میں ایک پہرہ کے سپاہیون نے جو قریب آٹھ یا دس نفری کی توپخانہ پر تعینات تھے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانیکے مقام مذکور پر بمقابلہ ایک افسر ولایتی جو [illegible] سپاہیونکے ساتھ لیکر اونکے مقام پر قبضہ کرنیکو آیا تھا مارے گئے تھے ہمکو سلام کیا میں بخیریت اپنی مکان پر پہونچ گیا مگر میرے ہمسایہ اپنی بنگلہ صاحب مع میم صاحبہ نے جو توپخانہ اسپی سے تعلق رکھتے ہیں بیان کیا کہ سپاہی پہرہ بریگیڈیر صاحب نے جو قریب تر اس مکان سے ہے تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سرکی تھی اور وہ میرے اور میم صاحبہ کے بیچ میں سے گذر گئی ہم اوسوقت دروازہ احاطہ پر کھڑے تھے بعد از سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب آمدہ مغربی گئے اور آواز ایک گولی کی سنی جو نزدیک راستہ پر سر ہوئی تھی اور اوسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی دہیمہ بھی کان میں آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ رسالہ سوم کی یہ گولی تھی اور وہ بجز انکی تمام پانچ سوار ونکے ہاتھ سے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا کے اپنی بگھی میں آتا تھا مجروح سخت ہوا مگر اب تک زندہ ہے اور امید زیست رکھتا ہے اس اثنا میں فوج ولایتی یعنی ششم گارڈ ڈراگون شاہی ایک رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال احاطہ اور پلٹن شصتم رایفل شاہی چھاونی پیادگان ہندوستانی میں آ پہونچی اور گراپ اور بندوقیں سر ہونی شروع ہوئیں مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم باشندگان شہر او ساکنان صدر بازار نے کی اونہون نے کپتان میکڈونلڈ صاحب کی میم کا تھوڑی دور تعاقب کرکے بزخمہای شمشیر وغیرہ قیمہ کرڈالا مگر شکر خدا کا اوسکے بچہ ہاے خوردسال اسطرح پر بچ رہے کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا اونکو اپنے ساتھ بچا کر لیگئی اور نیز اون لوگون نے اچیٹن جمبر صاحب کی میم کو جو باغ میں خفیہ بیٹھی تھی کیونکہ اچیٹن صاحب خود چھاونی میں کار سرکار پر گئے تھے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کے کپڑے اونکے بدن پر جلائے اور بعد ازان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سواران رسالہ سوم نے ایک بنگلے کو جو روبرو ہمارے بنگلے کے تھا آگ لگادی اور بعد ازان بریگیڈیر صاحب کی کوٹھی جلانے کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون کی سے اوسنے آگ نلی بعد از نواخت گیارہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگونکے ہمارے مکانات کے گرد قائم کیے گئے اور سوار اور توپخانہ ولایتی گرداگرد گشت کرنے میں مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قرب وجوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکھکر دست تطاول بمال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ میں نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہان سرکشی واقع ہوئی تھی وہان مکانات ویران و سوختہ کے سوائے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان میں مثل گرنٹ ہڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹھ اور انکی میم صاحبہ میں ایک اعجاز ہوا تھا کوئی باغات میں اور کوئی مکانات خدمتگاران میں پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کرکے جان بسلامت لیگئے گو کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان اونکے عقب میں سرگرم خونریزی تھی شب یکشنبہ یعنی شب مفسدہ جو انگریز

قبل ازان تے سپاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوئے تھے اونکی تفصیل ذیل مین لکھدی جاتی ہے
شیگر صاحب مع میم صاحب کپتان میکڈونلڈ صاحب رجمنٹ پیادگان ہندوستانی معہ میم صاحبہ کپتان ٹیلر صاحب اور میکل صاحب اور ہینڈرسن صاحب
متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیر رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چیمبر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴
ماہ مذکور گرفتار ہوکر سزایاب جفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بآتش غضب سوختہ وخاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلہ ذیل
مقتول ہوئے تھے فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان داسن صاحب معہ میم صاحبہ منک نیب صاحب جوچند عرصہ سے شامل رسالہ
ہوئے تھے اور لفٹننٹ ٹل صاحب اور ڈائڈنگ ماسٹر کی ایک دختر خوردسال اور سوائے اکثر گورہ توپخانہ وسنفٹم رائفل وعورات واطفال
گورہ ودیگر عیسائیان کی نسبت ساکنین مقام میرٹھ کی جو جو حرکات خارج از انسانیت مثل مردمی نیچ قتل انگریزون کے وقوع مین آئی ہین قابل بیان
نہین چنانچہ ایک اونمین سے جسکے بیان مین قلم ایک زمشک ہے اشک سیاہ روتا ہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چھاونی سے بفاصلہ
رہتے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال اونکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح ومقتول ہوئے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوئے اور مارے
گئے اور کیا اونکے او پر گذرا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کی صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے اونکی تلاش مین نکلے تو بنگلہ کے
بفاصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نکرے اور قریب چار گز
فاصلہ پر اوسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تھی مردمان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان دو لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ ومجروح مثل
گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تھی کہ وہ دم زندگی کا بھرتے تھے دونو لڑکو نکو اوسی وقت ڈولی مین ڈالکر اسپتال کو روانہ کیا
چنانچہ ایک اونمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہے اور ظن قوی ہے کہ وہ جان بر ہوگا اب اسکو اعجاز مسیحائی اور فضل الٰہی
کہتے ہین کہ میم صاحبہ اور دو اطفال باقیماندہ جو اسقدر مجروح وخستہ ہوگئے تھے کہ کوئی جگہ اونکے جسم پر خالی از جراحت نتھی بعد تشفیت
کسطرح افتان وخیزان یا غلطان وپیچان اسپتال تک پہونچکر مثال اجسام بیجان زمین پر گرپڑے اوسی وقت معالجہ اونکا شروع ہوا
اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج والم ومحن وغم کے اب اونکو بہت افاقہ ہے اور چند روز مین صحت کامل نصیب انکو ہوگی
شروع سرکشی مین مفسدون نے اول وہ نفر قیدیان سپاہی کیے اور باقیماندہ قیدیان جو چہ سو آدمی تھے وہ بھی بھاگ نکلے
اور جیلخانہ کو آتش دیدی قیدیان پابزنجیر کپتان گیلووی صاحب کے حاطے مین گئے اور جو آہنگر اونکا ملازم تھا اوس سے سلسلہ
قید کا شکست کروایا یعنی زنجیرہائے آہنی جو اونکے اعمال قبیحہ سے شرمگین ہوکر اونکے پابوس ہوئی تھین اور ہر وقت صدا کرتی تھین
کہ آیندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤن سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے
لفٹننٹ جی جی ایلفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ مین علاقہ انجینیری بارک ماسٹری کا
رکھتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑا اور اپنے اور خزانہ کو بچایا مگر آخرکار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب
ایلفورڈ صاحب باہر کوٹھی کے آگئے اور اکثر مفسدین کو تیغ بیدریغ سے مارکے خود زخمی ہوکر زمین پر گرے اور جب تک مکان مین آگ
روشن رہی بے حس وحرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال واطفال باغچہ مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال الٰہی
واعانت غیبی اس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب زخم ہائے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہوگئے ہین اکثر ملازمان
ہندوستانی نے اس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لائق ستوجب تحسین وآفرین کے ہوئے

رسالہ سوم باستثنائے ہفتاد یا ہشتاد سواران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر رجمنٹ اا پیادگان ہندوستانی جو ہرگز شریک مفسدان نہین ہوئے تھے اونہون نے اپنے افسرونکو نہین مارا تھا اور نہ اونکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایکسو بیس نفر سپاہ تو واپس آگیے ہین اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آوینگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہوکر اونکے پاس بھیجا گیا ہے

بشب دوشنبہ اکثرے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ توپخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ وغیرہ مضبوطی تمام قائم کیے گئے تھے شب باش ہین اور شب مذکور مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بار با بندوقین درمیان پہرہ والہ و بدمعاشان دیہات و بازار چلتی رہین اور تجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا

اکثر صاحب لوگو نکے پاس کوئی پیسہ سوائے رخت بدن باقی نرہا خصوصاً پادری الفریڈ صاحب اور میدلینڈ صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نرہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عباوت گاہ سے دوان دوان چھاونی گورہ مین پہونچکر جان بسلامت لیگئے اور بدمعاش اونکے مکان مین جو اندرون شہر واقع تھا گئے اور تلاش ہر ایک گوشہ و کنارۂ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے اونکو دستیاب نہوئے الا مکان مذکور دست ستم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تھا جب مکان اونکا جلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھین مفسدونکو جب وہ باہر کوٹھی کے ملین اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب و میم صاحبہ دو نو گھر مین نہین ہین اور اونکی تلاش یہان بفائدہ ہے تو مفسد آگ لگاکر چلے گئے بعد جانے مفسدونکے میم صاحبہ سطح بام سے اوترکر مکان سوختہ مین سے نکل بھاگین کہ ایک بال کو بھی آسیب نہ پہونچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی

افسران و سربراہکاران طویلہ ہاپور جسکو زبان انگریزی مین سٹڈ کہتے ہین معہ اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۳ - ماہ مئی فرار ہوکر صبح روز دوم بلامزاحمت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل مین درج ہوتا ہے کپتان ڈی اویلی صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان ہیری صاحب ڈاکٹر اسپان سکالی صاحب نائب ڈاکٹر - اور باقیماندہ باشندگان قوم عیسائی معہ قبائلان

چھہ کمپنی سفرمینا کی بتاریخ ۱۴ مئی میرٹھ مین رڑکی سے آئین اور جب اونکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتھیار حسب الحکم جرنیل صاحب کے سپرد کردو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فریزر صاحب کو بگلولہ بندوق ہلاک کیا اور بھاگ کر میدان مین قیام پذیر ہوئے مگر توپخانہ اسپی اور کارڈ ڈریگون نے اونکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسد مین قتل ہوئی اور اکثر گرفتار آئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۹ ہ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کمپنی نے ہتھیار سپرد سرکار کردیے اور میرٹھ مین مقیم رہین

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح پر ہے کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے سواران رسالہ سوم اپنے گھوڑون پر زین کرکے سوار ہوکر بطرف جیلخانہ روانہ ہوئے

اور بغیر شور و شغب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کرکے واپس اپنی چھاونی مین
چلے آئے مگر خانہ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ معہ اسلحہ شامل اونکی ہو گئی تمام افسران متعلقہ
ہر سہ رجمنٹ پریڈ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمایش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بندوقین سر کین اور اکثر
افسرونکو ہلاک کیا اس عرصہ مین خبر سرکشی کی ہیم پای مقیم میرٹھ کو پہونچی اور سب چھاونی گورہ کیطرف روانہ ہوئین اسمین سے میم صاحبان
یعنی میکڈونلڈ صاحب اور میم صاحب کی میم معہ عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئین اور اونکی لاشین بجای زمین کے سپرد
شعلہ مکانات کی گئین بعد فساد انگریزی افواج کی باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کمر غارتگری چست باندہ کر اور
ہاتھ ظلم کا دراز کرکے اول قیدیان جیلخانہ کو جو قریب ۱۴۰۰ نفری کے تھے اور جنمین اکثر دایم الحبس تھے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا
شروع کیا مفسدین افواج نے بعد از قتل کرنی صاحب لوگونکی میم صاحبونکو اور اونکی اطفال کے جو سامنے آگئے بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو
جلا کر اور دیگر عمارات قرب و جوار و آبروے نالہ جو درمیان چھاونی کے جاری ہے سوخت و تاراج کرکے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے
اور وسط مین درست کرکے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ چھاونی میرٹھ مین سپاہ گورہ بکثرت تھی اور ہر طرح کا ساز و سامان
حرب و وغا کا آمادہ و آراستہ تھا تسپر بھی تعاقب ان بدمعاشونکا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع راستہ ہی مین امر ممکن اور مناسب تھا بلا مزاحمت اور
بلا دغدغہ داخل شہر دہلی ہوئے

تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہے

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدری سپاہی گورہ واسطے ادای نماز کے گئے تھے رجمنٹ ۲۰ نمبر پیادگان
ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور رجمنٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہونیکے بلایا فوراً سپاہ ۱۱ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جا کر
خواہان اسلحہ ہوئے کرنیل صاحب نے اسلحہ عنایت نفرمائے اور ہمراہ اونکے پریڈ پر تشریف لیجا کر فہمایش سپاہ رجمنٹ ۲۰ نمبر کی شروع کی مگر سپاہ
مذکور نے بتامل کرنیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اوس ہنگامہ مین مقام پریڈ پر آئے سپاہ کے ہاتھ سے
جان بر نہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاونی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوئے اب ہنگامہ آتش زنی اور
قتل کا برپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو اونکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا
تھا ایک گروہ مفسدان بطرف جیلخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر بباعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوئے تھے اونکو
رہا کرکے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازان بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ ہوا وے کار آیا نادیدنی اور ناشنیدنی ہر
کوئی بنگلہ واقعہ چھاونی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ رجمنٹ طعمۂ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو اونکے
سپاہیون نے حفاظت مین رکھا اور اکثر اونمین کے اس ہنگامہ مین جان بر ہوئے

ایک تروپ توپخانہ اسپی اور ایک باٹری کا مع تمام رایفل شصتم و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولہ ہائے
گریپ اوس جانب کو راہی کیے جدہر سے آواز تفنگ آتی تھی مگر بباعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تھا کہ گولہ
نشست پر جا کر کارگر ہوتا

ایک تروپ ڈراگون کا بزودی ہر چہ تمامتر جانب جیلخانہ روانہ ہوا کیونکہ مخیلہ حکام مین فوراً خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیونکو رہا کرینگی

لیکن بد نصیبی دیکھنی چاہئیے کہ ترپ مذکور کا راستہ گم ہو گیا اور وہ اوس وقت گردش کہا کر مقام جہلم ناتہ مین پہونچے کہ جب تمامی مجرمین فرار ہو چکے تھے

اور جب فوج گورہ چھاونی ہندوستانی مین وارد ہوئی تو سوائے شعلہ کے اور کچہہ وہان تھا او نشان کسی مکان کا اوس جانب شہر کے باقی نہ رہا تھا ہندوستانی آدمیون نے اوس وقت تک فساد رکھا جب تک سپاہ رایفل نے گولہ رانی شروع نہین کی اور جب گورا سپاہ گورہ سے سر ہوئے وہ تمام رو گردان ہو کر رو بفرار لگیئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کرکے حدود شہر سے فتنہ انگیز ونکو باہر کر دیا

شب یازدہم مین کوئی امر فتنہ انگیز ترو قوع مین نہ آیا سوائے اسکے کہ طویلہ اسپان توپخانہ جو خالی تھا اوسمین شعلہ جاگیر رہا جسکے بسبب بجابی خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شریک فساد تھے

ایک مصیبت زدہ اپنا حال اسطرح پر بیان کرتا ہے جس سے واضح ہے کہ وہ اور اوسکے عیال و اطفال کسطرح امداد الٰہی سے جان بسلامت لیگئے

قتل نا دیدنی جو نتیجہ اس فساد کا بمقام ہذا مین ہوا تھا اوسیقدر قبیح تھا جسقدر اتفاقیہ خلاف توقع تھا میرا بنگلہ از بس کہ چھاونی سپاہ ہندوستانی مین واقع تھا اول لقمہ طعمہ شعلہ ہوا مین اور میرے عیال و اطفال گودام شراب مین جو زنانہ خانہ مین تھا بھاگ کر پناہ گیر ہوئے اوس دامن مین ہمارے قدم رکھنے کی دیر تھی کہ مفسد داخل بنگلہ ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوسمین تھا اوسکو آگ لگا دی خدا کہ بڑا رحیم و کریم ہے اوسنے مفسدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے جسمین ہم تھے اور جو صرف پانچ قدم کے فاصلے پر بنگلہ سے واقع تھا اور اوسکی کرمی پر نظر کرنی چاہیے کہ شعلہ بھی اوس مکان تک نہ پہونچا بعد چلے جانے مفسدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدمتگاران راست کرکے میری میم کو بطور آیا مجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سیاہ کرکے ہمکو باغ مین لیگئے اور اپنی چارپایوں کے نیچے ہمکو مخفی و متواری کیا تین مرتبہ مفسد میری تلاش مین آئے مگر خدمتگاروں نے یہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ مین جل گئے کہ اوس عرصہ مین میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ ابکی مرتبہ اگر مفسد آکر تلاش کرین تو صاحب کو معہ میم صاحبہ حوالہ کر دینا چاہیئے مگر شکر اوس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیئے کہ فوج گورا اسی اثنا مین آپہونچی اور مین فوراً جاکر اونکی حفاظت مین پناہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کواغذ وغیرہ جو تھے خراب و برباد ہو گئے اور ہر چیز جلکر خاک سیاہ ہو گئی میری گاڑیاں وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہو گئین اور گھوڑے مفسد لیگئے کل نقصان میرا قریب آٹھ ہزار روپے کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلے کو آگ لگائی تھی وہ بروز شنبہ گرفتار ہوا اور شناخت ہو کر پھانسی دیا گیا

بیانات مذکورہ بالا کے ساتھ ایک اور احوال ذیل مین درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران رجمنٹ ستم مین سے تھے دربارۂ بچی جان بیبی اور حفاظت کی تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت جان بسلامت لیجانا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پر سے کہ درمیان مفسدین کے ہو اور اونکو فہمایش بھی باز آنے حرکات فساد سے کرتا ہو اور ایسے وقت مین کہ جسوقت نائرہ مفسدہ شعلہ ور ہو کم از اعجاز نہین

بروز یکشنبہ تاریخ دہم ماہ مئی وقت ساڑہی پانچ بجے شام کے اکثر افسران رجمنٹ ستم بنگلہ کمان افسر مین یکجا بیٹھے تھے کہ لفٹنٹ ٹیبل صاحب خبر لائے کہ چھاونی مین کچہ فساد ہو گیا ہے تمام افسران موجودہ چھاونی کو روانہ ہوئے اور وہان جاکر خود دیکھا کہ کچہ علامت فساد کی ظاہر نہین

اورکچھ شوروغل نہین اورسپاہی تمام خاموش ہین تواونکو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اپنے اپنے مقامات پرجاکر اسلحہ وغیرہ زیب تن کرین سپاہ نے افسران
مذکورین سے یہ کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرنے میگزین رجمنٹ بستم کے آتی ہے افسران ممدوحین چھاونی مین پھرتے تھے
اورسبکی تسلی اوراطمینان کیواسطے یہ کہتے تھے کہ جب تک تمسے کوئی امر ناشائستہ ظہور مین نہین آتا تمھارا میگزین تمھارے پاس
رہیگا جب وہ قریب میگزین کے پہونچے توکیا دیکھتے ہین کہ باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار بکثرت صدر بازار سے میگزین تک
جمع ہین اور میگزین کے گرد تو ایک جم غفیر ہجوم آورہے کپتان ٹیلر صاحب نے کمپنی گرانڈیل کو حکم دیا کہ لاٹھیان لیکر اس گروہ کو
منتشر کرین مگر کسی سپاہی نے اپنی جگہہ سے حرکت نکی اورطنبورچی اور باجے والون نے جو قوم کے عیسائی تھے تعمیل حکم کی ابعد قریب
پاؤ گھنٹہ کے جس عرصہ مین افسر لوگ سپاہ کو فہمایش کررہے تھے اور اونکی طمانیت مین کوشش کررہے تھے کیا دیکھتے ہین کہ
اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر از غلولہ لیکر بھاگے جاتے ہین افسر بھی اونکے تعاقب مین گئے اور فہمایش کی کہ اپنی چھاونی مین
آجاوین اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ سوم کا پاشنہ کوب چھاونی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہین اگر تمکو پاس
سپاہگری کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہے ابکی دفعہ کرلو بازاری آدمی بھی اوسکے ساتھہ متفق اللفظ ہوئے اب اکثر سپاہ کمپنی کمپنی کی
باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہرچند بہت فہمایش کی اورکچھ آدمیونکو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوئے وہان
پہونچکر سب نے ہتھیار لے لیے اور ارجمنٹ کے کرنیل فنیس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بغلولہ تفنگ مقتول کیا
اورکپتان میکڈونالڈ صاحب متعلق بستم رجمنٹ اور تری گر صاحب مہتمم مدراس کو بھی بعد ازان ہلاک کیا باقیماندہ افسرون نے جگہ جگہ
صدر بازار مین قائم رکھی اور فوج بیسرہ کورو کا گولیان چارونطرف سے مثال قطرات باران اونپر برستی تہین اس عرصہ مین کسی شخص نے
اونکو خبردی کہ افسران مذکورہ بالا ہلاکت کو پہونچ گئے اور اکثر سپاہیون نے اونسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین
بافسوس تمام مقام مذکور سے روانہ ہوئے اور جب وہ چھاونی سے باہر آئے توسپاہ اونکے تعاقب مین بھاگی یہ حال ملاحظہ کرکے
افسران مذکورین بھی تیز قدم ہوئے مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو بنرم قدم ملائم کیا اس حالت پر بھی افسران رجمنٹ بستم نے کوئی امر
خلاف مردانگی یا سوء شجاعت نہین کیا یعنی لفٹنٹ ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسرونکے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور
اثنای راہ مین گیارہ گولی کھا کر اونکا گھوڑا گرا گوئی اون افسرونمین سے گو کہ بے ہتھیار تھے ایسا نہ تھا کہ جسنے تامل بیچ جادہ راستی پر لانے
سپاہ مفسد کے نکیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلح جنکے پاس بنادیق پر اورکسی ہوئی تھین بضربات مشت زمین پر نہ گرادیا ہو مگر
چونکہ ہر ایک امر کا ایک وقت ہے اورکسی وقت جنگ کرنا اورکسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہے اب وقت گریز کا آگیا تھا اور جان
بسلامت لیجانا ہر ایک افسر رجمنٹ بستم کا بغیر تائید غیبی اور کرم ایزدی ممکن نہ تھا کیونکہ جب لفٹنٹ ہمفری صاحب کا گھوڑا جیسا پیشتر مذکور ہوا مارا گیا
تو یہ صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو انسے چند قدم کے فاصلے پر تھی گولیان انپر مارین مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح
وہانسے اوٹھکر بھاگے اور ایک مکان مین جو اسپتال کے حاطہ مین خدمتگارونکے واسطے بنا تھا جاکر مخفی ہورہے کپتان ارل صاحب بھی
پر سواہجوم مفسدین اور بارش غلولہ مین سے بھاگ نکلے اور گھوڑے یا گھی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پہونچا کپتان لو اسن صاحب کی گردن مین
ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی بھاگے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار اونکے تعاقب مین ہوئے مگر صاحب موصوف کوٹھی بکو گھی بھاگے
ہوئے ایک بگھی کے نزدیک پہونچے جو بہ تیزی تمام بھاگی جاتی تھی اور اوسپر سوار ہوکر جان بسلامت لیگئے کپتان ٹیلر صاحب ور لفٹنٹ
۱۸۵۷ء

منڈرسن صاحب اور لفٹننٹ سٹولابیم صاحب اور لفٹننٹ نیل صاحب ولفٹننٹ ٹائلر صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب بالاتفاق بے سلاح اور پاپیادہ چلے جدہر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جادہ وراستہ مکان و احاطہ ایک ہیبت مجموعی سرکشی کی نظر آتی تھی جس سے صورت ممات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلح کو بضربات شست پسپا کرتے ہوئے کرنیل اسمتھ صاحب کی کوٹھی تک پہونچے اور وہان جاکر مکانات خدمتگاران میں جو خالی پڑے تھے جاگزین ہوئے یہان سے لفٹننٹ منڈرسن صاحب ولفٹننٹ نیل صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہو کر دوسرے مکان میں گئے اور شناخت ہو کر منزل مقصود کو پہونچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے اون مین بھی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو پاکوب کرتے ہوئے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیل صاحب تھے اوسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹننٹ ٹیل صاحب اور لفٹننٹ منڈرسن صاحب کے اوپر کوئی سو گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہوئی کیونکہ اونکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تھا جب یہ دونو صاحب اون گولیون سے بچکر کسی طرف کو بھاگے تو دو مفسد روبرو ہوئے اور اونہون نے ہر چند ہاے شمشیر دونو صاحبونکو پارہ پارہ کرکے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نرہا باقیماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑکر مرنا اچھا ہے اور لکڑیان ہاتھ مین لیکر ایک معبدگاہ مین جو کہ ٹیل صاحب کے حاطہ مین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبدگاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام حاطہ مین وہی ایک مکان آسیب آتش و فتنہ سے بچا اور پانچ گھنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین اونکو خبر پہونچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سنکر وہان سے نکلے اور شامل فوج ہو کر اس قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہاے بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہرگز واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک نہ پہونچتے اور راستہ ہی مین اونکا علاج قرار واقعی کرنا بباعث موجود ہونے افواج گورہ بمقام میرٹھ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ اگر فی الفور شکست وقت شام باستماع خبر فساد جمع ہو کر منتظر حکم تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنٹہ تک اونکو حکم نملا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سوگواران قدم زن ہون اور تیز گامی کہ جسکو زبان انگریزی مین ڈبل کوچ کہتے ہین ہرگز نکرین بر وقت وارد ہونے موقع فساد پہ اور دیکھنے غدر اور خونریزی مفسدان کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوئے کہ بزودی ہر چہ تمامتر تعاقب مفسدان کرکے خاک وجود سرکشان جسمین آتش فتنہ بجا شعلہ ور ہو رہا تھا تند باد توپ و تفنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری ومردانگی سے فرو کرکے برباد دیوین مگر بخلاف مناسب وقت اونکے دل پرجوش سرد ہو گئے کیونکہ اونکو کوئی حکم مناسب نملا بلکہ زیادہ تر رنج اونکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اونسے نہ لیا گیا اور تس پر طرہ یہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے ہندوستانی ہر چہار طرف روان اور دوان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے اور ان شجاعان میدان صف آرائی کو حکم سر کرنے توپ کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا نہ دیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازین دلاوران ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس آستہ بچتہ پر جاکر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چھاونی دست تظلم و غارتگری سرکشان مین چھوڑ دی جسطرح کہ ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک امر تعدی و ستم کے کوئی دقیقہ دقائق ایذا رسانی سے فروگذاشت نکیا اور مین بعد بلفتح و فیروزی روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بدکردارونکا بجز دو چھاونی بھی نہوا گو مقام میرٹھ مین دو رجمنٹہاے ولایتی من کل الوجوہ آراستہ و پیراستہ موجود تھین جو یہ حادثات دیکھکر پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ کسیطرح حکم ہو تو اون بدکردارونکو پاداش اعمال زشت کو

پہونچا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش گذار سماعت منتظران نہوا جو راستہ مفسدین نے پکڑا تھا وہ بھی معلوم ہوا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ ہر ایک
صاحب ولایت نزاجو دہلی مین مقیم ہے اونمین سے ایک بھی دست تظلم معاشان جنگی سے جان بر نہوگا مگر تاہم کوئی امداد انکی حفاظت کا
منصوبہ نہ ہوا درصورت ایسی فرو گذاشت کے کچھ مقام تعجب اور استغراب نہین جو فوج دہلی سے بغاوت وارد ہونے شہر میرٹھ کے
شمولیت اونکی اختیار کی کیونکہ اونکو زیادہ تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی کہ جو دی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹھ مین تھی
کیسا کارنامہ کیا اور با وجود ... ایسی فوج کثیر گورہ جو اسقدر آراستہ اور پیراستہ تھی کہ بمقابلہ تمامی ہندوستان کے بھی مقابلہ
کیجاتا اوسکا ایک سوئی برابر بھی آنچ نہوا اور یہ بھی کچھ مقام تعجب نہین جو بعد ازین اور بوادید حالات مرقومہ بالا شہر دہلی ملجا و ماوای
مفسدان و سرکشان ہوا۔۔۔۔

دہلی

تاریخ ۱۱ مئی مطابق بارہ سو ... سے ... اگیا جو وقت بیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد مین آویزان کیا گیا تھا اوسکا
مضمون یہ تھا کہ بتاریخ ۱۱ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور بشدت خونریزی ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اوسوقت حکام نے کچھ توجہ اس جانب نکی اور
جیسے اور امور اس قسم کے اوسوقت میں ہنسی مین ٹالے جاتے تھے یہ بھی اخبار نویسان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی میں ٹال دیا تھا اور
اسی سبب سے کچھ خیال اوسکا کسیکے دلمین نہ آیا جبتک کہ بتاریخ ۱۱ مئی ایک گروہ مفسدین میرٹھ کا جسمین کچھ سوار اور پیادہ تھے رسالہ و
رجمنٹ ہائے ہندوستانی کے تھے بجانب شہر دہلی آ گیا اور گو کسیکو وقت سے پیچھے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کرکے داخل شہر ہوئے
بیان واقعی بابت مفصل حال ... داخل ہونے ... کے شہر مین ہمکو دستیاب ہوا وہ ... عرضی ایک منشی ... سے
حاصل ہوا اور عبارت ذیل مین تحریر کیا جاتا ہے

مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اوس پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول پل کو لوٹا اور ایک رجمنٹ سپاہ مذکور
عبور دریا بذریعہ پل کرکے داخل شہر ہوگئے اور پل پر ایک انگریز کو جو وہاں تھا مار ڈالا بعد عبور رجمنٹ مذکور کے ملاحان نے پل توڑ دیا
اور سوار گھوڑون پر سوار ہوکر براستہ ... دروازہ داخل شہر ہوئے اور سوارکی ... انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے بارادہ
کرتے ... کو وہان قتل کرین ۔۔۔۔
کوتوال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً مسٹر فریزر صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہرچہ تمامتر حکم دیا کہ کاغذ دفتر مین
لیجاؤ اور خود بگھی مین سوار ہوکر دونالی بندوق لیکر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوئے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو
دیکھا تو اونکے درپے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک اسپ سوار مفسد کو دوسری گولی سے مارکر
بگھی مین ... اور ... قلعہ کے اندر جاکر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہان سے لاہوری دروازہ قلعہ پر پہونچکر صوبہ دار گارد کو
حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا مین ایک سوار مفسد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ
دروازہ کھولو صوبہ دار نے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ مین سوار رسالہ میرٹھ کا ہون پھر صوبہ دار نے کچھ تامل کرکے دریافت
کیا کہ اور سپاہی کہان ہین تب اوسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ مین ہین صوبہ دار نے تب اوسکو کہا کہ جاؤ اونکو بھی لے آؤ تب مین دروازہ
کھولونگا سوار یہ سنکر واپس گیا اور تھوڑے عرصہ مین سبکو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آئے تو صوبہ دار گارد نے دروازہ کھولا

اور سب سپاہی داخل قلعہ ہو گئے

سمن فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغا بازی ہے اپنے سپاہیوں سے کہو کہ بند وقین بھرین کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارد دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے مگر صوبہ دار نے کچھ نہ مانا اور صاحب کمشنر کو دشنام دہی کر کے کہا کہ یہانسے چلا جا جب فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سنے تو وہ دونو وہانسے بھاگ کر طرف اندرون قلعہ چلے مگر راستہ مین سواران مفسد اونکے در پے ہوئے اور ایک نے ایک تپول طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اونکو زخم پہونچا اور وہ ایک دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اس اثنا مین ایک اور مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اونکا سر تن سے جدا کر دیا اور بعض صاحب اس واردات جگر خون کن کو اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص بچشم خود دیدہ یون بیان کرتا تھا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار مفسد نے زخمی بگولہ تفنگ کیا تو انہوں نے ایک مفسد کو جو انکے پاس تھا اپنی بگھی پر سوار ہو بھاگے گو زخم سے خون جاری تھا اور تکلیف جراحت کی بہت تھی لیکن تاہم اونمین طاقت بگھی چلانے کی باقی تھی کہ اس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اوسنے صاحب کے سائیس کو تلوار دیکر کہا کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر پس پا ہی کیا اور صاحب کے سینہ پر ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دل پاش پاش ہو گیا فقط بعد ازین مفسدین نے راستہ مین کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو بھی بضرب ہلاک کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پہونچے جہان اونہون نے دو میم صاحبو کو مار ڈالا وہ شاید جینگس صاحب اور کلفرڈ صاحب کی لڑکیان تھیں اور وہان سے دریا گنج جا کر سب مکانونکو آگ لگا دی اس عرصہ مین باب و تیب ... شہر مین داخل ہوئی اور اوسنے بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہمکو اسباب لوٹ کا ہاتھ لگا اوسے سواران دریا گنج کو چلا رہے تھے اونہون نے وہان پانچ انگریز اور تین میمونکو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہان تھے وہ بھاگ کر کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ گیر ہوئے مفسد دریا گنج کو اسطرح تباہ و خاک سیاہ کر کے کوٹھی بنبیک مین گئے اور وہان اوسکو آگ لگا کر پانچ صاحبو کو قتل کیا اور وہان سے کوتوالی جا کر بدمعاشونکو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ سنکر کوتوال بھاگ گیا اور اوسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نکی بعد ازان مفسدان کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے مگر اوسکو چھیڑا اور جتنے مکانات قریب جوار گرجا گھر کے تھے اون سبکو آگ لگا دی اور جتنی میم صاحب تھیں اونکو قتل کیا ... الا اس بعد پانچ نفر سوار باشندہ کو چھاونی کو گئے اور جب نزدیک چھاونی کے پہنچے تو جتنے سپاہی وہان تھے اونہون نے اپنے افسران انگریزی کو قتل کیا اور جو انگریز تھے اونکو بلا اوسکو مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گئے جب وہ نزدیک میگزین کی پہونچے تو چار افسر انگریزی اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتھ اوڑ گئے دو رجمنٹ چھاونی دہلی ... تو اونمین شامل مفسدان ہو کر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو رجمنٹ نزدیک لعل ڈگی روبروئے قلعہ کے مقام پذیر ہوئین ایک گارد ... راجہ کشن گڈھ کی کوٹھی پر گیا کہ اوسنے انگریزونکو پناہ دی ہے اور فی الحقیقت اوس کوٹھی مین تیس انگریز میم اور اونکے بچون سے زیادہ پناہ گیر تھے وہان پہونچکر مفسدون نے اوسکو آگ لگا دی اور کوٹھی مذکور کو ایک دن اور ایک رات تک جلتی رہی مگر انگریز ... روز دوم صبح کو مفسد دو توپین میگزین سے لائے اور تمام روز اونہون نے کوٹھی مذکور پر گولا اندازی کی مگر کسیکو آسیب پہونچا بعد ازین مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنیل سکنر صاحب مرحوم جسکو مفسدین پہلے نے ہاتھ بھی نہ لگایا تھا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا بتاریخ ۱۳ مفسدین دوبارہ اون انگریزون پر حملہ آور ہوئے جو کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ گیر تھے اس روز انگریزون نے بھی کوٹھی پر سے گولیان ماریں اور تیس نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب اونکے پاس سامان حرب و دانا پانی باقی نرہا تو تیس انگریز باہر آئے اور چاہا کہ

تہ خانہ مین رہے اس عرصہ مین ولیعہد شاہی بھی وہان پہونچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو نہین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکھکر انکی نگہبانی کرینگے مگر مفسدین نے کچھ خیال نہ کیا اور سبکو تہ تیغ کیا——

مسٹر جورج سکنر صاحب ونکی میم معہ بال بچونکے قلعہ مین پناہ گیر تھے جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے اونکو قلعہ سے کوتوالی مین لیجا کر بصد خواری ہلاک کیا ڈاکٹر چمن لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاء خانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جہلخانہ مین قتل کیا تین روز تک لاشین مقتولین کی بے گور و کفن پڑی رہین اور بروز چہارم مفسدین نے اونکو اٹھوا کر دریا مین ڈلوا دیا——

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دو اور یا ہمارا روزینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دوا دیا کرو بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نکر دینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتھ دہو بیٹھین مہاجنون نے عرض کی کہ ہم بیس روز تک انکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سنکر مفسدین نے کہا کہ ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندہکر بیٹھے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین اونمین ہم دال روٹی کیونکر کہادین بادشاہ نے یہ کلام استماع کرکے حکم دیا کہ چارانہ روز تمکو ملا کرینگے

مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازۂ شہر پر چڑہا دین اور ایکہزار من باروت میگزین چھاونی سے لا رکھی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ میگزین شہر مین تھا اوسپر قبضہ کر لیا اس شور و شر سے رسد شہر مین آنے سے بند ہو گئی اور ہر شئے گران ہو گئی یعنی آٹا ۱۱ اثار اور گندم ۱۲ اثار اور روغن زرد ۱ اثار بکنے لگا اور علی ہذا القیاس سب چیزین گران قیمت ہو گئین اور جتنے دیہاتی گرد نواح کے تھے سب اوٹھ کھڑے ہوئے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کیواسطے پانچ دیہات گوجران کو جلوا دیا جو کوٹھی کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی بمقام بلاس پور تھی وہ بھی لٹ گئی——

بعد از لوٹنے دہلی کے دو سو سوار مقام گوڑگانوہ کو گئے اور مقام مذکور مین بازار آتش زنی گرم کرکے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکھ چوراسی ہزار روپیہ وہان سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گوڑگانوہ کا اکیس لاکھ چوراسی ہزار روپیہ موجود ہے اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر حراست سپاہ مفسدہ و سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہے——

اب مقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹھ کی اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہین اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علی گڑہ اور آگرہ روانہ ہو گئی ہے لچھمن چند سیٹھ نے جو بڑا متمول اور مشہور سیٹھ ہے اپنی کوٹھی کو دست برد مفسدین سے بباعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ مفسدین کے بچا رکھا ہے اور صرف یہی ایک کوٹھی وال ہے جسکو مفسدین نے نہین لوٹا——

ایک افسر ۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اوسپر بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہے یہ صاحب اور افسران رجمنٹ مذکور سے جدا ہو کر بہ تنہائی بخت سیاہ دو سواران مفسدہ سے دوچار ہوا اور اونہون نے اوسکو مجروح خفیف بھی کیا اور یہ صاحب ۲۴ تاریخ تک یعنی چودہ روز ویرانون اور جنگلون مین پڑے پھرتے میرٹھ پہونچے اور اس عرصہ مین کئی مرتبہ غارتگرون کے ہاتھ سے بچے بیان یہ ہے کہ بتاریخ ۱۱ قریب ساڑھے دس بجے صبح کے ایک میرا نوکر بھاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اوسنے کہا کہ بڑی کھلبلی مچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھ کی دہلی کے لینے کو آتی ہے یہ ہی اول خبر مفسدہ کی میرے پاس پہونچی تھی چونکہ میرا بنگلہ چھاونی مین تھا مین نے خبر سنکر پیادہ بنگلہ انسائن کیمبر صاحب اجٹن ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جاکر دیکھا کہ صاحب افسر

کمانڈنگ اور کرنیل ہیوٹ صاحب دونو موجود ہین اونہون نے بھی میری خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی معہ دو ضرب توپ شہر مین بھیجی گئی ہے اور دو کمپنی ۳۸ و ۷۴ رجمنٹ کی بہادری پر جو درمیان چھاونی اور شہر کے واقع ہے قیام پذیر ہونگی اور باقی سپاہی رجمنٹہاے مذکور کی کہین بھیجی نجاوینگے مگر یہی چھاونی مین مستعد اور مسلح رہینگے ہنگام واپسی اپنے بنگلے کے رستے مین کپتان نکولی صاحب سے جو میجر برگیڈ کا کام کرتے تھے مجسے ملاقات ہوئی مگر اونہون نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچھ سواران مفسد تھے جو قریب ایکسو پچاس نفری کے ہین پل کشتی کا قبضہ کر لیا ہے اور جو انگریز اونکو میرٹھ سے آتے ہوئے ملا اوسکو قتل کیا۔

تھوڑے سے عرصے کے بعد دونو توپ مذکورہ بالا میرے بنگلہ کے برابر سے بطرف شہر گئین اونکو دیکھکر مجھے اطمینان ہوا کہ ۵۴ رجمنٹ اور یہ دونو توپ واسطے رفع کرنے مفسدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین وقوع مین آیا اوسکا کبھی گمان بھی نہ تھا لیکن مین نے بنظر احتیاط اپنا ریوالور یعنی طپانچہ پنج نالہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑی کیلیے گھوڑے طیار رکھو۔

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجھے خبر دی کہ چھاونی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور نیز یہ بھی کہا کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور صاحب کمانڈنگ چھاونی کو گئے ہین مین بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہو رہا ہے مین وہانسے اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیونسے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کچھ اس فساد کی حال سے واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کمر بندی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی ہفت روزہ سے آئے ہین اور ابھی روٹی پانی بھی نہین کیا درجواب اسکے مین نے اونسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے مین فرو ہو جاویگا کیونکہ ۵۴ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدین کے روانہ ہو چکی ہین مین نے یہ بھی اونسے کہا کہ مجھے یقین ہے تم سب اگر ضرورت پڑے تو لڑوگے اور حق نمک ادا کروگے درجواب اونہون نے مجھسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کھایا ہے اور ہم بالکل مستعد لڑنے پر ہین اونمین سے ایک حوالدار نہایت شور و غل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باحتیاط تمام اوسنے یہ کلمہ زبان سے نکالا کہ ہم مفسدین سے لڑینگے یہ ہی کہتا تھا کہ اگر کوئی غنیم راجہ بابو آویگا تو اوس سے لڑینگے۔

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ا و ۵ زیر حکم کپتان ٹیلر صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی بہادری کو روانہ ہوئین کہ وہان جا کر مقیم رہین اونہون نے وقت روانگی ایسا شور و غل مچایا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ اونکو کچھ خوشی ہے مگر اونکے کردار کسیطرح پر مفسدانہ نظر نہین آتے تھے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور اونکے کلام یا طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہین ہوتا تھا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵۴ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے انکار لڑنے سے کیا اور سواران رسالہ سوم نے اپنے افسرونکو مار دیا اور کچھ اونکا مقابلہ نکیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ پریڈ توپخانہ پر جمائی گئی اور صاحب برگیڈیر اور برگیڈ میجر صاحب دونو موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس جنگی بھر لین اونہون نے تعمیل حکم کی باجے والونکو بھی بندوقین اور سامان جنگ دیا گیا۔ یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنیل ریلی صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ڈولی مین وہان آئے اونکو بہت زخمہاے شدید لگے تھے اور کوارٹر گارد توپخانہ مین رکھے گئے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیون نے سنگینین ماری ہین ڈاکٹر استوارٹ صاحب جو فوج قلعہ کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے اور اونہون نے بھی بیان غم افزاے قتل افسران ۵۴ رجمنٹ کا کیا بعد از مشورہ سرسری درمیان برگیڈیر گریوس صاحب و برگیڈ میجر اور کپتان ڈی تشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرونکے

یہ قرار پایا کہ جو توپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے اوپر جاکر برج جھنڈہ کے پاس قائم ہوں اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا چاہئے کہ زیادہ تر سپاہ ۷۴ رجمنٹ اور دو توپین زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے واسطے اعانت گارد مقیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا مین پیشتر بیان کر چکا ہون باقیماندہ فوج پہاڑی پر جاکر مقیم ہوئی اور دونون ضرب توپ برج کے سامنے اسطور پر لگائی گئین کہ اونکی زد راستے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقیماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تھے اونہون نے بجانب راست برج مذکور کے ہتھیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور اونکے بچے وغیرہ آپ آکر برج مین جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آ پہونچے اب خبرین قتل تمام انگریزونکی جو شہر مین تھے آنے لگین اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہ میگزین اور اور مقامون کے پہرے پر تھی اور جو پلٹنون میں بھون کی تھی سب نے کار سرکار کرنے سے انکار کیا صاحب برگیڈیر نے اب ایک چٹھی لکھکر معرفت شتر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ تار برقی خبر مفسدے کی انبالہ کو بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اونسے دریافت کیا کہ سبب اونکی فریاد کا کیا ہے بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل در باب زبونی کارتوس بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے اونکو سمجھایا اور یقین کروا دیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہین کہ کسیطرح اونکے مذہب مین خلل انداز ہون اور اونکو کبھی ایسے کارتوس جنسے کچھ اونکو حرج واقع ہو نہ دیے جاوینگے ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ تر شرو اور ناراض نظر پڑی مین اونکی نگاہون سے مطلق نہ تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرد آکر بیٹھے تھے مین بھی اونکے پاس گیا اور وہان بیٹھکر باتین کرنے لگا اونہون نے یہ خبر سنکر کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے اونسے پوچھا کہ تم ساتھ ہوگے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزونکو مارے جاتے ہوئے دیکھوگے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہان تمہارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہان ہمارا ایک قطرہ خون گریگا اور مجھسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے —

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہان اب کئی مقامون پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ سب مقامات انگریزون کے تھے قریب ساڑھے تین گھنٹہ بجے سہپہر کے ہمنے دیکھا کہ بہت سا کچھ اوڑ گیا اور ہمنے بالیقین جانا کہ میگزین اوڑ گیا آواز اوڑنے کی بہت زور کی نہ تھی اس سے ظاہر ہے کہ اوسمین باروت کم تھی —

یہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جو اونہون نے فیل کر رکھے تھے اور غل مچا کر اور اشارات بیہودہ کر کے کہا کہ دوستو پیارے بھائی سپاہی کیونکہ گارد ۳۸ رجمنٹ کا اوسوقت میگزین پر تعینات تھا اوڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے ہین مشکل اونکو اوسوقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پھر کچھ راضی ہوئے اور ہتھیار کو پھر فیل کر رکھا مین اور افسر اونکے ساتھ عین اونکے بیچ مین تھا اور ہین تے اوسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ اونکی زبان سے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے اتنا کہا تھا کہ تمہارا نمک پانی اب کھایا نہین جاتا

قبل اوڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی جسمین لاشین کپتان سمتھ اور کپتان برو صاحب اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ وابرفیلڈ صاحب کی تھین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تھے لاشون پر میم صاحبونکے کپڑے پڑے ہوئے تھے —

بعد ازین آواز بندوقونکی از جانب جیپ پہاڑی گوش زد ہوئی اور عرصۂ قلیل کے بعد کپتان ٹیلر اور گارڈنر صاحب برج پر پہونچے تھوڑے سپاہی

اونکے ساتھ تھی کیونکہ جسوقت آواز اوڑنے میگزین کی آئی تھی اوسیوقت بہت سے سپاہی اونکو چھوڑکر اپنی لین کیطرف چلے گئے تھے
برگیڈیر صاحب نے اون دونون توپونکو جو کپتان ڈی ٹشر صاحب کے توپخانہ کی تھین اور جو صبح کو روانہ شہر ہوئین تھین واپس منگایا تھا
وقت واپسی ان دونون توپونکے سپاہیون نے وہ راستہ چھوڑکر جو برج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھاونی کا تھا اونکو راستہ مین تھوڑے سے
سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنہون نے کپتان صاحب کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً توپونکا قبضہ کرکے کپتان ایلن صاحب کمانیر اور سارجنٹ
کو بھگا دیا سپاہیان مذکور نے چند گولیان اونپر سرکین اور اونکو طرف دریا بھگا دیا لفٹنٹ صاحب اور سارجنٹ صاحب حال دیکھکر بھاگ کر اوس
برج مین آئے میری دانست مین یہی دونو صاحب ان صاحبون مین سے شہر مین گئے تھے اول یہان پہونچے تھے بعد ازین سپاہیان مذکور نے توپونکو پھیرا اور
جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیونکا اوپر لفٹنٹ ایلن صاحب کے اور چھین لینا توپونکا ہمسے معلوم نہین ہوتا تھا اسواسطے کپتان
ڈی ٹشر صاحب نے جو توپونکو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا سپاہیونکو انکی طرف [illegible] ارادہ سے آگے گئے کہ اونکو پھاٹک پر لادین جسوقت
سپاہیون نے اونکو آتے دیکھا اوسیوقت اونپر گولیان مارنا شروع کین صاحب کی سواریکا گھوڑا زخمی ہوگیا جب سپاہیان مذکور قریب
شہر کے پہونچے تو اونہون نے ڈپٹی کلکٹر گرنجیرا صاحب کو دیکھا اور اوسپر بھی بارش گولیان شروع کی مگر یہ صاحب بھی بھاگ کر برج پر بسلامت پہونچے
دنمین بہت بندوقین اور سامان جنگ برج مین جمع کیا اور ہمکو امید قوی تھی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑ جاویگا تو عہدہ داران انگریزی اور سارجنٹ اور
دیگر عیسائی برج پر تا آنے مدد میرٹھ کے قائم رہ سکتے ہین مگر یہ نہ معلوم تھا کہ میرٹھ مین کیا ہوا —

قریب شام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام میم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنیکے تھے اونکو
بگھیون پر سوار کرکے وزیرآباد کے گھاٹ سے جو قریب چھاونی کے ہے جمنا پار ہوکر روانہ ہون بگھیان اور دو توپین کپتان ڈی ٹشر صاحب
کے آگے تھین اور پیادہ اونکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے مگر آہستہ اور نہایت بیدلی سے بعد از اوترنے پہاڑی کے
ہمنے دیکھا کہ بگھیان اور توپین کرنال کے راستے پر چلین اور راستہ وزیرآباد گھاٹ کا چھوڑ دیا مین اپنے سپاہیون کے ساتھ
پیادہ چلتا تھا اسواسطے کہ میرا گھوڑا میرے ساتھ نتھا اور بہت سے افسر اور برگیڈیر اور برگیڈ میجر بھی میرے ساتھ تھے جب ہم قریب
اپنی لین ۵۴ رجمنٹ کے پہونچے تو سب سپاہی سرخود ہوکر لین مین چلے گئے اور کسیطرح ولاسے یا دھمکاوٹ سے آگے نچلے سپاہی
سب منتشر ہوکر اپنے اپنے جھونپڑون مین چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا مین بھی وہان گیا اور اپنے گھوڑیکو طیار پایا مین اوسپر
سوار ہوکر لین مین گیا اور سپاہیون سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر اونہون نے کچھ جواب ندیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا
بولنا بھی اونکو ناگوار تھا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی اونسے ظہور مین نہین آئی تھی وہ سب
چھوٹے چھوٹے گروہ ہوکر علیحدہ علیحدہ جمع تھے صرف ایک سپاہی جو بدچلن معلوم ہوا الیفل کمپنی کا تھا اور جیب مین فراوس سے
پوچھا کہ تمنے میم صاحبونکی بگھیان اور گاڑیان کرنال کیطرف جاتے ہوئے دیکھین اوسنے نہایت درشتی اور تحقیر سے جواب دیا —

بعد ازین مین کرنال کیطرف بایں ارادہ چلا کہ گاڑیون سے ملون اور تھوڑی دور جاکر دو توپون تو لیون جو گاڑیونکے ساتھ گئین تھین
ملین وہ دہلی کیطرف واپس آتی تھین کیونکہ گولہ اندازون نے کرنال جانے سے انکار کیا مین راستے مین اکثر افسران [illegible] سے ملا
وہ سب کرنال کیطرف بھاگے جاتے تھے اونہون نے متفق اللفظ ہوکر اسکے اور کچھ نکہا کہ اب کچھ باقی نہین اور کسیطرح جائے امن
نہو تدبیر چاہئے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

بیان ذیل جو درباب حرکات ۵۴ رجمنٹ و دیگر رجمنہاے مقیم دہلی کے ہے تجنسہ اوس کتاب سے جسکا نام ہیکلز اف دی میوٹنی دہلی یعنی حالات مفسدہ دہلی ہے اور جو میرٹھ مین بغیر نام مؤلف کے چھپی ہے استنباط کیا ہے —

جب خبر آمد مفسدان و حال قتل چند انگریزان و سماری محصول خانہ میر بحیرہ و سوختگی چند عمارت کی چھاونی مین پہونچی تمام فوج کو حکم طیاری کا ہوا ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی بموجب ترحکام شہر کے تھی اول طیار ہوئی جسمین کی چھہ کمپنیان زیر حکم کرنیل ریلی صاحب کشمیری دروازہ کے واسطے روکنے مفسدین کے گئین اور دو کمپنیان زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب توپونکے ساتھ جانیکے واسطے ٹھہری رہین کرنیل ریلی صاحب بباعث ناواقفیت اصل ماہیت فساد کے اور تصور کرکے کہ فساد صرف بازاریونکا ہے اپنی سپاہ کو خالی بندوقون کے ساتھ لیگئے اونکے خیال مین یہ تھا کہ اس فساد بازاری کو سنگینون سے فرو کرکے مفسدین کو منتشر کردینگے یہ فوج جب شہر مین پہونچی ناگہان سامنے سے چند سواران مفسد نظر پڑے اور اونہون نے آتے ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہین کہتے چونکہ افسران کو اس فساد کا تماشا دیکھنا منظور تھا وہ سب آگے فوج کے تھے اور اسیواسطے وار مفسدین کا اول اونپر ہوا اور گولیان کا بار اور سپتولونکی اونکے اوپر پڑنے لگین کرنیل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازان مفسدین نے کئی زخم شمشیر کے اونکو مارے اور دو تین عہدہ دار بھی کو بیرون سے زخمی ہوئے افسرون نے سپاہ سے ہرچند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر اونہون نے اپنی بندوقین دکھین اور کوشش مفسدین کے بچانیکی نہ کی بلکہ بخلاف اسکے چند دغاباز سپاہیون نے کرنیل ریلی صاحب کے کوئی زخم سنگین کے لگائے اس ہنگامہ مین کپتان والیس صاحب جو اوس ہفتہ کے واسطے گارد شہر پر تعینات تھے مقام فساد پر آپہونچے اور چونکہ کشمیری گارد یا شہر کے جو گارد ہین کل ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین سے تھین اسیواسطے حکم اپنے گارڈ کو دیا کہ طیار ہوکر مقابلہ مفسدین کا کرین اور چونکہ اونکی بندوقین بھری ہوئی تھیں اس لیے حکم فیر کرنیکا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع حکم سے کیا اور ہرچند صاحب موصوف نے نصیحتًا و تحکمًا کہا اونہون نے کچھ خیال نکیا اور جواب سواے طعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچھ اونسے حاصل نہوا آخرکار اونہون نے صاف بزبان مفسدانہ بیان کیا کہ ہم اون لوگونکے واسطے کچھ نہین کرینگے جنہون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تھا اور جو چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونو ہندو اور مسلمان کی بگڑ جاوے غرض کہ اونہون نے اوسیوقت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اوسکا بدلہ لینگے اس عرصہ قلیل مین پانچ افسر ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے یعنی کرنیل ریلی صاحب زخمی شدید ہوکر اور کپتان اسمتھ صاحب و کپتان برچ اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واترفیلد اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ بھی مارے گئے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہوگئے تھے مارا اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بھی اونہون نے زخمی کیا ایک سپاہی ۵۴ رجمنٹ مذکور کا بھی زخمی ہوا اوسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ مین جب سرکشون نے دیکھا کہ سپاہ نے اونکا مقابلہ نکیا وہ طرف کشمیری دروازہ کے چلے جہان ایک چھوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اوس مین مقام گارد کا بنا ہوا ہے اور اوسکے آگے سائبان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری سے توپخانہ زیر حکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی وہان آپہونچین اور سواران مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پھر شہر مین ہٹا دیا —

خبر اس بیچیا اور بدذات طریق ۵۴ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گھنٹہ بجے کے چھاونی مین پہونچی اسکے سنتے ہی سپاہیان ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اوسمین سے قریب ایکسو پچاس نفری موجود تھی اور باقی مقامات مختلف چھاونی مین اول ہی تقسیم

اور تعینات ہو چکی تھی باقیماندہ سپاہی معہ دو توپون کے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کی شہر مین بھیجی گئی
یہان ایک اور حرکت بیجائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپین
اور ایک حصہ ۳۸ و ۵۴ رجمنٹ کا پریڈ پر طلب ہوا اور برگیڈیر صاحب نے ہر ایک کمان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیونکا ارادہ اسطرح پر
دریافت کرین کہ اونسے بلاکر کہین کہ حاضر ہوکر بطور والنٹیر یعنی از طرف خود درخواست دیکر شامل ہوون تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفادار ہین یا نہین
جب ایساہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ایبٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک متنفس بھی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے
تل بھر نہ سرکا ۵۴ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر آئے تھے حکم پہر نے بندوقونکا دیا گیا اور اونہون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کیطرف
بانتظام تمام روانہ ہوکر تھوڑی دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پہونچے مگر وقت گذر چکا تھا یعنی مفسدین وہانسے چلے گئے تھے اسواسطے
اونسے سوائے اسکے اور کچھ فائدہ نہوا کہ وہ وہان جاکر قیام پذیر ہوے
اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تھے اور نہ کسینے بتلایا کہ کہان گئے بہت سے سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے بھی غائب تھے صرف دو کمپنیان اونکے
زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب کی وہان موجود تھین
عین قلیل کے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چھاونی مین گاڑی پر ڈال کر بھیجی گئین اونپر میم صاحبونکی گون وغیرہ پڑی تھی
جب ۵۴ رجمنٹ شہر کو چلی گئی تھی تو کپتان ڈی ٹشیر صاحب معہ دو توپونکے پیچھے رہ گئے اور اونہون نے چاہا کہ آگے بڑھکر اوس مقام پر جو کہ بیچ مین
قائم ہوان جسکے ایک جانب بجانب سڑک چھاونی کی تھی اور دوسری جانب راستہ پہاڑی کا تھا بوقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجمنٹ کو
واسطے ٹھیرنے راستے کے بھیجا اونکی غرض یہ تھی کہ کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپونکا قبضہ کرلین اور کپتان صاحب حکمت عملی سے
سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنی توپونکے گرد جمع نہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام روز چار یا پانچ سپاہی اونکے ہر وقت گرد گولہ انداز ان
اتواب مذکور کے رہے
قریب بارہ بجے دن کے بیچ چھاونی والے میم صاحبون اور انگریزی سوداگرون و دیگر عیسائیون سے بھر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پُر تھا اور
کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ کسیطرح کی ہدایت یا انتظام اوس انبوہ مین کرتا یا اوس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ لانے کپتان
ڈی ٹشیر صاحب کو خبر دی کہ اوسکے ایک بانسری نواز نے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیون کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر ایک بھی آواز گولہ توپ
کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے پہر جاوینگے اور سب انگریزونکو قتل کرینگے
مگر وقت گذرتا جاتا تھا اور شہر مین آگ ہی آگ نظر آتی تھی
قریب تین بجے کے شہر مین ایک آواز بڑی جیز کی اوڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کے اوڑنے کی تھی سپاہیون نے جب دیکھا
کہ کیا ہوا تو کہا کیا بڑا آدمی جرنیل ہے ہمارے آدمیونکو اسطرح مارتا ہے کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے پھر برگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو
دو توپین تحت حکم میجر ایبٹ صاحب کشمیری دروازے کو گئی ہین اونکو پھر بلوالو اور صاحب برگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا
کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے واپس آوین تھوڑے عرصہ کے بعد حکم گیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۷۴ رجمنٹ کو واپس لے آوین عرصہ
واجبی کے بعد دونو توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے بڑی راستے پر نظر پڑین گویا چھاونی کو پھر جاتی تھین یہ دیکھکر کپتان
ڈی ٹشیر صاحب نے بیوگل دیا کہ وہ آکر شامل اونکے بمقام برج ہوون مگر وہ نہ پھرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کہ شاید اونہون نے آواز بوجہ غل کے سنی نہین اس اثنا مین توپین جا کر قریب ایک گروہ ۵۴ ۳۸ رجمنٹ کے پہونچین اور اونکی پہونچتے ہی آواز سر ہوتے بندوقونکی گوش زد ہوئی اور فوراً توپین شہر کیطرف جاتی ہوئی نظر آئین کپتان ڈی ٹشیر صاحب یہ دیکھکر گھوڑے پر سوار ہوکر توپون کیطرف گئے اونکو بلا کیسے آوین جب قریب گولکی زد کے پہونچے تو اونہون نے حکم دیا کہ دہنی طرف ہوکر جلدی ہمارے پاس آؤ اب اونکو معلوم ہوا کہ سبب توپونکو شہر کیطرف جانیکا کیا تھا اکثر سپاہیون ۳۸ رجمنٹ نے اپنی بندوقین اونکی طرف کین اور اونکو تو لا یہ حال دیکھکر کپتان صاحب نے اپنا گھوڑا پھیرا کہ برج کو واپس جاوین اس عرصہ مین چھہ گولیان اونکے اوپر آئین تین یا دو نمین سے صاحب کے گھوڑے کو لگین اور تین خالی گئین گھوڑے کو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت اوسمین باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہان پہونچکر زمین پر گر کر مر گیا اور توپین اور سپاہیان ۳۸ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ ڈوبے صاحب کے بین گارڈ مقام کشمیری دروازہ مین میجر ایبٹ صاحب نے ایک کمپنی ۷۴ رجمنٹ کو روانہ کیا کہ جا کر دریافت کرین کہ آیا مفسد بزراہ شق جو دیوار میگزین مین واقع ہوگئی تھی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اوس مقام پر اون لوگونکی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہان ایکدم نہ ٹھہرے تھے اور سب بجانب شہر فرار ہوگئے تھے

اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچھ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان تھا اس اثنا مین چھاونی سے حکم آیا کہ دو نو توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلیبی صاحب واپس چھاونی کو بھیجی جاوین حسب الحکم اونکو حکم واپسی دیا گیا کہ نہ دی مقام مذکور پہونچین میجر ایبٹ صاحب نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو میم صاحب مقام مین گارڈ مین پناہ گیر تھین اونکو روانہ چھاونی کرین اوسہین خیال حکم دیا کہ اونکی گاڑی طیار ہو آوے

بعد از عرصہ بعید کے وہ ہی دو نو توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایلیبی صاحب کے چھاونی کو واپس روانہ ہوئین تھین مقام کشمیری دروازہ پھر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولا انداز اونکے ہمراہ نہ تھے دربیون نے آکر بیان کیا کہ گولا انداز چھوڑ کر بھاگ گئے اور ہم بغیر اونکے چھاونی نجا سکے ہمراہ توپونکے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازے کا تین تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑھے چار بجے کے حکم برگیڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام میجر ایبٹ صاحب صادر ہوا کہ جتنے سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے اونکے ہمراہ مین گارڈ مین ہون اونکو لے کر جلدی مقام چھاونی مین آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پہونچا تو میجر پیٹرسن صاحب اور صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پیٹرسن صاحب کی رائے مین بغیر سپاہیان رجمنٹ مذکور قیام مقام مذکور پر متعذر تھا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی رائے مین طریق ۷۴ رجمنٹ کا اونکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا پس اس صورت مین مقام ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ بہت نزدیک بلکہ انسب ہے مگر میجر ایبٹ صاحب نے بجواب کہا کہ چونکہ خاص حکم اونکے نام صادر ہوا ہے اوسکی متابعت اونکو واجب و لازم ہے پھر صاحب ڈپٹی کلکٹر نے میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل مین کچھ توقف فرمائیے اور مین چھاونی جا کر برگیڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ عیان کرتا ہون اور یہ کہکر سوار ہوئے تھوڑے عرصے بعد توپین چھاونی سے بغیر گولنداز ونکے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر صاحب نے اونسے پوچھا کہ تم بجائے جانے چھاونی کے واپس یہان کیون آئے تو دربیون نے جوابات لا طائل و پوچ اسطرح پر دیے کہ گولنداز توپین چھوڑ کر بھاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے اونکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاونی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تھین میجر صاحب نے

خیال کیا کہ اونکو بھی چھاونی لیجانا سہل ہوگا اور سبکو ایک پٹی توپ کی خالی کروا کر اوسپر سوار کروا دیا کیونکہ اونکی ابھی گاڑی جسکے واسطے
اول حکم آنے کا ہوا تھا اسوقت تک نہین پہونچی تھی چونکہ اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے
میجر صاحب نے زیادہ توقف تعمیل حکم برگیڈیر صاحب مین مناسب سمجھا اور سوائے ازین گارڈ کے حوالدار نے اونسے کہا کہ اوس نے کچھ
آوازین بندوقونکی چھاونی کی جانب سنین اور اب صاحب کو مناسب ہے کہ زیادہ توقف یہان نکرین دریں صورت میجر صاحب نے ارادہ کیا
کہ اپنی رجمنٹ کو چھاونی مین لیجاوین اور افسران رجمنٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم ہمرہی دیا قریب ۲۰۰ سپاہی
۵۴ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہوکر بجانب چھاونی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہونگے کہ سپاہیان
۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گئے اور دروازہ بند کرلیا اب توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین نے
اون عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے اول مارے گئے
ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے اونکو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر کر مر گئے بعد اونکے لفٹنٹ اوبلی صاحب اوسی رجمنٹ کے
زخمی شدید ہوئے مگر اونہون نے گرتے گرتے اپنی دونالی کی دونو گولیان بجانب گروہ مفسدین سر کین اور بعد ازین جان بحق تسلیم
کی انساین اولٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہان سے بھاگے اور دیوار مین گارد پر چڑھکر خندق مین کود
پڑے اور دوسری سیڑھی پر چڑھکر جنگل کی راہ سے چھاونی کا راستہ لیا صاحب ممدوح کو راستہ مین میجر پٹرسن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے
ملے جو ہمراہ ۷۴ رجمنٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اونکو ایک اونکے سپاہی نے بصد منت بزبردستی نکال دیا تھا یہ دونو
صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہے قریب چھہ بجے کے پہونچے میجر ایبٹ صاحب نے آواز بندوق اندرون دروازہ کشمیری
سنکر اپنے سپاہیونکی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہے جو سپاہی کہ اونکے نزدیک تھے اونہون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے
افسرونکو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلکر عہدہ دارونکی کمک کرو مگر کسی نے نسنا اور تمام خوش آمد اور چاپلوسی
میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ ہمنے تمکو بچا لیا اور ہم سے وہان جاکر کچھ نہوگا بلکہ تمکو بھی وہان کھو بیٹھینگے اور تمکو
ہمنے اون حرامزادون سے اب تک بچا لیا ہے یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے آگئے اور اونکو بزبردستی چھاونی ۵۴ رجمنٹ مین
لے گئے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ مین مفسدین کشمیری دروازہ اون افسرون اور میمون پر بے سرو پا فیر کرتے تھے جو وہان
اندر دروازے کے رہ گئے تھے لفٹنٹ سمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بچکر آخر کار ایک سپاہی مسمی
گلزار سنگھ کے ہاتھ سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے یعنی
قتل سمتھ صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل بباعث غفلت
بکار سرکار عہدہ سے گھٹا دیا تھا اور لفٹنٹ پیورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی میم کے شانے پر
ایک گولی لگی تھی مابقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان برج کے اوپر چڑھ گئے تھے اب فضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سر کرنا
بندوق کا موقوف کرکے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام توپونکو بجانب اون میمونکی سر کیا اگر
ہرچند فاصلہ قریب ۴۰ گز کا تھا مگر فضل خدا سے کسیکو اونمین سے آسیب نپہونچا اور گولی اوپر دیوار کے ہوکر باہر چلی گئی اب
ان صاحبونکو فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اوترکر اور پار جاکر کوٹھی مٹکاف صاحب مین پہونچے وہان خوبی طالع سے صاحب موصوف

کے واسطے کھانا طیار تھا یہ سب وہان بیٹھ گئے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اونہون نے کھانا کھایا اور دیگر عہدہ داران وغیرہ سو جنکو صبح سے کچھ نہ ملا تھا اور نہ آئیندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہرحال بہتر رہے

میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گئے اب وہان اونکی سپاہیون نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکھیئے اسی مشورہ مین ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو بہتر ہے تھوڑے اونمین سے چھاونی مین گئے کہ صاحب کے واسطے گھوڑا سواری کا لاوین اور سب نے بعجز والحاح یہ کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ رجمنٹ یہ سن لینگے کہ تم یہان مخفی ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور اوسوقت ہم سے کچھ نہو گا اور نہ ہم آپکو بچا سکینگے اسعرصہ مین بہت سی گاڑیان اور بگیان بجانب کرنال بھاگتی نظر پڑین یہ دیکھکر سپاہیون نے کہا دیکھو صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بھاگے جاتے ہین تم بھی اونکے ساتھ چلے جاؤ اسعرصہ مین میجر ایبٹ صاحب کی گاڑی جسمین اونکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور چند کوچوان کو آواز دین اور ٹھہرنے کو کہا مگر وہ بدین گمان کہ شاید مفسد اس بہانے سے اوسکو ٹھہراتے ہون نہ ٹھہرا اور چلا گیا اسی اثنا مین کپتان ہاکی صاحب بسواری گھوڑا وہان پہونچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کر کے لیچلے اور ان دونون نے پہونچا دیا جو بجانب کرنال جاتی تھین ایک توپ کے پہیئے میجر صاحب سوار ہوئے اور باتفاق انسائن اولٹن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو درایون نے انکار کیا اور کسیطرح بطمع انعام یا خوف سزا دغا بازی و بیایمانی کے راضی آگے جانے کو نہوئے اور ان دونو صاحبونکو راستہ پر اوتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ڈیلیس صاحب بسواری بگھی اونکے پاس آپہونچے اور دونو صاحبونکو اپنے ساتھ سوار کر کے روانہ آگے کے ہوئے اکثر گاڑی و بگھی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہو کر چھاونی سے نکل گئی تھین اور بریگیڈیر گریوز صاحب اور کپتان نکول صاحب اور کپتان ٹیلر صاحب معہ عیال و اطفال اس گروہ مین تھے اور اکثر میم صاحبان تھین سب سیدھی کرنال کو پہونچ گئے اور تمام راستہ مین صرف ایک جگہہ قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہے واسطے کھانا کھانیکے ٹھہرے تھے مگر کرنیل نیوٹ صاحب و جو اونکے ساتھ مین بھاگ نکلے تھے گئے اور میدانون مین سرگردان رہے آخرکار رسالہ جم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب و لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے اونکو بھی حفاظت مین لیا اور اس گروہ مین کرنیل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پرکر صاحب و لفٹنٹ کیمل صاحب تینوہ ۳ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب توپخانہ ۷۰ اور لفٹنٹ سالکیلڈ صاحب انجنیر لفٹنٹ دائی بارٹ صاحب ۷۴ رجمنٹ کے لفٹنٹ جی فورسٹ صاحب میگزین ۱۱ اور فورسٹ صاحب کی میم معہ تین لڑکیونکے اور فریزر صاحب کی میم شامل تھی یہ سب صاحب شکر گذار ایک صاحب کو ہن نامے کے ہین جو چند پور مین رہتے ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے جنکو شمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا ہین کو ہن صاحب موصوف نے ان سب صاحبونکی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکھا اور بجلدوے اس کارنمایان کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلۂ الذیل بمقام باغپت بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۲ مئی میجر ایبٹ صاحب و کپتان ولیسن صاحب معہ میم صاحبہ کپتان ہاکی صاحب اور انسائن بلٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی تشیر صاحب توپخانہ و الاسعہ میم صاحبہ و میم صاحبہ حچنسن صاحبہ اور برنی صاحب کلکٹر کشلم معہ والدہ صاحبہ اور ہیلی صاحب معہ میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب با امن و امان تا بمقام بلسنی پہونچے جہان نمبردار نے اونکی بڑی مہمانداری کی اور اس نمبردار نے جو صاحب و اسکے

گانو کے جانب آنکلا اوسکی بڑی خاطرداری و تواضع کی اس مقام مین ان سب صاحبون نے کھانا کھایا اور قریب دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پہونچ گئے

ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہوبیل ایڈجکٹن صاحب اور لفٹنٹ بائسلوپ صاحب اور لفٹنٹ اینجلو صاحب معہ لفٹنٹ ولوبی صاحب کے تھے بظاہر دیہاتیونکے ہاتھ سے مارے گئے کیونکہ اتبک کوئی نشان اونکا معلوم نہین ہوتا

لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رینر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ اندرون شہر کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکھا کہ بباعث دغابازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگا کے اوڑا دیا اور اوس ہنگامہ مین چند صاحب بھاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے

تباریخ ۱۱ ماہ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سرتھی اوفلس مٹکاف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ میگزین مین چلکر دو توپین نکلوا کر پل پر بھیجدو تاکہ مفسد عبور دریا نکرنے پاوین مین اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکھا تو لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ رینر صاحب معہ کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب سکلی صاحب اور ایلینگ سب کنڈکٹر کرو صاحب اور سارجنٹ ایڈورڈس صاحب اور اسٹوارٹ صاحب معہ عملہ ہندوستانی وہان موجود ہین سرتھی اوفلس صاحب اپنی بگھی سے اوترے اور مین اور لفٹنٹ ولوبی صاحب دونو اونکے ساتھ اوس برج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہان صاف پل نظر آتا تھا وہان پہونچکر دیکھا کہ مفسد پل پر سے عبور کررہے ہین اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضہ سواران مفسد مین ہے یہ حال دیکھکر سرتھی اوفلس مٹکاف صاحب لفٹنٹ ولوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہرپناہ کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہے یا درآمد مفسدین کے واسطے کھلا ہے مگر یہ امر کچھ ضرور نتھا کیونکہ مفسدونکو تو دروازے کھل ہی گئے تھے اور وہ شادان و فرحان دروازہ راست قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک پہونچ گئے تھے جب لفٹنٹ ولوبی صاحب واپس آئے تو اونہون نے دروازے میگزین کے بند کرکے تیغے کروادیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازے کے دو توپین چھ چھ پونڈی دوچند گریپ سے دیکر باہتمام ایلینگ سب کنڈکٹر کرو صاحب سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب موصوفین کے رکھی گئین اور ان صاحبونکے ہاتھ مین بتیان سلگی ہوئی دیدی گئین اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونو توپونکو بھی ایک ساتھ دکھا کر آپ اوس مقام پر اندر چلے جاوین جہان لفٹنٹ ولوبی صاحب اور مین دونو مقیم تھے بڑا دروازہ میگزین کا بھی اسیطرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تھا اور اندر راہ کے گو کہ وہ بچھا دیے گئے تھے اور بنظر زیادہ تر حفاظت کے اور دو توپین اسیطرح پر قائم کی گئین تھین کہ اونکا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو کہ پہونچتا تھا درمیان فاصلہ ساٹھ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامان دونون راستے کے تین چھ پونڈی اور ایک غبارہ ۲۴ انچی اسطرح پر قائم کیا گیا تھا کہ وہ ہر جا مین اور ہر پھیر کر مکانات متعلقہ کی حفاظت کرسکے جب اسطرح سب توپین اور غبارہ قائم ہوئے تو اوسمین دوچند گراپ دیے گئے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتھیار دیے جاوین اور جب اونکو دینے لگے تو اونہون نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اونکے چہرے سے گھبراہٹ نہین پائی گئی بلکہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اونکو صاحبان

سے ملا اونہون نے اوسکی تعمیل نکی خصوصاً عملۂ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور شکلی صاحب اور سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب نے ایک شتابہ لگایا اور اونکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹننٹ ولوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اوٹھادین اسیوقت اوسکو آگ دیدو اور بکلی صاحب نے یہ شتابہ اوڑایا مگر اوسوقت کہ جب ایک ایک گولی غبارہ کا چل چکا تھا اس عرصہ مین گارڈ قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب یہانسے ندیا گیا

فوراً بعد اسکے سوبہ دار گارڈ میگزین نے لفٹننٹ ولوبی صاحب کو اور مجکو خبر دی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم زینہ بھیجتے ہین تاکہ وہ لوگ زینہ لگاکر دیوار ہاے میگزین پر چڑہ آوین اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینہ بھی آ پہونچے اور جب دیوار پر لگائے گئے تو ہندوستانی عملہ والے سب دیوار پر چڑہ کر زینہ ہاے مذکور کے ذریعے سے باہر اوتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیوار پر نظر آئی ہمنے جب تک گولہ گولی باقی رہا خوب گراب اون پر ماری اور اونکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ بکثرت تھے اور قبل از بھاگ جانیکے ہندوستانی عملہ نے توزدان رنجک پوشیدہ کردئے تھے اور ایک شخص اونمین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر اونکو دیتا لفٹننٹ ولوبی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہوگئے تھے کہ اونہون نے مجکو حکم دیا تھا کہ اگر ابکی یہ شخص دروازے کے پاس جاوے تو اسکو گولی ماردو

لفٹننٹ رینر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبونکے سب کچھ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی صاحب نے تمام التواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت میرے کم از کم چار چار فیر فی توپ سر کیے اور اس مضبوطی اور درستی اور آسانی سے یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریڈ پر کام دے رہے تھے ہر چند از جانب مفسدین کہ ہم یا اوس گرنیکے واسطے پڑتے تھے بارش گولیون کی ہو رہی تھی جب سب گولی چل چکی تو کنڈکٹر بکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازین نکال لی گئی اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازوے چپ پر لگین کہ اسوقت مین بیکار ہوگیا بعد اسکے جناب دہنگامہ کے لفٹننٹ ولوبی صاحب نے حکم اوڑا دینے میگزین کا دیا اور کنڈکٹر بکلی صاحب نے فوراً اوسکی تعمیل کی اور تمام شتابونکو آگ دکھادے جب میگزین اوڑا تو جو بچ گئے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اون راستونسے جو دروازے وغیرہ مین اوڑنے میگزین سے ہوگئے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹننٹ ولوبی اور مین جان بسلامت لیکر کشمیری دروازے تک پہونچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اورونکو کیا ہوا لفٹننٹ رینر صاحب اور کنڈکٹر بکلی صاحب بھی جان بسلامت میگزین سے باہر بھاگ گئے تھے اور سارجنٹ موئل صاحب تو بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین والی آئے تھے مفسدونکے ہاتھ سے مارے گئے تھے

اب اس قصۂ رنج افزا کے ختم کرنیکے لیے ہم چٹھی ایک افسر ۲۰ رجمنٹ کی جو رجمنٹ صرف تمام کمپو سے دہلی مین قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین

بصبح دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو پریڈ کرنیکا اور پریڈ دسطی کے واسطے سننے تجویز کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑہی جاتی اور فہمایش کیجاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریڈ پر جمع ہوئے اور بعد

پریڈ بدستور قدیم اپنی اپنی چھاونی کو گئی قریب نو بجے کے کرنیل ریلی صاحب کمنڈنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تاکہ اپنی رجمنٹ کو
معہ دونو توپونکے ہمراہ لیجا کر پل دریا پر جاوین اور چند مفسدین رسالہ سوم کو جو آنے والے تھے اونکو عبور دریا کرنے دین
تمام رجمنٹ گورہ فوراً باہر آئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہوکر بخوشی تمام روانہ ہوئی جب مین پریڈ پر پہونچا تو
کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی ہم او کمپنی اول کو لیکر اور توپخانہ مین جاکر اون دونون توپونکے جو روانہ ہونے والی
تھین ساتھ رہین چونکہ کپتان ڈی لشیر صاحب کا بنگلہ راستے مین تھا مین اونکے پاس گیا اور اون سے احوال روانگی
التواے مذکور دریافت کیا کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہونگے اور تم جاکر صدر بازار مین اونکی انتظار کرو
دونو جلدی وہان پہونچین گی مین بموجب اونکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹھہرا مگر آدھے گھنٹے سے زیادہ گذرا اور کچھہ
نشان توپونکا نظر نہ آیا ناچار ہوکر مین نے لفٹننٹ وائی بارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال
درنگ وتساہل کا کرین اور مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تاکہ وقت رائگان نجاوے لفٹننٹ وائی بارٹ صاحب اوسوقت
وہان پہونچے جب توپین باہر آتی تھین اور میرے پاس اوسوقت پہونچین جب مین نصف راستے سے زیادہ طے کر چکا تھا جب مین
قریب سو گز کے نزدیک مین گارڈ کے پہونچا تو کپتان ولیس صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجھسے جلد
روانہ ہونیکو کہا کیونکہ مفسد وہان آگئے تھے اور اونہون نے تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کو قتل کیا تھا یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ دونو
توپین اور سب فوج [illegible] فوراً کشمیری جاوین اس [illegible] مین پہنچ دیکھا کہ کرنیل صاحب مجروح وخستہ مین گارڈ سے بامداد فالف میجر
۵۴ رجمنٹ کے چلے آتے ہین او فالف میجر نے اونکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کروادیا چونکہ ہر دو کمپنی سے تمہد وقین طیار
کرلین تھین مین اونکو لیکر بتلاش مفسدان بجانب مین گارڈ روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اوسوقت نہ تھا اور نہ کوئی سپاہی
ہشتم کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا جو مجھسے پہلے وہان آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھکر مین نے دونو توپین اوس دروازہ شہر پر قائم کین
[illegible] شہر تھا [illegible] مقرر کردئے ہین اس مقام پر یہ بھی بیان کرتا ہون کہ کپتان ولیس صاحب نے مجھسے
کہا تھا کہ جو پہرے مین گارڈ پر تھا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے تھے اونہون نے چہ گز کے فاصلہ پر سے کھڑے
ہوکر دیکھا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح وخستہ کیا اور کیسے اونکی مدد نکی گو کپتان ولیس صاحب نے سب تدبیر سے اونکو
ترغیب اعانت کی دی تھی اور کرنیل ریلی صاحب بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ کے سپاہی نے
سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو سو ہو مگر یہ امر ظاہر ہے کہ اونہون نے کچھ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل ومجروحی افسران سے
نکی اسواسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بھی بیان کرتے ہین کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران مفسدین سے بلکہ دست بھی
کرتے ہوئے دیکھا تھا

الغرض جو کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہاے افسران مقتولین شروع کی اور اونکو جابجا پڑا ہوا میدان مین
روبروے گرجاگھر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین گارڈ مین جمع کیا لاشہاے افسران مفصلہ الذیل
کی دستیاب ہوئین کپتان اسمتھ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹننٹ ایڈورڈ صاحب اور لفٹننٹ واٹر فیلڈ صاحب اور
ڈاکٹر ڈوننگ صاحب اور یہین صاحب یعنی لفٹننٹ شیلے صاحب اور لفٹننٹ اوس بورن صاحب اور انسائین انجلو صاحب

بھاگ گئے تھے اور بعد ازین بسلامت ہمارے ساتھ آملے مگر انمین سے بھی لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تھا
جو صاحب کہتے تھے کہ شہر والون نے مارا تھا اب شہر والون نے لوٹنا گھر بار اور دیگر کوٹھی ہائے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک
مقام کو خوب لوٹا ہم صاحبان بمشکل مقام مین گارڈ تک جان بسلامت لیگئے فقط نقد اسباب کو جو بالا کے اور سب طرح اسوقت تک
یعنی دو بجے تک شہر مین امن و امان رہا بعد ازین آواز توپ بجانب میگزین سماعت مین آئی مین یہ بیان کرنا بھول گیا
کہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر کے ۳۸ رجمنٹ زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے آئی تھی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گھنٹہ کے
میگزین کے اوڑنے کی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ مین گارڈ مین تھے بکوچہ نہ معلوم ہوا کہ کس نے اوڑایا اور کیونکر اوڑا جب تک
کہ لفٹنٹ ولوبی صاحب نے جو میگزین سے بھاگ کر ہمارے پاس پہونچے تھے آکر بیان کیا کہ مین نے اور ساجنٹ لوگون نے
اوسکو تا بمقدور بچایا اور اوس وقت تک نہ اوڑایا جب تک کہ اوسکا بچنا ممکن تھا کہ جب شاہ دہلی نے زینہ ہائے جنگی بھیجے اور
وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہوکر مفسدین اندر تک پہونچ گئے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہوکر استعانت مفسدین مین مشغول ہوئے
تو ناچار ہمنے اوسکو اوڑا دیا اور یہ تدبیر ہمنے اول ہی کر رکھی تھی کہ بہت سی باروت جمع کرکے شتابی اوسمین لگا رکھی تھی پس
جب ہمنے دیکھا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور مفسد بھی بہت سے اندر آچکے ہین اوسوقت اول شتابونکو ہمنے آگ دی
اور یہ معلوم نہین کہ کتنے آدمی اوسمین مرے مگر مین بمشکل بچکر بھاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے سے بھی عیان تھا
کہ سوائے فضل خدا کے اور کوئی صورت اونکے بچنے کی نہ تھی مگر باروت کے صدمے سے تمام چہرہ اونکا سیاہ ہوگیا تھا

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب بریگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے کئی مرتبہ حکم کے واسطے آدمی بھیجے مگر
ایک مرتبہ بھی صاحب موصوف اور نہ اونکے بریگیڈ میجر صاحب ادہر دیکھنے تک آئے کہ یہان کیا ہو رہا تھا گو اسمین شک نہین
کہ اونکو یہان آنا ضرور تھا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب توپ تو ہماری اعانت کو بھیجی تھین مگر پھر واپس منگا لی تھین
ڈاکٹر وڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کو بوقت اونکے واپس جانیکے مین گارڈ سے جہان وہ رجمنٹ ونکے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی
توپخانہ نے زخمی شدید کیا اونکے چہرے پر زخم سخت لگایا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک
رجمنٹ ۷۴ یہ مجھے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر ایبٹ صاحب کی تھے برج جھنڈہ والہ پر جو پہاڑی پر ہے اور جہان ۳۸ رجمنٹ طیار کھڑی
ہے آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوئے اور منتظر حکم کوچ کے کھڑے تھے کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسران رجمنٹ پر جو صحن مین
موجود تھے گولیان مارنی شروع کین مین اتفاقاً متصل دروازہ کشمیری کے تھا اور مین نے دیکھا کہ ایک افسر زخمی ہوکر زمین پر گرا
اسمین ایک سپاہی میری یعنی رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھکر مجھے باہر دروازے کے دھکا دیکر نکال دیا
اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بھی یہان ٹھہروگے تو تم بھی اسیطرح مارے جاؤ گے جونہین مین باہر آتا تھا کہ ایک اور افسر ۷۴ رجمنٹ کا
میرے ساتھ ہوا اور ہمنے سپاہی ساتھ لیکر راستہ چھوڑ کر احاطہ ہائے بنگلہ ہا کی راہ سے برج جھنڈہ والا کی راہ لی اور وہان پہونچکر
بریگیڈیر صاحب اور اور صاحب لوگونکو سب حال جو مین گارڈ مین واقع ہوا تھا کہا اس مقام پر تمام میم لوگ چھاونی اور سوائے اون کے
معہ اکثر عہدہ داران موجود تھین اور جب یہ حال سنکر عزم قرار بالجزم ہوا تو اثاثہ دیام اور کثرت گاڑی اور بگھی اور بالکی گاڑی وغیرہ کے
قابل دیکھنے کے تھی یہ سب بجانب کرنال روانہ ہوئین مگر جب اوس مقام پر پہونچین جہان سے راستہ میرٹھ کو جاتا تھا چند

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا
میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجکو رجمنٹ والون نے اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہے کہ آپ اونکو جہان حکم دین وہ وہان جاوین
مین یہ سنکر متعجب ہوا اور مین نے اوس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہے اوس نے کہا کہ سبزی منڈی مین ہے یہ سبزی منڈی
ایک بڑا آباد بازار بجانب جنوب چھاونی کے ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے اور کیونکر گئی تب اوسنے جواب دیا
کہ جسوقت مفسدین نے افسرون پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہوکر بھاگ گئے اور تمام شہر مین پھر پھرا کر اب بازار مذکور مین جمع
ہوئے ہین یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ رجمنٹ کو جاکر کہو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی حسب الحکم
معہ نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام راستے مین سواران رسالہ سوم ہمراہ سپاہیونکے تھے
اور ترغیب اونکے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے مگر سپاہیون نے انکار کیا یہانتک تو حال بچشم دیدہ مین نے بیان کیا مگر
جب مین مین گارد سے چلا آیا تو جو حال بعد ازان وہان واقع ہوا وہ از روے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہان موجود رہے تھے
اور سب صاحبونکے ساتھ وہانسے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر غلولہ بازی شروع کی
تو سب افسر صاحب بھاگ کر راہ بدرو جو اندر کمرے مین گارد کے تھی پناہ گیر ہوئے مگر وہان پہونچنے تک تین صاحب لوگ
یعنی کپتان گارڈن صاحب اور لفٹنٹ اسمتھ صاحب اور لفٹنٹ ریویلی صاحب کپتانون ۷۴ رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ
اوسبورن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پہونچے اور وہان [illegible]
ٹانگ کے زخم کو باندھ کر خندق مین کود پڑے اور صحیح و سلامت خندق تک پہونچے اور صاحب بھی اونکے پیچھے کودنے کو
طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ وزاری میم صاحبان جو کمرہ مین گارد مین تھین گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پریشان ہوئے [illegible]
مگر جو تشال بارات اونپر پڑتی تھین کمرۂ مذکور مین واپس گئے اور سب میم صاحبونکو وہانسے نکال لائے اور سب صاحبون نے
اپنے اپنے رومال لیکر اوسکو باندھکر ایک میم صاحب کو [illegible] سب سے [illegible] رسی کے [illegible]
خندق مین اوتار دیا اور بعد اونکے آپ بھی خندق مین اوتر کر دوسری جانب چڑھ کر اون ہی رومالونکے ذریعے سے تمام میم صاحبونکو
دوسری جانب کھینچ لیا وہان سے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوئے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مار ڈالا
مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدین نے اونکی پیروی نکی اور نہ اونکو اوسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اوترے اور اوسکی
دوسری جانب چڑھے ہے کیونکہ اس فرودی اور بالا آمدگی میم صاحبان مین آدھ گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا الغرض یہ سب
صاحب لوگ اور میم صاحبان سلامت آنروے دریا پہونچے اور وہانسے روانہ ہوکر بصد خوف جان بعد سرگردانی و فاقہ کشی
ہفت روزہ ایک دہ مین پہونچے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے نمبردار نے اقرار روانہ کرنے چٹھی کا بمقام میرٹھ
کیا فوراً چٹھی لکھکر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب صاحب لوگ کو بحفاظت میرٹھ لے گئی لفٹنٹ [illegible] صاحب اور
افسا [illegible] صاحب بھی مین گارد سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانو مین مارے گئے

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے سب دروازون پر اور کوتوالی مین
نصب کیے توپین چہار طرف قلعہ کے چڑھائی گئین اور خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرین

تو وہ ابھی مقام کو دم اخیر تک نہ چھوڑینگے

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے نسبت باشندگان شہر کین وہ اوس مقدار سے کم نہتھین جسقدر اونسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند مشہور ہے اور مفسدین بھی اس حال کو خوب جانتے تھے

ایک ہندوستانی احوال اوس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر مین تھا یعنی ۱۲ مئی سے ۲۳ جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ اونہون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند گھر اور دکان کو شہر مین لوٹا اونہون نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے مین تھا چھین لیا اونہون نے اکثر دوکانداروں کو بوجہ طلب کرنے قیمت واجبی اشیاء کے جان سے ہلاک کیا اونہون نے بزرگ آدمیونسے بدزبانی کی گارڈ پل دریاے جمن نے ہر ایک مسافر صادر و وارد کو لوٹا

جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہانسے روانہ ہوا یعنی تواریخ مذکورہ بالا مین مین نے کبھی بازار کھلا نہین دیکھا صرف دو چار بقالون کی دوکانین یا سپاہیون کی کھلا کرتی تھین دوکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے برباد جانے امن و امان کے کرتے ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بددعا دیا کرتے ہین مفلس و نادار حرفہ کی نوبت فاقہ کشی کی پہونچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانونمین رویا کرتی ہین

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانون سے نکلنا موقوف کر دیا ہے

ایک کوتوال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تھا وہانسے لوٹ کر لے لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیونکے ابھی پاس ہے اسمین سے ایک حبہ بھی خزانۂ شاہی مین داخل نہین ہوا اسی سبب سے چار یا پانچ رجمنٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار ہا روپیا ہو گیا تھا یہانتک کہ اوسکی وجہ سے وہ لوگ بمشکل حرکت کر سکتے تھے اس باعث سے اونہون نے اوسکی مہرین بدلوالین مہاجنون نے نرخ مہر کا یہانتک بڑھا دیا کہ جو مہر سولہ روپیہ دو آنہ کی تھی اوسکے عوض بیس و پچیس روپے کر دئے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنونکو اول مین لوٹا تھا اونہون نے اب سپاہیونکو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہانتک لوٹا کہ مہرہاے مسی بجاے طلائی کے اونکے ہاتھ فروخت کین

جن رجمنٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہین لگی وہ اون دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ طرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ انکو بہت سخت و سست کہتے ہین میرے نزدیک اونمین آپسمین کسی روز خوب لڑائی ہوگی بلکہ مین نے کئی مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود دیکھا کہ دولتمند اور غریب سپاہیون مین لڑائی ہونیوالی ہے

ایک رجمنٹ علی گڈھ سے اور ایکسو پچاس سوار مین پوری سے اور تھوڑے سے بے سلاح سپاہی آگرے سے اور ایک رجمنٹ اور دو سو سوار ہانسی اور حصار سے اور تھوڑے سے بے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار اور دو کمپنی نظامت کی متھرا سے ششم رسالہ اینٹا اور دو رجمنٹ جلندھر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہونچے اور شامل مفسدان ہوئے

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس خزانہ کا روپیا خزانۂ شاہی مین مفسدین نے لا کر داخل کیا یعنی خزانہ مراد نگر تحصیل سرکانہ متصل پل ہنڈن خزانہ روہتک خزانہ علی گڈہ خزانہ ہانسی خزانہ متھرا خزانہ میرٹھ کی گڈھی اور خزانہ ترسیلی اس روپے مین سے بادشاہ فی سپاہی پیدل چار آنہ اور فی سوار ایک روپیہ فی یوم دیتے ہین مجھے نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ ہای مذکورہ بالا کے

لایا گیا مگر یہ معلوم ہے کہ تاریخ ۱۷ جون ایک لاکھ اور اونیس ہزار روپیہ خزانہ شاہی مین موجود تھا

شہزادہ ہا افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہین ان غریب بندون پر مجھے رحم آتا ہے بعضے وقت عین تابش آفتاب کے اونکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اونکے دل آواز ہائے توپ و تفنگ سے دہل گئے ہین اوسپر مشکل یہ ہے کہ وہ نا بلد آئین حکمرانی فوج سے ہین اور اونکے سپاہی اونکی ناواقفی پر قہقہہ مارتے ہین اور بعض وقت اونکی بدنظمی کے باعث اونسے بدزبانی کرتے ہین بادشاہ شہر کی واسطے فوج کے میدان کارزار مین بھیجتے ہین مگر اون تک نہین پہونچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہائے شہر اوسکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہین جب کبھی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین وہ پارچہ ہائے کہنہ اپنی ٹانگون پہ باندھ کر بہانۂ زخم شہر کے اندر تلک لنگ کنان ہائے وہوئے کرتے ہوئے دوستون کی ہمراہ لیکر چلے آتے ہین

تاریخ ۳۱ جون وقت شب بمقام پل ہینڈن مفسدین بالکل بدحواس ہو گئے تھے اکثرون نے اونمین سے اپنی بندوقین اور تلوارین کنوئین مین ڈال دی تھین اور منتشر ہو کر بجانب دیہات و جنگل فراری ہو گئے تھے کیونکہ اونکو یقین تھا کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اونکے تعاقب مین چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اونکے تعاقب مین آتی تو اوسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہو جاتا کیونکہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین واپس آئے اور اکثر اونمین کے مفقود الخبر ہو گئے اونکو راستے مین گوجرون نے لوٹا تھا کہ جب وہ شہر مین داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک حبہ بھی باقی نہ تھا

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہین مانتا

سپاہی ہرگز اپنی رجمنٹ کے ہوگل کو نہین مانتے اور اپنے افسرونکی نافرمانی کرتے ہین اور اپنے کام متعلقہ مین تغافل کرتے ہین اونکی کبھی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہین پہنتے رئیس و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت کرتے ہین او خیال کرتے ہین کہ مفسدونکا آنا گویا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکھتے اور بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اونسے گفتگو نہین کر سکتے

سیاہ کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کر دیا ہے اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص مین تھا وہ پارہ پارہ ہو گیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ مین جا کر پھٹتا ہے اور شاہزادے اوسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکھاتے ہین بانیوجہ اکثر خاندان شاہی نے بخوف بود و باش قلعہ کو ترک کر دیا

مدرسہ دہلی روز اول لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابین اب تک گلی و کوچہ مین پڑی ہین

جو انگریزی زبان بولتا ہے اوسکو سپاہی مارتے ہین او قید کرتے ہین

تاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اوڑا تھا اور اوسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پہونچا اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہائے مختلفہ متصلہ مین آمد و رفت کرتے تھے اوسکے صدمے سے مر گئے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین کہ بعضے لڑکون نے آدہ سیر اور بعضون نے سیر بھر اپنے مکانون کے صحن مین چنین بعد ازین معہ کمینہ باشندگان شہر اندر احاطہ میگزین گھس گئے اور سارو یراق و اسلحہ و ٹوپی بنادیق خوب لوٹ میگزین کی تین دن تک رہی

اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بندوقین اور اوسقدر تلوار اور سنگین لین جسقدر وہ لے سکا

خلاصیون نے اپنے گھر پلنگ سمیت نفیس اوڑ اور اسلحہ اور ٹوپی بنادیق سے بھر لیا اور بعد ازان بتدریج اونکو بہ نرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا

چادر ہائے سسی بہ نرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہوتی ہین اور انڈنون نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹھ آنہ ہے مگر کوئی

شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور اچھی انگریزی کرچ چار آنہ پر بھی گران ہے اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت

متصور ہے

توڑدان اور پرتلے اس کثرت سے ہین کہ اونکے لوٹنے والونکو ہنگام فروخت ایک حبہ بھی نہین ملتا

جو باروت مجنون کے ٹیلہ مین تھی اوسمین سے قریب نصف کے توگوجر اور باشندگان شہر لوٹ لے گئے اور باقی شہر

مین آگئی

کتابہائے مذکورۂ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کار اعجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبون کا

حال لکھتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظر نہین رکھتا

اوپر بھی ذکر ہو چکا ہے کہ کسقدر شجاعت و مردانگی گنڈر کٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبون نے بروقت حملۂ مفسدان میگزین

مین بروئے کار لائی ہے اب چٹھی مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ بکلی صاحب پر بعد ازان اونکے بھاگنے کے اور بعد اوڑنے

میگزین کے کیا واقعہ ہوا

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے رویت صاحب کی میم کو مع اونکے طفل چہار سالہ کے عبور دریا کروایا

اور اب وہ دونو یعنی میم صاحبہ و طفل کے میرٹھ مین صحیح موجود ہین اس وقت یہ بھی کہ صاحب کے ایک ہاتھ مین تو ایسا زخم

میگزین کی لڑائی مین آیا تھا کہ وہ ہاتھ بیکار ہو گیا تھا اور دوسرا ایک ہاتھ باقی تھا جسکے ذریعہ سے دو آدمی عبور دریا کرائے

ان ہی صاحب کا کام تھا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ القصہ جب صاحب موصوف مقام

میرٹھ مین پہونچے تو اونکو واسطے علاج کے ہسپتال مین لے گئے کیونکہ اونکے جسم پر کئی زخم تھے ایک تو وہ تھا جو ہاتھ پر

میگزین مین آیا تھا اور پانچ چھ زخم بعد عبور دریا اونکے جسم پر اسطرح لگے تھے کہ جب اونھون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے

اونکو گھیر لیا اور سوائے قمیز کے اور جو کچھ پارچہ وغیرہ اونکے جسم پر تھے سب چھین گئے تھے اور اونکو کئی زخم مار کر بدانست خود

مردہ زمین پر چھوڑ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ وہ اسپر بھی زندہ رہے بعد ازان آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف مع

لفٹنٹ رینیر صاحب اور اونکے عیال و اطفال کے میرٹھ مین پہونچے تھے اور رینیر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن ملگئے

تھے اور اوس حالت مین ملے تھے کہ رینیر صاحب وغیرہ کے پاس بھی جو کچھ تھا سب مفسدین نے چھین لیا تھا اور اونکو گھیر

رکھا تھا رینیر صاحب اور اونکی میم صاحبہ مجھسے بیان کرتی تھی کہ اگر اوس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت و دلیرانہ طریق کا واسطہ

درمیان نہوتا تو وہ کبھی صحیح و سالم مقام میرٹھ تک نہ پہونچتے کیونکہ اوس نے کئی مرتبہ بیخوف و خطر اپنا سر زمین پر رکھدیا اور

ایک نے مفسدین سے اونکے سر پر پیر رکھا تاکہ اوسکو تن سے جدا کرے مگر جب اونھون نے یہ حکم کیا مین اپنے سر کو اس نیت سے

قربان کرتا ہون کہ تم بعد از میرا سر لینے کے بعوض اونکی بے پردگی اور بے ستری نکرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور اونھون نے

سر جھکائی مگر اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال مین صرف چھ روز تھا کہ بعد اوسکے برگیڈیر ولسن صاحب بطرف دہلی روانہ ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی برگیڈیر صاحب کے پاس پہونچے اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لیتے چلو مگر بباعث زخمونکے کہ ابتک ہرے تھے برگیڈیر صاحب نے منظور نکیا تاہم ہمنے سُنا کہ صرف وہ نو دن اسپتال مین تھے اور بروز دہم ہمراہ توپخانہ و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور اونکے ساتھ مقام پل ہنڈن پر پہونچکر ہمراہ فوج کے داخل چھاونی دہلی ہوئے اور تا تاریخ ۱۷ ماہ جون فوج کے ساتھ رہے اس عرصے مین تین مرتبہ اونکو نوبت سرسام کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایکمرتبہ مورچال چھاونی پر جہان وہ کار ضروریہ مین مشغول تھے سبب اس مرتبہ سرسام کی نوبت ہونیکا یہ تھا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کارہاے سخت کا انجام دینا الغرض بتاریخ مذکور اونکو واپس میرٹھ روانہ کیا مگر اسمین اونکی مرضی نتھی گو وہ نکے وہان چھاونی مین مقیم رہکر کارہاے سخت کرنے سے اونکی جان کا خوف تھا اب سُنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے چھبیس[۲۶] سال خدمت سرکار کری ہے اور اس چھبیس[۲۶] برس کے عرصہ مین سترہ برس اورڈننس یعنی میگزین کا کام کیا اور جو کچھ مال و اسباب تھا وہ سب برباد کیا زیادہ تر رقت کا مقام یہ ہے کہ اونکی میم صاحبہ اور تین اطفال بھی اسی مین ضائع ہوئے

ڈاکٹر ایس ایچ بٹسن صاحب بھی پچیس[۲۵] روز ہندوستانیونمین سرگردان تھے اور ہر طرح کے صعوبات و بیعزتی اونہون نے اس عرصے مین اوٹھائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تھا کہ وہ اپنے تئین قریب المرگ تصور کرتے تھے اونکا اپنا بیان صعوبات اور خوف کا جو اونپر بحالت فرار مین طاری ہوئے تھے ذیل مین درج ہوتے ہین بتوجہ و اشتیاق تمام پڑھے جاوینگے

تمام میم صاحبان بیچ پہاڑی واقع دہلی مین جمع تھین اور جب کہ خوف ظاہر ہو گیا مین برگیڈیر گریوس صاحب کی خدمت مین جو اوسوقت کمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جا کر کہا کہ مین چٹھی لیکر میرٹھ جاونگا اگر چٹھی بطلب کمک مدد فوج گورہ تحریر ہو برگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چٹھی لکھکر میرے حوالے کردی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان سے رخصت ہوکر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدلکر چہرہ اور ہاتھ اور پاؤنکو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر مین ہوتا ہوا پل جمن تک پہونچا مگر وہان کیا دیکھتا ہون کہ پل شکستہ ہو گیا ہے ناچار وہانسے واپس بطرف چھاونی اس نیت سے آیا کہ گذر واقعہ مقام متصل میگزین بارود چھاونی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ مین سواران رسالہ سوم چھاونی مین پہونچ گئے تھے اور گوجر اور جاٹ دیہات متصلہ چھاونی لوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی یہ حال دیکھکر مین مایوس پہونچنے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان پریٹ آگے بڑہا اس اثنا مین دو سپاہیون نے میرے اوپر گولی چلائی مگر مین بچ گیا اور اوس باغ تک پہونچا تھا جو متصل شہر کے واقع ہے کہ گانون والون نے مجھے گرفتار کرکے سب کپڑے میرے چھین لیے وہانسے برہنہ مادرزاد بطرف کرنال اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اوسطرف کو روانہ ہوئے ہین راستے مین ملے مگر مین ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنہون نے اور صاحبونکا تعاقب کیا تھا مگر اونکے ہاتھ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہونچے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مارو مین اونکے سامنے بلجاجت تمام گر پڑا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تھا مین نے تعریفین اونکے پیغمبر محمد کی

کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہین کہ امام مہدی واسطے انصاف کرنیکے بموجب کہ لوگونکے دنیامین پیدا ہونگے
تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق آمیز سے تو ہم دونمین سے ایک نے ایک وار شمشیر کا بیجا کیا مگر مین زمین پر
گر پڑنے سے اوسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اونکی تلوارین پھر مجھ تک نہ پہونچین پھر کلمات مجھ پر آمیز نہ ہوئے دونون نیچے
اتر گیا اور اونھون نے مجھے تھپڑ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو تمام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو تمہیں ہلاک شان اور بیٹھے چھپا مین بہت
اسباب گھبرایا اور بکھرے رہنے کی بھی طاقت مجھ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ ہلتا جلتا چلا جاتا رہین دوڑتا آگے روانہ ہوا قریب ایک
میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کافر کو مار ڈالو
اور میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگونکو کرسٹان کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک
گانومین لے گئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے بعد از ان ایک نے
اونمین سے کہا کہ کریم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹین گے کریم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آوے اور میری
رہائی ہمیشگی مین ڈوبنے کی تدبیر کرے ایک آواز گانو والونکی آئی کہ ہارے ہارے یہ سنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی
فکر کرنے لگے وہ ادہر گئے اور مین قابو پاکر بے تحاشا راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح ان بے رحمون سے نجات پائی اور
راستے پر آکے بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو سگون دہلی مین تھے گھیر لیا مگر
ایک نے پہچانکر مجھے کہا کہ صاحب خوف نکرو اور میرے ساتھ گانو مین چلو مین آپکے کھانے پینے کی فکر دیہان کرونگا اور اگر تم آگے
جاؤگے تو بیشک اون مسلمانون کے ہاتھ سے جو گانو سے بارادہ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیون کے باہر گئے ہین مارے جاؤگے
مین اون آہنگرونکے ساتھ اونکے گھر مین گیا اور اونھون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطرداری اور تواضع کی کیونکہ مجھے بھوک لگی تھی اونکو دی
اور کپڑے ٹوپی اور کپڑے دودھ پینیکو اور روٹی کھانیکو دی غرضکہ بیان مین نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا
ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا تھا اونھون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اوسپر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی مین نے اون
آدمیونسے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سنکر وہ اور میری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودہری گانو نے مجھے بلوایا اور تمام گانو والے
فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوئے ہرچند مین تھکا ماندہ تھا مگر جو گانو والے مجھسے پوچھتے تھے اوسکا جواب شافی مین اونکو دیتا تھا
اور جب اونھون نے یہ دیکھا کہ مین اونکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا رکھنے لگے اور
یہ بھی برملا کہتے تھے کہ وہ مجکو حتی المقدور بچاوینگے مین اسی گانو مین رہتا تھا اور مین نے سُنا کہ ڈاکٹر وڈ صاحب سیمبٹ کسی گانو
مین جو بفاصلہ ۴ یا ۶ میل کے ہے اور نامزد نسیم پور ہے موجود ہین اور ایک آدمی نے اوس گانونسے میرے پاس آکر کہا کہ ایک
صاحب ڈاکٹر ڈوڈ صاحب نامے میرے گانو مین ہین اور اونکو کچھ ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو از راہ
مہربانی بتلاؤ کیا اونکو دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ دوا اونکے پاس پہونچی یا نہین مین اسی گانو مین
مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجھ تک پہونچی کہ صاحب موصوف مجروح و خستہ بر قبخانے کے قریب جو متصل میدان پریڈ
کے واقع ہے پڑے ہین یہ سنکر مین نے گانو والونسے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اونکے واسطے کھانا
پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانو والے اونکے پاس سات روز تک کھانا لیگئے

مگر جب مین اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے پرگنانے سے
پاس قتل کیا چندروز مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوئے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ اور انبالہ اور
کلکتے مین تھے سب قتل ہوگئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانو مین رکھے گا تو وہ
قتل اور اوسکا گانو ویران کیا جاویگا یہ اشتہار سنکر موضع بادری والے گھبرائے اور اونہون نے مجکو بوقت شب گانوسے نکالکر
ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا شب کو کوئی نکوئی گانو والا میرے
پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہے مین تمام دن آفتاب مین اور
شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب تنہائی مین گذرتی تھی اور شغال وغیرہ گرد آکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے
یا مین جانتا ہون جو جو شدائد مین نے اوٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختون سے مجھے پھر گانو مین لے گئے اور وہان
ایک کوٹھے مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اس مقام مین ۲۴ گھنٹے تھا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا
اوسکا بیان زبان سے ادا نہین ہوسکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہے تنہائی مقام درختہای انبہ اور
یا کوٹھہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیون کے مقرر ہوئے ہین اور وہ ہر ایک گانو مین جاکر تلاش کرین اب
مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع بادری سے روانہ ہوا اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہوگے
وہان مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمہارا قیام آیندہ اچھا نہین ہین اوسیوقت روانہ ہوکر مقام پرسوہ مین گیا اور وہان تمام شب بسر کی
اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر مین جاکر رنگے اور مجکو مالا اور دراچہ کے پہننے کو دیے تاکہ فقیر جوگی کی
اور میری صورت مین کچھ فرق نرہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اوسکے ساتھ مین نے بھی پھیری شروع کی وہ میرے تئین
کئی گانو مین لے گیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین راؤ دنیتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانو مین کہ ہمارا گذر ہوا وہانکے باشندون
نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اونکا جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جس نے پوچھا اوسکا جواب شافی اوسکو دیا اس سبب سے
اور بھی زیادہ میری خاطر ہونی لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کھانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہ سب
فرنگیونکے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہوکر ایک اور گانو مین پہونچے
وہان سیوک داس مہنت فقیر کبیری رہتا تھا اوسکے پاس گئے مین اوسکے مذہب کی باتونسے بھی واقف تھا اور کچھ کبت جو اوسکے
سامنے پڑھے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اوس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اوسکو
یقین نہ آیا اور اوسنے کہا کہ کشمیری کیری آنکھون والا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین
مگر تمہاری کیری آنکھین تمکو چھپنے نہین دیتین تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کردیا کہ ہان مین ہون مگر چونکہ
اقوال کبیر مین نے اوسکے روبرو پڑھے ہے اور قول و قسم کری وہ بطور شائق مجھسے مہربانی پیش آتا تھا مین اسی فقیر کے
مکان مین تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہے
موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان لیجاؤنگا اوسنے مجکو نہ پہچانا کہ یہ بھی فرنگی ہے مگر مین نے اوس سے کہا کہ مین بھی اکثر صاحب لوگون
اور چاہتا ہون کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج نزدیک کے پاس لیجا اوسنے اقرار لیجانے کا کیا اور مین نے اوسکو چٹھی لکھدی

اور درخواست اعانت کی کی اوس آدمی کی چٹھی پر ایکدن بجز انتظار رہا اور جب اوسکا کچھ جواب نہ آیا اور نہ کچھ کمک آئی تو مین نے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرٹھ کا چلنا مناسب ہے جو فقیر کہ مجکو وہان تک لے گیا تھا اوسنے اقرار میرٹھ جانیکا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اس گانو کے میرے ساتھ تا بمقام ہرچند پور گئے جہان ایک زمیندار مسمی فرانس کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بھی رہتے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی سے میرے ساتھ پیش آیا او مجکو چٹھیات کرنیل ہنوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلڈ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولنڈ صاحب کی اور مارشل صاحب [illegible] دگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگونکی دکھائین اونمین درج تھا کہ کوہن صاحب نے اونکی بڑی خاطرداری اور تواضع کی ہے اور اونکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پہونچا دیا ہے یہان سے مین نے تجویز روانہ ہونے مقام مذکور کی کی اس عرصے مین ایک چٹھی میرے نام موضع کیکرا سے اس مضمون کی آئی کہ سو سوار راجہ جہیند کی بسرکردگی کپتان میک اندرو صاحب کے مقام کیکرا مین میرے منتظر ہین اور وہ مجھے تا بمقام رائی کہ مقام کمپ ہے پہونچا دینگے کوہن صاحب نے مجھے اپنی گاڑی مین سوار کروا کر روانہ موضع مذکور کا کیا جہان پہونچکر کپتان میک اندرو صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب کو کہ وہ دونو صاحب میری رجمنٹ کے تھے دیکھکر مجھے خوشی ہوئی اور جان مین جان آئی مین پچیس دن تک دیہات اور باغچون اور ویرانون مین سرگردان پھرتا تھا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو مین بھی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جان بری اس تہلکہ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل الٰہی سمجھتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین نے اوٹھائے ہین اونکا بیان مجھسے نہین ہوسکتا

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹھ روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدانہ افواج دہلی بیان کرکے باقیماندہ حال اسطرح درج کرتے ہین

یہ ارادہ چھاونی والونکا تھا کہ بیچ جھنڈہ والا برج پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار متصور ہوکر ارادہ فرار پیش نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۷۴ رجمنٹ کے بھی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوئے اور تھوڑے سے سپاہی افسرونکے اور جھنڈہ کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرونکو بعض بعض اونکی سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بھاگ جانیکی صلاح بلکہ جبراً اونکو وہان سے بھگایا کیونکہ مقام مذکور پر بھی مفسدان شہر سے آنے والے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہوچکی تھی کہ بندوقین اونکے گرداگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہائے چھاونی مین آگ لگی اور اونکی روشنی دور دور تک پہونچی اب کوئی اور تدبیر سواے فرار کے باقی نرہی اور جو افسر کہ وہان باقی تھے اونہون نے بھی اپنی کوشش دربارۂ دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کی بے سود تصور کرکے جگہہ چھوڑ دی جو ہر لحظ اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتی جاتی تھی اور سرگردان ہوئے کبھی تھک کر زمین پر دراز ہوجاتے تھے کہ شائد نیند آوے اور بعض وقت جانکا خوف کھا کر اوٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد اونکے گرد و پیش مین نظر آئے مگر سپاہیونکو اونکا مقام معلوم نہوا ناچار وہان سے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑھے افسران مذکورین نیک خدمتی گانو والہاے قرب و جوار کے نہایت مشکور ہوئے کیسے کھانا اونکو دیا اور کیسے اونکو اپنے پاس مخفی رکھا دیکھین جو صاحب شب بھر جدا تھے وہ آن ملے اور جو شب بھر ساتھ تھے وہ جدا ہوگئے گانو والونے دو صاحبونکو جنکی حفاظت

ذرا اونہون نے کیا تھا ایک نالہ دریائے جمن سے جو پایاب تھا عبور کروا کر جنگل مین مخفی ایک مقام محفوظ مین رکھا اور وقت سہ پہر آکر اونکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبونکا جنمین میم صاحبان بھی ہین اونکے مقام سے کسی جگہہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تھے جو مین گارڈ کشمیری دروازہ سے فراری ہوگئے تھے اور جب مین گارد مذکور مین امن نظر نہ آیا تھا تو تمام میم صاحبونکو پٹی توپ پر سوار کرا کر چھاونی کیجانب روانہ کیا تھا اور راستے مین مفسدین نے اونکو لوٹ کر گولہہائے بندوق اونپر مارنی شروع کی تھین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین اوتر کر اور دوسری جانب سے چڑہ کر فراری ہوگئے تھے اور اونمین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی آیا تھا الغرض وہانسے فراری ہوکر تمام شب اس گروہ نے بھی مثال گروہ مسبوق الذکر کاٹی تھی اور کئی مرتبہ سپاہیونکے ہاتھ سے بمشکل بچے تھے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تھا کہ سپاہیان مفسدین اونکی تلاش مین گولی کی زد تک پہونچ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ اونکے پنجے مین یہ نہ آئے

یہ دونو گروہ یکجا ہوکر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوئے اور بباعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان بھی کچھ حاصل کرکے روانہ آئندہ ہوئے وہ دو یا تین میل تک کنارۂ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالۂ دریائے مذکور پر پہونچے جس سے عبور بمشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ پیر اوکھڑ جاتے تھے بلکہ کچھ فاصلے تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل قدم قائم کرکے دوسرے کنارۂ نالۂ مذکور تک جان بسلامت پہونچے

اب شام ہوگئی تھی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سر پر گذرے دوسری صبح پھر گانووالے اونکے دوست بنے اور اونکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تھے لیجا کر مستواری کیا مگر تھوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب نہین کیونکہ گروہ ہائے سواران اونکے درپے ہین یہان سے چلکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھون گرفتار ہوئے جنکے ارادۂ فاسد جلدی ظاہر ہوگئے مگر چونکہ سب صاحبونکی بندوق وغیرہ پانی مین تر اور بیکار ہوگئی تھی اس لیے مقابلۂ گوجران بے سود اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور و غل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہو اور بسختی وہ ہو گئی سب ہتھیار اور دیگر اسباب چھین اور لوٹ کر بلکہ اونکے پارچۂ پوشیدنی بھی جو اونکے جسم پر تھے اوتروا کر اونکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اونکی جان بھی نہ چھوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کرکے اور اونکی شفاعت کرکے اونکی جان بچائی تھی اسطرح برہنہ جسم سوائے مقامات مستور کے آفتاب اور گرم ہوا مین چلتے پھرتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب و گرمی ہوا سے بھی اونکو امان ملا وہان ایک گانو پر پہونچنا تھا اوسمین جا کر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظونکے ہاتھ سے اونہون نے بہت آرام پایا اونہون نے بہت سی مدارات اور خاطر داری اون صاحبونکی کی یہانتک کہ جراح بھی اونہون نے اونکے زخمونکے صاف کرنیکے واسطے بہم پہونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانو مین مل سکتی تھی سب اونکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی اس گانو سے وہ ایک اور گانو مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدایش سے جرمن تھا اور جسنے اونکی خبر پائی تھی لیجانے کی وہان اونکو یہان سے زیادہ آرام ملا وہان اونکو مکان رہنے کو کھانا اور کپڑا سب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ تر اطمینان ہوئی کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے معہ جواب چٹھی جو اون صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیے تھے اونکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اونکو سواریان کردین اور آٹھوین روز روز قرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

صورتوان مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹھ پہونچ گئے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنی دہلی سے فرار ہونیکا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا الپیاس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی بگھی بکس دار جسکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہے مجھے سواری کردی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس ... کو اپنے ساتھ اوسپر بٹھایا اور راستے مین سے لفٹننٹ طامس صاحب انجینیر و میم راس صاحب کو معہ کپتان فریز صاحب کے بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تھا اوٹھا کر اپنے پاس اوسی بگھی مین جگہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوئے بعد ازان گہ گئے لفٹننٹ طامس صاحب نے کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہر کو پار ہوکر اوسکے درمیان مین جو اوس راہ سے آتا ہے چلین اور وہان پہونچکر جیسا صلاح قرار پاویگی روانہ ہونگے ہمنے ایسا ہی کیا اور چھوٹے تھانے تک پہونچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ نمبرداران موضع اور جو قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہے سنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو اپنے گانو مین رکھین مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اونکے ساتھ گانو مین گئے وہان اونہون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے ہماری خاطرداری اور تواضع از حد کی اور آخرکار جب کسی فوج سرکاری کی خبر اطراف دہلی نہ سنی تو اونہون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چلکر کرنال جانا مناسب ہے اونہون نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانو والے کے مفسد ہوگئے تھے اونسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطرداری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگونکی کی کہ مجھے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض لائق اونکو کبھی نہ دین سکین گے ہم بتاریخ ۲۰ کرنال مین بامن وامان پہونچ گئے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہ امر سنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہم نے گذر کیا تھا اوسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے جانبدار تھے اور نہایت بلوے مین بھی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سڑک کلان کے رہتے ہین مستولی تھا فقط

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹھی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونیکو اسطرح پر بیان کرتی ہین

بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ قریب نو وقت آٹھ گھنٹے کے بعد ادائے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے پاس رہتے تھے گئی جب اول یہ خبر سنی کہ مفسد لوگ میرٹھ سے آتے ہین تو مجھے اور دیگر میم صاحبونکو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب میگزین مین جاکر پناہ گیر ہون مین وہان نگئی اور اپنی والدہ کے گھر مین جو متصل تھا گئی اور اونکو اس امر کی اطلاع دی اور نوکرون سے یہ کہا کہ اس امر کی خبر لیکے ہمکو اطلاع دو مگر اوسوقت اون سب نے یہ کہا کہ یہان کچھ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہوسکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبرداری ہوتی ہے اور کئی میم صاحبان وہان آکر جمع ہوئین قریب نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکرون نے غل کیا کہ مفسد آگئے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گھر تک پہونچ گئے چونکہ گرجا گھر ہمارے حاطہ کوٹھی سے نزدیک تھا اب بھاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون نے ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جاکر سب مخفی ہو رہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونیکے دو سوار اندر حاطہ کے آئے اور اوس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ تھین کھڑے ہوئے اور نوکرون سے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور میم لوگ کہان ہین اپنی جان

کچھ خوف نکرو ہم تم مین سے کسیکو ایذا نہین پہونچاوینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیونکو جو دہلی مین ہین قتل کرین نوکرون نے کہا کہ سب بھاگ گئے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گئے مگر کسی جگہہ امن مین گئے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارونکی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہان سے باہر جاکر ہر طرف تلاش انگریزان مین مشغول ہوئے تھوڑے عرصے کے بعد چند سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر احاطے کے آئے اور اونکو ہمارا مکان مخفی ہونے کا معلوم ہوگیا یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور مضحکہ کرنے لگے بندوقین ہمکو دکھائین اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہمنے بالحاح اور خوشامد کہا کہ ہمکو نہ مارو اسپر اونہون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو پھر دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور اونکے ساتھ ہولین وہ ہمکو مین گارد مین جہان وہ رہتے تھے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہاے افسران دکھائین جو زمین پر پڑی تھین اور ہنسکر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گئے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات خراب کرنے کا نئے کارتوسون سے کیا تھا

بعد ازین افسرون نے جو گارد پر تھے جب دیکھا کہ میم لوگ نیچے سپاہیونکی لین کے پاس کھڑی ہین وہ جلدی دوڑکر ہمارے پاس آئے اور سپاہیونکو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنکر ہم سب وہان گئین وہان پہونچکر ہمنے دیکھا کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین نواخت دنل گھنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف آب و خور مین رہین

میجر ایبٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تھے برج جھنڈہ والا پر کہلا بھیجا کہ پلٹیان توپ کی بھیجو اور کہ اونپر سب میم لوگونکو سوار کرکے اپنے سپاہیونکی کمپنی کی حفاظت مین برج مذکور تک پہونچا دین زیرا کہ مقام حال مین امنیت کا بھروسا نہین اور مقام برج اسکی نسبت امن تر ہے یہ پلٹیان تو آئین مگر انکے ساتھ توپین بھی آئین ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ کا ہمراہ تھا میجر ایبٹ صاحب نے ہم سبکو اونپر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا کہ پلٹیان مذکور اونکے ساتھ آوین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جب تک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے باہر گئے تب تک خاموش کھڑے رہے اور اونکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم ابھی اونپر سے نہین اوترتین تو ہم تم سبکو مار ڈالین گے سب نے اونکا کہنا مانا اور پلٹیون پر سے کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کود نسکی کیونکہ اوسکی گود مین لڑکا تھا اور اوس نے اون سپاہیون سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین کسیکو دون تو اسپر سے اوترون مگر جب اونہون نے دوبارہ اوترنے کو کہا تو اوس نے لڑکے کو میری گود مین ڈال دیا اور آپ پلٹی پر سے کود پڑی اس عرصہ مین ایک ڈرامر ۳۸ رجمنٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجھسے کہا کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھ چل یہ کہکر مجھے زبردستی ایک کھڑکی کی راہ سے لیجا کر صدر بازار مین لے گیا راستے مین مین نے بندوقون کی آواز سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مفرورین کو مارتے آتے ہین اور دیکھا کہ بہتونکو تعاقب مین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بھاگے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہوگئے تھے میرا ہمراہی مجھے کپتان برو صاحب کے بنگلے پر لے گیا اور وہان مجھسے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمہاری خبرداری کریگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی برج جھنڈہ والا پر چلی گئین ہین اور مین نے اوس سے کہا کہ مجھے بھی وہان پہونچا دے اکثر سپاہی مجھے دیکھکر ہنستے تھے اور ایک نے اوسمین سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو مین تمکو بحفاظت وہان پہونچا دونگا اور اوسنے ایسا ہی کیا مین کوئی دس منٹ

برج پر ٹھہری تھی کہ صلاح بھاگنے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب مفسد ہوگئے تھے اور کوئی اونمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا بس جسکو جدہر راستہ ملا وہ اودہر چلا گیا ڈاکتر بالفو صاحب نے ازراہ مہربانی مجھپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجھے جگہ دی ہم جتنی جلد ممکن تھا سرک چھوڑکر بھاگے اور کنارے کنارے نہر کے ۱۰ میل جاکر ایک گھنٹہ مقام کیا اور پھر وہانسے روانہ ہوکر ایک چوکی پر جو ۱۵ میل اوس مقام سے تھی پہونچے اور باقی رات میدان مین کاٹی ایک ٹھیکہ دار نہر کا گانو مقصل سے ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مین نے سنا ہے تم سب دہلی سے بھاگ کر آئے ہو مگر مین تمہاری حفاظت کرونگا

صبح کو اس شخص نے آکر اور ہمکو دور لیجا کر ایک باغ مین رکھا جو اوسکے گانو کے پاس تھا اور کہا کہ دنکو یہان رہا کرو اور شب کو بخوف غارتگرون کے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تھا وہان ہم کوٹھے پر یعنی مکان مذکور کی چھت پر رات بسر کرتے تھے اور چھہ روز اسیطرح ہم وہان رہے آخرکار دیہاتیان ہمسایہ نے اوس سے کہا کہ تجکو انہون نے بہت روپیہ دیا ہوگا ورنہ تو کیون اسقدر اونکی خاطر کرتا ہے بس اگر ہمکو بھی تو اوسمین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آکر ان سبکو مارڈالینگے یہ حال دیکھکر ہمارے محافظ نے ہمسے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدہے کرنال چلے جاؤ وہان سننے مین آتا ہے کہ کچھ فوج سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایکہزار روپیہ انعام دیا

جو لڑکا مین گود مین لائی تھی وہ دو روز مین مرگیا اور مین نے خبر بھی سنی کہ میری والدہ بھی اوسی روز بباعث سختی اور محنت کے جان بر نہوئی اور مرگئی

وہ گروہ جسکو ہمنے پیچھے چھوڑا تھا اور جسمین میری ہمشیرہ تھی اونکے تعاقب مین مفسد گئے تھے مگر وہ بفضل خدا اس عجز سے بچے کہ کبھی جھاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تھے اور کبھی اون ہی جھاڑیون مین بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے چلتے تھے اور خارہاے درخت جو اونکے جسمون مین ہر جگہہ چبھتے تھے اون سے خون جاری ہوگیا تھا فقط

ڈاکٹر وڈ صاحب کی میم نے بھی اپنی سختیون کا حال جو اونہون نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تھے دہلی سے کرنال تک اوٹھائین تھین مشتہر کیا ہے

ڈاکٹر وڈ صاحب زخمی ہوگئے اور مین پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین نے اونکو کہلا بھیجا تھا کہ برج پہاڑی پر جو مقام محفوظ تر تھا آجاوین بیل صاحب کی میم جو تمام سختیون مین میرے شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے اوسکو بگھی پر جگہہ ملی اور مین بھی اونکے ساتھ سوار ہوئی اور جب مین ڈاکٹر وڈ صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال کی ڈولی رکھی ہوئی تھی مین نے بدین خیال کہ ڈولی مین صاحب اچھی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے اونکو ڈولی مذکور مین سوار کرا کر اپنے ساتھ لیا تھوڑی دور ہم گئے تھے کہ کہارون نے ڈولی رکھدی اور انکار آگے جانے سے کیا یہانسے اونکو بالکی گاڑی مین جو اونکے ساتھ آئی تھی سوار کرواکر روانہ کرنال کیا اور میجر پٹرسن صاحب اور بیل صاحب کو یہانسے رخصت کیا اب ہم دو میم سب سے پیچھے میدان پریڈ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر وڈ صاحب کی سواری بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور اور میم صاحبون اور صاحب لوگونسے ہم پیچھے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی سے

روانہ ہوئے ہم صرف دس میل طے کر چکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور اونہون نے چاہا کہ ہمکو روکین اسی عرصہ مین ایک
سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمہارے انتظار مین کھڑے ہین
یہان بھی ہمکو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اونہون نے پکڑ لئے تھے اور شمشیر برہنہ شائد ہمارے سائیس کے
سر پر آختہ تھے القصہ ہم اونسے تو بچ گئے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنی ٹمٹین
سنتو اور سواری رکھین یہی ٹھہر گیا اور بالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس
یا پچاس آدمیون کا لاٹھیان لیکر ہمارے پاس آیا اور اونہون نے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ دیدو اونکا مقابلہ بیفائدہ
تھا کیونکہ ہم دو عورتین بیکس تھین اور وہ ایک گروہ وحشیونکا اور ڈاکٹر ووڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اوٹھ سکتے
تھے اور نہ بات کر سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور
وجواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتھ لے آئین تھین اور سوا اسکے میرے پاس سو روپیہ نقد
بھی تھے ہماری یہ توقع ناحق تھی کیونکہ اونہون نے سب ہم سے چھین لیا اور سوائے اسکے پیل صاحب کی میم کا چوغہ اور ٹوپی
اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلودہ بھی لین اور ہماری سواری کی بگھی بھی توڑ ڈالی اور گھوڑون پر سوار ہو کر اپنی راہ لی اسکے
بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارتگران آئے اور اوسوقت تک اونہون نے پیچھا نچھوڑا جب تک اونہون نے خوب دیکھ لیا
کہ ہم فقیر ہوگئے تھے اور ہمارے پاس ایک حبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تھے اونمین سے
ایک کے ہاتھ مین دستانہ حلوانی تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور پیل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک
درخت کے نیچے چھوڑ کر بتلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بڑی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتھ
لے گیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودہ اور روٹی کھانیکو دی اور اوس روز شام کو ہم وہانسے روانہ بجانب کرنال ہوئے
اسیطرح رات رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیجانا پڑتا تھا اور گانو گانو سے کھانا
مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان
ہرطرح کی ہوتی تھین یہانتک کہ سایہ مین بھی وقت تمازت آفتاب کوئی بیٹھنے نہین دیتا تھا اسطرح ہمنے چھہ دن کاٹے اون مین
سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا پل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور پانی بھی میسر نہ آتا تھا
مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھون سے ہرگز نہ بچین گے بروز ششم ہم مقام
بالگڈہ مین وارد ہوئے یہ دیہ رانی منگلا دیئی کا ہے اس مقام پر ہماری خاطرداری اور مدارات رانی صاحبہ نے بخوبی کی
اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے مگر بروز دوم تمام توقعات برباد ہوگئین کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اوسکی اس
مراعات سے جو ہماری نسبت ہوئی تھی ناراض ہوئے اور اونہون نے اوسکو دھمکایا کہ اگر تم انکو یہانسے روانہ نکروگی
تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینگے یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو
یہانسے روانہ ہونا چاہئے اس عرصہ مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میجر پیٹرسن صاحب مجروح اور پریشان
مین چھالی پڑی ہوئے اور لنگی باندہے وہان وارد ہوئے اور اونسے دو گھنٹے کے بعد پیل صاحب بھی صحیح اور تندرست

آ پہونچے کیونکہ یہ صاحب تمام راستہ ہمارا پتا لگاتے ہوئے چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ ملاقات ہر چند غنیمت تھی مگر اوسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہم سے ذی رتبہ آدمیونکے پاس کچھ باقی نرہا ہوا اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرتے قبل از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گئے اور راستہ سڑک چھوڑ کر دو تین گانون طے کیئے اور اس تردد مین اسقدر تھک گئے تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلجاجت و سماجت کہا کہ ہمکو کہین بیٹھنے دو اور کچھ کھانے کو لا دو کل یہان سے چلے جاوینگے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دین دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہان سے روانہ ہوئے ایک گانووالے نے ایک چارپائی اور کہار میرے شوہر کے واسطے دیئے اور اس سبب سے اوس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیئے میری جوتی گھس گئی تھی میجر پرسن صاحب کی بھی سب اوڑ گئی تھی اور مین گرم ریگ پر اور خاردار میدانون مین برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پہونچے اور یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے واسطے نہایت مزیدار کڑہی پکائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک خچر اور ایک گدہا تحصیل کسولی تک جانیکو دیا جہان پہونچکر ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز شکرم ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی مہاراجہ پٹیالہ کے ہمارے حفاظت کے واسطے اوسکے ساتھ تھے ہم سب وہانسے روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۰- ماہ مئی کرنال مین پہونچے اس مقام مین پہونچکر ہم رگبی صاحب کے مکان پر اگئے اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیر دنکے اور پناہ گزیدون کے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمکو ہر طرح کا آرام و آسایش ملا اور ہم کبھی اونکا احسان نہ بھولینگے اون صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر اپنا سفر بلک ترین مین شروع کیا یعنی کرنال سے انبالے گئے اور انبالے سے ڈاک کارٹ پر سوار ہو کر کالکا پہونچے راستے مین اکثر گاڑی پر سے اوتر کر خود گاڑی کو گرم ریت مین کھینچنا پڑتا تھا ہمنے ڈاکٹر وڈ صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندہا اور زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے گولی سے اوڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اوسکا زخم ملاحظہ کیا ہماری سفر ہی نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اوٹھائین اور طعنہ ہائے سخت و کریہ بلکہ خارج از آدمیت سہنے پڑے ہمارا اسباب سب در وبست لٹ گیا اور پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزین بیش بہا جواہرات کی تھین کچھ اوسمین سے دوستون نے بطور تحفہ دین تھین اور کچھ ہمنے آپ خریدکین تھین لیکن اون نالایق غارت گرون نے کچھ اسکا خیال نکیا تشنہ پانی کیطرف سے بھی نہایت مصیبت اوٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہو جاتا تھا تو جھیلونکا پانی جو کنارہ راستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور گرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب بخوشی اوسے پیتے تھے اور کوئین سے بھی پانی کھینچکر ہر چند کھارا ہوتا تھا پی لیتے تھے

یہان پر یہ بھی مین لکھتی ہون کہ اول مین کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی ہمسے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان وہ رکھدی گئی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم اونکو بھی کوشش کر کے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے یہ امر باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز اونکو قتل ہونیکو تنہا نچھوڑتے

سوہن لال جسنے کابل مین بھی سرکار کی خدمت کی تھی دہلی مین موجود تھا جب وہان فساد شروع ہوا اور قتل سے بچکر ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان سے اوسکو قلعہ بالا گڑھ مین قید رکھا قلعہ مذکور مین وہ ۴۰ روز قید رہا بعد ازان وہان سے بھاگ کر آخر کار اول ہفتہ ماہ اگست مین بمقام میرٹھ پہونچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹھی مین جو اوس نے ہاجس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے

ہاجس صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوئے اور ہم دونو ملاقات سے یکدیگر سے بہت خوش ہوئے اور پیر روانہ کرنے چیتونکی جو مین نے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کی بوقت شام مین اونکو اپنی گاڑی مین سوار کر کے اکثر عمارات عالیشان شہر کی دیکھنے کے واسطے لیگیا ہمنے رات بخوشی تمام بسر کی تمہاری اور ہنری کی تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغر سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سرسہ سرانجام کرتا تھا

منحوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن وامان شہر مین تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تھی اور کلکتہ کے اخبار بھی ہمارے پاس آئی یکایک یہ خبر وحشت اثر سنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹھ کے یہان آپہونچے اور اونہون نے بیرحم حرکات قتل وغارتگری وسوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعدازہ رسالہ سواران رجمنٹ ہاے پیادہ بھی آپہونچے اور فوج دہلی نے شامل ہوکر کار قتل کو بخوبی سرانجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی معہ بندوقونکے میرے دروازے کے روبرو آکر کھڑے ہوئے گو دروازہ بند تھا مگر چونکہ اونکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تھی اونہون نے بدزبان ولاسخن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان مین آکر فرو کش ہوئے ہین ہم مالک مکان کو اور اوس صاحب نووارد کو دونو کو مار ڈالینگے ہمارے نوکرون نے اور محلہ والون نے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اسمین کوئی صاحب آکر فرو کش ہوا ہے بعد از بہت خوشآمد اور عاجزی کے اور دینے کچھ روپے کے جو شیر خان نے اونکو دیا اوس روز تو حرامزادے چلے گئے

جسوقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے نہ گئے تھے تمہارے والد اور مین دونو ایک مکان تنگ وتار مین جسمین ہمیشہ سوختنی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہے

تاریکی شب مین ہاجس صاحب کو اپنے عمو کے گھر مین نے اس خیال سے بھجوا دیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آوین اور مکان کے اندر چلے آوین تو صاحب کو وہان نہ پاوین

تاریخ ۱۳ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کل حال اور تعلق بسرکار سنکر مفسدین بجماعت کثیر آئے اور قرب وجوار کی دوکانونکو لوٹ کر میرے گھر مین بھی زبردستی گھس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور مجکو گرفتار کر کے چونکہ شہر والون سے سب حال سن چکے تھے مجھے کہنے لگے کہ انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بھیجے --- ست

اور ہاجسن صاحب یعنی تمھارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہین اور تو مخبر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے تجھے ایک بڑی پنشن ملتی ہے اسواسطے ہم تجکو مار ڈالین گے اور ایک نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد بقتل ہوا مگر گریہ زاری عورات خانہ اور عاجزی ہندو و مسلمانان ہمسایہ و تفہیم کوتوال شہر جو اتفاقاً اوسوقت ادہر سے گذرجاتا تھا اونہون نے میرا مارڈالنا ملتوی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کرکے تجکو مارینگے

اس واردات کے بعد مین مخفی ہوگیا اور کبھی کہین اور کبھی کہین رہنے لگا ہاجسن صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میری خالہ کے مکان مین گئے اور وہان چند روز رہے اب اونکے وہان مخفی رہنے کا شک لوگون کو ہوا اور ہاجسن صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیۓ اور یہان سے بھاگ چلیۓ تو بہتر اس سے ہی کہ یہان گھر مین سے گرفتار ہوکر قتل ہوجیے یہ خیال کرکے اونہون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب باین ارادہ وہانسے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے سے کسیطرح باہر ہوکر روانۂ کرنال ہوجیے مگر اونکا مخبر بیان کرتا ہے کہ بخوست طالع سے مفسدین نے اونکے اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کرلیا ہنگام گفتگو اونکے تکلم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بلباس ہندوستانی ہین آخرکار ہاجسن صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کسواسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی سلے دیا

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کرکے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا بادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانیکے ہمراہ ولی داد خان تعلقہ دار بالا گدہ جو مقام قریب دو میل شہر بلندشہر سے واقع ہے اور جہان سیٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکور نمک خوار و نمک حلال رعیت سرکار مین سے تھا اور تا تاریخ ١٠ جون گذشتہ فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی مین پوشیدہ سوار ہوکر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجھسے اقرار کیا تھا کہ وہ مجکو مقام آگرے مین پہونچا دیگا اور ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہے گا مگر روقت سے خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تھی بیوقوف خود بھی منحرف ہوگیا اور مجکو بطور قیدیان اس ارادہ سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اوسپر حملہ آور ہوگی تو وہ مجکو قتل کرکے خود فراری ہوجاویگا

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز مین رہتا تھا کہ کسیطرح اس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راؤ گلاب سنگہ کو جو ایک متمول اور بڑا تعلقہ دار کوچیسر کا اور خیرخواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولی داد خان کو لکھکر مجھے اپنے پاس طلب کر لیوے راو مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجکو اوسکے حوالے کردیوے مگر اوسنے اسکو منظور نہ کیا

بعد ازین مین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکھا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکھکر مقام بالا گدہ مین آوے اور مجکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اوسکے پاس اوسوقت روپیہ موجود نہ تھا اور نہ اوسکو سپاہی میسر آئے اسواسطے اوس سے بھی کچھ میری اعانت نہوئی

اب کوئی تدبیر باقی نہین تھی صرف فضل الٰہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان کی تھی بتاریخ ۹ ماہ جولائی تھوڑے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسد مذکور کی فوج کو مقام ہاپور شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی و خوف واندیشہ قلعہ مین پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوئے اور مین صبح بتاریخ ۲۰ ماہ مذکور قید خانے سے نکلکر مقام بلند شہر جو نزدیک دریائے گنگ کے واقع ہے پہونچا

چند روز کے بعد سپٹ صاحب نے جنکی ملاقات بلند شہر مین مجھسے ہوئی تھی میری فراری ہوکر مقام مذکور مین وارد ہونے کی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے ایک چٹھی تلطف آمیز لکھکر کے سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہین مجھپر بڑی مہربانی رکھی اور چند میری خاطرداری کی بموجب اونکے فرمانے کے مین نے اونکو ایک نقشہ قلعہ بالا کڈہ کا اور حال مفسدین کا جو وہان گذرا تھا لکھکر حوالہ کیا

ایک میم خاندان سکنر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہنکر میرٹھ کو چلی گئی تھی اور بتاریخ ۱۴ ستمبر مقام مذکور مین پہونچی تھی وہ اسطور پر حال مفسدۂ دہلی تحریر کرتی ہین کہ روز فساد جو عیسائی دریاگنج مین رہتے تھے ایک مکان کے کوٹھے پر سب جمع ہوئے اور تین یا چار دن تک مقام مذکور مین قایم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اوس مقام سے نہین اوترین گے تب وہ ایک توپ لونہی لائے اور اوسکے ایک گولے سے سب کنڈکٹر سٹل صاحب نے جان بحق تسلیم کی جسقدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اونکے پاس کچھ کھانا پینا نہ پہونچا اور غریب معصوم بچے جوع و عطش سے گریان و نالان رہا کرتے تھے ان کم بخت نالائقون نے لڑکونکو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کھانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اوترے تو فوراً اشارۂ قتل کیا اور سب معصومونکو ذبح کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا جو لوگ کہ وہان قتل ہوئے اونمین سے چند صاحبونکا نام ذیل مین درج ہوتا ہے

تین صاحب کنڈکٹر میکڑین معہ عیال و اطفال اور میم پرایس صاحب کے معہ عیال و اطفال اور میم پرایس صاحب کی دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر بکلی صاحب کی میم اور اطفال ایک۔ بیلی صاحب کی میم اور دو بچہ اور آجیونس صاحب کی میم اور پیلین صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ

روڈ صاحب معصوم جو فراری تھے اپنا حال سفر چہ ہفتے کا جس عرصے مین وہ دہلی سے آگرے تک پہونچے تھے اسطور تحریر کرتے ہین

مین جی مجل صاحب انجنیر ریلوے یعنی سڑک آہنی اور ای ایچ سپنسر صاحب اور کمنگ صاحب متعلقۂ سڑک مذکور کے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب جنوب شہر دہلی کے واقع تھا

قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سنی دس بجے دو گھوڑے سوارون کے بغیر سوار اور جنکے زین کے قبور مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے بنک گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب وہان قتل ہوئے بنگلہ ہائے شہر و چھاونی تمام روز جب تک ہمنے شہر چھوڑا جلتے رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبرین ایسی متوحش مشہور ہوئین کہ ہمکو

احتیاط کو عین شجاعت قرار دیکر ضروری اسباب جو ضروری تھا کیجا کرکے بابو کو حکم دیا کہ نوکرون کو اوسکے ساتھ روانہ کرے اور بعد ازان قریب
دو بجے کے ہم خود بھی وہان سے روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ سڑک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند چند قدم
اون ڈیڑھ سو سوارون سے جو مقبرہ ہمایون پر واسطے گرفتاری مفرورین کے مقیم تھے بچکر آگے بڑہے اور جو ناہزارہا قلی وغیرہ
وہان کام کرتے تھے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پہونچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف اوسی وقت
وہانسے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اوس بنگلے مین رہے اور وہان سے ہمنے میگزین کا اوڑنا دیکھا بعد ازان بنگلے سے روانہ
ہوکر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تھا اوسمین نشست کرکے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہوکر فرید آباد مین
جو چھ میل بنگلہ غزکو سے تھا وارد ہوئے یہان ہمنے مقام کیا چاء پی اور ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلب گڈہ
وہان آیا اور ہم سے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمہاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہے کہ تم لباس اپنے خدمتگارون کا پہن لو اور
جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمہاری حفاظت کردونگا یہ کہکر آپ اپنے قلعہ کو گیا تاکہ وہان کچھ فساد برپا ہو راجہ نے بلب گڈہ پہونچکر
ایک سوار بھیجا کہ ہمکو لیجاوے مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹھہر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین پہونچے تو راجہ نے ہمکو ایک مکان مین
مخفی کر رکھا ہمارے وہان پہونچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آپہونچے مگر اونکو راجہ کے آدمیون نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے
بڑہ گئے وہ یہ سنکر آگے کو روانہ ہوئے اور ہم وہان سے ایک منید لیکر سواری رتھ ایک گانون کو روانہ ہوئے جو قریب چھ میل کے
فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالا واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانون مین تا پانچ دن ایک مکان کے
کوٹھے پر چھوٹے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے وہان سے بھی بہ سواری شتر
مرسلۂ راجہ صاحب بلب گڈہ بہمراہی معتمد راجہ صاحب بطرف متھرا روانہ ہوئے اور راستے مین ہر ایک گانو سے بچتے بچتے چلے جبتک
ایک گانو مین پہونچے جسکا نام اردان تھا اور اوس گانو مین شتربان ہمکو سیدھا لیگیا مگر اوسکا راستہ ایک جھگڑے سے
بند ہوگیا تھا اسواسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو بامن وامان باہر آئے مگر وہ مع مین صاحب کے پیچھے رہ گیا
ہم اونکے انتظار مین باہر ٹھہرے رہے اور گانو والے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصہ مین دو آواز بندوق
کی گوش زد ہوئی سنتے ہی ہم سب وہانسے بھاگے شترون مین جسپر مجل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا اور
دوسرا جسپر اسپنسر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اوسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور تیسرا بھی کلنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور
بھاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گرا اور پھر اوٹھ نسکا اور جو کوئی اوسکے قریب جاتا تھا اوسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اسواسطے لاچار
اوسکو وہین چھوڑنا پڑا اسپنسر صاحب اور کلنک صاحب تو راستہ چھوڑکر بھاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بھاگتے تھے
کہ ہمکو مفسدین نے آن لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونیوالی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے اونہون نے
ہمکو گھیر لیا ٹیلر صاحب نے اونسے مصالحت کی اور مفسدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دیدو تو ہم تمکو تکلیف ندینگے
اس اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ کردین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پہونچایا
مین نے بھی پھر کر اپنی رایفل کا کندہ اوسکو جڑا جب ہم اپنی بندوقین دے چکے تھے اور بجانب گانو واپس آتے تھے کہ
ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اوس آدمی سے چھین کر جسکو اونہون نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا مین

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری مین نے ہاتھ اوٹھا کر کہا بس جو ڈیڑھ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ مین تجھے دیتا ہون
اور مین نے دیدیے اور اوسکی تقسیم کرنے مین اونمین تکرار ہوئی مین نے جب پیچھے دیکھا تو ٹیلر صاحب اوسیوقت
میری نظر سے غائب ہوے مگر کوئی اونکے تعاقب مین نہ تھا اس اثنا مین ایک شخص دوڑکر آیا اور اوس نے میرے
سر پر ایک تلوار بڑے بزور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گر پڑا اگر تلوار کند تھی اور زخم مجھے نہ آیا زمین پر گر کر
مین نے بہانہ مرجانے کا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میرے کپڑے پوشاک یا پوش جرٹ بکس وغیرہ کی بابت
آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے جرٹ بکس مین تیس روپے بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا مین لون اور دوسرے نے
کہا مین بعد از تقسیم اسباب مذکور وہ سب میرے گرد وپیش کھڑے ہوئے اور تھوڑے عرصہ تک کچھ بطور مرثیہ میرے اوپر
گانے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لات بھی مجھے مار دیتا تھا ایک نے بدیں خیال کہ دیکھین مر گیا یا ابھی زندہ ہے میری گردن پر
پاؤن رکھا اور اوسکو اوٹھا کر زمین پر پٹک مارا مگر مین نے بھی ایسا دم سادھا تھا کہ اونکو کچھ معلوم نہوا اور جیسے کوئی پتھر ہوتا ہے
اوسطرح کا میرا جسم ہو گیا اوسی شخص نے پھر میری گردن کے نیچے پیر ڈالکر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ سینے پر ہاتھ
میرے دل پر رکھا مین نے دم لینا بند کیا اور جب تک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اوسوقت تک مین نے دم نہ لیا اب کچھ
غل و شور سا ہوا مگر مین صاف مطلب اوسکا سمجھ نسکا تھوڑے عرصہ بعد جو مین نے ایک آنکھ کھولی تو کوئی نظر نہ پڑا تو مین اوٹھا
مگر بباعث سیلان خون کے نہایت کم زور ہو گیا تھا اور بمشکل چل نسکتا تھا الغرض افتان وخیزان روان تھا کہ ایک گروہ
مسلح آدمیونکا نظر آیا کہ آپسمین کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھکر اونہون نے اشارے سے کہا کہ یہان سے چلا جا اور ایک اونمین سے
میرے پاس آیا اور حسب استدعا میری ایک کوئے پر لیگیا وہان مین نے پانی پیا اور اوسی آدمی نے ایک راستہ کہ خالی از
خار و خس تھا بتلایا کہ میرے پیرونکو جو برہنہ تھے گزند نہ پہونچے اور میرے ساتھ چلا اوسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون آلودہ
ہو رہے تھے مجھے دو کہ مین اونکو دہوکر لا دون اس حیلے سے اوسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بوتام تھے اور
زنجیر طلائی لگی ہوئی تھی اوتروالی اور چاہا کہ مجھے مارے مگر مین نے اوسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر ولایت زا ہون
یعنی اوسکو زمین پر گرا کر مین آگے بڑہا مگر بباعث تابش آفتاب کے مجہ مین تاب باقی نہ رہی تھی مین نے تمیز ہندوستانی
کپڑونکے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکھی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی لٹھ لیے ہوئے میرے پاس
آئے اور مجھے دھمکانے لگے مین نے اونسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجھے مار ڈالوگے تو تمکو کچھ نہین ملیگا اسواسطے کہ
میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہے لیکن اگر تم مجکو بلب گڑہ پہونچا دوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور اگر آگرے
لیجاؤگے تو تین سو روپیہ سنکر اونہون نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چھوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی ہیبت وحشت ناک کھیتون مین سے دوڑتا
اور غل مچاتا میری جانب آیا مین اوسے دیکھکر کھڑا ہوا اوسنے میرے پاس آکر قمیز جو میرے سر پر تھی اوتار لی اور مجھے مارنے کو
تھا کہ مین نے ہاتھ اوٹھا کر کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہے ہان مگر بلب گڑہ تک کے سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے کے
تین سو روپیہ دے سکتا ہون اوسکو اسبات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڑہ ہمارا دوست ہے اس عرصہ مین دو گانو والے آئے
اور اونہون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہین اور دوسرا گانو جو یہانسے قریب ہے اوسمین غدر کش ہین

اونھون نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور مین بھی پہونچایا وہان کیا دیکھتا ہون کہ سنپسر صاحب و کرمنگ صاحب دونو موجود ہین
دور فضل الٰہی سے اونکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تھا اور نہ اونکو کسیطرحکا آسیب پہونچا تھا سنپسر صاحب نے ازراہ
مہربانی میرے زخم دھوئے ہر دو صاحبان موصوفین نے نمبردار دیہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہمکو آگرے پہونچا دوگے تو ہم فی صاحب
پانچ سو روپے دینگے بعد از قیل و قال بسیار نمبردار نے انکار کیا مگر اونکی بندوقین اور تین سو روپے جو اونکے پاس تھے
چھین لیے اوسیوقت ہمارے پاس ایک چٹھی مچل صاحب کی پہونچی اونھون نے ہمکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا
کہ حامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانو خیرخواہ سرکار کا ہے بروقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مقرر تھا
ہم روانہ ہوکر صاحب موصوف کے پاس پہونچے وہان ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ
یہانسے روانہ ہوکر دوسرے گانو مین جو چھ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانو مذکور ایک کلان دیہ ہے اور اوسکے
باشندگان ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہین اوسکے کہنے بموجب ہم وہان گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے گو اس
اثنا مین اکثر میواتیون نے اوس دیہ والونکو دھمکایا کہ اونکے گانون پر حملہ آور ہونگے مگر اونھون نے کچھ خیال نہ کیا اب ہمکو بالتحقیق
یقین ہوا کہ اگر ہم اوس دیہ خورد مین مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے ہمکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ
گورگانوہ نے مقام ہوڈل سے بیش گارد فوج بھرت پور کا ہماری حفاظت اور ہمراہی کے واسطے بھیجا اور ہم نے صاحب موصوف کے
پاس پہونچکر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کے رہتے تھے کہ اس عرصے مین
مقام متھرا مین بھی فساد ہوگیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے اونھون نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اونھون نے بھی فساد شروع
کیا اور ہمکو کہا کہ یہانسے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہوکر بامن وامان بتاریخ ۲۲ جون ہوڈل سے آگرے
مین پہونچے

مچل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہوڈل سے دو سو روپیہ اور گھوڑے سواریکے راجہ بلب گڈہ سے لیے تھے اور ان
گھوڑونمین بحساب فی سوار ایک گھوڑا کم تھا مگر تاہم فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی

بتاریخ ۱۹ اگست ایک میم صاحب یعنی لیسن صاحب کی میم کمپوبین رو برو شہر دہلی کے آئی اور اونکے ہمراہ ایک غازی
باشندہ مقام سوات تھا گو شہر سے دو غازی اونکے ساتھ چلے تھے اونمین سے ایک تو مفسدونکے ہاتھ گرفتار ہوگیا اور
دوسرا ساتھ پہونچا لیسن صاحب کی میم بہیئت و بلباس طفل افغان فراری ہوئین تھین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد
ابھی تین مہینے سے زیادہ عرصہ قید مین تھین اونکا ایک بچہ اونکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تھا اور وہی گولی میم صاحبہ کو بھی
لگی تھی بعد زخمی ہونیکے دو تو غازیان مذکورہ بالا نے اونکی حفاظت کی تھی

ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل کیمپ ہونے سے وہ کسی تدبیر سے اجمیری دروازہ کے باہر نکلکر گھاس مین شب بھر
پوشیدہ رہین وقت صبح اونھون نے ایک کو غازیونمین سے بھیجا کہ جا کر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین
وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اوسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کرکے میم صاحبہ وہانسے روانہ ہوئین اور
جتنا تیز قدم چل سکین قدم زن ہوئین سنتریان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ اور غازی باقیماندہ کے

تعاقب مین بھی چلے مگر جب ہماری گولی کے ٹپے پر پہونچے تو مفسدین تعاقب کنندگان نے وہانسے آگے قدم نرکھا اور
میم صاحبہ معہ غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پہونچی میم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدہ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا

میم صاحبہ عجب ذلیل وخستہ حال تھین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے اونکے حال زار کو دیکھکر بے اختیار رو دیا اونکے کولے پر ایک زخم تھا اور اونکا انگشت بالکل گھس گیا تھا کیونکہ قید مین اونکے انگوٹھے رسی سے باندھکر اونکو ایک جگہ باندھ رکھا تھا ہمارے سپاہیون نے اونکی تو ضعات گرسنگی کری کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میم صاحبہ نے بباعث ضعف بدنی کچھ نہ کھایا اور نہ پیا تھوڑے عرصے تک اکثر سپاہی اونکے گرد رہے اور کثرت سوالات کرتے سے یہانتک کہ اونکو دق کردیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخرکار کپتان ہیلی صاحب وارد ہوئے اور ایک ڈولی منگوا کر میم صاحبہ کو اوسمین سوار کیا اور بحفاظت پہرہ اونکو کیمپ مین روانہ کیا وہان اونکو ایک خیمہ علیحدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تھین سب مہیا ہوئین بروقت فرار ہونیکے شہر سے اونکے پاس ایک پورانا میلا کپڑا تھا جو اونھون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو اونکے سر پر لپٹا ہوا تھا اونکے ہاتھون مین دستانے تھے اور پیرونمین پورانا ہندوستانی جوتا تھا درحقیقت وہ اس سے زیادہ بری حالت مین نہین ہوسکین تھین جسمین وہ آپ تھین

جیمس مورلی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان بسلامت لیگئے تھے اسطرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہین

مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونو ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ مین رہتے تھے ہم دونو کی شادی بھی ہو گئی تھی اور میرے تین بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور ہونے والا تھا تاریخ ۱۱ ماہ مئی قریب نواخت نو گھنٹے کے مین طیار دفتر جانیکو تھا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا اسمین ایک میرا نوکر آیا اور اوسنے کہا کہ چند رجمنٹ اپنے ولایتی افسرونکو قتل کر کے میرٹھ سے یہان شہر مین آئے ہین ہماری کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور مین نے اپنی بگھی واپس بھیجدی ہم دو یا تین گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ بدمعاشان شہر جمع ہو کر انگریزونکو مارتے ہین یہ سنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچھ نوکر ہمارے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے اور ایک نے اونمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چھپ رہو مگر میرا ارادہ یہ تھا کہ باہر جا کر دیکھون تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوبدستی ہاتھ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی نظر نہ پڑا مین اور آگے بڑھا اور وہان تک بھی کوئی نہ تھا آخر اوس گلی کو طے کر کے دوسرے کوچے مین گیا جو بجانب راست تھا اوسمین بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک عمر آدمی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹھا تھا مین تھوڑی دیر وہان ٹھہرا تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیونکا نظر آیا مگر مجھسے بہت دور تھے اور سوائے غل و شور کے اور کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا بخیال اسکے کہ وہ میرے مکان پر آوینگے مین وہان ہی تھوڑی دیر ٹھہرا رہا اور اونکو دیکھتا رہا آخرکار مین نے ایک شور پشت کی جانب سے سنا اور پیچھے پھر کر جو دیکھا تو ایک گروہ آدمیونکا میرے دروازے کے اندر جاتا تھا اونھون نے مجھے باہر کوچہ مین دیکھکر چند آدمیونکو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکھکر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چپ گیا جہانسے ایک راستہ میرے مکان کیطرف

بھی جاتا تھا مگر کئی جگہ کھا کر اوس راستے مین ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یا دو آدمی کھڑے تھے مگر اونھون نے
مجھے دیکھکر کچھ نہ کہا وہانسے بھی مین آگے کو بھاگا تھوڑی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی مین سے بھاگتے ہوئے نکلے
اور میری طرف کو یہ کہتے ہوئے آئے کہ مار فرنگی کو اونمین سے ایک کے ہاتھ مین تلوار تھی اور دوسرے کے لاٹھی
جب وہ نزدیک آئے تو مین بھی ٹھہرا اور مین نے ایک ایسا سونٹا اوس تلوار والے آدمی کے سر پہ مارا کہ وہ زمین پر گر گیا
دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر مین نے سر جھکا لیا اور لاٹھی میرے شانہ کو چھوتی ہوئی چلی گئی مین نے اپنی لاٹھی
جو پھرائی تو اوسکے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس عرصہ مین لوگ وہان جمع ہونے لگے اور
مین وہانسے بھی آگے کو روان ہو کر ایک نجار کی دوکان پر پہونچا وہان گاڑیان بہت سی کھڑی تھین اور ایک چھت
گاڑی کا شکستہ زمین پر ترچھا پڑا تھا اوسمین جگہہ میرے لائق کافی تھی اور مین اوسمین گھس بیٹھا اس عرصہ مین مین نے سُنا کہ چار پانچ
آدمی یہ کہتے ہوئے اودہر سے گذرے کہ ادہر ہی کو گیا ہے مین مارے خوف کے دم بھر اچھی طرح نہین لیتا تھا تھوڑے عرصہ
بعد اونکے جانیکے پھر وہان کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی اودہر سے نہین گذرا اب مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا اور کلارک صاحب
اور اونکی بی بی اور بچوں کا آیا مین نے اپنے دلمین کہا کہ کیا وہ سب قتل ہوئے اور اس خیال کے آتے ہی مین نے کہا کہ جو ہو سو ہو اونکے
پاس تک یعنی گھر مین جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنا دیا ان ہی توہمات مین تھا کہ دوبارہ اوس راستہ مین شور و غل
پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل و شور مچاتا ہوا اودہر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزونکو گالیان دیتے جاتے تھے اس اثنا مین کہ دو تین
عورات گھر سے باہر نکلکر نزدیک اوس چھت کے آکھڑی ہوئین اور ایک بچہ اونکے ساتھ تھا وہ اوسکے نیچے جھانکنے لگا کسینے اوسکو
کوٹھے پر سے کہا کہ اندر آ کر دروازہ بند کر لو مین وہان ایک عرصہ تک چھپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور مین نے سوچا کہ
اسمین ہر جگہہ آدمی ملینگے بعد ازین دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا آیا اور اب مین نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہو اب تو ضرور مجھے
گھر جانا چاہیے یہ کہکر مین باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پوکارا کہ کون ہے مگر مین نے کچھ جواب نہ دیا اور مین
روانہ ہوا یہ گلی وسط شہر مین واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل شہر کے تھی اور اوسمین بقال و بنیے وغیرہ نہین رہتے تھے مگر بابو بنگالی
رہتے تھے تمام بد معاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوئے تھے مین اس راستہ مین صرف ایک یا دو آدمیونسے ملا اور وہ مجھے
جانتے تھے اونھون نے کہا کہ اپنے تئین بچاؤ آخر الامر مین اپنے مکان کی پشت تک جہان ایک باغ واقع تھا پہونچا اور ایک
کھڑکی مین سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کیونکہ تمام دن مین اوس چھت کے نیچے رہا تھا مین نے وہان ہی بندوقونکی
آوازین سنتی تھین اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازان معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے اوڑنے کا تھا جیسا پیشتر ذکر
ہو چکا ہے مین اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب مین مکان کے نزدیک پہونچا تو گرد اوسکے
کرسیان اور گلاس اور رکابیہائے شکستہ اور کتب وغیرہ افتادہ تھین اور چند دست لباس پوشاک کے جل رہے تھے مین اول اودہر گیا جدہر
نوکر وغیرہ رہتے تھے مگر اوسمین کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاڑیخانے کی جانب سے کچھ ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی روتا ہو وہان
جو مین گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دھوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑا ہے مین نے اوسکا نام لیکر آواز دی تب اوسنے
آنکھ کھولی اور مجھے دیکھکر رو رو کر کہنے لگا اے صاحب دشمنون نے اون سبکو قتل کیا اونھون نے اون سبکو مار ڈالا اسکے

سنتے ہی مجہپر حالت غشی طاری ہوئی اور مین بیٹھ گیا دہوبی سے مین نے کچہ پانی پینے کو مانگا اور اوسنے اپنے گھر سے مجھے لا دیا
بعد پانی پینے کے مین نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازان اوسنے کہا کہ اے صاحب جب تم
چلے گئے تو دونو میم صاحب اور بچے بیچارے مخوف بیٹھہ رہے کیونکہ گلی اور کوچے مین شور بہت ہوتا تھا اور آوازین بندوق کی بھی آتی
تھین یہ حال دیکھکر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اوسکو بھرا مین نے اونسے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کر لون
اونہون نے بجواب کہا نہین ہمکو کچہ اندیشہ نہین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹھیان اور تلوارین اور برچھیان لیے ہوئے اندر
حاطے کے آئے کلارک صاحب مینہ پر کھڑے ہوئے اور اونہون نے اونسے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو
اون آدمیون نے اونکو سوائے دشنام کے اور کچہ جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سنکر اندر چلے
گئے اور دروازہ بند نکیا اونکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے نوکر سب بھاگ گئے صرف مین یہان رہا جب وہ سب اندر
گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے لیجاؤ مگر ہمکو نہ مارو اونہون نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اونکی
میم کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تمہاری میم ہے اور خوب ہنسے اب اونہون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب
نے تینون بچونکو لیکر غسل خانے جاکر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک صاحب آکر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہوگئے جب اونہون نے
بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص اونمین سے میم صاحب کے پاس گیا اور اونکے رخسارے کو چھوکر کچہ فحش بکنے لگا
کلارک صاحب یہ دیکھکر چلائے کر اوسور اور اوسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کر کے بندوق کی نال
سے اونکو مارنے لگے یہ دیکھکر مین نے جانا کہ اب یہ لوگ سبکو مار ڈالینگے اور مین بھاگ کر غسلخانے کی طرف گیا کہ میم صاحب کو
نکال لیجاؤن مگر وہان بھی بہت آدمی موجود تھے اونہون نے مجھے مارا اور کہا کہ یہان سے بھاگ جا نہین تو ہم تجکو بھی مار ڈالینگے
مین ناچار باغ مین جاکر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹھا وہان سے اول مین نے بڑا شور و غل سنا بعد ازان دیکھا کہ وہ لوگ اسباب
نکال کر چارونطرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے شیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازین اونہون نے کہا کہ اب چلو
لوٹین اور وہ سب یہان سے چلے گئے یہ سنکر مجکو تھوڑی دیر تو سُن کا عالم رہا پھر مین نے اوٹھکر دہوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور
مکان مین جاکر باہر کے کمرے مین دیکھا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میزونکو کلہاڑیون سے توڑا تھا اور سب چیزین فرش پر
بکھری پڑی تھین جام اور پیالے کے ڈھیر لگے ہوئے تھے بسکٹ تمام پھیلے پڑے تھے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی جو توڑین
تھین تو اونکی بو تمام مین پھیلی ہوئی تھی

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بد تر دیکھنے کا ہر اک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسی اندیشے سے مین
اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ادہر اودہر دیکھتا رہا آخر کار دلکو مضبوط کر کے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال
ہوا تھا اوسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تھا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑی تو کلارک صاحب کا بیٹا دیوار پر
ایک میخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تھا اور اوس سے جو ٹپکے خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اوسکے ایک چشمہ خون کا
بنا ہوا تھا افسوس کہ یہ قتل اونہون نے مان کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکھکر مین نے اپنی آنکھین بند کر لین اور لرزہ میرے بدن پر
طاری ہوا اور جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اوس سے زیادہ نادیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اونکی میم دونو پہلو بہ پہلو

پڑے تھے یہ حال مجھسے بیان نہین ہوسکتا اور مین بیان نکرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کرچکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب اولاد ہونیوالی تھی

مین چیخنے کی آواز سنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکھا کہ دہوبی مذکور ہاتھہ ملکر رو رہا ہے وہ دروازۂ غسلخانے سے پرے کھڑا تھا مین دوڑ کر دروازے تک گیا مگر غسلخانے مین نجا سکا کیونکہ وہان وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہو مجھسے تو اسکا خیال بھی نہین ہوسکتا کہ مین مثال میم صاحبہ کلارک صاحب اپنی میم کو دیکھون مین وہان جواس گردو نو ہاتھہ زانو پر رکھکر بیٹھ گیا مجھے اوسوقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہے جو اشک کو آنکھون سے آنے نہین دیتا مجھے معلوم نہین کہ کتنی دیر مین وہان بیٹھا رہا آخرش دہوبی نے آکر کہا کہ ادہر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا مناسب وقت نہین اور وہی مجھے اوٹھاکر اپنے گھر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تھا اور تاریکی ہونے لگی تھی گمان مین آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گھر مین آوینگے مگر مجھے کسیکا اعتبار نہ رہا تھا دہوبی نے مجھسے کہا کہ آج رات کو مین تمکو اپنے بھائی کے گھر لیجاؤنگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہے اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بھی کسیطح شہر سے باہر پہونچ جاؤ پھر تم کرنال چلینگے مین اوسکے گھر کے اندر جاکر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا تھا کہ ایک گروہ بدمعاشونکا احاطے کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلائے بعد ازان ایک کھڑکی کی راہ سے جو متصل اس مکان کے تھی باہر چلے گئے مین نے خود سنا کہ ایک نے اونمین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہے اب میرے نوکر بھی واپس آئے اور آپسمین ذکر واقعہ مذکورہ بالا کا کرنے لگے اور مجھے ہنسی نہایت خوشی سے کہ اونہون نے مجھے بھی مقتولون مین تصور کیا ایک نے اونمین سے کہا کہ میم صاحب اور بچون کا مارا جانا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اوسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے مین باآہستگی باغ مین گیا اور دہوبن کی کرتی پہن کر اور دوپٹہ اوڑھکر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچکر دہوبی سے ملا وہ مجھے ساتھ لیکر اپنے بھائی کے گھر گیا ہر جگہ راستے مین نہایت کھلبلی مچ رہی تھی اور بجانب میگزین ایک تیز شعلہ نمودار تھا اور باہر فصیل کے بندوقین چل رہی تھین جب ہم قریب اوسکے بھائی کے مکان کے پہونچے تو دہوبی نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشے مین ٹھہرو مین اندر جاکر دیکھون کہ کون کون ہین یہ امر میرے واسطے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد ازان معلوم ہوا کہ دہوبی کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے سب کپڑے اوسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانیکی تجویز نکرتا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تھا مین اوس گوشے مین بہت دیر تک ٹھہرا رہا اور آدمی اکثر اودہر آتے جاتے تھے اگر اونکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اونکے قریب موجود ہے تو خدا جانے کیا ذلتین اوٹھانی پڑتین مین تمامی عمر شہر مین رہا ہون مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اون وارد و صادر مین سے مجھسے ہمکلام ہو اور میری چادر کے بے ترکیب اوڑہنے سے مجھے شناخت نکرلین اس شش و پنج مین مین تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھینگے اور پردہ کھل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دلمین پیدا ہوا لیکن آخر کار دہوبی نکلا اوسکے آگے آگے ایک لڑکا کپڑا نکالا ہوا تھا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسرے کوچہ مین چلا یہ دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ دیکھو یہ بھی مجھے چھوڑکر جاتا ہے خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اوسکی خدمتگذاری اور ایمانداری کا

خیال آیا تو دل نے کہا کہ یہ اسواسطے ادہر نہین آیا کہ اورکسیکو میری جانب خیال ہو اسی سبب مین اوسوقت وہان بیٹھا رہا جبتک
دہوبی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازان مین اوٹھا اور اوسکے پیچھے ہولیا اوسکے آگے جاتا تھا اور مین کچھ فاصلے پر پیچھے تھا
جب تک اوس کوچہ کے باہر ہوئے جسمین اوسکا بھائی رہتا تھا بعد ازان اوسنے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا مین اوسکے پاس گیا
تب اوسنے کہا کہ اوسکا بھائی بے ایمان ہے وہ کبھی تمکو نہ بچاتا اور مین اس بہانے سے اب نکل آیا ہون کہ ایسے وقت شہر مین
رہنا مناسب نہین جب اسطرح کا فساد برپا ہوا اور مین اپنے گانو جاؤنگا یہان نرہونگا ہم دونو دروازۂ شہر کے باہر نکلے اور
کسینے ہمکو نہ روکا ہم براہ سڑک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دہوبی نے یہ صلاح دی کہ اب کرنال جانا مناسب ہے
کرنال کا راستہ وہانسے دور تھا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کرکے وہان پہونچنا تھا الغرض ہم اودہر کو روانہ ہوئے اور
راستہ مین اکثر آدمی وارد وصادر ملے مگر کسینے ہم سے کچھ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روان تھے اور قریب شام کے کرنال کے راستے پر
پہونچے یہان اور ہی معاملہ تھا یہان جو لوگ جاتے آتے تھے اونکی تلاشی لیجاتی تھی کچھ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون
ایک گروہ مفسدین نے ہمکو گھیرا اور کہا کہ یہ بوڑھا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہے دہوبی نے بے تامل اوس سے کہا کہ میرا
بوجہ دیکھ لو جب اونہون نے اسکو دیکھا اور اوسمین کچھ نہ پایا ہمکو چھوڑ دیا مین نے اب دہوبی سے کہا کہ آئندہ اگر کوئی گروہ مفسدان ملے
تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیکو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہے اوسکا ذکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اوسنے آئندہ ایسا ہی
کیا جسکے سبب کسینے ہمپر پھر کچھ شبہ نکیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور
تاریکی شب ہی مین بیل پر سوار ہوکر منزل طے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چھوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹھہرے ہم
ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائین آکر تالاب پر جو بڑا متصل تھا ٹھہرا دہوبی کچھ کھانا لانے گیا اور مین وہان
ہوا سے سرد جو چل رہی تھی سو گیا جب دہوبی کھانا لیکر آیا تو اوسنے مجھے جگایا اور اوس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون
یہ فرنگی ہے یہ سنکر اوسکی خوشامد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسیکو تکلیف نہین دیتا ہون اب مین ان
پارچہ زنانہ سے تنگ آیا تھا اور درحقیقت مجھے شرم بھی زنانہ بھیس سے آتی تھی اور مین نے یہ خیال بھی کیا کہ دہلی سے اتنے
فاصلے پر اب کون تکلیف دیگا ان خیالات سے مین نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زنانہ چھوڑ کر لباس مردانہ شال گاذران
پہن لیا اکثر گانو والے ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اوڑاتے تھے مگر کسینے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی راستے مین
مین نے دیکھا کہ ایک انگریز کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان مین پڑی ہے اور جب مین نے دیکھا کہ ایک گدھ اوڑتا ہوا اسکی طرف اوتر کر
جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اوسکے پاس لاش ایک انگریزی لڑکے کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تھا اوسکے معائنے سے
معلوم ہوتا تھا کہ اوسکو لاٹھیون سے مارا تھا مین نے اوسکو وہان دفن کیا مگر قبر اوسکی برائے نام تھی یعنی تھوڑی سی ریگ ادہر اودہر سے
سرکا کر اوسکی لاش وہان رکھکر وہی ریگ پھر اوسپر ڈال کر اوسکو دبا دیا تھا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سنا کہ چند
صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور چاہا کہ اونسے جا ملون مگر اونکے پاس تک پہونچ نسکا قبل از اس فساد کے میری ٹانگ
مین درد تھا اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہوگیا تھا اکثر مجھسے چلا نہ جاتا تھا تو مین گھسیٹ کر رکھتا تھا مگر
چلنا ضرور تھا اگر ایسا موقع ہوتا تو کبھی مین ایسی تکلیف گوارا نکرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی امر سخت و تکلیف دہ

مگر اوسکے آگے وہ سختی اور تکلیف کچھ معلوم نہین ہوتی اور انسان اوسکے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے

بروز ششم بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پہونچا وہان مجھے ایک نیک سمیریٹن ملا اور مجھکو اندیشہ و فکر و خطرۂ جان اب رفع ہو گیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہ دکھایا نوبت برسام پہونچی اب مجھے کچھ کچھ افاقہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کرنے کا مقام ہے کہ زمانہ سلف سے ابتک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہے کہ بچے غیر زائیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہاے انگریزان چلاتے ہوئے اور تڑپتے ہوئے تلوارونکی نوک پر خنجرے اوٹھا کر بازارون مین پھرائے گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبروے ہزارہا آدمیونکے برہنہ اور بصد ذلت و خواری بیگناہ قتل کی گئین تھین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئین تھین یا زندہ جلائی گئین تھین تمام ان قبیح اور ناشایستہ حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیونکی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی کسی طرح کی حفاظت تلطف آمیز یا سوے مہمان نوازی کا بیان کر سکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ ماہ مئی میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اوسکے پاس تھا جو اوسنے دریاے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آنے تک راستے مین کئی جگہہ اوسکو بہت شدت اوس بچے کے مارپیٹی اور تکالیف ہوئین مگر اوسنے اوسکو بچایا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین آکر جب حکام کو حوالے کیا تو اوسکو روپیہ بعوض حفاظت کے دینے لگے اوسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اوسکے نام سے کندہ کرادو جسکے سبب یہ امر یادگار رہیگا

حالات معرکہ دہلی مقدمہ دہلی مین جو باآخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اسواسطے مکرر اس مقام پر اکتفا تفصیل حال نہ ہوا

کانپور

تمام واقعات قتل ہلکہ اوسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا بھٹور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تھا ساتسو پچاس نفری مین سے جو ایک مہینا بیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے صرف دو چار آدمی یہ قصہ پرغصہ کہنے کو باقی رہے لفٹنٹ ڈلافوسی صاحب و لفٹنٹ طامس صاحب و جرنٹ کے اور انمین ہونٹن صاحب ۱ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لیگیے تھے تین مرد اور چار عورتین اور بھی سنتا ہے کہ بچکر الہ آباد پہونچین تھین مگر انکا نام سننے مین نہین آیا یہ لوگ اوس قتل سے بچ رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور مین اوسوقت تک مخفی رہے جب تک جنرل ہیولک صاحب کی فوج مقام مذکور مین پہونچی

یہان کچھ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دہونڈو پنتھ وہ شخص ہے جسکو باجی راو پیشواے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشواے مذکور سرکار کا پنشن خوار تھا اور بماہ دسمبر ۱۸۵۲ع مرگیا پیشواے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ بعد اوسکے نانا کو نہین ملی اور یہ شاید باعث اوسکے انحراف کا اوسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزون سے معلوم ہوتا تھا اور اکثر اوسنے بتواضع پیش آتا تھا کہ یہ شخص بٹھور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور کے واقع ہے بود و باش رکھتا تھا اور اس ضلع مین جاگیر مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا اوس شخص کو سرکار سے اجازت پانچسو سوار و پیادہ اور تین ضرب توپ کی دی رکھی تھی

اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاونی افواج اور شہر اوسیع مقام قریب پانچ میل طول مین بجانب راست دریاے گنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت رہتی تھی مگر اب بہت کم ہوگئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ جو کمک جوادنکو بھیجی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی ۶۱ نفر سپاہی اور چھ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور تہتر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے معہ بیمار و بیکار اور ۱۵ نفر اول مدراس فیوزلیر کی اور فوج ہندوستانی مین سے دوم رجمنٹ سواران غیر آئین اور اول و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولنداز متعلقۂ باٹری کے تھے اور جنرل سر ہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے ماسوا گورہ مذکورۂ بالا عیسائی اور ولایت زا انگریز اس چھاونی مین بکثرت رہتے تھے اکثر اونھین کے متعلق دفاتر ملکی و سڑک آہنی و نہر وغیرہ کی تھی اور میم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی جو لکھنؤ مین مقیم تھے رہتی تھین بدین نظر اسمین کچھ شک نہین کہ یک نفری عیسائیون کی یعنی باشندگان یورپ کے سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہوگی

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پہونچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیادہ حاطۂ بنگالہ مین ہوگئی تھی کانپور مین بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ و اول رجمنٹ ہندوستانی جو سالہاسال سے یکجا رہتے تھے اور اونکے ارادۂ فاسد برملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر اوسکی انسداد کی سواے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک گورہ مین بھیجا گیا تھا اور اوسکے بھیجانے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور وقت شب چھاونی ہندوستانی مین آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانہ کو وہان بھیجدیا تھا اب میم لوگ اور سوداگر چھاونی بھی آکر بارکون مین پناہ گیر ہوئے ایک کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب افسر دنکو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چھٹی کی چھاونیون مین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی تھی کہ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہے اور یہ بھی مشہور ہو گیا تھا کہ توپخانے والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم بخلاف اونکے جو کارتوس مذکور لینے مین انکار کرینگے اپنی توپین سر کرینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ دلون مین غالب تھا یہانتک کہ بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور کہ روز مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ بھی سلامی معمولی بھی فیر کرنی مناسب متصور نہوئی

نانا بٹھور والے نے ظاہر کیا کہ درصورت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اسلیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتاریخ ۲۲ ماہ مئی اوسنے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گو وہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بھی گارد موجود رہا

دوم رسالہ اودہ زیر حکم لفٹننٹ بار صاحب متعلقۂ ۳۰ رجمنٹ چھاونی مین تعینات ہوئے کہ وہان گشت کیا کرین اور اپنے پہرے مقرر کرین

چند روز بعد طریقہ اودہ رسالہ مین بھی کچھ شبہ پایا گیا اسواسطے رسالہ مذکور کو روانہ فتحگڈھ کیا اور اونکی ہمراہی مین کپتان ہیس صاحب متعلقۂ ۶۲ رجمنٹ جو سکتر لشکری سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقہ ۱۷ رجمنٹ گئے اور ایک یا دو روز بعد اونکے لفٹننٹ عیش صاحب نصف باٹری توپخانہ اپنی لیکر روانۂ مقام مذکور کے ہوئے دو چار منزل پہونچکر سواران رسالہ نے فساد شروع کرکے کپتان ہیس صاحب کو قتل کیا چند سکھ جو رجمنٹ مین تھے بطرف کانپور روانہ ہوے اور راستہ مین سے لفٹننٹ عیش صاحب کی باٹری سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی

رسالہ سے انچکر بھاگ نکلے جنرل ویلر صاحب نے سب حال سنکر اونکو رخصت کیا مورچال بار کھائی ۲۲ رجمنٹ شاہی کی ڈیوٹین باندھنے شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بار کھائے مذکور مین آکر رہا کرین

تاریخ ۲ جون اول کمک جسمین دو کمپنی ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور ۳۰ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی بھی پہونچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکور بالا کی معہ اوس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانہ لکھنؤ کی گئی

تاریخ ۴ جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکھ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکھ روپیہ خزانہ مین جمع تھا اور کچھ تدبیر اوسکے لیجانے کی یا سامان جنگ وذخیرہ وغیرہ جو بکثرت اوڈنیس اور میگزین مین پڑا تھا عمل مین نہ آئی اس واردات کا یہان بیان کرنا اسواسطے پر ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد رکھا گیا تھا بلکہ جو حال کہ گذرتا تھا اوسکا بھی کچھ خیال نکیا گیا تھا عہدہ داران رسالہ دوم و رجمنٹ ہا اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چھاونی مین شب باش ہوا کرین

تاریخ ہشتم ماہ مذکور بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی چھاونی چھوڑکر باہر فساد شروع کیا مگر اسنے اپنے افسرونکو جو احوال شروع ہنگامہ سنکر اپنی اپنی چھاونی مین آگئے تھے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گئے جو سول لائن مین بجانب غرب شہر واقع تھے اور ان دونو مقامون پر بلا مقابلہ گارد متعینہ کے قبضہ حاصل کیا من بعد وہ جیلخانے مین گئے اور سب قیدیونکو رہا کر دیا اور تمام مکانات ودفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور مین پہونچکر قیام کیا قبل ازین دو پہر رجمنٹہاے ۵۳ و ۵۶ بھی مقام مذکور مین جاکر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پاکر نانا نے سب سا خزانہ اپنے قبضہ مین کر کے اور مقام مفسدان مین جاکر اونکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چلکر تمام مکانات منہدم کرو اور کل افسران وسپاہ اور باشندہ عیسائی انگریزونکو قتل کرو بعد اوسکے دہلی یا لکھنؤ چلینگے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے مین رکھنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چھوڑ دینگے

بموجب اوسکی صلاح کے کاربند ہوکر اور اپنے تئین اوسکے ماتحت گردانکر اوسی شام کو مفسد واپس کانپور مین آئے اور نانا نے بے تامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بھیجا کہ اب مین تمسے لڑنے آیا ہون

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے اونکو دھمکا کر اور ہر ایک شے جو اونکو ملی اوسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اونکے ہاتھ لگا اوسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دو اپنی توپین اور دو کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تھا سامنے ویلر صاحب کے کچے کے قائم کین اور گولہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۷ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ جنرل ویلر صاحب نے کیسی خراب اور بے موقع جگہہ پسند کی تھی اور تدابیر اوسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تھین

ڈیو ۳۲ رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تھے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شرقی کنارہ شہر پر تھین یہ بارکین یکمنزلہ تھین اور فی بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیونکے رہنے کے لائق تھی ایک اونمین سے سرپوش تھی اور دوسری کھلی ہوئی مگر دونو کے آگے برآمدہ بنا ہوا تھا دیوارین خشتی ایک و نیم فٹ چوڑی تھین اور ایک کنوا اور معمولی مکانات ملازمین

ہر ایک بارک کے متعلق تھی

گردان بارکونکے ایک خندق کھودی تھی اور مٹی خندق کے باہر کیجانب بطور فصیل یا دیوار کے ڈالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوئی تھی مگر یہان اسطح پڑی تھی کہ گولی بھی اوس سے نہ رکتی اور اسیطرح صاف میدان دونو طرف توپونکے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شی اونکے محفوظ رکھنے کی موجود نہ تھی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارک اور اشخاص موجودہ مورچال کی دے سکتا ہے حالانکہ بارکونسے تھوڑے ہی فاصلے پر حفاظت کی جگہہ کافی واسطے بنادیق اور توپونکے موجود تھی جس سے مفسدون نے اپنا فائدہ اوٹھایا

واسطے گھیر نے یعنی محفوظ رکھنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تھی مگر خیال مین گذرتا ہے کہ شاید قلب مدت دوران وسختی مٹی کی جو اوخر گرما مین مثال تپہر ہوجاتی ہے باعث طیار نہونے مضبوط دیوار آڑ کا ہوا ہوگا فقط

اب پھر مطلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورۂ بالا سے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضہ مین ہونے میگزین کے ہوا اور عرصہ چند گھنٹہ مین اونہون نے بارکون کے اوپر چودہ ضرب توپ اور غبارون سے آگ برسانی شروع کی

اول تو محصورون نے بھی خوب جواب اونکے توپونکا دیا مگر چندان فائدہ نہ اوٹھایا کیونکہ اونکی توپین فیلڈ گنز یعنی توپیں اور چھوٹی تھین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکونسے تھی اور اونکی توپون نے بھی اس روز چندان نقصان محصوران نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر عمل مین لائے یعنی دین کا جھنڈا شہر مین کھڑا کیا اور تمام مسلمانان بیانذار کو حکم ہوا کہ شامل ہون اور جو شامل نہوئے اونکو دھمکایا اور طعنے دلیے اور اونپر جرمانے کیے اور محصورونکو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج ناناکی بہت جلد بکثرت ہوگئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تھی اسکا کچھ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جسمین لکھہا روپے تھے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تھے اوسکے قبضے مین تھا گولی بندوقونکی بلا فصل اوران مورچون پر عمارات متصلہ سے آتی تھین اور توپہاے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی تھین اور اونکی گولی سل وغیرہ کی دیوار خشتی بارک پر علی الاتصال گرتی تھی خس پوش مکانونکو جنمین بیمار و بیکس عورت اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہاے کارکیس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورۂ بالا مین سے زندہ جل گئے اور دواخانہ بھی برباد ہوگیا اور سب بیمار وغیرہ بناچاری ایک مکانمین بہ تنگی رکھے گئے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبرگیری کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین آگیا تو بناچاری اونہون نے گولہ رانی کم کی اور آخرکار اونکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہوگیا اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی مین ہوگئی

ایک نالہ یا خندق تھوڑے فاصلے پر روبروے مورچال کے واقع تھا اوسکی راہ سے دشمن بجانب بارک آگے بڑھے اور بہانسے گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگی

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اوسکی ناتمام دیوارونکی پشت پر دشمنون نے اپنے بندوقچی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملہ آور ہوکر اونکو مقام مذکور سے پسپا کیا اور اپنے پہرے دو بارکون مین قائم کئے کیونکہ سپاہ محصورین اسقدر کثرت سے نہ تھی کہ دشمنونکو دوسری جانب دیوار مذکور کے بھی بندوقچی قائم نکرنے دیتے اب آمد و رفت بارکونکی مشکل ہوئی کوئی شخص

اپنے مقام محفوظ سے کچھ فاصلے تک نہین جا سکتا تھا کہ بیس بندوقین اوسپر سر ہوتی تھین اوڈیل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین ہو کر جو قریب کوئے کے تعمیر ہوئی تھی بھر لایا کرتے تھے اب دیوار مذکور صدمات گولہ سے منہدم ہو گئی اور پانی جان سے ہاتھ دہو کر ملتا تھا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع زیست کا چھوڑ جاتا تھا

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکون کی یا چند روزہ حفاظت تباخیمہ وغیرہ کی باقی رہگئی تھی خوراک ایک مقام سے دوسرے مقام تک دن کو نہین پہونچ سکتی تھی اور لاش مردونکی وقت شب اوٹھا کر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تھین

توقع کمک کی آنیکی تاریخ ۱۴ جون کو تھی مگر روز بروز امید ہی مین گذرتا تھا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی رسد کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتین سب محصورین اوٹھاتے تھے اونکا تصور بھی مشکل سے ہو سکتا ہے

تاہم محصورین حملہ آور ہو کر جو توپین متصل آجاتی تھین اونکو لیکر میخ مار دیتے تھے اور واپس بارکون مین بغیر اوٹھائے نقصان کے چلے جاتے تھے اور کبھی کچھ اتلاف جان بھی ہوتا تھا مگر مفسدین پھر اور توپین میگزین سے لیکر اونکی جگہہ قائم کر دیتے یا اونہی توپونکی درست کر لیتے تھے اور ہر چند مقام بارکونکا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکھتے تھے کہ اوسپر حملہ آور ہون

اسوقت مین صرف مورچال والے ہی کچھ تکلیف مین نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوے تھے اور اکثر ہندوستانی جنپر شبہ اعانت اور خدمتگذاری فوج انگریزیکا ہوتا تھا وہ بھی قتل ہوتے تھے ایک فرد مہاجنون اور دولتمندان کی طیار ہو کر اون لوگون سے روپیہ بطور جرمانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا

تاریخ ۲۴ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہہ قائم رکھی اونکا نقصان سپاہ صرف مقتولین مین زیادہ از صد نفر ہوا تھا اور ہم لوگ تکلیف و مصائب اوٹھاتے اوٹھاتے دیوانی ہو گئین تھین بتاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بھیجا اور کہہ عجب نہین اوسنے بھیجا ہو گا اور اوسکے پیغام کی سماعت بھی ہوئی

کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جسنے اول سے دلیری محصورین کی بڑہا رکھی تھی اور جو اونسے حملہ کرواتے تھے محصورین کا حال تباہ دیکھکر اور اقرار نانا پر اعتماد رکھکر اجازت دستخط کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اسکے خلاف مین دیتے تھے مگر صلح طرفین سے منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئین کہ مابقی محصورین کو الہ آباد تک پہونچا دین اور بتاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیونکی جانب روان ہوئے

اب موقع اوس قبیح اور زبون دغابازی کا آگیا تھا جو کبھی نہوئی ہو گی یعنی یہ لوگ کشتیون پر اچھی طرح بیٹھے بھی نہ تھے کہ حسب قرارداد سابق ملاح کشتیونکی پھونس کی چھپر کو آگ لگا کر کنارے پر دوڑ آئے اور فوراً گراب اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس کشتیان جو اونکے واسطے طیار ہوئین تھین اونمین سے دو کسیطرح سے چل نکلین مگر انمین سے بھی ایک صدمۂ گولہ سے شکستہ ہو گئی مگر اوسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تھی جان بسلامت لیگئے اور ان اٹھائیس باقیماندہ کشتیونکے سوارون

مین سے کچھ تو قتل ہوئے اور کچھ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی روان ہو گئی تھی اوسمین پچاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا مین جاتی تھی اور دونون کنارون پر سے مفسد ویسی غلولاندازی مثال آتش بازی کر رہے تھے قریب چھہ میل جا کر کشتی مذکورہ دریا پر جا لگی اور سواران کشتی مذکور تا شام متوقف رہے رات کو سب نے ملکر اوسکو ریت سے نکالکر روان کیا اور آٹھہ میل تک پھر وہ نہ رکی مگر مضافات گڈہ مین پہونچکر پھر اٹک گئی یہان پر مفسدین اوسپر حملہ آور ہوئے اور اکثر کشتی نشینون کو قتل کیا مگر آخر کار پسپا ہو کر کانپور بھاگ گئے اونسے احوال کشتی و کشتی نشینان استماع کر کے ناناکی ودیوری رجمٹ اونکی تعاقب مین روانہ ہوئین بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اوسنے کشتی کو وہان سے سرکا دیا اور وہ پھر روان ہوئی مگر بباعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پھر ریتہ پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینون نے دیکھا کہ اونکے بجیا اور دغاباز دشمن اونکے ساتھہ کنارہ دریا پر آ پہونچے اب کشتی ۲۰ میل کے فاصلہ پر کانپور سے بمقام شیوراجپور آ پہونچی تھی

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی اونمین سے بجانب کنارہ اس ارادے سے آئے کہ دشمنونکو بھگا دین اور انگرا ونھون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آ کر خشکی پر زیادہ دور تک اونکے تعاقب مین نکل آئے مفسدین نے وہان اونکو گھیر لیا یہ جماعت قلیل شجاعان کہ جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گئے اور ناچاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گئے جب مفسدین بہت ہی قریب آ گئے اور اونکا بہت زور چلا تو ناچار کہین پناہ کی جگہہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا اوسمین پناہ گیر ہوئے تاکہ چند دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو اوسیوقت سے کام آیا اور باقی ۱۳ نفر اوسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہ ہوئی تو اونھون نے اپنی بندوقین پھر سنبھالین او اکثر مفسدین کو کشتہ و خستہ اور ناقابل جنگ آیندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگریزان سے بھی اتنے خائف تھے کہ اونپر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لا کر دوس شوالہ کے آگے لگا دی اس تو پسے بھی کچھ اثر نہوا بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین افسوس کہ عمارت شوالہ گول تھی اس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ ہو سکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کارِ برآری نہ دیکھکر مفسدین نے باروت اوسپر رکھکر اوڑانی شروع کی جسکے دہوئین سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہونے لگا اب اونھون نے ارادہ کیا کہ باہر نکلکر بجانب دریا روان ہون جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چار طرف فراری ہو گئے چہ یا سات انگریز جو شناوری سے آشنا نہ تھے دشمن کے غول مین گھس گئے اور جان عزیز کو اوسقدر قیمت گران پر دیا جسقدر اونسے ہو سکا اور باقی صاحب لوگ دریاے گنگ مین کود پڑے اور اونمین سے اول ہی قتل ہوئے تھے اور تیسرا شناوری سے تھک کر قریب کنارے کے آیا تھا کہ وہان وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب چھہ میل تک شناوری کرتے ہوئے گئے گو تین انمین سے زخمی تھے اور وہان اونکو دو یا تین سپاہی ایک راجہ خیر خواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دگبجے سنگہ راجہ بیسواڑہ مضافات اودہ تھا ملے چونکہ ان کے ناقے سے یہ صاحب لوگ تھے اور بہر آدہ میل سے کوئی اونکے تعاقب مین بھی نہین آیا تھا اون صاحبون نے اب اپنے تئین محفوظ سمجھکر راجہ کے پاس پہونچا یا اور راجہ نے اونکی حفاظت اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی کی اور آخر کار کچھ سپاہی دیگر تا یہ کمپو سے فوج سرکاری جو الہ آباد سے کانپور روانہ ہو کے شامل ہوتے فوج زیر حکم بریگیڈیر جنرل

ہیولاک صاحب کی جاتی تھی پہونچادیا

اون صاحبون مین سے جو کشتیون پر سے مقید ہوئے تھے اکثر تو اوسی روز قتل ہوئے تھے اور باقی یعنی عورات و لڑکے ولایتی افسران اور سپاہیون کے ایک مکان واقعہ چھاونی کانپور مین قید کیے گئے تھے ان قیدیون سے قلیل نے تو تکالیف سے بباعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطے دیکھنے اور مصیبتون کے زندہ رہے وہ وقت بوقت جبکہ خبر فتح الہ آباد کی فوج کی آئی تھی گروہ مفسدونکے ہاتھہ سے قتل ہوتے تھے

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پہونچی اوس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوئے اور جسوقت فوج سرکاری چھاونی مین داخل ہوئی علامات قتل و خونریزی کے تازہ تھے زمین قیدخانے پر خون اور بال پھیلے ہوئے تھے اور کنوا جو متصل مکان مذکور کے تھا اوسمین لاشین قیمہ کی ہوئین پڑی تھین یہ دیکھکر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہونچے تو سہی مگر افسوس کہ بدیر پہونچے

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوئے ہین اور جو بیان لفٹنٹ دلافوسی صاحب سے معلوم ہوئے تھے اونکی وضاحت بیان مسماۃ میزن سے بھی جو بطور آیا ملازم گرین ڈی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تھے ہوئی اسواسطے ذیل مین درج ہوتی ہے

بعد دس روز کے ایک گولہ اور چھپت ایک مکان پختہ کے جو موجال مین واقع تھا گر کر بیٹھا اور اوسنے تمام مکان مین آگ لگا دی تمام اچھی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبونکے اور بچونکے سوختہ ہوگئے اسواسطے اب اونکو ازحد تکالیف مین گزران کرنی پڑی کھانا بھی بہت کم پکتا تھا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی میم لوگون اور بچونکے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر کئی روز تک اونکو کھانا بالکل نہین ملا تھا اس عرصہ مین قریب ایکسو پچاس مرد و زن و بچہ بیماری و زخمون سے مر گئے خصوصاً عورات و بچہ بکثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوئے اور کچھ دیوار دنکے گرنے سے اور بعضے تفکرات و تکان و تکالیف سے مر گئے جیکوبی صاحب کی میم ایک نواب کے گھر مین مخفی تھی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اوسکو بلباس ہندوستانی برای حفظ جان لکھنؤ بھیجے اور میم صاحبہ روانہ ہوئی گھاٹ تک پہونچی تھی کہ ایک سوار نے اوسے شناخت کیا اور گرفتار کرکے ناناکے پاس بھیجدیا نانا صاحب نے اوسکو گرین ڈی صاحب کے ساتھہ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے تنگ آ رہے تھے کہ اونہون نے نانا سے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے اونکو جواب دیا کہ کچھ اندیشہ نکرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اوسنے میم صاحب مذکورہ سے پوچھا کہ تم ہمارا خط جنرل ویلر صاحب کے پاس لیجاؤگی جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاؤنگی غرضکہ چٹھی لکھی گئی اور مصحوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کے مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کمپو کے پہونچے تو اول سپاہ نے پہرہ اونکو نزدیک نہ آنے دیا مگر جب نے بان انگریزی مین کچھہ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی

مضمون چٹھی مذکور کا یہ تھا کہ یہ تمہارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمہاری مرضی لڑنے کی نہو کہ تم جتنے اب زندہ ہو الہ آباد چلے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور چھوڑ دو اور تمہاری جان بچ جاویگی فقط جب میم صاحبہ موجال مین پہونچین تو جنرل ویلر صاحب اونسے ملنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر نانا کو کچھہ قرار مدار کیا چاہتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود آکر کرے یہی جواب جیکوبی صاحب کی میم نانا کے پاس

لے گئین نانا نے بجواب اسکے کہلا بھیجا کہ اگر اوس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اسبات کا جواب مین خود جاکر کہونگا
جنرل صاحب نے کہا تا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا ہمراہی اپنے
برادر یا بھتیجے برادر زادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اوسکی ملاقات کو وہان آئے نانا نے
کہا کہ اپنی عورات اور بچونکو الہ آباد پہونچاؤ بعد ازان اگر تمھارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو آکر لڑنا ہم تم سے اس
امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دہرم کے بموجب قول و قسم کرو اور ہم انجیل پر عہد
کرتے ہین کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانا نے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جبتک ہم دست گیری کرتے ہین اور جو ہم پر اعتماد رکھتا ہے
ہم اوس سے دغا نہین کرتے اور اگر اوس سے بھی ہم دغا کرین تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمکو اسکی سزا دیگا جنرل ویلر صاحب
نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے تو ہمکو ابھی مار ڈالو دیکھو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہین ہے نانا نے جواب دیا
کہ ہم تم سے دغا نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکھو اور رسد وغیرہ تمھارے ساتھ کرکے تمکو ہم الہ آباد پہونچا دینگے
یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اس باب مین صلاح کی سب سپاہ نے کہا
کہ ہندوستانیونکا اعتبار نکرنا چاہئے وہ تمھارے ساتھ دغا کرینگے مگر چند آدمیون نے کہا کہ اونکا اعتبار کرنا چاہئے اور یہ
بہت مناسب وقت ہے آخرش یہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جاکر کہا کہ تمھاری شرائط ہمکو منظور ہین
تم ہمکو صرف فتح پور تک پہونچا دو آگے ہم الہ آباد بآسانی چلے جاوینگے اسکا جواب نانا نے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد تک
بحفاظت پہونچا دینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان [illegible] طیار ہون جب نانا نے دیکھا کہ سب باتین تصفیہ پا چکین اوسنے
کہلا بھیجا کہ خزانہ کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے خزانہ میرے پاس بھیجدو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اونکے پاس
تین لاکھ روپیہ تھا اب نانا نے کہلا بھیجا تمھاری حاضری اور کھانا کل کشتیون پر ہوگا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کردو
جنرل صاحب اسپر بھی راضی ہوئے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹھے تھے کہ ایک پیغام نانا کا اس مضمون سے
آیا کہ آج کشتیان طیار نہو سکین تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہو اور چند باتین ایسی ایسی کہلا بھیجین
جنرل صاحب نے اوسپر جواب کہلا بھیجا کہ ہم رات کو روانہ نہونگے شاید تم کچھ فریب ہم سے کرو اسکے جواب مین نانا نے کہا کہ بہتر
چار بجے شام کے روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا سب خزانہ اونکے پاس سے لیگیا اب پھر اونکی روانگی مین کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور
بچے [illegible] اور جنرل صاحب نے نانا کو دریافت کیا کہ ہمارے سب لوگ بھی ہمارے ساتھ جاوینگے یا نہین نانا نے کہا ہان سبکو لیجاؤ
دوسرے روز اگرچہ شبہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کی پیدا ہوا تھا مگر تاہم اونھون نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہے بروز یکشنبہ نانا نے کہلا بھیجا کہ نوکرون کا
لیجانا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کرلینگی یہ سنکر سبکے دلون مین اندیشہ پیدا ہوا سات بجے صبح کے
مفسدین نے آکر مورچال کا محاصرہ کر لیا اور سب صاحب لوگ اب اونکے اختیار مین آگئے نوکر بھاگنے لگے اور
دشمنون نے اونکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچاکر بھاگ گئے اب سبکو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گھس آئے
اور آکر کہا آؤ کشتیون پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور بچے ہاتھیون پر اور ڈولیون پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ
مردان نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچکر کشتیون پر سوار ہوئے جب وہان جاکر اونھون نے کھانا طیار دیکھا اور سب سامان

درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل ادنمین سے کشتیون پر سوار ہوچکے تھے اور باقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ اوپر
چلی اوسمین کانسٹر گولیان بھرین تھین اور یہ توپ اور دیگر توپ جو بعدازین سر ہوئین سب چھپا کر رکھی تھین اس گولہ سے ایک کشتی
مین آگ لگی اسکے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جسنے چار کشتیونکو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی مین کود پڑے اور سپاہیون نے
بھی بندوقین اونکو مارین سوار معہ گھوڑے پانی مین اوتر گئے اور اکثر آدمیونکو اونھون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیونکے سوار جو
انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سوار آٹھ عورات او بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اونمین کے زخمی تھے اور نانا نے
کہا کہ اونکو قتل نکرو قید رکھو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تھے اوسکو سپاہی کھینچکر لے گئے بیچارے جو کشتیون پر تھے وہ گریہ و بکا
کرتے تھے اور جو پانی پہنچے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کرکے اپنے گھر مین لے گیا
اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرجا گھر کے پاس رہتا تھا دختر مذکورہ اوسکے گھر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو
بازار مین گیا اور وہان شراب پیکر مدہوش ہو گھر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پاکر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے بھائی
اور دو اوسکے لڑکونکا اور اوسکی بی بی کا بھی سر تن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے مین کچھ سوار اوسکو ملے اوسنے اونسے کہا کہ
جاؤ گھر مین جاکر دیکھو مین نے کس خوبی سے رسالدار کے پیر پھیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکھا کہ سب قتل کئے ہوئے
پڑے ہین جب یہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کوئے مین کود پڑی اور اوپر سے لوگون نے اوسکو مار ڈالا بعد ازان یہ دیکھکر کہ ایک دختر
خوردسال نے کیا سانحہ کیا بخوف جان کسیکو جرأت نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اونکو سپاہ مین
تقسیم کردے کچھ کہے ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تھے اور بمشکل چھ روز کی خوراک اونکے پاس تھی بناچاری وہ نخود اور دیگر غذا
اس قسم پر بسر کرتے تھے اب وہ کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب اور دیگر میم لوگ اور افسر تھے بہت دور نکل گئی تھی یعنی قریب بائیس
میل کے گئی تھی کہ وہان زمیندارون نے اوسکو گرفتار کیا اور اونکے ہاتھ پشت پر باندھ کر سبکو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اونکو دیکھکر
بہت خوش ہوا خصوصا جنرل ویلر صاحب کو اور بباعث اونکے معمری کے حکم دیا کہ جنرل صاحب کے ہاتھ کھولدو ہولاس سنگھ کوتوال
کانپور نے کہا کہ ایسا نکیجئے تب نانا نے کہا اچھا جنرل صاحب کو گارد مین رکھو اور باقی صاحبونکو جسمین ریڈ صاحب اور کرین ڈی صاحب
اور کرک پاترک صاحب اور میک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور ڈاکٹر ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے
اونکو جہان وہ ہین وہین رہنے دو بعدازین ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیان
مارین اونھون نے مفسدین کو قبل از مرنیکے دشنام دہی یہ کہا کہ مجھے قتل کردیا گولی مارو مگر میرے ہموطن بہت جلد میرا بدلا تم سے لینگے
یہ سنکر دو سوارون نے اونکو بضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نکرتے تو یہ سب بچ گئے تھے وہ میم لوگ جو سابق سے
مقید تھین اونکے کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزین بازار سے خرید کر اونکو کھانیکو دیا کرو دس روز بعد اسکے نانا نے
اون سبکو ایک مکان مین جو اسمبلے روم مشہور تھا بھیجا بعدازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکھا کہ اسقدر عورات و بچہ انگریزان اوسکے
پاس قید ہین اور درخواست کی کہ اونکے باب مین کیا کرنا چاہئے وہان سے جواب آیا کہ اونکو مار ڈالنا مناسب نہین اس جواب کے
بعد نانا نے کچھ آدمی اونکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از مفسدہ الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے مقیدین
مین سے ایک چٹھی الہ آباد کو لکھی تھی اوسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہ سنکر نانا نے حکم دیا کہ سب مقیدین کو قتل

کرڈانو اور کسیکو اونمین سے زندہ نہ رکھا یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو فتح گڑھ سے گرفتار ہو کر آئے تھے وہ بتاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے تھے جب مقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہے اونہون نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو اونسے خوب مضبوط باندہا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہترانی کو دوسرے سوار نے دیوار پھاند کر اور مکانمین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اوسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کی راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اوسکے شامل ہوئے تمام مقیدین اسطرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اوسنے حکم دیا کہ سبھونکی لاشین ایک کوئے مین ڈال دو ایسا ہی ہوا اور پشتہ ہائے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورات اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے اونکو جلادوں کے حوالے کیا اور چند بچہ ہائے شیرخوارہ کو تو مفسدین نے اوٹھا کر زمین پہ پٹک کر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۶ جولائی بوقت صبح وقوع مین آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام بٹھور بھاگ گیا اکثر عورات مجروح کوئے مین ڈالدی گئین تھین اونکے اوپر اور لاشین مردونکی اور مٹی وغیرہ ڈالدی تھی کہ سب دب جاوین قبل از واپس جانے نانا کی اونہون نے میگزین اوڑا دیا تھا فقط ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آن جو گرین وی صاحب کی ملازم تھی صاحب ممدوح اور اونکے عیال و اطفال کی تکالیف مفصل بیان کرتی ہے اور اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ اسطرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اون بیس دن مین جسمین وہ لوگ محصور رہے تھے ہوئی ہوگی

کئی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات بغض ظاہر ہوتی ہین بہین خوف میرے مالک یعنی گرین وی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین کہ سب اسباب و عیال و اطفال کو اونپر بمقام کلکتہ لیجاوے رسد و اسباب سب اونپر بار کر دیا گیا تھا اور سب طیار روانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکری نے منجانب سپاہ طمانیت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہے اور کوئی آمادہ فساد نہین اسی قیل و قال مین تین چار مرتبہ کشتیان لدین اور خالی ہوئین اس عرصہ مین میرا مالک اور اونکے عیال و اطفال سب اتکو ایک اور بنگلے مین جو لب دریا تھا جاکر شب باش ہوا کرتے تھے اور کشتیات گھاٹ پر باندہ دیجاتی تھین

آخرکار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل موتی محل کے واقع تھا بکرایہ لیا اس خیال سے کہ وقت ضرورت معہ عیال و اطفال وہان جاکر رہینگے

بتاریخ ۱۲ ماہ جون یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نہ رہینگے کیونکہ علامات بغض اونکے اب برملا ہوتے ہین یہ سنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورۂ بالا مین انتقال کرنیکا مصمم کیا اور بہ طبق اوسکے طامس گرین وی صاحب کی میم معہ بچگان یعنی لوئیزا جو قریب پندرہ برس کے عمر کے تھی اور ہیری گیارہ برس کا اور جون قریب دس برس کا اور فریڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کے تھے معہ اونکی محافظ مسماۃ مس سٹوارٹ کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تھی اور جی صاحب اور اونکی میم اور ہیول گرین وی صاحب معہ زن و بچہ یعنی روزا این جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کی اور ایک بچہ دو روز کا تھا بروز روشن بنگلہ مذکور مین داخل ہوئے

اور ٹامس گرین ڈی صاحب خود شام کو اونکے پاس پہونچے

اس روز یعنی بتاریخ ۴ ماہ جون ایڈورڈ گرین ڈی صاحب اپنی اہلیہ یعنی میم گرین ڈی صاحب کلان کی تجویز ہوئی کہ کارخانۂ نجف گڑھ مین جہان وہ اپنی میم اور بچونکو روانہ کر چکے تھے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہے اونکے ساتھ جائین اونکے بچہ بلحاظ حسب تفصیل ذیل تھے یعنی فرانسس ۱۱ برس کی عمر کا لئیا آٹھ برس کی اور بار تہا دو برس کی

بتاریخ ۵ ماہ مذکور قریب نواخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چھاونیونکو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوئے خزانۂ کلکٹری کی جانب جو نواب گنج مین تھا روانہ ہوئے میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور تمام اوسکے ہمراہی جنمین ریڈ صاحب معہ میم صاحبہ و بچگان بھی شامل تھے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تھا اوسمین ایک بارک تھی جسکو بارک ہسپتال کہتے تھے اوسمین تو تمام افسران عہدہ دار معہ اونکی میم لوگون کے اور سپاہی مقیم ہوئے اور ایک اور مکان مختصر تھا جو واسطے سوداگران چھاونی کے تجویز ہوا تھا اور اوسمین ایک حصہ میرے مالک کو معہ اوسکے ہمراہیونکے مثل میم صاحبہ و بچہ ہا و دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب معہ عیال و اطفال و کر صاحب کی میم معہ بچونکے ملا تھا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض مین تھا کسیکے پاس بستر تک نہ تھا اسواسطے ایک بوریا لاکر زمین پر فرش کیا اور میرا مالک کچھ کھانا مورچال مین لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ جٹھباے اول ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد از لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو چھ میل فاصلہ پر کانپور سے ہے جاکر مقیم ہوئے اس سے تمام عیسائی انگریزونکے دل مین یہ خیال ہوا کہ مفسد اونکو چھوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶ ماہ مذکور مفسدین مذکورین بسرکردگی نانا صاحب معہ اوسکی سپاہ و توپونکے واپس کانپور مین آئے اور چلانا بندوقونکا اور گولہ اندازی کرنی اوپر مورچال کے شروع کی

میرے مالک نے معہ عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف آفکرات و جوع و عطش کے اوٹھائی جس کوئے سے مورچال مین پانی آتا تھا وہ ایسے برے موقع پر تھا کہ اوسپر دشمن کا گولہ برابر پڑتا تھا اور کوئی آڑ اوسکے گرد نہ تھی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی لینے جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ہاتھ دہوکر جاتے تھے اسواسطے پانی ایسا گران ہوگیا تھا کہ ایک مشک تین روپیہ سے گیارہ روپے تک کو ملتی تھی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھ لایا تھا وہ گولہ توپ سے برباد ہوگیا اور جو گولے طرفین سے بکثرت چلتے تھے اوسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دل مین سمایا کہ اوسنے کھانا چھوڑ دیا روٹی ہاتھ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسی گران قیمت ہوگئی تھی کہ ایک روٹی آٹھ آنہ سے دو روپیہ تک کو ملتی تھی

سیمول گرین ڈی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ بیٹھا کہ وہ دیوانی ہوگئی اور بتاریخ ۹ ماہ مذکور مر گئی اور جمی صاحب بباعث سہمی اور ضعف کے نہایت ناتوان ہوگئے تھے اونکے بیٹھے بیٹھے ایک پارہ مکان جو صدمۂ گولہ سے گرا تھا سر پر گرا اور ایک اوتکلیف اوٹھاکر روز دوم یعنی ۱۱ ماہ مذکور اونہون نے ودیعت حیات سپرد کی اس عرصہ مین لوئی زا کو بخار آیا اور تین روز رہا ان تین دن مین اوسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تھی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تھا تیسرے روز اوسنے اپنی والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اون دونونکو توشۂ آخرت دیکر جان بحق تسلیم کی فقرہ

تین روز پیشتر اوسکے بیمار پڑنے کے اوسنے ایک ساعت طلائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو کلکتے پہونچے تو یہ گھڑی میری خالہ جون ترنبل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ اوسکو معلوم ہوگیا تھا کہ مین اس تکلیف مین زندہ نہ بچونگی اور نہ اوسکو دوبارہ اب دیکھونگی پاس حکم کی تعمیل مین کر چکی یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پہونچا دی بعد ازین میرا مالک پھر بستر پر پاسے نہ اوٹھا اوسکو اس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا اور وہ اوسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف مین وہ بھی بتاریخ ۱۷ مرگیا تین روز پیشتر اپنے مرنیکے اوسنے ایک چٹھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترنبل صاحب کی میم کو یا میرے بھائی ولیم گرین دی صاحب کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جسوقت مین مورچال سے باہر نکلتی تھی ایک سوار نے مجھسے چھین لیا

قریب تاریخ ۱۰ جون مس سوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہی خوف آتش زدگی سے جو اوس بارک مین لگی تھی جسمین وہ رہتی تھی باہر بھاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکی پشت پر لگا جسکے صدمے سے وہ وہین گر کر مرگئی ہی صاحب کی میم جسکے اوپر بھی بہت شدائد اور سختیان گذری تھین ۲۱ جون کو مرگئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طامس گرین دی صاحب کی میم معہ اپنے بچون ہنری جون فریڈرک اور میری کے اور سیمبول گرین دی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا ہوا اون ہی دنون مین پیدا ہوا تھا باعث نملنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھارہ دن کا ہوکر مرگیا تھا

قریب تاریخ ۲۵ کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تھی نانا کی طرف سے ویلر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کردنیکے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پہونچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تئین حوالے نانا کے کرین اور سب خزانہ اوسکو دیدین جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بے خوف و خطر مورچال کی باہر بھی پھرنے لگے

سیمبول گرین صاحب ان دنون اس قابو کو غنیمت سمجھکر اوس مکان مین گئی جہان یہ مشہور تھا کہ میم گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے قید مین ہین اوس مکان کی اندر جاکر کیا دیکھا کہ ایڈورڈ گرین دی صاحب کی میم میلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہے اور اوسکی گود مین گرین دی صاحب کلان کی میم کا سر ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہے اور ایڈورڈ گرین دی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور اونکے بچے فرانسس لیٹا اور بار تھا بیٹھی تھے اونہون نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور کہا کہ ہم بھوکے ہین اور نانا صاحب کے آدمیون نے ہمکو پانچ چھہ روز سے کچھ کھانا نہین دیا اونکی خوش نصیبی سے جو بہشتی نانا نے اونکو پانی دینے کو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ شخص اکثر کچھ شرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چھپا کر اونکے واسطے لیجایا کرتا تھا

بتاریخ ۲۷ نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزونکے مورچال سے گھاٹ تک عمل مین آئین ہاتھی اور ڈولیان اور یکے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ ایسی کمزور تھی کہ اوٹھ بھی نہین سکتی تھی اور کوئی اونکی مدد کو نہ پہونچا آخر کار ایک باورچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تھا اتفاقاً اونکے پاس آیا اور اوسنے میم صاحبہ کو ایکطرف سے اوٹھایا اور جون نے

دوسری طرف سے اور اسطرح مورچال کے اس کنارے تک لاکر اونکو ایک ڈولی مین لٹادیا میم صاحبہ نے ایک انگشتری الماس
میری جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اوس باورچی کے اور کہا کہ میرے پاس اب کچھ دینے کو نہین ہے یہ تم لیلو اور انگشتری
الماس مین نے اب ترنبل صاحب کی میم کو دیدی ہے تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی مذکور واسطے ایک افسر
زخمی کے لیگیا اور میم صاحبہ کو اوتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اوسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کرادیا
اور ہنری اور جون اور فریڈرک اور میری پیادہ ہاتھی کو ساتھ ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہونچے گھاٹ پر
ریڈ صاحب کی میم معہ بچونکے کھڑی تھی ہنری جون اور میری اونکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی ماکو نچھوڑا دو سوارون نے
میری مالکنی کو ہاتھی سے اوتارا اور تین سپاہی اونکو کشتی تک لے گئے مین نے اوسکو کشتی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا وہان وہ
ایک جگہہ پشت لگاکر بیٹھی اور انجیل جسکو اوسنے اس عرصے مین کبھی اپنے سے جدا نکیا تھا پڑھنے لگی اور فریڈرک اوسکے
پاس بیٹھا اب گولہ رانی توپہائے پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیون پر شروع ہوئی مین نے اوس کشتی کو جلتے دیکھا
جسمین میم صاحبہ تھین جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کھولکر اوسنے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی بغل مین دبایا اور اس
ہیئت سے جل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتھ شمشیر کا مارا کہ اوسکا شانۂ راست جدا ہوگیا اسپر وہ تھوڑی دور
بھاگا اور زمین پر گر کر مرگیا اور جون اور میری سیمیول گرین دی صاحب کے دو نو لڑکو نکے ساتھ گرفتار ہوکر اسیمبلی
روم مین قید کیئے گئے تھے

سیمیول گرین دی صاحب بھی اوسیوقت جنرل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہوکر او قیدیون کے ساتھ مارے گئے -

گرین دی صاحب کلان کی میم اور اونکا لڑکا ایڈورڈ اور اوسکے عیال اطفال بعضے کہتے ہین کہ مرگئے اور بعضے یہ بیان
کرتے ہین کہ اسیمبلی روم مین ہمراہ دیگر قیدیونکے بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوئے القصہ کوئی اونمین سے اب زندہ نہین ہے
کوئی تحقیق حال سدرلینڈ صاحب اور اونکی میم کا جو فتحگڈہ مین تھی معلوم نہین ہوتا مگر یقین ہے کہ وہ بھی کانپور مین ہنگام
مفسدہ مرگئے وہ بھی متعلق خاندان گرین دی صاحب سے تھے خیال کرنیکا مقام ہے کہ فساد کانپور و فتحگڈہ مین پچیس آدمی
ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل زبانی ہندوستانیونکے جو ملازم قدیم گرین دی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوا
قریب دو روز بعد ہنگامہ کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع پہونچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ مین جو کانپور سے بہت
فاصلے پر نہین ہے مخفی ہین اوسنے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہان جاکر اونکو گرفتار کر لاؤ بر طبق اسکے کچھ سوار اور پیادہ
بجانب نجف گڈہ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بدمعاشونکا بھی اونکے ساتھ ہوا جسوقت یہ خبر ایڈورڈ گرین دی صاحب کو
پہونچی فوراً وہ معہ اوسکی والدہ اور میم و بچے کے او میجر ہولنگ صاحب متعلقہ اتو یلیڈ پارنمنٹ کے کوٹھے پر چڑھ گئے اور زینہ
اوپر کھینچ لیا صاحبان موصوفین اپنی بندوقین اور اوسقدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیگئے جسقدر لیجا سکے
جب مفسدین نے اونکو آگھیرا تو اونہون نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخرکار
بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی روبکمی لایا اب کوئی تدبیر لڑنیکی یا فرار ہونیکی نظر نہ آئی

اور بنا چارہ اونہون نے اپنے تئین حوالہ مفسدان کیا جنہون نے اونکو قید کرکے اور ایک چھکڑے پر بیٹھا کر جسکے اوپر پوشش بھی
کچہ نہ تھی کہ آفتاب سے جو اون روزون نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کانپور لائے یہان ناناکے روبرو گئے اور نانا نے
گرین ڈمی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہے وہ ہمکو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو بیجان نہ مارینگے
اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکھ روپیہ دے میم صاحبہ نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند طامس ہے اوسکو
اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت الہ آباد پہونچادو تو جو مانگو گے وہ دونگی نانا نے اس امر کا اقرار کیا مگر اوسوقت یہ بھی حکم دیا
کہ میم صاحبہ کو اور اوسکے فرزند ایڈورڈ کو اور اوسکے خاندان کو سوید انام مکانین جو کانپور مین تھا پہرہ گارد مین رکھو فقط

اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانگداز کی پہونچی ہے صرف یہ ہے جو ذیل مین تحریر ہوتی ہے اور غالب کہ نہایت تاسف آمیز
اور جگر خون کن ہے یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹھی سے ملی ہے جو ہمراہ لشکر بریگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تھی
میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کے شجاعانہ حفاظت کانپور کے نہین پہونچی مگر پرچہ ہائے ملفوفہ جو مین نے پارچہ ہائے
میم صاحبان مقتولین مین پائی اون سے کچہ کچہ حال معلوم ہو سکتا ہے مین نے انبار پارچہ ہائے خون آلود مین چند تین
تصویرین بھی پائی ہین مگر وہ مین کبھی اونکو مشتہر کرونگا اور اسیواسطے بالفعل اپنے پاس رکھتا ہون جسوقت ہم کانپور ملین
بعد فتح لڑائی کے پہونچے اوسیوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بھاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی جرنیل کا
باورچی ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمسریٹ کا تھا اوسنے خود جاکر ویلر صاحب سے کہا تھا کہ مین برضا و خوشی
اپنے مورچال سے باہر جاکر دریافت کرتا ہون کہ کمک آتی ہے یا نہین اور ویسی ہی اطلاع آپکو دونگا مگر مفسدین نے اوسکو
گرفتار کیا اور بطور جاسوسان تحقیقات اوسکی کرکے حکم تین برس قید کا با مشقت و جولانہ اوسکی نسبت صادر کیا حسب الحکم وہ قید رہا
اور جہان وہ قید تھا وہان قریب تین سو ہندوستانیونکے اور قیدی تھے اور اکثر اونمین سے اسواسطے قید ہوئے تھے کہ اونکے پاس روپیہ
نانا کے دینے کو موجود نہ تھا اور جسوقت ان قیدیون نے شور و غل ہماری تنجیاب فوج کا سنا اوسیوقت اپنے گارد کے
سپاہیون پر دوڑ اوٹھے اور اونکو مغلوب کرکے فراری ہوئے اُس بیچارہ بنگالی نے اپنے گھر کے نو آدمی مورچال مین چھوڑے تھے
جسمین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوئے کسقدر رقت اوسے دیکھکر آتی ہے جب وہ گرد و پیش قتل گاہ کے
لاشونکو تلاش کرتا پھرتا ہے میری دانست مین وہ اسواسطے تلاش کرتا ہے کہ شائد کچہ پتہ اوسکے خاندان مقتول کا ملے وہ دیوانہ
پھرتا جاتا ہے اور کوئی اوس سے نہین بولتا اور نہ کچہ اوسکی تسکین کی صورت پیدا کرتا ہے ہمارے نزدیک اسوقت مین کچہ بھی
اوس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہر خندہ ہو جائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین کہ ویلر صاحب کو بجائی اوس مقام پر
مورچال بنانیکے جہان اونہون نے قائم کئے تھے مناسب تھا کہ میگزین مین جاکر مضبوطی کرتے اس سے مفسد بھی توپین اور
سامان جنگ اسقدر کثرت سے نہ پاسکتے ہسپتال توپخانہ جسکو ویلر صاحب نے چند روز بچایا تھا بالکل گولون سے چھلنی ہو گیا ہے
مفسدونکے پاس اتنی توپین تھین کہ اونسے ہر اینچ پر اونکا گولہ پہونچتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ پنی اونہون نے لاکر روبرو
کوسٹے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہ بھی ایک جو بیس پنی اونکے پاس تھی اکثر محصورین پانی کے لانے مین مارے گئے اور آخرکار
پانی بھی جو اوسوقت اور اوس ایام مین زندگی کا باعث تھا ملنا بھی موقوف ہو گیا ایسے وقت تنگی مین شائد شرائط نانا کی

کہ ویلر صاحب معہ فوج وغیرہ کانپور چھوڑ کر بحفاظت سپاہ نانا الہ آباد جاوے قبول و منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کس طرح کی حفاظت اوس حرامزادے نے اونکی کی تمام انگریز سوائے عورات اور بچون کے جنکو اوسنے قید کیا تھا وہ بھی گو اونہون نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کردیا تھا بدغابازی صریح قتل ہوئے

راقم کو کچھ پرچہ ہائے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتل گاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئے تھے ملی یہ حالات تمام آلودہ پرچہ ہائے خون آلودہ ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اونپر پنسل سرمہ بخط میم صاحبان ثبت ہے لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبونکے روزنامچہ کے جدا کئے ہوئے معلوم ہوتے ہین زیرا کہ خط دونو کا ایک سا نہین ہے

ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہے

تاریخ ۱۲ جون ماما یعنی والدہ مرگئی

تاریخ ۹ - جون الیسی حق ہوئی

تاریخ ۲۷ جون جارج نے جان دی

تاریخ ۲۱ - مئی کو بارکون مین گئے

تاریخ ۵ - جون رسالہ بھاگ گیا

تاریخ ۶ - جون اول گولہ رانی شروع ہوئی

تاریخ یکم جون چچا ویلی مرگیا

تاریخ ۱۷ جون خالہ لیلی نے جان بحق تسلیم کی

تاریخ ۲۷ - جون بارکون سے نکلے اور جب دریا پر پہونچے تو فوراً قید ہوئی

دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تاریخ ۲۱ مئی ہم بارکون مین گئے تاریخ پنجم جون بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دنمین مابقی رجمنٹہای ہندوستانی بھی چلی گئین دوسرے روز وقت صبح ہم سب روبرو بارکون کے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس ۲۴ پنی توپ کا آکر مورچون مین لگا اور اس روز سے تا تاریخ ۲۶ - جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شرائط جنرل ویلر صاحب کے پاس پیش کین اور جنرل صاحب نے اونکو منظور کیا اور ۲۷ - کو ہم سب نے بارکونکو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گئے کہ وہانسے کشتیون پر سوار ہوکر جاوینگے جب ہم دریا پر پہونچے تو دشمنون نے ہمپر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزونکو اور تھوڑی سی میم لوگونکو مارڈالا اور کشتیونکو جلادیا کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہوکر ایک مکان مین یکجا قید کیے گئے ہین

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین کہ اس مکانمین اب تک اولجھے ہوئے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبونکے جوتے بھی موجود ہین چھوٹے بچونکے کپڑے اور اکثر علامات رنج افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے چونے پر نشان خونکا چارون انگلیون اور ایک انگوٹھے کا نبا ہوا ابتک موجود ہے

ایک وقائع نگار باقیماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اس مقام مین تاریخ ۱۷ - ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پہونچی اسوقت یہان یکم اور ۵۳ اور ۵۶ رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور پچاس نفر سپاہ گورہ متعلق توپخانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اوسمین کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہین تاہم سرہیو ویلر صاحب نے

ہسپتال کا بارک واسطے قیامگاہ کے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پریٹ پر واقع ہے اور ضرورت ایسے مقام کی اسواسطے متصور ہوئی کہ
ویلر صاحب کو اول ہی شبہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی سپاہ دہلی و میرٹھ کی کریگی اور بہمین لحاظ صاحب موصوف نے اس مکان کو بتعمیر
مورچال مضبوط کیا اور تمام اتواپ باڑی اوسکے اوپر چڑھا دین اور ۳۲ رجمٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تھے اور جتنی میم لوگ
مقام کانپور مین موجود تھین سبکو حکم مقام مذکور مین آنیکا ہوا اسی اثنا مین سپاہ سے علامات ہنگامہ پردازی آشکارا ہونے لگی
شب کو پنچایتین لین مین ہوتی تھین اور اونکے ہتھیار لینے ناممکن تھے اسواسطے ویلر صاحب نے سرہنری لارنس صاحب کو
واسطے کمک کے لکھا مگر لارنس صاحب کے پاس صرف چند سو نفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ سے اونکو انتظام کل
ملک اودہ کا کرنا تھا تاہم صاحب مجتشم الیہ نے نشتر گورے واسطے کمک کے روانہ کانپور کیئے بآخر ماہ مئی اشی گورہ ۸۴ رجمٹ
شاہی کے اور مدراس فیوزلیر وارد کانپور ہوئے اور ویلر صاحب نے گورہائے لکھنؤ کو واپس جانے کی اجازت
دی اور بتاریخ ۳۱ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹھی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چار یا پانچ سو
سقیم و ناقابل جنگ کرنے والونکی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور ہے اور اونکے پاس صرف ۲۰۰ نفری گورے کی بمقابلہ
اسقدر فوج ہندوستانی اور مفسدین شہری کے موجود ہے مگر یہ چٹھی کلکتے پہونچنے بھی نپائی کہ بتاریخ ۵ ماہ جون سپاہ نے
ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جیلخانے سے چھوڑ دیئے اور اکثر افسرونکو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بھاگے جاتے تھے
قتل کیا افسوس کہ اوسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تھے اور وہ لوگ بیچارے اوسی روز
قتل ہوئے اور بنگلہ ہائے صاحبان او بارکہائے سپاہ شعلہ زن ہوئی بعد ازان سپاہ مفسد بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر
چونکہ اونکے پاس توپ نہ تھی اسواسطے ظن غالب تھا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا ابد تواریخ ہند مین روسیاہ رہے گا
بدعہدی نکرتا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ ہونے دیتے
یہ شخص سری منت دہونڈو پنت نانا صاحب راجہ بٹھور تھا اس شخص کو پیشوا باجی راؤ نے متبنی کیا تھا اور اوسکے مرنے کے بعد
اوسکی جگہ قائم ہوا مگر پنشن باجی راؤ کی اوسکو نملی الا اور سب خزانہ وغیرہ اوسکے قبضے مین رہا بلکہ اوسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا
کہ کچھ سپاہ اور چند توپین اپنے قلعہ بٹھور مین رکھا کرے یہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اوسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب
کانپور مین تھے اونسے اسکی نہایت دوستی تھی اور اکثر اونکے ساتھ سیر و شکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر ہنگامہ میرٹھ کی سنتے ہی اسنے
سپاہ ہندوستانی کی رائے لینی شروع کی اور جب اونکو بھی آمادہ فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگڑ بیٹھا اور اول ہی یہ حرکت کی
کہ جو قریب سو انگریزون اور میم وغیرہ کے فتحگڈہ سے فراری ہوکر کانپور آتے تھے اونکو اثنائے راہ مین اپنے مقام بٹھور مین
گرفتار کرکے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵ اوسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اوسنے اوسی وقت اپنی
چند توپین اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بھاری اوسکے یہان زمین مین دفن تھین اونکو بھی نکالا
اور یہ سب سامان لیکر بسرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب کانپور مین آیا اور گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر
شروع کی ہرچند ویلر صاحب کے پاس توپین ایسی بڑی نہ تھین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی
حکمت سے توپ سرکاری چلتی تھی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تھے اور ہرچند ویلر صاحب کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ پانزدہ روز

جنگہاے متواترہ مین کام آیا تھا تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی انگلنڈ کو خیرباد نہ کہا جب مفسدین نے اونکے قیام گاہ پر حملہ کیا
جب ہی صاحب موصوف نے اونکو مارکر پس پا کیا اور اگر حفاظت استقدر میم وغیرہ کی اونکے ذمہ نہوتی تو وہ کبھی کے اوس مقام سے نکلکر
اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گئے ہوتے

آخرکار بتاریخ ۲۶ ماہ جون ویلر صاحب کے پاس صرف دو روز کا کھانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہوتا تھا اور سامان
جنگ بھی صرف مین آچکا تھا اسواسطے اونہون نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے مین کر لین
اور اونہون نے ایسا ہی کیا اور مفسد پس پا ہوئے اور رو بفرار لائے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تھے کہ اس فتح کا حظ
اوٹھاتا اسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج اودھ سے جو ملی تو وہ پھر صاحب کی طرف آئے اور اونکو گھیر لیا کیونکہ جماعت اونکی
کثیر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھکر ناچار صاحب اپنے تئین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پھر مورچال مین آگئے اور تمام
محنت بیکار ہوگئی جب یہ حال گذرا تو اب اونکے پاس نہ کھانا تھا اور نہ پانی تھا اور نہ کچھ سامان جنگ تھا اور وہان قیام کرنا گویا
موت کو خود طلب کرنا تھا اسواسطے بمجبوری اونہون نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان وخزانہ نانا صاحب کے ہاتھ
دیکر خود بجان واحد سب انگریزونکو اور عیسائی باشندون وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتیون پر گئے اور اونکو یقین تھا کہ اب ہم بخیریت
اپنے دوستون سے ملینگے اور اپنا وطن پھر دیکھینگے مگر یہ خام خیالی تھی جب سب کشتیون پر سوار ہوگئے نانا نے حکم دیا کہ
جو توپین کنارہ دریاے گنگ پر پوشیدہ اس مطلب کیواسطے رکھی تھین سر ہون اور اونکے گولون سے سب کشتیان پارہ پارہ
ہوکر ڈوب گئین کچھ آدمی جو اونپر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار نہ ہوئے تھے وہ کنارے پر سے
گرفتار ہوئے اور قید مین بھیجے گئے بعد ازان جب نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سنی تو اونکو بھی [illegible]
مارا اوسکا حال ایکمرتبہ اوپر بیان ہوچکا ہے

جب چٹھی درخواست فوج گورہ کی کلکتے مین پہونچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے جو بصلاح مسٹر ہنری لارنس صاحب
اور لاٹ الفنسٹن صاحب کے اس بلوہ کا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور مدراس حاطے سے اور سیلون ٹاپو
لنکا سے اور جزائر ماریشیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے مین اضلاع شرقی بھی اس آتش فساد سے
شعلہ در ہوگئی تھی اوسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزادہی مفسدین بنارس و الہ آباد لازم آئی اور جب تک وہ
اسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پہونچے اوسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہوچکا تھا
کرنیل نیل صاحب نے ہرچند اول اپنے وارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ سپاہ بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب روانہ
کانپور کیے تھے اور اوسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۷ ماہ جولائی زیر حکم جرنیل ہیولوک صاحب روانہ ہوئے تھے مگر سودمند نہوئے
ہیولوک صاحب اور رینارڈ صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوئی اور بتاریخ ۱۳ فوج نانا صاحب کو
بمقام فتحپور شکست دیکر پس پا کیا بتاریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پانڈی جو بفاصلہ ۲۰ میل کانپور سے جاری ہے
نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶ خاص کانپور مین اونکو شکست فاش ہوئی اور نانا رو بفرار لاکر بجانب بٹھور بھاگ گیا کانپور مین پہنچکر
جو حال زبون اور نادیدنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکھا اوسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کبھی کسینے سنا تھا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہموطن یہان قتل ہوئے ہین اور کس کس خرابیون سے اونکی لاشین کھینچی گئین اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہے اور دوات بھی پارچہ سوف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے مگر کہان تک پاس کرے کہ تمام اشکون مین ڈوبی ہوئی ہے ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا

اب بعد فتح کانپور ہیولوک صاحب تو روانہ لکھنؤ ہوئے اور جنرل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزادہی مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزاے سخت مفسدین کو دی کہ تا یاد بزمانے مین یادگار رہیگی کسیکو پھانسی دی اور کسیکو اول بید لگائے اور پھر پھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور جو مفسدے مین بھی زیادہ تر مستعد تھا اونسے مکان قتل گاہ صاف کروایا اور انواع انواع کار ہاے زبون اور ناروا اونسے لیکر بعد ازان اونکو پھانسی گاہ قتل کیا اگرچہ یہ سب بدانست راقم کمتر سزا ہے کیونکہ جو حرکات قبیحہ اور زبون اونسے نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہین وہ در حقیقت ایسی تھی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کسینے نہ سنی ہو اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہے

روہتک

بتاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چہار صد نفر سپاہ پیادہ اور اوسیقدر سوار مفسدان معہ پانچ اضراب القواپ مقام دہلی سے بجانب روہتک روانہ ہوئے بتاریخ ۲۳ سپاہ مذکور بمقام بہادر گڑھ جو علاقہ نواب دادری مین واقع ہے پہونچکر مقیم ہوئی اونہون نے اس مقام کو نہ لوٹا اور وہانسے روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوئے اور پہونچتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوئے جو ساٹھ سپاہی متعینہ خزانہ تھے وہ مفسدین کیساتھ شامل ہوگئے اور تمام فوج نواب جھجر کی بھاگ گئی خزانہ کو اونٹون پر لاد لیا اسکے بعد جیلخانے مین گئے اور تمام قیدیونکو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہاے افسران کو لوٹنا شروع کیا اور بشراکت مفسدین شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز معہ تھانہ دار وغیرہ بھاگ نکلے قبل از روانہ ہونے روہتک سے مفسدین نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کرکے نواب جھجر کے آدمی نوکر رکھے اور منادی اس مضمون کی باواز دہل پھیرا دی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون سے فتح کرکے نواب جھجر کو دیا فقط

کلکتہ

بتاریخ ۱۳ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہاد خاطر رکھتی ہے اور بصلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ اونکے اسلحہ لیلینے چاہئین اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبحی ایک بازوے ۳۶ رجمنٹ شاہی کلکتے سے نوکن بیگکو روانہ ہوا کہ در صورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اونکو راستے مین روکین ۷۸ رجمنٹ ہاے لنڈر کو حکم ہوا کہ مقام چنسورا سے بارکپور کو جاوین

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان چھکڑا جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی پریڈ ہوئی بازوے ۳۶ رجمنٹ شاہی اور ۷۸ ہاے لنڈر اور توپین سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اسطرح پر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم ہوئین اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی چوتھی جانب مربع کے پاو میل کے فاصلے پر بنا ے

بعد اسکے حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اونہون نے ہتھیار دیدیئے

تمام سپاہی جو کلکتے مین اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے سب کلکتہ تیلنشیا اور آخرکار بوڈی گارڈ کے اسلحہ لیلیے گئے اونہون نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین نکی اونکے اسلحہ اون ہی مقامون پر لیے گئے تھے جہان وہ اوسوقت موجود تھے یعنی گورنمنٹ ہوس کے گارد کے ہتھیار وہان ہی لیلیے اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بلنیک کے بلنیک مین اور قلعہ کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھکر جسوقت اونکو حکم تعمیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل تعمیل کردیے اور بابتین پر پھینک دیئے بعد ازین اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوائے گز کے اور کچھ باقی نرہا اس امر سے سپاہ کی ہوائیان سی اڑ گئین مگر اونکا دوبارہ جی مین جی آیا جب اونکو انترپریٹر صاحب نے مخاطب ہوکر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بھی حسب دستور سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیے گئے تو بنظر احتیاط لیے گئے ہین کیونکہ ملک مین کچھ فساد سا ہوگیا ہے لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پھر ہتھیار مل جاوینگے

بتاریخ ۱۳ ماہ جون روز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی رجمنٹ ۳۴ رجمنٹ سے جو پہرے پر تھا اول اول باتین کرکے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ کی قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اوسکا انتظام ہے غرض ایسے ایسے بہت سوال کیے سپاہی مذکور نے عمداً اوس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور نے جو نمک حلال تھا اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل مگر اوسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی تھی اور آج حکم پھانسی کا نسبت اوسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اوسکے قتل یعنی پھانسی کی درست ہوئین رسا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندہا اور ڈوم بھی موجود رہے مگر حکم پھانسی منسوخ ہوا

بتاریخ ۱۵ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح جو جہاز دخانی سمیرمس نامے بمکان شاہ اودہ تھا وہانسے طلب کرلیا گیا ایک گھنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم ملیار ہونیکا ہوا تھا اور اکثر اونمین کے حسب الحکم روانہ بھی ہوگئے تھے اور کئی توپین بھی اونکے پیچھے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پہونچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا بصبح رہے وقت صبح شاہ کو تو قید کرلیا اور اوسکے ہمراہیونکے ہتھیار چھین لیے شاہ کو اوسی وقت ایک گاڑی مین سوار کرواکر بحراست دو عہدہ داران متعمد کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاشی کو اغذکی لی گئی کیونکہ اوس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والہ ۳۴ رجمنٹ کی سازش کرنے آیا تھا اور جسکی نسبت حکم پھانسی کا ہوا تھا روبروے حکام کے بیان ظاہر ہوا تھا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس سرکشی مین ہے اور کچھ کاغذ بھی اونکے پاس موجود ہین

اوسی تاریخ کی شب کو ڈو صاحب پائیلوٹ سروس کی ایک پالکی گاڑی مین سوار پھرتے تھے ایک ویسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اولٹتے اولٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین لالٹین نہ تھی اسواسطے دونو صاحب گاڑی مین سے باہر کودے تاکہ اوس پالکی گاڑی کے سوارونکو گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی کے آئے

تو اونہون نے دیکھا کہ دو بابو اوس گاڑی مین سے نکلے اور بہت سے کاغذ اونکی بغل مین تھے اور کوچوان بھی اونکے پیچھے ہی کودا اور تینون گاڑی کو چھوڑکر بھاگ گئے چونکہ اس حرکات سے شبہ پایا گیا اسواسطے ہر دو صاحبان نے پالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چھاپے کے اور تحریری اوسمین سے نکلے گاڑی معہ اسباب محمولہ کے حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان تھا مقید ہوا

ازروی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ ماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزول کے ہونے والی تھی کہ باعث افشائے راز کے ملتوی رہی مشہور اسطرح پر ہے کہ ساٹھ آدمی چیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تھی کہ شب مقررہ مین دیوار قلعہ پر زینہ لگاکر قلعے کے اندر جاوین اور وہان چارطرف منتشر ہوکر صاحب لوگونکو اونکے بسترون پر عالم خواب مین قتل کرکے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کسقدر ممکن الوقوع تھی بہرحال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اسقدر ہے کہ اگر اونسے ہوسکے تو ہماری بیخ و بن اوکھاڑ ڈالین

چند روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اوڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اوڑا دیگا اوسکو دس ہزار روپیہ اور جسقدر جاگیر چاہے گا ملیگی

وہ دو پیغامبر جو دہلی سے آئے تھے اور جو ۹ رجمنٹ کے ساتھ سازش کیا چاہتے تھے گرفتار ہوئے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جھنڈا انگریزی ہے اوسکو اوتار کر جھنڈا مفسدین اوسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اوسنے سب تیاری اس امر کی کرلی تھی اور قریب تھا کہ یہ امر وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہوگیا

انبالہ

بتاریخ یکم جون رجمنٹ پنجم کے ہتھیار لے لئے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون سے جو اسی رجمنٹ کے تھے اور بمقام مذکورہ بالا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس رجمنٹ نے جو بکار سرکار بمقام سہارنپور روانہ ہوئے تھے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیون کے بھی ہتھیار چھین لیے اونسے بھی حرکات مفسدانہ ظہور مین آئے تھے مگر جب بروقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گئے تو اونکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ روہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کیا ہنگام تعیناتی اس مہم کے اون لوگون نے پھر فساد کیا اور معہ اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جاکر شامل ہوگئے بعد از روانگی اس رجمنٹ کے آتش زنی جو اس شہر مین اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہوگئی اور ابنیت چھاونی مین تخلل اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہوگیا احتیاطاً تدابیر محافظت کی عمل مین آئی ہین اور جا بجا گرجا گھر پر مورچال قائم کیے گئے ہین کہ بروقت ضرورت کار آمد ہون مگر بعد ازین سوائے ایک یا دو مرتبہ کے پھر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کی ظاہر نہوئین

بتاریخ ۲۰ اگست کہ شب پنجشنبہ تھی دو یا تین پہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چھاونی چھوڑکر بھاگ گئے بروز دوم وقت سہ پہر باقیماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور کو حکم پریٹ کا بدین غرض دیا گیا کہ سبکو جہلم بھیجدین بروقت پریٹ اونکے سامنے قلیل سپاہی ۸ رجمنٹ کے معہ مین ضرب توپ کی گئی سپاہیان رجمنٹ پنجم خاموش کھڑے رہے جب تک اونکا گارد چھین نے

کوچ نہ کیا اور جب تک اونکو حکم کوچ ملا بروقت حکم کوچ کے وہ نکل بھاگے مگر پانچ لحظہ کے بعد اونکا تعاقب ہوا
تو اونکو ثابت ہوگیا کہ ارادہ فرار اونکا بیکار و بیفائدہ تھا تعاقب مین جو سپاہی تھے اونہون نے ایسی غلولہ اندازی کی کہ قریب
نصف مفرورین کے تو جہنم واصل ہوئے او سپاہ تعاقب کنندہ منتشر ہوکر اونکے پیچھے رہی اور اکثر دنکو جو پریشان ہوکر بھاگے گئے
تھے گرفتار کرکے قتل کیا توپخانہ بھی معہ ۱۲ سواران سکہ اور چند ہندوستانی گولہ اندازون کے راستہ پر آگیا تھا اور جب یہ
آگے بڑہا تو چند مفسدین جو سابق کوٹھی کمشنل صاحب مین جو اب مقام قیام فوج پٹیالہ ہے مخفی تھے غلولہ تفنگ سے ایسے لگے
ایک اور آدمی حاط کوٹھی پیک ایلین سوداگر مین کام آیا ابعد ازان جانے قریب دو میل کے بجانب کرنال وہ اولٹے پہرے اور پھر کر
بازار کو نذر غارت کیا سپاہ مفسدین کی ۹۷ لاشین متصل بارک کے شمار مین آئین اور کل سپاہ مذکورین سے تعاقب وغیرہ مین قریب
یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوئے

لکھنؤ

بتاریخ سی ام مئی ۱۸۵۷ء فوج منحرف ہوگئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ بوقت نواخت نہ گھنٹہ شب
فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کوٹ گھر مین بیٹھے چرٹ پی رہے تھے کہ آواز توپ کی اور اوسکے بعد بندوقون کی
گوش زد ہوئی ہمنے فوراً ہتھیار باندہے اور جب افسران انگریزی میدان پریٹ پر پہونچے تو قریب پچاس نفر مفسدین
گھوڑون پر سوار سیدہے چھاونی کیطرف بھاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ تعیناتی آج کل بہت تھی اسواسطے ہم صرف
قریب دو سو نفر کے تھے القصہ جب ہم چھاونی مین پہونچے تو وہان سواے شعلہ ہاے مکانات آتش زدہ اور کچھ نظر نہین آتا
تھا وہانسے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درمیان پلہاے آہنی و پختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے
چھاونی مین آکر باہر کوٹھی رزیڈنسی کے دیرہ کیا اس مقام پر تا صبح مقیم رہکر پھر میدان پریٹ پر جہان انگریز اور توپین تھین گئے —
۷۱ رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تھی اور ۴۸ اوس سے کم اور ۱۳ برائے نام کیونکہ ۱۳ رجمنٹ کے صرف ڈہائی سو
سپاہی بھاگے تھے اور اوسمین کے بھی اب بہت سے آتے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ
نمک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہین کیا جا سکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوارونکو حکم ہوا تھا کہ جلد ہی بطرف
مڈکی پور جہان ہم لوگونکی چھاونی تھی جاوین اور جب ہم قریب میدان گھوڑ دوڑ کے پہونچے تو دیکھا کہ تمام میدان مفسدین سے
بھرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تھے اونہون نے غلولہ اندازی اور غل کرنا شروع کیا اور کچھ اونکے لوگ
منتشر ہوگئے کہ اکثے دکے کو چھانٹ لین اس عرصے مین ایک شخص سوار بلباس سفید نمودار ہوا اور اوسنے ہاتھ اوٹھا کر کچھ کہا
جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیون نے جو ہمراہ ہمارے ساتھ تھے ہمکو چھوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوئے
اور ہمنے توپین طلب کین مگر تا آنے توپونکے ہمارے سب بنگلے واقع مڈکی پور لٹ گئے میرا جو کچھ اسباب از قسم گھوڑا بگھی خیمہ
کتابین وغیرہ تھا سب غارت ہوا اور جو کپڑے میرے جسم پر ہین وہ ہی باقی رہے اور جو سوار ہمیرے پر تھے اونہون نے بھی
اپنے افسرونکے مکان وغیرہ جلائے اور لوٹے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اونہون نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے آکر
شامل اپنی رجمنٹ کے ہوا تھا اور جسکا نام ایلی تھا مار ڈالا اوسکی عمر چودہ برس سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور چونکہ

سوار بی اسپ اوسکو نہین آتی تھی اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تھا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہونچنے کے اوسنے ارادہ بھاگ جانے کا کیا تھا کہ اس اثنا مین اوسی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تھا اوسکو پستول اور تلوار سے زخمی کرکے مار ڈالا تمام میم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی بیلی گارد واقعہ شہر مین محفوظ اور مصئون ہین یہ لوگ وہان کچھ عرصے سے گئے ہوئے تھے تین افسر حسب تفصیل ذیل مارے گئے برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور لفٹننٹ گرنٹ صاحب اے رجمنٹ کے اور نبی مذکور رسالہ ہفتم کا اکثر افسر مجروح بھی ہوئے ہین مگر کسیکو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر تعینات ہین اونکے افسرون کی طرف سے جنکا نام سٹیل صاحب اور بولٹن صاحب اور مارٹین صاحب ہے ہمکو بڑا فکر ہے اب ہم چھاونی مین نزدیک ۳۲ رجمنٹ پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہین اونھون نے ہمکو نہایت سمجھایا تھا کہ کل کی رات ہم کی پور مین رہو مگر ہم اونسے زیادہ سمجھتے تھے میری دانست مین اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو یہ ارادہ تھا کہ کچھ سپاہی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے ہاتھیون پر سوار کرکے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادہ فساد جو شہر مین ہونے والا تھا اور حالت مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تھے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہے اور اسپر باعث دہوپ مین پھرنیکے اور کم سونے کے اور کم کھانے کے اور ایسے ایسے اور سببون کے ہم کچھ سست ہو گئے ہین دیکھو استقلال سپاہ گورہ کا اور کسطرح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو ہمین یہان کچھ فکر نہ ہے مفسدین عذر کرتے ہین کہ ہم نے نا چار ہوکر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین تخلل ڈالنا چاہا تھا میری دانست مین تو سوء انتظام میرٹہ باعث اس سب فساد کا ہے وہ چاہتے ہین کہ نو بہرتی توپخانہ کو چھوڑ دین اور وہ ارادہ ان رسالۂ سوم سے وقت بوقت بسختی و درشتی پیش آتے ہین

تباریخ سوم جون اب ہم کیمپ سے خوج مین ہین اور یہان تک تو ہمارے حق مین بہتر ہے اور گو یہان بھی نہایت تکلیف ہے البتہ کسیکو نجات ہے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکرگزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد مذکورہ بالا کے اب تک امن رہا ہے اور سپاہ مفسدین کے انتشار سے پایا جاتا ہے کہ اونکے دلپر خوف غالب ہے آئین جنگی مقرر ہو گیا ہے اور ہر روز کورٹ ہوکر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گذر گئے اب ہمارا بچاؤ اسی مین ہے کہ اون بے ایمانون کے ساتھ از حد سختی سے پیش آوین ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہو گیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیض مین اور ایک اوپر کی کرتی اور دو یا تین جوڑی پاجامے کی باقی ہین میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گئے کیونکہ جو آدمی کہ گرفتار ہوکر آتا ہے ایک دو نقچے کپڑے کے اوسکے پاس سے نکلتے ہین اور چونکہ یہ لوگ بھاگ بھی نہین سکتے ہین اسواسطے ہر روز صبح شام بیش تیس گرفتار ہوکر بید کھاتے ہین اور اکثر مفسدین بھی گرفتار ہوتے ہین اور اونمین سے ہر ایک کو پھانسی ہوگی بلکہ ہر روز دکثر چونکہ پھانسی ہوتی جاتی ہے مین نے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب تین سو آدمیون کے [illegible] تباہ حال مین [illegible] ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جانگی جاینگے مگر [illegible] یہ خبر مین صدق نہین کیونکہ [illegible] چاہینگی جماعت کو گانو والی لوٹ لین اور [illegible] ہر روز [illegible] آتی ہین اونسے ظاہر ہے کہ مفسدونکو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ [illegible] ہر روز پھینک پھینک کر بھاگ

جاتے ہین فقط

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہو گئی ہے اوسکی تفصیل یہ ہے نصف رجمنٹ ۴۸ اور نصف ۷۱ اور قلیل سپاہی ۱۳ رجمنٹ کے اور دو ترپ رسالہ ہفتم کے اس فساد مین ہین افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف ان ہی تین صاحبونکا مذکور ہے برگیڈیر ہند سکوم صاحب اور لفٹننٹ گرینٹ صاحب اور ریلی طفل مذکورہ بالا

تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اونمین کے بھاگ کر بطرف سیتاپور چلے گئے کرنیل صاحب کمانیر نے جب یہ سنا تو وہ چار کمپنیان ۳۲ رجمنٹ کی لیکر اونکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین نے راستہ ہی چھوڑکر گنگا پار ہو گئے

تا تاریخ ۱۵ جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت ریزیڈنسی اور مچھی بھون کے درست کرلین تین دروازے ریزیڈنسی کو تو بند کروا ڈالے اور اونپر تیغہ بھی ہو گیا بہت سی توپین تمام جانب اوسکے چڑہا دی گئین اور ہر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گئی تا کہ اگر حملہ بھی ہو تو بھی اوسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار چار بارہ سو آدمی موجود ہے میم صاحبونکو اور بچونکو مکانات گبنس صاحب اور اومینی صاحب جو درمیان ریزیڈنسی کے واقع تھے رہنے کو ملے۔

بنظر اسکے کہ راہ فیض آباد سے کچہ الحاق نرہے ایک دو پل پختہ سنگین جو متصل مچھی بھون کے تھے منہدم کیے گئے اور جو راستہ وہانسے قلعے مین جاتا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گئی تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہو گئی ہزار ہا من غلہ شہر سے خریدا ہوا اور سوجی اور شکر بکثرت کانپور سے قبل از مسدود ہونے آمد و رفت کے آگئی تھی۔

بعد از اس فساد کے چہاونی مین کوئی امر مخل امن اور باعث فساد کا شہر مین واقع نہوا تا تاریخ ۵ جون یاد رہے اس تاریخ کو سید حسین کی رجمنٹ کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو مگر اونہون نے اوسوقت تک انکار کیا جبتک توپین اونکے سامنے ہو ئین اسپر اونسے اسلحہ چھین کر اونکو شہر بدر کیا

تا تاریخ ۲۰ جون سب امن و امان رہا بعد ازین سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوتی ہے اوسکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج وہان جمع ہو جاویگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ سے جسکو زبان انگریزی مین گریس کہتے ہین معہ چار توپونکے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوتی تھی گئی

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گیریس بسر کردگی سر ہنری لارنس صاحب کے گئی تھی اس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر درخشندہ آسمان کاردانی اور وہ شخص جو اس نازک وقت مین بہت ضرور تھا اس جہان سے اوٹھ گیا اوسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہو گئی تھی کہ اونہون نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہہ پر اوسوقت تک قائم رہے جب تک اور کمک اونکے پاس پہونچ گئی

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورہ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہین اونکے بیان سے حالات دلآویز

دیجو انگریزی جس سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنۂ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہے کسی تواریخ
مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہے یعنی آجتک دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت
و استقلال ہوشیاری و تحمل شدائد و گرسنگی و ماندگی کسی سے ظہور مین آئے ہون جیسے محصورین لکھنؤ سے بروے کار آئین
اور اس حفاظت رزیڈنسی مین صرف وہ ہوشیاری و دلاوری ظہور مین نہین آئی ہے جو انگریزون سے ہنگام کارزار
وقوع مین آتی ہے بلکہ وہ شجاعت و مردانگی ظاہر ہوئی ہے جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور نا امیدی و محنت مشقت
و تفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخر کار مقصد محال اور سربستہ پر فتحیاب ہوے ہین
یہ موقع ایسا دشوار اور سخت تھا کہ توا پ قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزیڈنسی سے قائم تھین
اور اسقدر قریب نہین کہ کلمات خوش آمد اور دھمکاوٹ اور طعن و تشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی
سے کہتے تھے سب بخوبی سماعت مین آتے تھے اور گولی بندوقین مفسدین کی وہان تک پہونچتی تھی جہان میم لوگ اور
بچے اور زخمی رہتے تھے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑاکر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تھے اور
ہمیشہ سرنگ اونکی بنا کرتی تھین اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج کمک کے رہا کرتے تھے اور انتظار
حد سے زیادہ بڑہتے جاتے تھے اور گولنداز جنکی موجودگی بہت ضرور تھی ہر روز کم ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ توپ پیچھے
ایک گولنداز بھی باقی نرہا تھا یعنی جسقدر ضرب توپ تھین اوسی کم نفری گولندازونکی باقی رہگئی تھی القصہ یہ حال ایسا تھا کہ جو
ہم وطن اون دلاوران رزیڈنسی کا سُنیگا اوسکو نہایت رقت اونکے حال پر آویگی اور اون لوگونکو بخوبی نصیحت ہوگی جو کبھی
یہ ارادہ کرین کہ دغابازی یا کثرت اژدہام یا برملا ہنگامہ پردازی شجاعت و پردلی انگریزان مین کچھ نقصان یا کمی کرین

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر
کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسدہ بکثرت موجود تھی مقام چنہٹ سے جو قریب آٹھ میل کے فاصلے پر
لکھنؤ سے اوپر راستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سُنکر صاحب ممدوح الوصف نے یہ چاہا
کہ کوچ کرکے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر کے روکین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل ناله
کوکرال پر اونسے جنگ جو ہو ن یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ اور چنہٹ کے جاری ہے

فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین اسپی فیلڈ باٹری ۹ و توپین نمبر ۱۳ اسپی فیلڈ باٹری اور ایک غبارہ آٹھ
انچہ کا اور رسالہ والنٹیر اور ۱۲۰ اسوار متعلقہ سواران اول دوم و سوم اودہ رسالہ اور تین سو گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی اور
۱۰۰ پیادہ سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو
قوم کے سکھ تھے سب طیار ہوئے

فوج مذکورہ بالا کو مخبرون نے اخبار غلط پہونچا کر فریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنؤ و چنہٹ کے درمیان کوئی مفسد
نہین ہے اور اگر ہونگے تو کم نفری اونکی ہوگی یہ سنکر فوج مذکورہ حد معینہ سے آگے بڑہی اور راستے مین مفسد درختون مین
اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین بین تھے کہ کسی گارد کے متلاشی ہنوے آنکھ سے اونکو نہ دیکھا جب تک کہ چہار طرف سے مفسد

یکبارگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا فوج گورہ اور بخیاد ہوا لے گولندازان نے اونکو عرصۂ قلیل تک روکا اور اونکا مقابلہ بجرات تمام
کیا اگر توپخانہ اودہ اور سواران سکھ ہمراہ رہتے اور اسیطرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب اولیای دولت ابد مدت سرکار ہوتی کو سپاہ
سرکار بہت کم تھی اور مفسد بکثرت تھے مگر گولندازان اودہ تو دغاباز تھے اونہون نے توپین تو خندق اور غار مین ڈالدین اور رسیان
گھوڑونکی کاٹ کر اونکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونیکے واسطے فرار ہوئے ہرچند اونکے افسرون نے اور خود سر ہنری لارنس صاحب
اور اونکے ہمراہ افسرون نے اونکو فہمایش کی بلکہ سر ہنری صاحب نے آخرکار شمشیر آبدار کو اونکے خلاف رویہ مین لایا مگر کچھ
فائدہ مترتب نہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوائے گریز کے اور کچھ چارہ
نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکار کی اونکے ہاتھ آئین اور بہت سپاہ دغاباز ہی اور بیکراہی گولندازان
اودہ سے اس کارزار دغل اور فصل مین کام آئی اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری مین نتھے اسواسطے عقب فوج کے حفاظت دشوار ہوئی
اور بباعث شدت گرما و قلت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام مین آگیا تھا اور عدم موجودگی سواران کی مراجعت مین
ہمکو نہایت تکلیف ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا

سابق لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ دو مقامونمین سب صاحب جویلی گارد مین تھے رہین یعنی کچھ مقام رزیڈنسی مین اور کچھ
مقام مچھی بھون مین اور مچھی بھون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور اسی لحاظ سے صاحب ممدوح نے اوسکی کچھ مرمت کی تھی مگر
تاہم بخوبی استحکام اوسکا نہوا تھا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اوسپر اسی سبب سے زد اون مکانات کی تھی مگر
ہنگامہ ۳۰ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تھا کہ سپاہی باقیماندہ واسطے حفاظت دونون مکانونکی کافی باقی نرہے تھے
اس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچھی بھون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کرکے اوڑا دو اور مقام رزیڈنسی
مین داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت نواخت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچھی بھون تمام اسباب خزانہ
اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہوگئے اور عرصۂ قلیل کے
بعد اوڑنے ۲۴۰ پیپے باروت اور سات لاکھ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چھوڑ آئے تھے لارنس صاحب اور دیگر
افسران کو یقین ہوگیا کہ مچھی بھون اور جو کچھ اوسمین باقی تھا سب اوڑگیا اور مفسدین کے ہاتھ اوس مقام مین سے کچھ نہ آیا
اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص مقیمان رزیڈنسی اور مچھی بھون سے زندہ باقی نرہتا کیونکہ ابھی بیان ہوچکا ہے
کہ مچھی بھون ایسا مقام تھا کہ اوسپر زد اکثر مکانات شہر کی تھی اور سوائے اسکے سامان توپخانہ بھی اوسمین کم تھا اور جو جو
تکالیف اور شدائد مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچھی بھون کے گوارا کین ہین اور جس جس دقت اور مشقت سے
اونہون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر دونون مقامونمین قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا
اور دونون مقام مفسدین کے قبضے مین آجاتے

بتاریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولہ آٹھ انچہ کا اوسمقام مین آیا جہان لارنس صاحب بیٹھے تھے اور آکر اونکے اور کوپر صاحب کے
درمیانمین پھٹا مگر کسیکو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہین اور
قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہای توپ تفنگ مفسدین کا ہوگیا ہے یہ سنکر صاحب موصوف نے تبسم کنان

جواب دیا کہ ایسے مکان خُرد مین یقین جانو کہ اوگولا اب آکر لگیگا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تھا اور بروز دوم اوسی مقام پر ایک اور گولا آکر پھٹا اور ایک ٹکڑا اوسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس سے زخم کاری پہونچا یا اور صاحب اوس سے جان بر نہوئے اوسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ اجیٹن جنرل صاحب کو بھی گولہ مذکور سے صدمہ پہونچا تھا

مسٹر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بھولا اور جب کچھ اوسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اونکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنگ صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرتے تھے وہ بھی غلولہ تفنگ سے بتاریخ ۱۲ جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اونکے سر مین گولی لگی اور فوراً اونھون نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اوسوقت تک صرف وہ مورچال رزیڈنسی مین طیار تھے اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تھے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹھکر غلولہ اندازی کرتے تھے وہ بھی صاف اور منہدم نہین ہوئے تھے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیونکی گولیون سے ہوا جو مساجد اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تھے اور اون مقامات کے انہدام کیواسطے اکثر صاحب انجنیر یعنے مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تھا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ مذہب اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور نقصان جان و مال اسقدر زیادہ ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کر لیا تو اونھون نے اون عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب تھین کہ پستول کی گولی بھی وہان کام کرتی تھی قبضہ کر لیا اور اونکی دیوارونمین سوراخ برابر نال بندوق کے کرکے وہان سے شبانہ روز گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ اکثر تبہ اون مقامات سے قریب آٹھ ہزار گولی کی ہمارے مقام پر پڑتی تھی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تھا کہ جو اونسے محفوظ رہتا یہان تک کہ جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تھا اوسکے بھیتر گولیان پہونچتی تھین اور بیمارونکو اونکی بستر پر ہلاک کرتی تھین جو مقام میمونکے واسطے محفوظ تر تصور ہوا تھا اوسمین بھی لفٹنٹ دورن صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیون سے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بھی طیار کر لیے اور چالیس یا پینتالیس توپین جنمین بھاری توپین بھی تھین اونپر چڑھا دین اور انمین سے بعضی بعضی پچاس گز کے فاصلے سے بھی کم فاصلے پر تھین اور مقام اونکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری توپین وہان کچھ کام نکرتی تھین اور اونکی گرد جو مفسدین نے دیوارین حفاظت کی طیار کر لین تھین تو ہمارے غلولہ ہای تفنگ بھی وہان پر کچھ کام نکرتی تھین ماورا اسکے ہمارے سیل کی گولے بھی وہان بیکار تھے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آٹھ فیٹ کی عمیق بناکر امن گاہ کر لی تھی کہ جسوقت ہماری سیل کی گولی چلتی تھی وہ خندق مین بیٹھ جاتی تھی مگر خندق ایسی بنائی تھے کہ جسوقت مفسد اپنی توپ پھیرتے تھے تو سواے اونکے ہاتھ کے اور کچھ ہمین نظر نہ آتا تھا

الغرض تا تاریخ ۲۰ ماہ جون مفسدین بطور مذکورۂ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو وقت نواخت

گھنٹہ قبل از دوپہر اونہون نے ایک سرنگ اوڑائی جو قریب مورچال رزیڈنسی کے تہی اور یہ سمجہا کہ مقام مذکور اوڑ گیا مگر اوس سے
کچہ ہمارا نقصان نہوا اور جب دہوان فرو ہو گیا تو اونہون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادہر سے اوپر ایسی گولہ اندازی اور آتشباری
ہوئی کہ عرصۂ قلیل کے بعد وہ پس پا ہوئی اور اونہون نے بڑی زک اوٹھائی اسی عرصے مین ایک اور دستے نے انس صاحب کے
مورچال پر حملہ کیا وہان لفٹننٹ لوٹن صاحب متعلق ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور اونکے ماتحت چند صاحب لوگ
جو بطور درخواست دیگر شامل فوج ہوئے تہے اور کچہ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچہ سپاہ ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کی تہی اونہون نے
ایسی داد شجاعت کی دی کہ صفحہ روزگار پر اونکا نام نقش ہو گیا اور مفسدین صاف سے بہی شکست فاش کہا کر روبفرار ہوئے اور اکثر
اونمین سے کشتہ و خستہ میدان جنگ مین خاک و خون مین غلطان پڑے تہے سوا ان حملون کے مفسدین نے اس روز ہر ایک مقام
رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب جگہ سے شکست کہا کر فراری ہوئے یہ ہنگامہ حملہ آوری اونکا تا بنواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر
گرم رہا مگر جب اونہون نے دیکہا کہ کہین پیش رفت نہین ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانروزی
اونکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اوڑائی جس سے باہر کی دیوار ہماری مورچہ کی دبس کی
اوڑکر اندر آرہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک
پوری رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچہ سپاہی اوسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہانسے ایسا اچہا اونکا استقبال
ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد روبفرار ہوئے اور جو لوگ اونمین نہایت دلیر اور مستقل مزاج تہے وہ نہ بہاگے اور اوسی جگہ سب نے جان دی
اسی عرصے مین ایک دستہ مفسدین اوس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوئے اور اوسکے خندق تک پہونچکر کچہ
عرصے تک وہان مقیم رہے آخرکار سپاہ رزیڈنسی نے اونکو وہان سے نکال دیا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر
حملہ کیا اور زینہ ہائے چوبین لاکر دیوار پر لگادین مگر یہان جو فوج متعینہ تہی اونہون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسد جگہ نہ پکڑ سکے اور
آخرکار زینہ وغیرہ چہوڑ کر فرار ہو گئے اور اپنے اپنے مورچال پر جاکر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اس ہنگامے مین
جتنے افسر اونکے ساتھہ آئے تہے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہو گئی تاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنون نے ایک اور
سرنگ جو روبروے مورچال سکہان کندہ کی تہی اوڑائی اسکے صدمے سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا
کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تہے اور لفٹننٹ مچیم صاحب اور لفٹننٹ سوپیٹ صاحب جنکے زیر حکم
ایک گروہ باجہ نواز ونکا تہا اس سرنگ سے اوڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب مین پر گرے تو سوائے
صدمے اوڑنے اور گرنے کے اور کسیطرح کا آسیب اونکو نہین پہونچا مگر انکے سے خوش نصیب اور محصورین بیلی گارد یعنی زندہ
نہ تہے کیونکہ گیارہ آدمی اس سرنگ کے گرد کے نیچے دب گئے اور بباعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے
اونکا نکالنا دشوار تہا اسواسطے وہ سب وہین دفن ہو گئے اس سرنگ سے ایک دیوار شق ہو گئی اور اسمین سے مفسدین نے
حملہ کے چاہا کہ اندر بیلی گارد کے آجاوین مگر دلاوران سرکاری نے اونکا مقابلہ کیا اور ایسی داد مردانگی کی دی کہ
دشمن پسپا ہو کر دور جا رہا ہے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹہے رہے اور اونکو بوقت شام گورہ ہائے
متعلقہ ۳۲ و ۸۴ رجمنٹ شاہی نے سنگینون سے مار کر بہگا دیا تاریخ ۵ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ باشدومد

بسیار کیا یعنی ایک اور سرنگ جو اونہون نے بمقابلہ مورچہ اپنی توپ کے جہان میجر ایپ تھورپ صاحب حکمران تھے اوڑائی اور بعد ازان نہایت جد وجہد و کد و کاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دئے اور اونکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بھی گئے یہان پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخرکار مفسدین پسپا ہوئے چند لحظے کے بعد اونہون نے ایک اور سرنگ جو روبروے برگیڈ مس کوٹ گھر کے طیار کی تھی اوڑائی اور بعد ازان حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مردانگی رائفل والونکی نے ایسا زور دکھایا کہ مفسد یہان سے بھی گریزان ہوئے اور ایسی بے حواسی سے فراری ہوئے کہ زینہ وغیرہ سب چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت دیندار و اور جہاندیدہ تھا اوسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوئے اور اوسے مقامات مذکورۂ بالا دشمنون نے اور چند مقامونپر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوئے اور ہر جگہہ شکست کھا کر روبفرار لائے اس روز دشمنونکا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت زور و شور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکھا کہ وہ بہت سی لاشین دریا کے پار بجانب چھاونی لیجاتے تھے یہ روز گویا آخر دن مفسدین کے زور آزمائی کا تھا اسواسطے اونہون بھی جان توڑ توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تھا مگر روز روز کے ہماری شجاعون کے کچھ پیش رفت نہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ و پیکار کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر اون مین سے ایک کا بھی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے کہ ایسے نازک وقت مین جب آدمی بھی کم ہون اور اون مین فوج کے آدمی اور بھی کم ہون اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہو سکین اور قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو ایسے وقت مین سواے تائید الٰہی اور ہوشیاری و مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت ہوشیار رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سرنگ کی شکست کے باب مین کوشش نہوتی تو ہم سب ابتک کبھی کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیڈنسی بھی قبضۂ مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش سے شکست سرنگ کی کی کہ اونکی کئی سرنگین ادہر سے اوڑادین بلکہ ایک سرنگ کے اوڑانے مین تو اونکے اسی آدمی مر گئے اور دوسرے کے اوڑنے سے قریب بیس سپاہی جان سے ہلاک ہوئے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے ہمنے مقام رزیڈنسی کو ہاتھ سے نجانے دیا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ تھے اونکی حفاظت مین جان و دل سے مشغول اور مصروف رہے

سواے معرکہ آرائیون کے ہمارے سب آدمیونکو اندیشۂ جنگ و حملۂ دشمنان رہا کرتا تھا اور اس سبب سے وہ بہت تنگ تھے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتین کرتے تھے کہ جس سے ہم لوگونکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مستعد حملہ آوری ہین مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نکرتے تھے اور ہم لوگونکو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تھی کہ کچھ اون مین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی اور باقیماندہ کچھ آرام کر لیتی اسواسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصا وقت شب کمر بستہ رہا کرتی تھی اس مستعدی لا حاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندے ہو گئے تھے اسطرح اونکو اسّی روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے

بعد اس عرصے کے لٹرسرجی اوٹرام صاحب تشریف لائے اور اونکو اس مقام یعنی پاس سے رہائی بخشی برادران سب باتونکے ہمارے آدمیونکو مرمت توپ وغیرہ کی کرنی پڑتی تھی اور کشتہ وخستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تھا اور رسد وسامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچانا پڑتا تھا اور سواے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہان محال ہے اور جنکے کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی ہے

جب ہم اول محصور ہوئے تھے تو ہمکو کچھ خبر باہر کی معلوم نہوتی تھی اور ہمکو کچھ خبر اور برادران مصیبت زدہ کی پہونچ نہین سکتی تھی ہرچند کبھی کبھی جاسوس باہر سے واسطے ورغلانے ہمارے رفیقونکے آتے تھے اور ظاہر مین وہ کچھ کچھ خبرین بیان کرتے تھے مگر وہ کب قابل اعتبار کے تھین اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ پھر واپس نہین آتا تھا مگر ۲۰ دن بعد ایک شخص انگد نامے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کانپور واسطے کمک کے آتا ہے اور پانچ یا چھہ دن بعد یہان پہونچیگا یہ خبر سنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کہپوے مذکور کو کہلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آؤگے او سوقت دو پیچ آتشبازی کے اوڑانا تاکہ ہمکو تمہارے آمد کی خبر ہو اور ہم یہانسے تمہارے شامل ہونیکو اور مفسدین سے مقابلہ کرنیکو باہر آئین اس انتظار مین چھہ دن گذرے مگر کوئی علامت اونکی آمد کی ظاہر نہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اونکی کچھ خبر نہ آئی اور نہ کوئی پیچ نظر پڑا اس انتظار مین نہایت حیرانی وپریشانی ہوئی اور بعد ازین ہمنے بتاریخ ۲۹ ماہ اگست یعنی ۲۰ روز کے بعد سنا کہ فوج آئی تھی مگر بباعث نہ پہونچنے کمک کے واپس چلی گئی اور اس خبر کے بعد پھر ہمنے کچھ نہ سنا کہ کیا ہوا جب تک دو روز قبل از وارد ہونے جنرل اوٹرام صاحب کے خبر آمد آمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد ومسامع افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر وارد ہوئے

ایک اور خرابی وپریشانی جو عائد حال ہم لوگونکے تھی یہ تھی کہ نفری گولندازونکی اسقدر کم ہو گئی تھی کہ گویا ۳۲ رجمنٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہو گئے تھے اونکی امداد کرتے تھے مگر تاہم اونکو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تھا اوسطرف اپنے مقامات قدیم چھوڑکر جانا پڑتا تھا اور وہانسے پھر جہان اور زور معلوم ہوتا تھا وہان اونکو جانا پڑتا تھا کیونکہ جسقدر توپین تھین اوسقدر گولنداز نہ تھے حتی کہ نفری گولندازونکی ۲۴ تھی اور اضراب اتواپ معہ غبارہ وغیرہ تیس تھی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز بھی موجود نہ تھا پس کیونکر انتظام توپونکا بغیر جانے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی ہو سکتا تھا ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تھی اونکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر وتقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ اونکو کھانا بھی اچھا نہین ملتا تھا اور مکان بھی اونکے واسطے موافق نہ تھے اور اونکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کے قیام گاہ پر دشمنونکی گولیان اس کثرت سے پڑتی تھین کہ اونکے آدمی بہت ضائع ہو گئے تھے اور وہ مفسدین کے نزدیک اسقدر تھے کہ آپسمین گفتگو ہوا کرتی تھی اور مفسد ہر طور سے اونکو فہمایش کرتے تھے اور دربا غنت دکھاتے تھے مگر اونہون نے ہماری رفاقت سے تن دزدی نہ کی اور اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے اور اونکی دربا غنت مین آجاتے تو ہم ولایتی کہ تھوڑے سے تھے کبھی مفسدین سے جان بر نہوتے فقط

ایک وقائع نگار احوال لکھنؤ کا سواے اوسکے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریزان محصورین سنے یہ سنا تھا کہ فوج عظیم واسطے رہائی اونکی بسرگردگی جنرل ہیولوک صاحب آتی ہے تو اونکو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ قالب نیم جان مین آئی تھی مگر جب انتظار حد سے گذرا تو اوسیاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سواے صبر و شکر کے اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر اسپر بھی اونہون نے شجاعت اور مردانگی کو نچھوڑا اور یہ ارادہ مصمم تھا کہ جہان تک ممکن ہو بیلی گارد کو بچا سیئے اور جب کسی صورت یہ امر امکان نرکھے تو جان عزیز کو بقدر قیمت گران پر ہوسکے فروخت کیجیئے القصہ اسیطرح اونکو ایک مہینا گذرا اس عرصہ مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتہ سے روانہ ہو کر اور راستہ مین مفسدین کو سزا دیتے ہوے اور تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کانپور ہوئے اور وہانسے بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی عبور دریاے گنگ کر کے ملک اودہ مین با فوج جرار داخل ہوئے اور اوسی روز چلکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناؤ کیا یہ مقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکھا تھا تمام مکانات شہر مین دو رویہ دیوارون مین بندوقونکی نال کے برابر سوراخ کر رکھے تھے اور اونمین سے گولی مارتے تھے اور آپ مکان کے اندر زد فوج سرکاری سے امن مین تھے اور سواے اسکے شہر مذکور مرکز فوج مفسد تھا اور اونکی پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تھین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سواے ہلّہ کے اور کسیطرح وہ قبضے مین نہ آتا اسیواسطے فوج سرکار کی ایکبارگی ہلّہ کر کے دشمن کی توپون پر جا گری اور دو تین مرتبہ وہان سنگین کی لڑائی ہوئی اسمین فوج طرفین خوب لڑی آخرکار تاب زد و ضرب فوج سرکاری کی نہ لا کر دشمن پسپا ہوئے اور شہر اوناؤ قبضہ اولیاے دولت سرکار مین آگیا اس شہر کو فتح کر کے فوج سرکاری آگے بڑھی اور فتح پور چوراسی پر حملہ آور ہوئے اسمین جا بسنگہ مفسد مقیم تھا اور شہر کے عقب مین توپخانہ مفسد جمع تھا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پہونچا لفٹنٹ دیلجر فیلد متعلقہ مدراس فیوزلیر تھا اوسکے بعد فوج بھی وہان جا پہونچی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونون لڑائیون مین ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہونے مین ۸۸ سپاہی ہمارے خستہ اور کشتہ ہوئے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہے

کچھ عجب نہین ہے کیونکہ مفسد اچھے موقع پر قیام پذیر تھے اور تدابیر بھی اونکی اچھی تھی اور ہم ہر طرح بے موقع مقامونسے لڑتے تھے اور جو تھا وہ ہمارا دشمن تھا مگر تاہم فتح ہماری رہی اور مفسد دونو مقامونسے فراری ہوئے یہان سے بھی ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وباے ہیضہ اس زور شور سے ہماری فوج مین پھیلی کہ سواے مراجعت کے اور کچھ چارہ نہ تھا لہذا ناچاری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے

مفسد اس قابو کو غنیمت جانکر پھر تا بہ دریاے گنگ آکر قابض ہو گئے اور کنارہ دریا پر مورچال ایسے موقع سے طیار کیے کہ جنکی زد دریا پر تھی اور جسکے سبب اونکی دانست مین سد راہ فوج ظفر موج ہو گیا تھا مگر جب کانپور مین اور فوج سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پھر عزم عبور دریا کیا اور بتاریخ ۱۹ استمبر مفسدین کی توپونکے روبرو ہو کر عبور کیا اور وہانسے دشمنونکو ہٹا دیا مفسد وہانسے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام منگروار تھا فوج سرکاری بھی اونکے تعاقب مین وہان گئی اور بتاریخ ۲۱ اون پر حملہ آور ہوئے چار گھنٹے میدان جنگ گرم رہا آخرکار مفسد شکست کھا کر رو بفرار لائے اور پانچ توپ اسپی اور دو ضرب باڑی کی چھوڑ گئے یہ سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اور اسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور بیس میل تک مفسدین کو مارتے ہوئے گئے اور جاکر بشارت گنج پر قبضہ کر لیا مفسد اس جنگ اور ہی فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہوکر بھاگے تھے کہ اکثر توپین اونہون نے کوئین ڈال دین اور ہتھیار میدان مین پھینک کر فراری ہوئے اور میل مقام بنی کا بھی اونسے توڑا نگیا القصہ تعاقب مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پہونچی قریب دو یا تین میل اس جانب لکھنؤ کے دشمنون نے ایک نہایت مضبوط مورچال طیار کیا تھا وہان پچاس ضرب توپ اونکی موجود تھین میدان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے داد شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ زد و ضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لاکر بھاگ نکلے اور ہماری فوج کچھ تو عالم باغ مین رہی اور کچھ واسطے رہائی محصورین بیلی گارد کے آگے بڑھی اور جب وہ بیلی گارد مین پہونچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی کہ گویا اونکی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تھا کیونکہ اوسوقت مفسدین ایک سرنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہگئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اونکی رہائی کو نہ پہونچتی تو اوس سرنگ سے سب بیلی گارد والے اوڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تھی اور ابھی رہائی اونکی مقدر مین نہ تھی کیونکہ مفسدین نے کیا کیا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی اونہون نے چار طرف سے مقام مذکور کو گھیر لیا اور پُل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اوسکو توڑ ڈالا اسی پُل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رسانی عالم باغ کی مسدود ہوگئی

جسوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزیڈنسی ہوئی ہے اوسوقت سے ایک لمحہ بھی گولہ رانی موقوف نہین ہوئی ہمارا توپخانہ بھی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہوگئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی نہ تھی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیاء دولت مین آگیا ہے اور وہان کے مفسد بھاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بھی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچھ مقام کلکتے مین بھی وارد ہو چکی ہے اور کلکتے سے بھی بسواری گاڑی و ڈاک گاڑی و بان گاڑی و ڈولی غرض جو کچھ دستیاب ہوتا ہے اوسپر سوار کرکے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سر کولین کیمبل صاحب بھی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہوکر بمقام کانپور وارد ہوئے اور چندے قیام پذیر ہوکر عبور دریاے گنگ کرکے روانہ لکھنؤ ہوئے اور جو جو کارہاے نمایان اونسے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہین اور اس مختصر مین اوسکی گنجایش بھی نہین اسواسطے یہ مضمون اسیقدر رہا آئندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاویگا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومہ ذیل جو بمقام اوناو واقع ہوا تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شایقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوے مین ایک صاحب شیو سنگہ نامے تھانہ دار تھے اور ان ضلع اوناو کے تھے بتاریخ ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۵۸ع ۱۶ اور ۲۳ ماہ مئی سنہ مذکور باغیون نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تھے بسرکردگی امراو سنگہ اور رگھبیر سنگہ اور درگا سنگہ اور راجا گرسنگہ تھانہ مذکور کو محاصرہ کرکے دست زد و ضرب سپاہیان تھانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا یکپاس روز ہنگامۂ جنگ دیگار گرم رہا مگر باغیان مذکور کسیطرح غالب نہ آئے اس عرصہ مین جناب پترک کارنیگی صاحب جو اوسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع تھے اور جناب لسر ٹڈ الیٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر باستعانت تھانہ

تشریف لائے اور باغیونکو پسپا کیا دو نومرتبہ یعنی ۲۵ اپریل اور ۲۳ مئی کو ایسا ہی ہوا ان خدمات نمایان کے جلدو مین تمام برقندازان تھانہ مذکور کو جو صرف ایکسو نیمانوے تفری تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور مسمی الجنیت سنگھ والد راجہ شیو سنگھ صاحب کو بباعث اونکی خیرخواہی اور خدمات شائستہ کے تعلقہ کاپہ وغیرہ جسکی مالگذاری ہمہ لاکھ روپیہ ہے بمنظوری حکام عنایت ہوا اور بمزید عنایت کرسی بھی ہر دورے حکام کے ملی اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہوگیا تو شیو سنگھ کو اوسپر تھانہ داری پورہ مرفروز کیا یہان بھی اونسے اور باغیون سے جو زیر حکم بینی مادہو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اسمین بھی باغی اپنی ...ونہ ہونچے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیرخواہی کرتا ہے اوسکو کبھی دنیا اور عقبے مین ندامت اور پشیمانی نصیب نہین ہوتی اور گو چند روز اوس عمل کے کرنے مین تکلیف بھی ہو تاہم آیندہ ثمرہ نیک اوسکو حاصل ہوتا ہی شیو سنگھ کو ہوا کہ بباعث اونکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہوگیا اور کل کام اوسکے ضلع کا اوسکے اعتبار پر چھوڑا گیا

شملہ

بتاریخ ۱۴ مئی کمانڈر انچیف صاحب معہ رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ یہان موجود نہ تھی اسواسطے باشندگان مقام ہذا اپنے واسطے اپنی حفاظت کی عمل مین لائے اور قریب ایکسو صاحب لوگ کے جمع ہو کر ایک کمیٹی مقرر کی اوسمین حاکم اول جنرل بنی صاحب ہوئے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنک بہت مناسب موقع پر ہے اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہوئی تو سب صاحب لوگ وہان پر جمع ہو جاوین اور خبر کرنے کی تجویز یہ ہوئی کہ دو آواز توپ کی ہونگی اور تمام گھنٹے جو گرجا گھر مین ہین وہ بجین گے بس اونکی آواز سنکر سبکو اطلاع فساد ہو جاویگی ہتھیار اور سامان جنگ سبکو تقسیم ہوگیا اور پترول اور پہرہ جابجا مقرر ہوگئے

بتاریخ ۱۵ خبر آئی کہ فوج گورکھہ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہے یعنی آمادہ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکھہ کی گنتی ہوگی مگر بباعث چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکھہ نے فساد کر دیا اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے مین کر لیا اسمین باواز توپ اور گھنٹے مذکورہ بالا سبکو خبر بنک گھر مین جمع ہونے کی ہوئی یہ عجب موقع تھا ایکو تھیو نہین سمجھو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور کوئی کسیکی گود مین بھاگتے ہوئے بنک گھر کی جانب چلے آتے ہین بازار مین بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب لوگ نہین کر سکے بعضے صاحب لوگ نہایت بدوضع معلوم ہوئے بہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکھہ نہایت درجہ بگڑ گئے اور اونکے افسر وہان گھر گئے اور ہر لحظہ گوش بر آواز تھے کہ اب آواز شور و غل اور قتل کی گوش زد ہو مگر یہ فکر اور اندیشہ کچھ کم ہوگیا جب قریب نواخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ چھاونی گورکھہ سے یہ شرائط منجانب مفسدین لائے

اول یہ کہ گارد گورکھہ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے

دوم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ اونکو دیجاوے

سوم یہ کہ جو ہتھیار اور سامان اونکے میگزین مین سے نکال لیے گئے ہین وہ واپس اونکو ملجاوین

پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور ہونگی تو نتیجہ تجویز کے مطابق ہوگا آخرکار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے چاہئے اور میم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ شب باش شب طیاری کر کے صبح کو شملے سے فرار ہو جاوین اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گئے بلکہ اپنی اپنی بیگمات کو بھی چھوڑ کر اکثر افسر بھاگ گئے بروز شنبہ قریب نو اوخت نہ گھنٹے صبح گارد گورکھہ نے بسر کردگی میجر بیکٹ صاحب کوچ کر کے خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہاں سے جا کر کوٹھی جنگ کا قبضہ کر لیا خبر بالا میں تزائد اور مبالغہ ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شہر میں یہ خبر اسطور مشتہر ہوئی کہ گورکھہ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر قرار داد عام ہوا

بروز یکشنبہ خبریں آئیں کہ گارد گورکھہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور ڈگشائی دو نون میں فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شملہ راستے میں گرفتار ہو کر جلا دی گئی اس عرصہ میں کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف بہادر نے باختیار کل یہاں بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گورکھہ سے پیش آوین صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصور گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ اب بھی اتباع کو کوچ کر جاوین یہ شرط سپاہ نے منظور کی اور بتاریخ ۲۴ مقام مذکور سے کوچ کر کے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھوں نے خزانہ کسولی لوٹا تھا اونکو اون ہی کے ہمقوم اور ہموطن نے جو چھاونی جتوگ میں چھاونی شملہ میں تھی گرفتار کر کے بطور قیدیان اپنی چھاونی میں لایا اور سب روپیہ مغروقہ اونسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

روڑکی

بتاریخ ۱۲ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ میں فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھ کمپنی سیپر مائنر کی منجملہ آٹھ کمپنی موجودہ روڑکی برائے کار ضروری مقام مذکور میں روانہ کریں اور یہ کمپنیاں اوسی رات براہ نہر کشتیوں پر روانہ ہوئیں بتاریخ ۱۳ وقت شب بارک چھاونی کو جو واقع احاطہ مدرسہ میں آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے لگائی ہو یہ شبہ نسبت کمپنی سیپر مائنر کے عائد ہوا اور اونکے اوضاع و اطوار مشتبہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور میں سے اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوس میں آکر جمع ہو سکیں

کمپنیاں سیپر مائنر نے جو قریب تین سو نفر کے تھیں بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک قطرہ خون بھی اس فساد میں زمین پر نہ گرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصف راہ سہارنپور تک پہونچی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پہونچی جسمیں کپتان فریزر صاحب مارے گئے تھے یہ خبر سنکر اونہوں نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسروں کو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاونی روڑکی میں آئے اور اس اثنا میں اپنے افسروں کی عزت اور توقیر میں کچھ فرق نہ کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹنٹ بیگہام صاحب و لفٹنٹ فلفورڈ صاحب افسران ہندوستانی چھاونی سے لیجا کر مدرسہ میں پہونچا آئے تھے اور اونکے شریک ایک جماعت اپنے سپاہیوں کی بھی تھی جنہوں نے ایک گروہ قلیل کا جو اونہیں سپاہیوں میں سے تھا اور جنہوں نے ارادہ قتل انگریزان کیا تھا اور اونہیں امر کی سبکو صلاح دیتے تھے مقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کروا دیا تھا

تین عہدہ دار جنمین ایک ملکی تھا اور دو غیر متعہد تھے اور پانچ عورتین اور چہ لڑکے بوقت نصف شب کارخانے مین پہونچائے گئے ایک گھنٹے کے بعد لفٹنٹ ہیبرشن صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب معہ ایک کنڈکٹر او چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح وسالم آکر اونکے شامل ہوگئے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن مین تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ ابپر کرگی کپتان میک لیکن صاحب جاکر چھاونی پر اپنا قبضہ کرکے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان پہونچکر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندہکر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چھاونی مین موجود تھے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بھاگ گئے کہ شاید سپاہ کارخانجات جنہون نے تین توپین چہ پی طیار کی تھین اور جنکے پاس گولہ ہائے گراپ کا نسٹر موجود تھا او نپر حملہ آور ہون

ہم گیرسن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تھا او تمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تھے اور پچاس عورات یا اور تینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیرسن کے گروہ سپاہ بطور تبر دل دیہات گرد و نواح مین بھیجی گئی تاکہ رفع بدنظمی ہو جو گوجر اور بنجارون نے غارتگری اسباب اتلاف جان شروع کی تھی اور نیز گوجر وغیرہ نے دزدی تعدی اور قتل اور آتش زنی پر کمر باندہی تھی اس گروہ تبر دل نے بڑا کام بیچ دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے باشندونکے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک بایام بلوہ آئندہ امن وامان رہا گو چند خفیف وارداتین بھی ہوئین تھین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار نہوئی

بتاریخ ۱۱ جون ایک جماعت ملکی او غیر متعہد باشندگان بجنور نے رڑکی مین آکر پناہ لی اونکو فوراً آرام وآسایش ہر طور کی دی گئی -

بتاریخ ۱۳ جون روز شنبہ انیت مقام ہذا مین کچھ تخلل بباعث اسکے واقع ہوا تھا کہ ضرورت ہتھیار چھین لینے اوس گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بجنور کے ساتھ آئی تھی کیونکہ مشہور ہوا تھا کہ سواران مذکور ہر دو جانے سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کچھ تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کرنا ضرور تھا اسواسطے ایک جماعت انگریزونکی معہ ایک ضرب توپ اونکے مقام گاہ مین گئی اور اونکو گرفتار کرلیا

اوسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کیدکٹر سیتون صاحب اور اونکی میم اور کوڑپول بروس صاحب کو جو روہیلکھنڈ سے بچکر بھاگے تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب نجیب آباد سے آتے تھے لاوین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے

کارخانے مین اب کام شروع ہوا اور گولہ دیل اور توپین ڈہلنے لگین تین تین پنی الواپ اور ایک غبارہ ڈہلکر طیار ہوئے چار یعنی لوہے کی ۱۸ اپنی جو کارخانے مین واسطے دوبارہ ڈہلنے کے بھیجی گئی تھین اب اونکو پھر چڑھایا اور ایک اونمین کی دیوار پر چڑھائی گئی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہے اور تین باقیماندہ اوس دمدمہ پر جو بایہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چڑھائی گئین اس ہیئت جنگی نے اون تمام آدمیونکے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیاری دیکھتے تھے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکھا

گوالیار

بتاریخ ۲۷ ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوئے پولٹیکل اجنٹ صاحب اور برگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی کہ مفسد اونکی جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس دفعدار رسالہ اول برگیڈیر صاحب کے پاس آیا بعد اوسنے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرونکو مار کر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اوسنے بیان کیا کہ چہارم پیدل اور دو باڑی توپخانہ اور تھوڑے سے سوار اس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر اونکو یقین نہ آیا کہ اونکے سپاہی شامل ہوئے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرونکو بلوایا برگیڈیر صاحب اور میجر بلانک صاحب نے جو ماتحت برگیڈیر صاحب کے حکم فرماتے تھے اظہار اوس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اثنا مین ایک دوسرے سوار نے آکر کہا کہ مجھے کچھ برگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اوسکے اظہار بھی موافق بیان دفعدار کے تھے بلکہ اوسنے یہ بھی کہا کہ برگیڈیر صاحب کا داروغہ جواب سوار و نمین نوکر ہے وہی برگیڈیر صاحب کے مارنے کو مستعد ہوا ہے اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ سوار چھاونی سے باہر سر سڑک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اوسکو راستے مین گرفتار کر کے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ میم صاحبون اور لڑکونکو معہ عورات ولایتی فوراً چھاونی سے کوٹھی رزیڈنسی مین جاوین اور ایسا ہی ہوا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ سب افسر بوقت معمولی مس کوٹ مین جاکر کھانا کھا کر اپنی اپنی چھاونی مین جاکر شب باش ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب معہ اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین اور ایسا ہی عمل مین آیا اس سبب سے شب کو کچھ فساد نہوا مگر ثابت ہوگیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا

بتاریخ ۲۸ تمام اندیشہ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بھی اپنے اپنے مکانو نمین واپس آگئین

بتاریخ ۱ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اونہون نے سنا کہ ہم سب راضی ہین جہان چاہو دہلی یا کسی اور جگہہ بمقابلہ مفسدان ہمکو بھیجو بتاریخ ۱۴ نماز گرجا گھر مین ہوئی بوقت نواخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر ایک بنگلہ جو وسط چھاونی مین واقع تھا اوسمین آگ لگی اور تھوڑی دیر کے بعد مس کوٹ مکرمین سے جو قریب اسی یا پانچے گز کے فاصلہ پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تھا آگ نمودار ہوئی اور دو نو جلکر بالکل خاک ہوگئے اور بنگلہ مس پاتھہ بھی جلکر خاک ہوگیا اور بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسینے لگائی تھی اتفاقی نہ تھی۔ اب علامات فساد برملا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کرین مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پر اونکی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برپا ہوجاویگا یہ ظن غالب تھا اور اسی گمان سے وہ بھی جنہون نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چھاونی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور اونہون نے توپین بھر لین ہین

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سٹوارٹ صاحب یہ خبر سنکر چھاونی مین گئے اور دیکھا کہ اونکے آدمی مصروف ہین اور طیاری کر رہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر آئی تھی کہ ہم پر حملہ ہونیوالا ہے

اسواسطے ہمنے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا افسرون نے اونکو سمجھا دیا اور مطمئن کرکے اونکو چھاؤنی کے اندر روانہ کیا
بعد ازین افسران مذکورین برگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اونکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانیت کردی کہ اب بالکل
امن ہے اوسیوقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گو روز یکشنبہ سے نو بجے کی توپ بباعث اسکے سر نہین ہوا کرتی تھی کہ
ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اوسکے سر ہوا کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیون نے آکر کہا کہ فساد چھاؤنی مین ہوگیا
اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبون نے ہتھیار باندھے اور برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی اپنی
چھاؤنی مین جاوین اور وہ سب بموجب حکم کے گئے افسرونکے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب
کپتان ہاکنس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیوز صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب
جسوقت یہ سب صاحب بجانب چھاؤنی روانہ ہوئے اوسیوقت آواز بندوقون کی داہنی طرف چھاؤنی سے گوش زد ہوئی بازار
چھاؤنی مین آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تھا اوسکو وہ مارتے تھے چند بنگلونکو بھی آگ لگادی اور شور وغل
اور تردد بکثرت پیدا ہوا جسوقت پہلی آواز ین بندوقونکی سر ہوچکی تھین چند سپاہی ۴ رجمنٹ کے نے ڈاکٹر میک کیلر صاحب سے
کہا کہ چلو چھاؤنی مین چلکے میجر بلنک صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہین ڈاکٹر صاحب اوس طرف کو روانہ ہوئے اور اونکے
ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب اجٹن رجمنٹ کے اور لفٹنٹ لائیوز صاحب متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بھی گئے راستے مین کئی مرتبہ
اونپر گولیان سر ہوئین اور لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گھوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب نڈر گئے اور وہان پہونچکر
دیکھا کہ میجر بلنک صاحب کے سینے کے پار گولی ہوگئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اونکا گھوڑا مرا ہوا اونکے نزدیک
پڑا تھا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا مگر اسطرح سے کہ اونکی باتون سے بناوٹ پائی جاتی تھی اس عرصے مین چند
سپاہیون نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیوز صاحب دو نوبر ہنمائی
سپاہیان مذکور وہانسے روانہ ہوئے راستے مین اکثر اونپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے
بچکر وہ دریا پار ہوگئے اور بجانب آگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب پون گھنٹے کے سر ہوتی رہین بعد ازان موقوف
ہوئین اس عرصے مین میڈ صاحب اور مری صاحب معہ عیال واطفال اور پانچ یا چھہ نوکرون بن ومرد کی کئی سو گز کے
فاصلے پر چھاؤنی سے اوس طرف دریا کی کھڑے تھے اور اس فکر مین تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے
اپنا بنگلہ ہنگام آتش زدگی خالی کرکے معہ عیال واطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونیکو جاتے تھے اور
میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر برگیڈیر صاحب کے پاس جانیکو تھے کہ آواز ہائے نیا دیق اونکے گوش زد ہوئین ان صاحبون
نے جب دیکھا کہ جس مکان مین وہ سونیکو ہین اوسکے گرد و پیش بہت سپاہی پہرہ وغیرہ پر ہین اونہون نے چاہا کہ اگر ممکن ہو
تو میم صاحبون اور بچونکو باہر مکان مذکور کے پہونچا دین اور اس ارادے سے اونکو پچھلے گارد کے مکان مین لے گئے
جسکے حوالدار اور سپاہیونے اقرار اونکی حفاظت جان کا کیا بعد ازین کپتان مری صاحب و کپتان میڈ صاحب برگیڈیر صاحب
کے پاس گئے اور اونکو اپنے اصطبل کے روبرو کھڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے اون دونو صاحبونسے کہا کہ اب چھاؤنی مین
جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسیکو سلامت جانے نہین دیتے اور اب کچھ نہین ہوسکتا

اس عرصے مین بندوقین سب طرف چھاونی کے اور شمال و غرب کے جانب اس مقام کے سر ہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور اونکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب اونہون نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہین ہو سکتا وہ پھر گارد کی طرف آئے اور ہمراہ جو اوارد چار سپاہی مذکورہ بالا کی دریا پار راستے مین اونپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسی نے اونکو کسیطرحکی تکلیف دی

دس بجے کے وقت تمام پھر امن ہو گیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے

سوار جونکی پٹی پر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویگا اوسکو ہم مار ڈالین گے اس گروہ کو میدان مین جاتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اونکے دل مین آتا تھا کہ چھاونی مین جاوین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین جانا بہتر ہے آخرکار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی وہ صدر بازار کی جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پہونچے اور دریا اونسے چند قدم رہ گیا تھا کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اوسکی روشنی سے تمام میدان گرد نواح کا روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیان بھی اوس جانب کو سر ہوئین یہ سنتے ہی اونہون نے چھاونی کیطرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پہونچے برگیڈیر صاحب اور شیٹ صاحب بھی اوسیوقت وہان پہونچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اونکی نہایت خاطرداری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد میم ہنیسی صاحب اور کرسٹی سن صاحب ہنیسی صاحب کے وہان پہونچین اور قریب تین بجے صبح کے پولٹیکل اجنٹ صاحب مع اپنی ہمشیرہ کے اور لفٹنٹ سمیلی صاحب انجنیر کے وہان پہونچے ہنیسی صاحب اور اونکی ساتھ کی میم صاحبون کو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئین تھین اور اونکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پہونچتی تھی کہ کیا چھاونی مین ہوتا ہے اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ اونکو مفسدین سے بچا نہ سکین گے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد ساتھ مفسدین کے تھی گو اونکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے سے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کی بھی جو شریک صلاح مفسدان تھی

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیون مین سوار ہو کر بجانب آگرہ روانہ ہوئے جب ہم رزیڈنسی کی کوٹھی مین پہونچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوئے تھے آدھ گھنٹہ وہان مکث کرکے پھر ہم وہان سے مع اپنی سپاہ باڈی گارڈ مہاراجہ صاحب روانہ ہوئے

ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ ذیل تھے میجر مینک فرسن صاحب پولٹیکل اجنٹ برگیڈیر رامزی صاحب کمانیر فوج کنٹجنٹ کپتان میڈ صاحب برگیڈ میجر لفٹنٹ سمیلی صاحب انجنیر لفٹنٹ پیرسن صاحب اجیٹن دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت برگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ ہنیسی صاحب

انکارن صاحب اور ہاتین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمۂ تاربرقی کپتان میڈ صاحب ۸ رجمنٹ شاہی انجس صاحب کی میم اور کرسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ ہنسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم معہ دو بچہ مری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ سرسن صاحب کی میم اور پراسن صاحب کی میم اور اونکے نواسے راستہ مین ہمکو لفٹنٹ کلارک صاحب حاکم ثانی دوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوریک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو بمشکل چھاونی سے بھاگ گئے تھے آملے اونکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشہ قتل اون صاحبونکا ہے جنکا پتا اب تک نہین ملا

ہم سب بمقام چندا جو ۱۰ میل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نو بجے صبح کے پہونچے اور چار بجے شام تک قیام کرکے پھر روانہ دھولپور ہوئے بروقت وارد ہونے بمقام ہنگونا ہمکو خبر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور اونکا ارادہ مصمم ہے کہ ہمکو آگے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی درصورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئی اور بعد از بہت توقف اور اندیشے کے ہم روانہ ہوئے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑھے اور آگے جاکے سنا کہ دریائے چمبل کے غار مین مفسد توپ لئے بیٹھے ہین اور اونکا ارادہ حملہ کرنیکا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے ہمنے تا صبح قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد مین گذری صبح ہم وہانسے بھی روانہ آیندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہانسے مقام کھتیری ۵ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھہ تھی اوسنے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہے اور مہاراجہ کا حکم آیا ہے کہ تمہارا وہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اونکے عوض بہت سے تھا کہ ہماری محافظت کو آئے اور ہماری ساتھ تا بدریائے چمبل گئے یہان کچہ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم بنواخت قریب دو گھنٹہ صبح بمقام دھولپور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب وہانسے بجانب آگرہ روانہ ہوئے میم صاحبونکی اور بچونکی سواری مین گاڑی ہندوستانی تھین اور صاحب لوگ ہاتھیون پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی شکر راستے مین دو تین مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخر کار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہمنے سفر طے کیا اور چھاونی آگرہ پہونچے یہان پہونچکر ہم نہایت شکر گذار ہوئے کہ بعد از ایسے واقعونکے ہم صحیح و سلامت پھر بمقام حفظ و امن مین فائز ہوئے

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئین اونکو راستے مین بہت تکلیف اور دقت ہوئی اور لوگ اونکے ساتھہ بے رحمی اور بدزبانی و بے آبروئی پیش آئے اس گروہ مین کیمبل صاحب کی میم اور ایکس صاحب کی میم اور بروکٹر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم اور بلنگ صاحب کی میم اور کوپلنڈ صاحب کی میم اور چند عورات و بچہ ہای ولایتی یعنی یورپین بھی اونکے ساتھہ تھے اور ڈاکٹر کوریک صاحب کی میم دریائے چمبل کی ریگ مین تکان اور صدمۂ موسم سے جان بحق ہوئین اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مفسدین نے صاحبان مفصلہ ذیل کو قتل کیا

میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پریڈ پر گئے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیون نے زخمی شدید کیا اور میجر شرف صاحب بھی اوسی موقع پر بضرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اوسوقت زخمی ہوئے تھے مگر دیگر مفسدین فوج پیدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب معہ دو بچے اونکے اور میم سٹوارٹ صاحب کی مع ایک بچے کے بمقام چھاونی رسالہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئی اور لفٹنٹ پروکٹر صاحب

اور جیمز بنیلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کوپلینڈ صاحب درمیان چھ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پنجم قتل ہوے ماسواے انکے سارجن مولیشم اور سارجن فریپ اور سارجن بابک اور سارجن کیلی اور سارجن کرنسی اور ہلیشن خوان ہل اور کوللنز اور میم پائک صاحب اور میم بروصاحب بھی مفسدین کے ہاتھون سے جان دے بیٹھے آلقصہ ۱۹ صاحبونکی قتل کی تو خبر آ گئی اب بھی کچھہ اور صاحب لوگونکا پتہ نہین ملتا

میم بالکنس صاحب معہ تین بچون کے اور چند دیگر معذورین کے بتاریخ ۲۱ بعد از گوارا کرنے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کے ہوئین

صاحبان مفصلۂ الذیل بعد از ین بسلامت مقام آگرہ وارد ہوئے مسماۃ سارا کروفٹ معہ ایک بچے کے اور مری ایل اور مری مونکس معہ دو بچونکے بی بی وپ صاحب اور میم تولیشم صاحب معہ پانچ بچون کے اور ببتہ صاحب اور مورس صاحب معہ میم صاحبہ اور سارجن پائب صاحب معہ میم صاحبہ

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہے اوس سے دیگر احوال باقیماندہ فساد واقع ہوگا

بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایکروز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلونمین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم مقام واردات پر بدین ارادہ گئے کہ اونکی مدد بیچ حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ اونبنگلونکی میم اور بچونکو اپنے بنگلے مین سلے آوین وہان جاکر دیکھا کہ سپاہی بدل مہا مدد کرنے اسباب مین مصروف ہین اور گھر مین سلامت کوئی امر ایسا نہ تھا جس سے ارادہ فساد ظاہر ہو بلکہ اونکی بدل مصروفیت نے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور نمک حلالی اونکے عائد ہوا تھا باقی نہ رکھا چند اونمین جو حرامزادے تھے اونکے طریق سے کچھ گستاخی پائی جاتی تھی بلکہ ایک نے اونمین سے بآواز پست شخصیت یہ کہا تھا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکھنے مین آیا کل کچھ اور تماشا دیکھنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تھا مگر چونکہ یہ بہت آہستہ اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تھا جس شخص نے یہ سنا تھا اوسنے وہ جا سے اسکا ذکر کیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری در صورت فساد برپا ہونیکے کر رکھی تھی روز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی تا ہنگام سر ہونے تو پ شب کے جب بگل بجا اور سب فوج باہر ہو گئی اس وقت تک سب افسر اپنی سپاہ کی نمک حلالی پر اعتماد کلی رکھتے تھے فساد اول پریٹ پر شروع ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچھ بھاگ سے گئے مگر مفسد اسپر بھی راضی نہو کر بجانب بنگلہ برگیڈیر صاحب کے گئے اور وہان جاکر اونکو باواز گستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت خدا سے بچ گئے کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے اونکا ہاتھ پکڑ لیا تھا مگر اوس سے بچکر وہ حاطے کے باہر بھاگ گئے اور عمارت مین جو متصل تھے چلے گئے مفسدین نے جب برگیڈیر صاحب کو نپایا تو اونکا اسباب سب لوٹ لیا اور اونکے بنگلے کو آگ لگا دی ایک اور افسر کو اوسکے گارد کے سپاہی نے دس بجے رات کو جگایا اور اون نو نفر سپاہیونمین سے جو اوسکے حاطے مین تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اوسنے جاکر کہا خاوند بھاگو سب بگڑ گیا یہ سپاہی ابھی اونکے پاس سے علیحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی بھاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مکانات جلتے ہین اگر حکم دو تو ہم اپنی بندوقین بھر لین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطفی کرنیکو بندوق کا بھرنا ایک امر بیوقوفی کا ہے یہ سنکر سپاہی واپس چلے گئے اور صاحب ۴۲

اپنے بنگلے مین گئے اور وہان جاکر ایک دریچہ مین سے دیکھا کہ سب سپاہی باہستگی اپنی اپنی بندوق بھر رہے ہین وہ دیکھکر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیان اوسپر سر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ وہانسے بجانب دریا روان ہوئے اور غار مین جاکر پوشیدہ ہو رہے یہان بھی چار گولیان اونکے اور اونکے خانساماں کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہوگیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بھاگے ہین اور سپاہیونکا ذکر ہے کہ اونہون نے ایک میم اور اوسکے بچونکی جان بچائی تھی اسطرح پر کہ اونہون نے میم کو معہ بچونکے ایک کوٹھی کی چھت پر بٹھادیا تھا اور جب تک مفسدین بنگلہ بہ بنگلہ تلاش کرتے رہے اونہون نے اونکو اوسی مقام پر رکھا مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کے لوٹنے مین مصروف ہین اوسوقت اونکو وہانسے اوتار کر بمقام محفوظ پہونچا دیا اوسوقت مین مفسدین کا کام سواے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے اونکو مہاراجہ صاحب نے بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جاکر خبر دی کہ دریا مین فساد ہوگیا یہ سنکر جو سوار ہمراہی اون صاحب لوگون کے تھے اونہون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور اونکو وہان تنہا چھوڑکر چلے گئے اس حالت غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب ملک راجہ گئے اور راجہ صاحب نے ازراہ مہربانی اپنے آدمی اونکے ساتھ تا باگرہ دیے مگر یہ آدمی جو ہمراہ تھے سنا ہے کہ ایسے بدذات اور گستاخ تھے کہ اون سب صاحبونکو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونیکا دلمین آتا تھا اسواسطے کہ وہ سوار بجانب اونکے بہ نگاہ وحشت انگیز دیکھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کرکے طعنہ و تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی اون صاحبونکی سے اون سوارون کے دلمین ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور زندہ ہین مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہمکو بڑا رنج ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ چند میم صاحبونکا جسم بوقت بھاگنے کے غارہاے پرخار مین اور چلنے کے سنگ ریزون پر کٹ گیا تھا اور قیمہ ہوگیا تھا

افسران و میم صاحبان مفصلۂ ذیل جو متعلق بہ گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے بسلامت آگرے اور ہوشنگ آباد مین پہونچے نفٹنٹ لیمار کنڈ اور نفٹنٹ رائل اور نفٹنٹ میک دوگل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہیرسین اور ڈاکٹر ولسن اور ڈاکٹر سیلفنٹ اور بی بی برلٹن معہ بچہ اور بی بی ہرلسن معہ تین بچے اور بی بی لیمار کینڈ معہ چار بچے اور بی بی ہیمن معہ مس ہیمن اور دو سارجنٹ اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہے

کوہ منصوری

بمجرد وصول ہونے خبر قتل موقوعۂ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ ہذا کے دلمین پیدا ہوا جھپان اور ڈانڈے اور میم لوگ گھوڑون پر سوار بلباس خانگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ فلانل وغیرہ پارچات گرم مین رہتے تھے اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلب ہوس جسمین دو مکان تھے ایک تو کھانا کھانیکا اور ایک آرام کرنیکا روان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ مین میم لوگ جاکر جمع ہوئین اسوقت ایک عجیب عالم مکان مذکور مین تھا کہ کبھی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکھا تھا اور پہاڑی اپنی میم لوگونکا جنکے وہ نوکر تھے اسباب نہ دی

لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرتے تھے روز دوم یہ خوف کم ہوگیا خصوصاً دلیرانہ استقلال چند میم صاحبونکی سے جو اپنے مکانون سے کلب ہوس مین نہین گئین تھین صاحب کمانڈنٹ بمقام لنڈھور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعضے متعجب ہوکر آپسمین سرگوشی کرتے تھے اور مابقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھکر قہقہہ مارتے تھے اور آپسمین تمسخر اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال ایسا ہی عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چھہ گھنٹے شام سپاہی معہ بندوق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اوس وقت کے اونکی حد مین چلا جاوے تو اوس سے اول پوچھتے تھے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی مین نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والون کے سوال کے جواب دینے مین کچہ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہوگیا کوہ منصوری کی دوسری حد پر پادری میڈک صاحب کے مدرسے کے لڑکونکو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھکر تمام شب پھرتے رہتے تھے اسمین شک نہین کہ اونکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر جنکا رات کا آرام جاتا رہا تھا اونکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز سختی اوٹھاکر اپنے اپنے قدیم مکانونمین واپس چلے گئے

احتیاط اور تدابیر ہر طرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازار والے کچہ فساد برپا کرین تو اوسکے اندفاع کے واسطے کار آمد ہو کو سپاہی کنوولیسنٹ ڈپو کی سب مسلح کیے گئے اور بازار مین اور دیگر مقامات لنڈھور و منصوری مین واسطے پہرہ کے تقسیم ہوئے صاحب لوگ بھی بخوشی مستعد ہوکر ہر شب راستونمین گشت کرتے تھے ماسوائے اندیشہ عید و بقرعید کے اور کسی رنجش کا خطرہ اندیشہ سوء انتظامی کا منصوری اور لنڈھور مین نہوا اور وہ اندیشہ بھی خفیف اور بے اصل تھا

برہام پور

تباریخ یکم اگست گھاٹ سے وارد ہونے رجمنٹ شاہی کا ذریعہ اسلحہ گرفتن سپاہ سوار و پیادہ مقام ہذا کا ٹھیک تصور کیا گیا سپاہ گورہ خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریٹ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہاز بادبانی و دخانی پر حکم گیا تھا کہ وہ بھی اپنے تئین مقابل میدان پریٹ کے لگا رکھین بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ مذکور کے دونو جانب سپاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل مین تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سپاہ و پیادہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور سوارون نے بھی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریٹ پر لے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اور ہتھیار جو اونکی چھاونی مین اور بازار مین ہون وہ بھی تلاش کرکے لے آوین ان دونو مقامون سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بندوقونمین جو سپاہ سے لی گئی تھین گولیان بھری ہوئی تھین اور بعضے سوارونکے زین مین سے ماسوائے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان برآمد ہوئین

مادہو پور

تباریخ ۱۵ مئی ہندوستانیونمین یہ خبر مشتہر ہوئی کہ ۴۴ رجمنٹ ہندوستانی بمقام نورپور جو ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہا کچھ

اس سے زیادہ مقام مادہوپور سے واقع ہے شب پیوستہ کو بگڑ گئے اور اونہون نے اپنے افسرونکو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہین دراصل خبر غلط تھی کیونکہ رجمنٹ چہارم تمام فوج ہندوستانی مین بہتر اور نیک وضع تھی اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا میم لوگ اور لڑکے آدہے گھنٹے کے عرصے مین طیار ہوئے اور قریب شام شملہ یہان بھی عام ہو گیا اور ایک ایک مکان مین بہت سے لوگ جمع کیے گئے گرمی و دہوپ زیادہ بشدت تھی دونون میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک اور سپر سڑک کے مکان مین جو بفاصلہ قریب میل کی چھاونی سے تھا جمع ہو گئی اور وقت شام ہمراہی اور سب سپر سب وہان سے روانہ ہو کر راہ کو دو اس پر بمقام امرت سر دار دہوئے

اور تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین اور وہ یہ تھین

اگر یکبیو ٹو انجنیر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلے کے تصور ہوا اور دو کمرہ تو مین جو صرف چہار و تھین اونکا آمد نہ تھین کل نجات سے لا کر بالاخانہ مقام مذکور پر چڑھائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختون سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین طرح کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طور قلعداری کا عمل مین آیا اس مقام مین جا بجا گارد ہاے مضبوط بر قندازان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑ کر شب کو دفتر مذکور مین معہ اسلحہ آ کر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتے تک جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرمجوشی اور شجاعت کم ہو گئی اور شب کو اوٹھکر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک خبر معلوم ہوئی اسلیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

رعیت مادہوپور کی ایک مرتبہ پہر بباعث فساد سیالکوٹ کے تحلل پذیر ہوئی تھی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ اونکے پہر کے بازار مین آ بھی پہونچے تھے مگر نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر پنجاب تھے اونکے تعاقب مین آ کر اونکو مار کر وہان سے نکال دیا

کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تھا کہ مثال فساد شملہ و مصوری اس کوہ پر کچھ فساد نہ ہوگا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہو گیا اور یہان بھی باشندونکو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اوسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آتے تھے اور دریاے کچا کو کہ بفاصلہ ۲۰ میل دامن کوہ سے جاری ہے اور جسمین ترائی بھی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر سنکر سب میم صاحبونکو نے کوہ الموڑا کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آ گئی اور میم لوگ واپس یہان آ کر بطور سابق جاگزین ہوئین

ماہ آیندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگونکو پہر اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان معہ تین ہزار سپاہ کے کنارہ دریاے کچا پر آ پہونچا ہے اس پر پچاس سپاہی گورکھہ بسرکردگی کپتان ملول صاحب اور لفٹنٹ جیمس صاحب معہ تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آئے تھے بسرکردگی انسٹن میجر صاحب بمقام ہلدوانی جو براہ بریلی واقع ہے

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھ بھیجا کہ دشمن قریب ہین مگر شمار فوج معلوم نہین کہ کسقدر ہین یہ خبر سنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی زیر سرکردگی لفٹنٹ گریوس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم ریڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملیشیا کو حکم ہوا کہ جسوقت توپ اطلاعی سر ہو اوسی وقت روانہ جنگ گاہ کے ہون

تمام افسران رخصتی معہ کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ الموڑا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہون مگر دیکھو کہ تمام خیالات سرو مرغیونکے اور رونہا ہاے رم کی اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کی جو ناگوار تھے مگر اسباب مین باندھے جاتے تھے ایک دوسری چٹھی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہو گئی مضمون اوسکا یہ تھا کہ سبب اندیشہ تھا باطل مذکور سابق کا یہ تھا کہ چند زمیندارون نے بندوقین واسطے بھگانے شیرون کے سرکین تھین جنپر گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا مگر نینی تال مین ایکمرتبہ اور بھی اندیشہ ہوا یعنی بتاریخ ۱۰ ستمبر خبر آئی خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہان وارد ہو گئے باستماع این حال وسواسی سپاہ گورکھہ اور سپاہ نو بھرتی اور باقیماندہ سواران ہشتم رسالہ غیر آئین معہ ایک دستہ فوج ملیشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گئے

بر وقت زیر کوہ پہونچنے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئین یعنی مفسدین نے ایک گانون جلا دیا تھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھہ گودام کو بھی آگ دے دی تھی اور قریب یکصد و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضائع کر دیا تھا جبکہ یہ فوج آگے بڑہی تو اسنے بھی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنون کے قبضے مین ہے اور وہ مستعد پیکار ہین اس فوج مین اب طیاری حملہ کرنے کی ہوئی اور ہماری یہ جزوی فوج بآئین شائستہ و طریق بائستہ قدم زن پیشتر کی ہوئی سامنے تو سواری رکھی گئی اور سکرمشہ یعنی سپاہ منتشر دو نو جانب بنگلو نمین دیکھتے ہوئے جاتے تھے اور فوج وسطے بآئین قواعد راستہ پہ قدم زن تھی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اوسکے سامنے دشمن بھی صف بستہ کھڑے تھے پانچ یا چھ جھنڈے لہرا رہے تھے اونکی تعداد شمار نفری اسوقت مین ناممکن تھا مگر از روے اخبار دنکے اور اطلاع کے اور اونکی شوکت اور شان سے معلوم ہوتا تھا کہ کم از پانصد و پنجاہ یا شش صد آدم جنگی نہونگی ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تھی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پہ پہونچی تو سوارونکو حکم ہوا کہ سامنے سے راست و چپ ہو جاوین اور گانون کے گرد ہو کر دشمن کا عقب مارین اور سپاہ پیادہ اونکے آگے سے حملہ آور ہو گی جسوقت دشمن نے یہ ترکیب دیکھی اونمین بھی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ حرامزادے تاب نہ لاکر متفرق ہو کر فراری ہوئے اور اب تماشا ہوا کہ شجاعان گورکھہ قدم دو چند بڑہا کر حرامزادونکو لے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیونکو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دونو جانب راستے کے نہایت گنجان تھا دشمن جھاڑیون مین بھاگ گئے مگر گورکھہ نے بھی لیقاعدہ سکرمش منتشر ہو کر اونکا تعاقب کیا اور جہان جو ملا مین اوسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے ادہر سوارون نے بھی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تھا اور اونکو گھیر کر قیمہ قیمہ کر ڈالا تھا قریب ۴ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر پڑتا تھا کیونکہ جو بچکر بھاگ گئے تھے وہ جنگل مین چلے گئے تھے اور جنگل ایسا گنجان تھا کہ اونمین تعاقب

شہر مکین تھا اور سپاہ پیادہ نے دشمنونکا تعاقب وہان تک کیا جہان تک اونسے ہوسکا

ملتان

بوقت آنے خبر فسادات مقامات مختلف سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جنکو افسرون نے بھیر دیا تاکہ اونکے شامل ہون مگر وہ نہوئے سوارون نے یہ سب حال بیکیم وکاست انچے کماندنگ افسرون کے گوشگذار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمپنی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کے جمع ہو اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیونکو بخوبی سمجھا دیا گیا کہ کارتوس وہی ہین جو تیس برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اون سب کے فہم مین بھی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوئے

بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اونسے دریافت کیا گیا کہ اونکو کچھ عذر ان کارتوس مین باقی ہے یا نہین کسی نے عذر پیش نکیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل مین آئی کہ ناگہانی فساد سے بھی کچھ اندیشہ باقی نرہا خزانہ قلعہ مین بھیجا گیا اور توپخانہ بھی قلعہ ہی مین رکھا گیا جو پہرے بلیٹن پولس کے تھے اونکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جاکر اپنی چھاونی مین رہین سواران پولس بھی جو باہر تعینات تھے وہ بھی ملتان مین طلب ہوئے

شروع ماہ اگست مین ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ نے کچھ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نمک حلالی اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوئے دونو رجمنٹ ہائے مذکورۂ بالا یعنی ۶۲ و ۶۹ کے ہتھیار لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی ۶۰ رجمنٹ کے توپ سے اوڑائے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہوگیا تھا کہ دونو رجمنٹ مذکورۂ بالا نے ارادہ مصمم کیا تھا کہ فساد کرکے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا ہونے نپایا

ایک واقعہ نگار باقیماندہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بھی گھاٹون پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بھاگ کر گھاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے نبتلا سکے تو اوسکو گرفتار کرو آب تباریخ ۱۰ جون کچھ علامات فساد کے رجمنٹہائے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتھیار چھین لینے چاہیے اور میجر چیمبرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے ایسی خوبی اور اسلوبی سے اونکے اسلحہ لیے کہ ایک قطرہ خون بھی نگرا جب ان دونون رجمنٹونکے ہتھیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تھین جب یہ امر ختم ہوچکا تو افسرونکی یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وردی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع دہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر تاہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اوسکی تحقیقات ہوکر جرم بغاوت اوسپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش مین روبرو سب سپاہیونکے توپ سے اوڑا دیا گیا اور کئی سپاہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسیطرح اوڑائے گئے

بماہ ستمبر اقوام خانہ بدوشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تھے کچھ فساد کیا اونہون نے تحصیل ہڑپا اور تھانہ کا نولیا

چند دیگر مقامات پولس پر جو براستہ ملتان درمیان مقامات دو برجی اور گوگرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہاں سے تین دستہ فوج
بسرکردگی میجر چیمبرلین صاحب اور کپتان کسن صاحب اور کپتان ہیوکسن صاحب روانہ ہوئی اور بتاریخ ۲۰ – سرکشونکو شکست فاش دی
اونکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بھی برکیلی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوگرہ کام آئے اور انکے ہمراہیوں نے
اونکو چھوڑ دیا تھا اور وہ تنہا لشکر میں رہ گئے تھے اسی اثنا میں اس واردات کے کپتان کسن صاحب دستہ جسمین ۸۰ سوار اور ۱۰۰ پیادے تھے
مفسدین بمقام جھلیر حملہ آور ہوئے تھے اور اونکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخرکار تاب نہ لاکر مفسد فراری ہوئے اور بمقام
جھلیر قبضہ فوج کسن صاحب میں آگیا سوائے ان اقوام کے ایک اور قوم نے جو تمام کہرل مشہور تھے بسرکردگی احمد خان
کچھ فساد برپا کیا تھا مگر کچھ فوج لاہور سے اور کچھ ملتان سے وہاں گئی اور احمد خان گرفتار ہو کر قتل ہوا اور بعضے گرفتار ہوتے ہی
تمام قوم منتشر ہو کر بھاگ گئی اور پھر آکر اونہوں نے اپنے تئین سپرد اولیائے دولت سرکار کردیا

فیروزپور

بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ آمادۂ فساد ہیں اسلیے تمام میم لوگونکو اور
عیسائی عورتونکو ہدایت ہوئی کہ میگزین میں جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گئی ہے جاکر رہیں اور دونوں رجمنٹہائے مذکورہ بالا اور رسالہ ۱۰
غیر آئین کی اپنے اپنے میدان پریڈ پر پریڈ ہوئی

رسالہ متصل دیوار آرسنیل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاونی گورہ جاکر قیام کریں اور
۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جاکر مقیم ہوں مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو اونہوں نے
وہاں کوچ کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقیں بھر کر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہاں جاکر شمالی و مغربی برج
میگزین پر جاکر کھڑے ہوئے اور دلمین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر میں تھی کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو میگزین
کے اندر تعینات تھی اونکو اطلاع دی کہ اوس برج میں رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصوں نے یہ سامان مفسدین کے
پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر باہری دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے یہاں یہ بھی بیان کرنا چاہیے
کہ قبل از پریڈ کے ایک کمپنی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین میں واسطے بدلنے کمپنی
۵۷ رجمنٹ کے جو وہاں تعینات تھی روانہ ہوئے تھے اور اگر انکی ہوشیاری مدد نہوتی تو مقام فیروزپور کچھ عرصے کے واسطے
ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین میں گھس گئے اونہوں نے خوب شور و غل کیا اور اوس
دروازے کی طرف روانہ ہوئے جسمین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے
اونکو وہاں سے نکال دیا اسطور پر کہ سب نے ایک مرتبہ اونپر بندوقیں سرکین جنگی گوروں سے قریب بارہ مفسد مارے گئے اسکے بعد
وہ وہاں سے بھاگ نکلے اس ہنگامہ میں کرنیل ریڈمنڈ صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بجانب عرب
اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جاکر اڑیں مگر اسمین بھی اونہوں نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے
اونکو ہر جگہ سے نکال دیا آخرکار مفسد دیوار پر سے باہر کود پڑے اور گورہ سپاہی نے اونکو مارکر خندق میں نیچے گرا دیا فوج قلعہ داریکی
کمک کو دو کمپنی اور سپاہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپیں زیر حکم لفٹنٹ انجیلو صاحب کی آئین اب جو کمپنی ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کی

کے

قلعے مین تھی اونسے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوئے یعنی اونھون نے ایکروز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بھرنی شروع کین مگر لفٹننٹ انچلو صاحب نے اپنی دو توپین اونکی جانب درست کین اور اونمین گراب بھرنیکا حکم دیا اس تدبیر سے جب ۵۷ رجمنٹ شاہی اونکے ہتھیار چھین لیے اور اونکو قلعے سے باہر کردیا ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روانہ ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اوٹھالیگئی اور قبرستان مین جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجا کر ڈال دیا شب کو قریب دوسو مفسد واپس چھاونی مین آئے اور تین دن بنیش مین سپاہی یکجا ہو کر آگ لگانے مین مشغول ہوئے گرجا گھر پروٹسٹنٹ کا اور گیسیے رومن کیتھلک کا جلا دیا اور اسیطرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹ گھر اور ریلیار و گھر اور بنگلہ ہاے افسران اور بانڈ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان بلوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلنڈ صاحب کا اور میجر باروی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور لفٹننٹ بیلی صاحب کا بنگلہ جلا دیا اور ریڈ صاحب کا بنگلہ مسمار کردیا اور بلعل صاحب کا مکان توڑ ڈالا لفٹننٹ کینڈی صاحب کا بنگلہ جلا دیا غرض کہ کل انکے بنگلے جلا کر خاک کردیے اس آتش زدگی مین کسیے اونکو منع نکیا اور نہ کوئی اونکے پرروا آیا مگر جب گرجا گھر رومن کیتھلک کا جلانا شروع کیا ہیوس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اوسکے مرنے سے سب خائف اور خوف زدہ ہوگئے روز دوم مفسدین نے لوٹنا مکانات افسرانکا شروع کیا مگر ایک دستہ ۶۱ رجمنٹ شاہی اور دہم رسالہ نے بھی آکر اونکو نکال دیا اور چند اونکے آدمیونکو مار دیا

قریب سات بجے صبح کے اوسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۵۷ اور ۴۵ رجمنٹ کا مفسدین کے ہاتھ نہ لگ جاوے توپخانے دونو سے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولی اوسمین ماری کہ وہ سب میگزین اوڑگیا اوسی روز ۴۵ رجمنٹ کے ہتھیار چھین لیے اور مفسدین ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی نے جو قریب دوسو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اور نیز اپنے تئین سپرد سرکار کردیا۔

ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ جو میجر پارسدین صاحب نے خاصکر واسطے شہر کے بھرتی کی تھی شہر مین تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ مع عیال و اطفال کے میگزین مین آگئے صرف کوٹ صاحب اور ہیوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانو مین رہے مگر اونھون نے اپنے مکانونکی سب طرح مضبوطی کرلی تھی اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانونکو خوب مضبوط کرلیا تھا اور وہ بھی میگزین وغیرہ مین نہ آئے

یہان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور اون سوارون نے جنکو میجر پارسدین صاحب نے بھرتی کیا تھا بہت کارنمایان کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی بریگیڈیر انس صاحب اور میجر پارسدین صاحب اور کپتان پویس صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان مر صاحب کے مع جنرل کورٹلنڈ صاحب کے وقت فساد مفسدینکے مستحق تعریف اور توصیف کے ہین

ایک روز رپورٹ سے حال ۱۰ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۰ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ وہ چھاونی سے کوچ کرکے بفاصلہ ایک میل سڑک کلان پر قیام کرین بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی با انتظام تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سواے کوٹ کے لین مین چھوڑ گئے اور بوقت وارد ہوتے

مقام مقصود پر پہنچے کاروبار شب باشی مین مشغول ہوئے اور درباب سوخت کرنے چھاونی کے اونہون نے کچہ نکہا ہو بہ قلیل گذرا ہوگا کہ میگزین رجمنٹ کا اوڑا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچہ جادۂ استقلال سے علیحدہ ہونے کو تھے مگر سپاہ اونہون نے یہ سنا کہ یہ واقعہ بحکم صاحب بریگیڈیر عمل مین آیا ہے وہ پہر قائم ہوگئے اور اپنے خیمہ وغیرہ نصب کرنے لگے تھوڑے عرصہ کے بعد بریگیڈیر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکار یہ ہے کہ ساری رجمنٹ اپنے ہتھیار دیدیوے یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوئے اور آپسمین سرگوشی کرنے لگے بعد ازین کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیون واسطے حوالہ کردینے اسلحہ کے کہا اور شاہی کمپنی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتھیار سب سپرد کردیے ایک لمحہ نگذرنے پایا تھا کہ صاحب کمانیر مذکور نے دوبارہ اونکو اسلحہ حوالہ کردیے اور اونکو بریگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لیگیا وہان بہی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتھیار حوالہ کردیے اور موافق حکم کے اپنی چھاونی مین گئے اور اونکے افسر بہی اونکی ساتھ لین مین گئے بہت عرصہ اونکو چھاونی مین وارد ہوئے نگذرا تھا کہ تمام چھاونی ۶۱ رجمنٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے بہر گئی یہ لوگ تہا قریب ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جنہون نے نرغہ چھاونی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان رجمنٹ ۵۷ جو اپنے مقام پر تھے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہوگئی اور اونکے ہندوستانی افسر انکو جو گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گھبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور اونمین سے قریب دوسو پچاس یا دوسو ستر سپاہیون کے وہان سے دوڑ پڑے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ بریگیڈیر صاحب پر گئے اور اپنے ہتھیار حوالہ کرکے اپنی چھاونی مین واپس گئے بعد ازین اونکا طریق اور رویہ مثال سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر اونمین سے کار سرکار پر موجود ہین

بتاریخ [illegible] باقیماندہ سپاہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کے جنمین نو سردار اور ۱۳ حوالدار اور ۱۰۰ سپاہی تہی ہتھیار چہین لیے بعد ازان بوقت نو ساخت اگلے صبح ایک بازو ۶۱ رجمنٹ شاہی کا جسکی ہر دو جانب تین تین توپین رکہی گئین تہین اور ایک دستہ سواران رسالہ سوم میدان مین آئے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوئے بجانب راست جمائی گئی اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب چپ کہڑی ہوئی اسلحہ سے تین ضلع ایک مربع کی بنائے بعدہ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹنٹ ہوگن صاحب کوارٹر ماسٹر ۴۵ رجمنٹ کے سامنے آگے بڑہکر اور روبرو ۴۵ رجمنٹ کے کہڑے ہوکر باواز بلند وزبان صاف اور بامحاورہ اردو مین حکم صدر سنایا اور ۵۷ رجمنٹ کو بہی حکم سنایا گیا بعد ازان سپاہیان ۴۵ رجمنٹ کو جو مفسد ہوگئے تھے حکم ہوا کہ سیدہے ہوکر چھاونی سے باہر چلے جاوین اور [illegible] اور دستہ رسالہ دہم اونکے ہمراہ ہوا

ایسی تابعداری اور نمک حلالی دیکہکر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جس نے اسوقت ایسا کار نمایان کیا یعنی مفسدین کو باہر نکالا اور آپ جادۂ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہوجاویگا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصہ کے بعد یہ بہی سرکار سے برگشتہ ہوکر مفسدین مین شامل ہوا

رسالہ دہم نے بہی آخر کار پیروی اپنے بہائی مفسدین کی کی اور نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی سالوتری ولایتی کو

تا ہر فراری ہوئے کل کے روز گورہ لوگونکو اور خصوصاً گولندازونکو کھانے پر دیکھا اور اس موقع کو مفید تصور کر کے یہ رسالہ ایکبارگی توپون پر گرا اور موجود دو ایک گورے وہان تھے اونکو قتل کیا لیکن جو جزوی سپاہی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی کی وہان موجود تھی حال فساد کا دیکھکر مفسدین پر حملہ آور ہوئے اور توپین اونسے چھین لین اور اشارات اطلاع دہی فساد ظاہر کیے اس پر توپین میگزین کی سر ہونی شروع ہوئین اور گراب اور کانسٹر لوگون سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نلاکر رو بفرار لائے اور جو گھوڑا اونکو ملا اوسپر سوار ہوکر بھاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اوسکو قتل کیا اور تمام شہر مین منتشر ہوگئے مین نے سنا ہے کہ صاحب برگیڈیار دو ایک افسر بمشکل مفسدین سے جان بر ہوئے جو سواران مفسد کہ گھوڑون سے جدا ہوگئے تھے جہان کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی وہان پر متواری ہوئے لیکن سپاہ فیوزلیر اور ستم رجمنٹ پیادگان پنجابی نے اونکو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا بعد از پاک کرنے بازارونکے یہ ارادہ ہوا کہ اونکی چھاونی کی تلاشی کرنی چاہیے اور قبل ازانکہ یہ وہان پہونچین دیکھتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایکسو پچاس یا ایکسو اسی سوارونکا اپنی پیٹھ پر بفاصلہ قریب دو سو بیس یا دو سو پچاس قدم کے روبرو چھاونی کے بآرام تمام بلا وسوسہ یا دغدغہ گشت کرتے ہین اور تھوڑے عرصہ کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلوارونکو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب قتل ہوتے باعث نہ پہونچنے توپونکا یہ سنا گیا کہ سائیس درابی موجود تھے اونہون نے آگے بڑھانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پہونچین اب وہ سائیس وغیرہ سب قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار نکوہیدہ کو پہونچین گے

مسٹر شوار صاحب متعلقہ سڑک آہنی کی چٹھی سے مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۳۰ یا ۴۰ سوار اول بلکر توپون پر اور توپخانے کے مقام گارد و اصطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوئے اونہون نے اول ہی بندوقونکو جو گارد توپخانہ کی تھین لے لیا اور من بعد ارادہ قبضہ کرنے توپونکا کیا کہ توپین لیکر چھاونی گورہ پر سر کرنی شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتھ بھی پڑ گیا تھا اس عرصے مین گولندازان گورہ جو بارک متصلہ مین کھانا کھاتے تھے امداد کو پہونچے اور اونکی کمک کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپین مفسدون سے چھین کر اونپر سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چھوڑ کر اپنے گھوڑون کی جانب جو روبروے توپخانے کے کھڑے تھے بھاگ گئے۔

اول جسنے مفسدین پر گولی ماری تھی ایک گورہ مسمی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رجمنٹ بارک متصل مین قیام پذیر تھی اسواسطے یہی اول توپخانے کی کمک کو پہونچے تھے کیونکہ بارک سے نکلتے ہی اونہون نے فیر اپنی بندوقونکا مفسدین پر کیا اور بعد ازان توپون پر گرے

سپاہ فیوزلیر بفور سننے خبر کے اپنی بارک سے بھاگے مگر اونکی بارک دوسرے سرے چھاونی پر تھی اسواسطے جب تک وہ پہونچے اوسوقت تک توپین مفسدین سے گولندازون نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لے لین تھین

بیچ تعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوئے تھے اگرچہ سپاہ کے ہتھیار لیے تھے مگر تاہم تعجب یہ ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیگر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کی ظاہر ہوگئین تھین یہان بھی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئین تھین اور اگر حکام اونکا تدارک کرتے یا اونکی تحقیقات کرتے

تو خوب ہوتا۔

چہاونی رسالہ دہم مین شب کو قبل از فساد کچھ غل اور آواز ایسا یا کہ گادی غیر وقت سماعت مین آئی تھین اور گھوڑے اصطبل سے
باہر معلوم ہوتے تھے اب اوسکا سبب معلوم ہوا کہ اوس شب کو عورات سپاہیان فیروز پور سے روانہ کی گئی تھین

چند سواران جو نمک حلال اور باوفا مشہور تھے اونکو قلعہ مین لایا تھا کہ اونکی بیان کیجے کل شب کو اونکے ہی صاحب افسر ون نے
اونکی رخصت کرائی اور جب وہ دروازے کے باہر جانے لگے تو چند سواروں کے بستر ون مین سے چند ضرب پستول گر پڑی اور
گورون نے اوٹھائی اسکی اطلاع صاحبان گورہ سے اپنے افسر کو کی اور صاحب افسر نے اونکو حکم دیا کہ تم ان پستولو نکے ذمہ دار ہو

ایک وقائع نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی کچھ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے جو اسوقت تک
نمک حلال اور وفادار تھا اور جسنے فساد جہاں سے مذکورہ بالا مین کیسے کیسے کارہائے نمایان کیے تھے ظاہر ہوئی اور اسی سبب سے
اونکے ہتھیار چھین لیے گئے سواروں نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلوارین دے دین اور ہمین سبب کچھ ضرورت تدابیر
سخت اور درشت کی نہوئی کچھ عرصے بعد یعنی بتاریخ ۱۹ ماہ اگست سوار بے اختیار ہو کر مصدر حرکات مفسدانہ ہوئے
اونہون نے اس تاریخ توپخانہ کپتان وڈرک صاحب پر بدین خیال حملہ کیا کہ اوسکو قبضے مین کرلین اور قلعہ پر گئے اور وہان جو
گورہ سنتری پہرے پر تھے اونکو قتل کیا اور دو توپین قبضے مین لاکر اونکا رخ بجانب چہاونی گورہ جو اوسوقت کھانے پر تھے پھیر کر
فیر کرنا شروع کیا مگر گورے فوراً اوٹھ کھڑے ہوئے اور مفسدین پر حملہ آور ہوئے اسی عرصے مین ۶۱ رجمنٹ شاہی بھی موجود ہوئی
اور سب مفسدین کو وہان سے مار کر بہگا دیا اور بمبئی کی فیوزلیر جو وہان آگئے تھے اونکو تعاقب مفسدین کا حکم ہوا اور توپخانہ
میگزین بھی بخلاف مفسدین کام مین آیا اور اونکے گولوں سے اکثر سوار اور گھوڑے سرکاری مارے گئے قریب دو سو گھوڑے
سوارونکو ملے اور وہ سوار ہو کر بھاگے راستے مین نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اونکے روبرو آتا
وہ گویا اپنی موت کے سامنے آگیا تھا چار سوار بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے تاکہ قیدیونکو رہا کرین مگر جو سکھہ سوبع نمبر ۱۴ رجمنٹ کی وہان
موجود تھے اونہون نے یا امر ہونے دیا بلکہ ایک شخص کو اونمین سے گرفتار بھی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب کا
بہرا یعنی کہار تھا اس ہنگامے مین بریگیڈیر انسدین صاحب بہت مشغول اور مصروف تھے صاحب ممدوح اول لین سواران مین گئے
بعد ازان جہان جہان ہیم لوگ اور بچے تھے اونکو جاکر دیکھا پھر جیلخانے مین گئے اور وہان گارد وغیرہ کا سب بندوبست کر کے
مقام کچہری کو گئے بعد ازان جو کپتان سیلمن صاحب نے نئی بہرتی کی تھی اوسکی افسری لیکر تعاقب مفسدان مین روانہ ہوئے
مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سواران کا غیر ممکن تھا اسواسطے اونکو چھوڑ کر سواران مہاراجہ پٹیالہ ہمراہ لیکر اونکے تعاقب مین گئے
اور چونکہ اونکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے مفسدین کے نتھی لہذا وہ اسطرح پر اونکے تعاقب مین رہے
کہ اونکی حرکات دیکھتے جاتے تھے اور اونکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اس سے غرض یہ تھی کہ جب اور کمک
آوے تو مفسدین کی تلاش نکرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جاکر مفسدین جنگل وغیرہ مین منتشر ہو کر بجانب پکتیسر
بھاگ گئے اور اسطور صاحب ممدوح کی نظر سے غائب ہو گئے اور توپین جو وہان پہونچی تھین اونسے بھی کچھ فائدہ مترتب نہوا
تعاقب مفسدین کا موضع جالیوالہ تک کیا گیا یہ مقام ۹ میل کے فاصلے پر چہاونی سے ہے اور یہان بخیال اسکے کہ آگے جانا

بے سود ہے اونکی پیروی نکی تو جب سوارون نے دیکھا کہ اب اونکے تعاقب مین کوئی نہین ہے پھر جمع ہو کر بآئین شائستہ رسالونکے بجانب دہلی روانہ ہوئے

وقائع نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر سوء انتظامی افسر فوج کی ظہور مین آئی ورنہ اسقدر فساد بھی نہوتا بد انتظامیونکا مفصل حال لکھنا اور اوس صاحب تک جرم کو پہونچانا جو اسمین اصل کار پرداز تھا مناسب نہین اسواسطے اتنا ہی بیان لکھنا کافی ہے کہ برگیڈیر انس صاحب کار فوج سے موقوف ہوگئی

اس مقام پر چونکہ میجر باسدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہے اسواسطے بدانست راقم اگرچہ مختصر حال صاحب موصوف کا بیان درج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اسواسطے لکھتا ہون کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈپٹی کمشنر گوگیرہ کے تھے اور وہانسے رخصت ولایت جانیکی لیکر بمقام فیروزپور اس خیال سے تشریف لائے تھے کہ یہان سے بسواری کشتی دریائے ستلج کا سفر کرکے سندھ کو تشریف لیجاوین اور وہانسے براہ بمبئی ولایت جاوین مگر ہنوز بندوبست کشتی سواری کا نہوا تھا کہ فساد دہلی اور میرٹھ مین شروع ہوگیا اسکا حال سنکر صاحب ممدوح کو جوش شجاعت دلمین آیا اور خود چٹھی اس مضمون کی لکھکر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت نجاوینگے چونکہ اونکی درخواست جوش طبیعت سے تھی اسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین رہے اور وہان ایسے ایسے کارہائے نمایاں اونسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین وآفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوئے

روہنی

بتاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نواخت نو گھنٹہ شب میجر میک دونلڈ صاحب کمانڈنٹ رسالہ پنجم اپنے بنگلے کے حاطے مین مع سر نورمن لیسلی صاحب اجیٹن اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کے چائے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دھوتی لگائے ہوئے اور تلوارین ہاتھ مین لیے ہوئے اونکے پاس آئے اور ایکدفعہ مارنا شروع کیا

سر نورمن لیسلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹھے تھے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازان کئی اور زخم اونکو لگے میجر میک دونلڈ صاحب کے بھی زخمہاے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونون صاحبون نے کرسیان آگے کرلین اور اپنے تئین بچاتے ہوئے اونکو دروازے سے باہر کر دیا مگر سر نورمن لیسلی صاحب کے ایسے زخمہاے کاری لگے تھے کہ وہ آدہ گھنٹہ بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو میجر میک دونلڈ صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے

بتاریخ ۱۲ ماہ حال لفٹنٹ سر نورمن لیسلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چائے پینے آئے قریب ۹ گھنٹہ تو بجنے باقی تھا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اسواسطے اوٹھے کہ بنگلے مین جاکر گھنٹی کو کنجی لگادین کہ یکایک اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی مین صداے پا گوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے مین یہ سنکر اوٹھنے ہی کو تھا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اوسکے بعد مین نے کرسی اوٹھائی اور اوس سے او تین شخص جو مجھپر مارتے تھے روکے اور کرسی سے ایسا دھکا ایک آدمی کو مارا کہ وہ متوحش ہوکر بھاگا اور اوسکے پیچھے باقیماندہ دو آدمی بھی بھاگ گئے

میں خون میں تر ہو رہا ہوا بنگلے کی طرف چلا تاکہ زخم دھوؤن اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دو زخم پیچھے کی طرف لگے ہیں ایک بازو پر اور دوسرا کولہے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع میں پڑے ہوا ہے اوسکو اول ہی زخم کاری لگا ہوگا کہ جسکے سبب وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا تھا کیونکہ بعد ازان جتنے زخم لگے تھے سب پیٹھ پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پیٹھ کاٹ کر شانے کو زخمی کر کے استخوان سینہ تک پہونچا تھا اور کئی زخم سر پر لگے تھے مگر اسوقت تک ہوش میں تھے اور جب میں اونکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے میک ڈونلڈ اسطرح پر مرنا بڑا سخت ہے اور کیا ہوئے میری بی بی اور بچے تمہارا کیا حال ہوگا میں نے اونسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہیں اب تم کسیطرح کا فکر نکرو تمہاری بی بی اور بچوں کے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر اونہوں نے خدا کا نام لیا اور آنکے زخم کا [illegible] تادم واپسین رہا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے

یہ شب تاریک تھی اور ماہتاب بھی طلوع نہیں ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ حرامزادے ہمارے بنگلے تک آگئے تب تک ہمکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چونکہ یکبارگی یہ حملہ ہوا اور کچھ شور و غل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ میں یہ واقعہ ختم بھی ہو چکا تھا کسیکو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکر تک بھی اوسوقت تک اس واقعے سے خبردار نہوئے جب تک ہم اونکے سامنے خون آلودہ نہ گئے اور جب اونہوں نے یہ حال دیکھا تو ایسا گھبرائے کہ کسی میں جرات اتنی نہ تھی کہ چھاونی میں جاکر سب رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اوس چھاونی میں موجود تھے اونکو حکم طیاری کا دیوے

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اس حرکت کو نہایت قبیح بیان کرنے لگے

بسبب تاریکی شب کے کچھ سراغ اون حرامزادوں کا نہ ملا چند سوار لیوگڑھ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر وہان سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد لفٹنٹ کوپر صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی مع پچاس سپاہیوں کے آکر وارد ہوئے مگر میں نے اونکو کہا کہ تم واپس جاکر اپنے مقام پر ہوشیار ہو میرے پاس جو سوجوان ہیں وہ بقول اون سواروں کے جسقدر مفسد آوینگے اونکے تدارک کے واسطے بہت ہیں

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہیں کہ ہم دونوکو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہیں لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپڑی کی اوپر کی ہڈی کٹ گئی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھسے زیادہ نہیں لکھا جاتا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ میں لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنہوں نے ہمکو زخمی کیا اونکی صورت سپاہیوں کی سی تھی مگر وردی نہ تھی آج میں نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر میں پھرتے ہیں اور اقوام سنتھال کا ذکر کیا کرتے ہیں اور غالب ہے کہ اونہوں نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالیں گے تو جتنے سپاہی اونکے ہیں وہ سب پیدل ہوکر ہم میں آشامل ہونگے اور اگر شامل نہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بروقت لڑائی نکر سکیں گے جو بسر کردگی افسران مذکور کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب اور میں دونو خدا کی قدرت سے بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہیں معلوم ہوتا

کہ

کہ وہ تینون کس واسطے بھاگ گئے کیونکہ ہم تو اس حالت مجبوری اور بیکسی مین تھے بھیڑ اونکا بھگانے والا سواے خداے حقیقی کے
اور کون تھا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور ہتھیار اونکے دیکھین سب صاف تھین اور کسی پر کوئی دھبہ نہ تھا
آخرکار وہ تینون آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گئی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ رسالہ پنجم کے تھے مگر
باعث اونکے اس حرکت قبیحہ کا ابتک معلوم نہوا

حصار

تاریخ ۱۲ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہان نہ پہونچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دلمین
گذرے مگر اصل باعث اسکے معلوم نہوا تا تاریخ ۱۳ خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کرکے شہر دہلی پر قبضہ کرلیا اور
انگریزون اور دیگر عیسائیونکو قتل کیا یہ خبر سنکر ویڈربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اوٹھوا کر قلعہ مین بھیجدیا
اور آپ مع عیال و اطفال بنگلہ ڈیوبرگ صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ مین نقل کرکے ہمراہ جیلر صاحب کے رہنے لگے
خزانہ پر پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ باردیل صاحب ایجوٹنٹ سپاہ ہریانہ مع میم صاحبہ کے ویڈربرن صاحب
کے ساتھ رہتے تھے اور اسی سپاہی ہانسی سے واسطے کمک کے آئے اور جو سوار نواب دادری بسر کردگی شیخ نورخان رسالدار
آئے تھے اونکو باغ مین جگہ دی اور بیس سوار نو بھرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارد کچہری تحصیل
اور کچہری صاحب کلکٹر مین تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر و امنیت ضلع کے تا تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوتے رہے
قبل از فساد دس پندرہ روز تک نوسپاہی اور چپراسیونمین سے کسینے کچھ علامت فساد کی ظاہر نکی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کو
بنا بر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسسٹنٹ شیردل مقام لادوانی جو شہزادہ سب
ملازمین پر رشک کرتا [illegible] کیا ہے کہ اونکے ساتھ ہوکر آمادہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات و
عادات مائل نہ ہوا [illegible] آتی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ویڈربرن صاحب نے پچاس سوار نواب دادری [illegible] کیے
مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد ازان وہ بھی مفسد ہوگئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی کرنے سوار دنگلی کی
اور نئے سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی
اندر قلعہ کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا تھا اور سواے اسکے وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اس مقام پر
رکھے گئے تھے جہان سے کسی طرحکا اندیشہ حملہ متصور تھا

یہ خبر مشہور تھی کہ ۲۴ ماہ مئی روز عید کو فساد ہوگا مگر اوس روز سواے تکرار فیمابین اقوام ہندو گراد ربانی اور کچھ نہوا تا تاریخ ۲۹
قریب نو ساعت یکہ و نیم گھنٹہ روز سرکشی جگر خون کن و دلشکن شروع ہوئی اول چند سواران دادری راستہ ہانسی کی طرف سے
آتے ہوئے نمودار ہوئے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر کے گئے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سوار
منجملہ پچاس سواران دادری جو بار دوم آئے تھے شامل اونکے ہوگئے بعد ازان وہ سب جمع ہوکر جانب جیلخانہ قدیم روانہ ہوئے
وہان بھی گارد کی سپاہ اونکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جیلخانہ کھولدیا تمام قیدی آزاد ہوئے اسپنے مقسد بجانب کارخانہ

یہان تک پچاس قیدی کام پر رکھے گئے اور باقیماندہ سوار اسطرف [illegible] روانہ ہوئے کہ جانے کے قیدی بھی آزاد ہوئے اور سب کارخانہ جیلخانہ اور قیدیون کے تمام اسباب جو جیلخانہ مین قیدی بناتے تھے لوٹ لیا بعد ازان [illegible] صاحب اور جافری صاحب بنگلہ مین گئے اور سمیہ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والون سے جو چپراسی نگہر اور دس چپراسی پلٹن کے تھے پوچھا کہ صاحب اور اونکے عیال و اطفال کہان ہین اونھون نے جواب دیا کہ باہر ہین یہ سنکر مفسدین نے اونکو خوف دیا مگر قابو [illegible] نہین کہ مفسدین نے دھمکایا ہو یہ حال دیکھکر میان [illegible] بو علی بخش [illegible] اور دو نوجوان [illegible] صاحب [illegible] تمام [illegible] قریب دو سو قدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تھا [illegible] کی میم [illegible] میم صاحب سے بھیجو [illegible] تمام [illegible] وغیرہ جو وہ لیکر نکلین تھین [illegible] اتر پڑے جافری صاحب کی میم جو [illegible] بنگلے کے [illegible] جیلخانہ قدیم مین قیدیون کو آزاد کرتے تھے اور جو تہہخانہ [illegible] نہین پہنچے تھے اور کارخانے مین آئے تھے کہ ایک چپراسی پلٹن صاحب کلکٹر کی کچہری مین آیا اور [illegible] صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیہ صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبون نے خبر سنتے ہی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکھا کہ قریب بیس سوار روانہ [illegible] مین [illegible] بھی نہ پائے تھے کہ چند جوان اون سوارون مین سے صاحب کلکٹر اور دو نوکر [illegible] صاحب کلکٹر نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اوس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف زمین پر گر کر جانحق ہوئے اور جافری صاحب کے بھی ایک گولی لگی اور وہ بھی بیحس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیہ صاحب بھاگ نکلے اور اصطبل کے ایک مکان مین جسمین گھاس رہا کرتی تھی اور [illegible] تھا جا کر متواری ہوئے بعد ازین سواران مذکور [illegible] صاحب [illegible] کے گھر پہنچے اور اونکی جانب ایک گولی بھی [illegible] صاحب موصوف [illegible] اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلہ کو آگ لگا دی اسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوئے اور پلٹن کے سپاہی ہریانہ پلٹن کے بھی ہمراہ لیکر خزانہ کی طرف جو قلعہ مین رکھا گیا تھا گئے [illegible] دفتر و الماریان [illegible] جو کچھ وہان تھا سب مردمان ہمراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر موصوف [illegible] صاحب بھاگ گئے اور جب اونکے عیال اطفال کو وہان نہ پایا تو تمام اسباب اونکا لوٹ لیا اور بنگلہ کو [illegible] نیست و نابود کیا کہ جو کھٹ اور کرسی وغیرہ بھی نکال کر لیگئے باقیماندہ مفسد بجانب قلعہ گئے اور جو سو جوان [illegible] پلٹن ہریانہ وہان مامور تھے وہ سب اونکے ساتھ مل گئے اور مفسدین نے جا کر خزانہ اپنے قبضے مین کر لیا لفٹنٹ بارویل صاحب اجیٹن کو ایک حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم بارویل صاحبہ اور میم [illegible] صاحبہ جو اپنے بچے کو لینے ہوئی تھی اور میم [illegible] صاحب کو کہا کہ کوٹھے سے نیچے آؤ مگر جب اون میم صاحبون نے [illegible] تمام [illegible] صوبہ دار کو دیتے اوسنے پھر کچھ نہ کہا اور وہان سے چلا گیا مگر چند ساعت نگذرنے پائے تھے کہ ایک چپراسی پلٹن نے جو نگہبانی کے واسطے اونکے پر متعین تھا اون سب کو قتل کیا [illegible] صاحب متعلقہ [illegible] سرکاری اور [illegible] صاحب متعلقہ پلٹن اور قلعہ سے [illegible] ڈاکٹر [illegible] اور سارجنٹ [illegible] اور میم صاحب [illegible] ایک [illegible] اپنے [illegible]

بنگلہ سب غارت ہو گئے اور ولیمسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل میں قتل ہوئے مکانات سب جلائے گئے اور مقامات کچہری
تمام دفتر اور قصبہ ہانسی [illegible] لوٹا اور [illegible] بنگلے [illegible] سب جلا دیئے گئے چوکھٹ اور دروازے اور شہتیر
مکانات صاحب کلکٹر اور ڈپٹی صاحب اور [illegible] صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکال کر لے گئے اور خزانہ حصار کو
اوسی شب بمقام ہانسی اور [illegible] بمقام دہلی دو سو نفر سپاہی [illegible] تھے اور چند سواران داوری لے گئے اور خزانہ
[illegible] تاریخ [illegible] بمقام حصار [illegible] خزانچی حصار سے پانچ ہزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور
پوشیدہ کسی مقام میں چھپ گیا اور مرزا [illegible] بیگ ڈپٹی کلکٹر بھی بقدرت حکم الٰہی سے بچ گئے اور [illegible] دو مرتبہ مفسدین نے
تیر و تفنگ [illegible] اونکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا

[illegible] صاحب بباعث زخمہائے کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی کے مر گئے اور ڈاکٹر
[illegible] صاحب بسلامت [illegible] پہونچ گئے اور [illegible] صاحب بیکانیر کو گئے راستے میں دو مرتبہ اونکو جانب ساکنین [illegible] نے
[illegible] دو مرتبہ یہاں [illegible] گئے ایک مرتبہ [illegible] درختوں میں [illegible] شہر [illegible] بیٹھے تھے کہ وہاں [illegible]
آن گھیرا [illegible] تھا سب [illegible] خود جان سے نہایت ایذا [illegible] بچ رہے دو دن تک یہ صاحب ایک
باغ میں مخفی رہے اور چار روز [illegible] بواسطہ [illegible] جہاں بسلامت رہے بعد ازاں [illegible] جنہوں نے اونکے
عیال و اطفال [illegible] معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہیں اسواسطے وہ وہاں سے بھاگ کر بجانب شہر روانہ ہوئے اور
سرحد بیکانیر میں بسلامت پہونچے وہاں اونکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب مع عیال و اطفال مقام [illegible] گڑھ میں محفوظ
[illegible] صاحب بھی وہاں گئے اور سکندر صاحب کو بسلامت کول [illegible] صاحب کے پاس جو بلازم مہاراجہ صاحب
بیکانیر [illegible] تین دن [illegible] اونکو وہاں نہیں ہوئے تھے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول [illegible] صاحب کے بھیجا کہ سب
صاحب لوگونکو بحفاظت معقول بیکانیر کو بھیجدیں اور کول [illegible] صاحب اونکی بڑی خاطرداری کریں سب صاحب تاریخ ۱۰
بمقام بیکانیر پہونچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطرداری سے پیش آئے

[illegible] جسکو [illegible] تھا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان [illegible] اوس شخص کا جسنے آپکو
حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تھا لکھا ہے

بعد از کھانا کھانے صبح کے میں حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور
اوسنے آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچھ غل ہو رہا ہے دروازے تک آکر میں نے دیکھا کہ صرف تین یا چار چپراسی
موجود ہیں اونھوں نے مجھے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانہ نے فساد برپا کیا اور حسب الحکم شاہ دہلی سب انگریزونکو قتل کر کے
خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا میں اپنے مکان کے کوٹھے پر جو
قلعہ سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہاں سے میں نے دیکھا کہ چند سواران
داوری کچہری کلکٹری سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہیں اور ڈانیل صاحب کا بنگلہ شعلہ ور تھا
ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روے تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت ایک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار

متعلقہ رسالہ چہارم مقیم ہانسی جس رسالے نے مقام مذکور مین سرکشی اختیار کرکے اوس پال صاحب و میم صاحبہ و سات بچونکے بتقاضاے ... واقع اسٹیشن حصار قتل کرکے بمقام حصار وارد ہوئے تھے ایک اونمین سے سیدھا جیلخانہ کو گیا جسکا دروازہ بند تھا اور سنتری وہان کا واویلا بلند ہوا کہ قیدیان کو کہا کہ جلدی سے کھولدیا اور سب قیدیونکو آزاد کرو کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا قبضہ کر لیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ سنکر قیدیان کا داروغہ امین الدین نائب داروغہ نے بلا تفتیش حال بالکل بغیر دریافت امر کے صداقت کیا کہ اس خبر تصدیق شاہ دہلی و قتل انگریز انکے دروازہ کھولدیا او قیدیونکو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گئے تھے اونمین نے دروازے پر جاکر دریچہ کی راہ سے سنتری پہرہ دار کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تھا اور اوس سے کچھ سرگوشی کی بعد ازان سنتری مذکور نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اوسنے نہ سنا پھر سنتری مذکور اپنی لین کو گیا اور وہان جاکر صوبہ دار اور سپاہیون سے کچھ کہا سنا ... پہنچے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کھولکر سوارونکو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹھی کے بندوقین طیار کیے ہوے کھڑے ہوئے اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتھیار باندھنے شروع کیے یہ حال دیکھکر لفٹنٹ بارویل صاحب زینے سے اوترکر چہاونی کیطرف ... اصل ماجرا معلوم ہو کہ اسمین ایک سپاہی نے اونکو پیچھے درخت نیم کے جو متصل چہاونی کے تھا گولی ماری ٹیلر صاحب اور ... صاحب متعلقہ پرمٹ بھی مکان سے نیچے اوترکر راہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اونپر گولیان برسنی شروع ہوئین ٹیلر صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک پہر او جنگل مین جو متصل تلونڈی کے ہے مخفی رہے بعد ازان لباس تبدیل کرکر بمقام تھانیسر روانہ ہوئے اور ہیلٹ صاحب جیند کو چلے گئے

سب میم لوگ یعنی میم ڈاکٹر ... صاحب اور میم بارویل صاحب اور میم ہیلٹ صاحب نے بام خانہ مین آپ کو پوشیدہ رکھا تھا مگر ایک حیوان مطلق ان سپاہیون مین کا کوٹھے پر چڑھا اوسکے دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ ہوئین وہ سبکو نیچے اوتار کر ... مین لے گیا سب میم لوگ گریہ و زاری کرتی تھین ڈاکٹر ... صاحب کی میم کے بغل مین بچہ تھا اور وہ ہر بار اوسکے بوسے لیتی ... تھی اور ہر طرح عجز و الحاح سے مفسدین سے پناہ و امان مانگتی تھی مگر سپاہیان اور چپراسیان پرمٹ جو شامل مفسدین ہو گئے تھے کوئی اونکی لجاجت اور سماجت پر خیال بھی نکرتا تھا

آخرکار چپراسیان پرمٹ اونکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہان غسلخانے مین اون سبکو قتل کیا غریب معصوم بچہ بغل ... مین قتل ہوا اور قطرات خون اب تک دیوار ہاے غسلخانہ پر نمودار ہین

تحصیلدار حصار بوڑھا مسن نامے کوٹھی تھانہ مین جہان وہ شخص تھا مارا گیا بخشی چوکیداران مسمی ہدایت خان نے سپاہیون کو کوٹھی مین لیجاکر تحصیلدار کو قتل کرایا اور اوسکی لاش روبرو تحصیل بازار مین پڑی تھی اور مین نے بچشم خود دیکھا کہ ... مسلمان راستے مین گذرتے ہوئے اوسکی لاش کو ٹھوکرا تے جاتے تھے

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر دیکھورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی کوٹھیون جو باہر شہر کے واقع ہین ہو گئی تھی اور جب سپاہیان بندوق چلانے شروع ہوئی وہ سوار شتران ہوکر بسلامت بمقام کرنال پہنچ گئے

سواران دادری اور چپراسی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کرکے بجانب کچہری روان ہوئے

اور ویڈربرن صاحب دس بجے سے کچہری مین تھے اور اونکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تھی مگر اونہون نے
اوسکا اعتبار نکیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکھین کون سوار ہین اس عرصہ مین سمتھ صاحب کا سائیس بگھی لیکر آیا
اور اوسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمتھ صاحب کرانی فوجداری دونو بگھی مین سوار ہوکر
بھاگے مگر سواران مذکور نے اونکو آگے سے روکا ان دونو صاحبون نے بگھی وہان ہی چھوڑ دی اور پیادہ پا بیڑ مین بھاگ گئے
جافری صاحب ایک تالاب مین چھپتے ہوئے اور سمتھ صاحب ایک جھاڑ مین اور ویڈربرن صاحب کو جب سواران نے گھیر لیا تو
وہ بجانب سپاہیان گئے اور اونسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑھے اور سپاہیان گارد سے پوچھا کہ تم ہمارے
شریک ہو یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہین بعد ازین سواران نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے
گولی ماری صحیح ویڈربرن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار دادری نے اور دونو گولی کھا کر صاحب نے
جان بحق تسلیم کی

میم سمتھ صاحب کی مع پانچ بچون کے اونکے اپنے ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے ماری گئین اور میم جافری صاحب کو
سواران دادری یعنی وہ سوار جو نئے ملازم ہوئے تھے اونہون نے باہر مکان کے مار ڈالا

ڈانیل صاحب تپروا حصار اور ہوم صاحب اسسٹنٹ اور سپر آواز فساد کی سنتے ہی بھاگ گئے مگر مس ہوم یعنی
بیٹی یا کتخدا ہوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئی تھی اور چند ملازمین تو اوسکو تنہا چھوڑکر بھاگ گئے تھے مگر بعضے اوسکے
ساتھ رہے اور اوسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور مین لے گئے اب یہ سنتے ہے کہ وہ بسلامت لاہور پہونچ گئی
جسکو نہایت خوشی ہوئی

مسلمانان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اونکے مکانات جلا دیے بلکہ اونکی کڑیان اور تختے تک
نکال کر لے گئے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری و کلکٹری جلا دیا

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے از خیا فارسی مین لکھواکر بخدمت شاہ دہلی مصحوب شتر سوار روانہ کی اور مقام
[…] مین کہلا بھیجا کہ وہان بھی فساد برپا کیا جاوے تقریب نوبخت دس گھنٹہ صبح سپاہی مذکورین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکھ ستایس ہزار
روپیہ نکال کر بیلون پر بار کرکے روانہ دہلی ہوئے

بتاریخ ۳۰ بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزاپور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سنکر بیسون وغیرہ نے ڈوگر اور قصابان
قرب وجوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش ومحسن کش
جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ تپروال ہیتو تھا قریب چند چپراسیان پرمٹ جو اوسکے علاقے مین نوکر تھے ہمراہ لیکر حصار مین آیا
اور مقام تحصیل مین فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شاہزادہ مذکور ایک شتر پر اور اوسکی خواصی مین کریم خان تمندار حصار
سوار ہوکر نکلا اور صدہا مسلمان اپنے تئین غازی قرار دیکر اور تلوار اور بندوق اور پستول اور برچھی وغیرہ جو جسکے پاس تھا ہمراہ لیکر
اوسکے ساتھ ہوئے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منادی پھروائی کہ مین حاکم
اس ملک کا ہوا اور اوسکے تصور مین یہ تھا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اوسکو بخشین گے اس خیال سے اوسنے ہر ایک کی دلنشین کیا

اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل وطیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان وشوکت وطریق
شرارت آمیز سے وہ ہر ایک کوچہ وبرزن شہر مین گیا اور قریب چوبازار شہر مین گشت کی بندوقین سیر اوسکے ہمراہ تھین اور ایک
محمدی جھنڈہ سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھہ مین جو ایک یابو پر سوار تھا اوسکی شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ
شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان وشوکت کے وہ مکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اوسکی
نہایت تعظیم وتکریم کی وہان کچھ مشورہ تا بنواخت نگھنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہان سے بعد از نماز عشا سوار ہو کر بمقام
تحصیل واپس آیا اول روز تو اوسکی اور اوسکے ہمراہیونکی دعوت کرم خان نمبردار نے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین
نے شاہزادہ مذکور اس روز رکن الدین کے گھر مین بیٹھا تھا کہ ایک غازی نے آکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کوٹھی مین
مخفی ہین اور اونکا نام شیلر او ہیلیب ہے یہ خبر سنکر اوسنے سجدات شکر بدرگاہ ایزدی ادا کیے اور کہا کہ یہ دونو کافر
خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ مین اونکو مارکر داخل ثواب ہوں یہ کہکر حکم دیا کہ میری دو نالی بندوق طیار کرکے لاؤ
اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جا کر دونون فرنگیونکو مارے مگر ڈپٹی کلکٹر نے اونکو اوسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ
باز رکھا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ مین جانا قرین عقل نہین شاید وہ دونون تہ خانہ مین سے وار کرین تو جیسا
ہوگا اسوجہ سے اوسنے ایک پہرہ قلعہ مین اور اونکے واسطے بھیجدیا اور صبح کو دوسرے روز خود سوار ہو کر اور ڈپٹی کلکٹر کو اور دیگر
اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب نہ تھے لوگ اوسکو بلاد ہانسے مراجعت کرکے بمقام کلکٹر گیا اور مقام
تحصیل مین آکر اجلاس کیا مین نے سنا ہے کہ تمام ملازمین سرکاری وہان موجود تھے اور فرد جمع خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہو کر گذری
اور ایک فہرست عملہ کلکٹری اور فوجداری کی بھی پیش ہوئی

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع بدوالا کو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بروقت جانے حصار کے وہ اپنے
عیال واطفال کو چھوڑ گیا تھا اور بتاریخ چہارم واپس حصار مین آکر سواری گاڑی سرکاری ہانسی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ وہان
جاکر شامل مفسدین سرسہ جو اوس روز ہانسی مین مقیم تھے ہووے

ایک وقائع نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو ومرد سب اسقدر ان ظالمون کے ہاتھہ سے
تنگ ہوگئے تھے کہ اونہون نے جب سنا کہ جنرل کورٹ لنڈ صاحب فوج جرار لیکر واسطے سزادہی مفسدین آتے ہین تو اونہون نے
کئی منزل پیشتر اپنے پیغام اور آدمی اونکی خدمت مین روانہ کیے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر اونکو دست تظلم معاشان سے
رہائی بخشو اور جنرل صاحب نے بھی وہ طریقہ سزادہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوخت اور تاراج کرکے کسی مفسد کو پھانسی دی
اور کسیکو توپ سے اوڑا دیا اور اسطرح سے باشندگان مفسد کو ایسی نصیحت دی کہ وہ کبھی حشر تک اوسکو نہ بھولین گے بلکہ اونکی اولاد
بھی وہی سبق پڑہتی رہے گی

نوگانون

چہار روز قبل از فساد کے میجر کرک صاحب نے سب افسرونکو حکم دیا کہ اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین
تا کہ سپاہیونکے دل مین ثابت ہو کہ ہم اونکا اعتبار کرتے ہین کل کیفیت اس مقام مین حسب تفصیل ذیل تھین

بشتم ۔ انگریز ہم کو بھی معلوم ہو گیا ہے کہ پیادہ اور سوار جو کمپنی ہندوستانی اور بازو سے جیسے ای عرض نوٹس تمام جو کہ تاریخ چوبیس اتفاق ہوا تھا فساد اور قتل ہو چکا ہے صاحب اور لفٹنٹ صاحب کے اور اطلاع قتل تمام عیسائی ساکنین جہانسی چند اعتقاد تمام ہوا نوگانوں پہنچی ہو اور شام قریب ہمین بجے سے رجمنٹ کے پریڈ کا حکم ہوا اور کپتان بکوٹ صاحب کو واقعہ سب خبر فساد وستانی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازو رست جادہ راستی پر قائم رہیگا جھنڈہ بارجمنٹ بیچ میں استادہ کیے گئے اور حکم ہوا کہ جو شخص کہ نمک کے ساتھ رہا چاہتا ہے وہ جھنڈے کے پاس آکر کھڑا ہو وے تمام سپاہی جھنڈوں کے پاس آکر جمع ہوئے تمام خاموش تھے قبل ازین ہندوستانی سپہ سالار صاحب کمان افسر کے پاس آکر بیان کر گئے کہ سپاہی درخواست خدمت کی کرنے میں تیار ہیں وقت شام فوج نے فساد شروع کیا ایم سیو صاحب ڈاکٹر نے جنکے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران وتوپخانہ کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتہر کیا ہے اور ہمین سے ہمنے حالات مرقومہ بالا انتخاب کیے ہیں اور میم صاحبہ نے جو وقت فساد اپنے فرار ہونیکا اور مصیبات سفر کا اور آخر کار بسلامت پہونچنے کا بھی تحریر کیا ہے اور وہ ذیل میں درج ہوتا ہے۔

قریب نواخت پانچ گذشتہ شام ڈاکٹر صاحب یکی ہمراہ صاحب میں سوار ہوکر مس کورٹ گھر میں گئے کہ وہاں میجر صاحب اور انکے دل سے اعتبار سپاہ دور کرین اور انکو تسلی دیں کہ اگر بالکل اور مقام میں جہان فوج ہو چلی رہنا مناسب وقت ہے وقت انکے جانے کے میں نے ہنسی کی کہ ایک جوان عمر میں ہے اب جا کر وہ میرے اپنے دروازے کے اندر قدم رکھیں گے انکے جانے کے بعد میں اپنے لڑکے کی پوشاک بدلنے لگی اور سپاہ سیاہ خوری کو بھیجی یا سپاہ بازو سے مذکورہ بالا منجملہ اسکے تقریبی گارد پہرہ جیسا رجمنٹ میجر صاحب کے پیچھے تھا میں پوشاک بدل رہی تھی اور میری آیا نے جو دریچہ کے پاس کھڑی تھی یکبارگی غل کیا کہ کیا ہوا کہ سارجنٹ میجر صاحب بھاگتے ہوئے چلے جاتے ہیں یہ سنکر میں نے فوراً باہر دریچہ کے جھانکا اور دیکھا کہ ایک سپاہی کشن تلوار اپنے سر کے اوپر رکھے ہوئے بھاگا چلا آتا ہے اور وہیں سے میں سمجھ گئی کہ صاحب بھاگے ہیں کیونکہ سپاہ نے سرکشی کی ہے یہ سنکر میں سن ہو گئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دو تو باہر تھے اور مفسدین کے دست قدرت میں میں دوڑ کر راستے پر گئی کہ دیکھوں اگر کوئی دونوں سے نظر پڑے میں نے بچوں شامد پنکھے والے قلیوں سے کہا کہ جا کر میرے لڑکے کو دیکھو مگر وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور خدمتگاروں سے جو کہا تو وہ بھی بسر کے حالانکہ وہ قریب دروازے کے کھڑے تھے اب میں نے آواز بندوق کی سنی اور میرے دل میں یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر میو صاحب شاید ہسپتال میں ہوں گے اور اب مارے جاوینگے مگر کوئی ملازمین سے خبر لینے نہ گیا اور میرا حال یہ تھا راستے پر کھڑے کھڑے روتی تھی کہ ناگاہ ڈاکٹر صاحب بگھی کو تیز چلاتے ہوئے اور چابک ہلاتے ہوئے نظر پڑے میں دوڑ کر انکے پاس گئی اور دیکھا کہ انکے پیچھے ایک میری دختر کو لیکر چلا آتا ہے میں نے جلدی سے لڑکی اور مس کو لی اور بگھی میں سوار ہو گئی ہم وہاں سے میس کو ہو کر روانہ ہوئے کیونکہ وہاں سب صاحب لوگ جمع تھے اور قریب سات آٹھ سپاہی اونکے ساتھ ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں جب میں باہر راستے پر نکلی تو میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی نے جو اپنی بندوق سے گولی ماری اور وہ میں پر پڑی مگر خیر ہم قریب پاؤ گھنٹے کے

مس کوٹ گھر مین ٹھہرے ہوئے تھے جب ہمنے دیکھا کہ سپاہی توپون کے قریب آ گئے تاچار ہم سب مس کوٹ گھر کو بھی چھوڑ کر بھاگے
اور تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک گولہ ہماری برابر سے سنسناکر نکل گیا مگر کسیکو اوس سے کچھ آسیب نہ پہونچا اول ہم اپنی بگھی پر سوار
ہوکر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند ماسٹر کی بگھی چلتے ہی ٹوٹ گئی تھی اسواسطے بلند ماسٹر کو مع میم اور بچے کے میجر کرنٹ
کی گاڑی شکرم مین سوار ہوئے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ چتر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجاے جانے سیدہے راستے سے
ڈاکٹر میو صاحب اوس راستے سے نہ چھوڑ کر جو دامن کوہ کے گرد جاتا تھا اور ہم اس راستے چلے وقت پیشتر کپتان سکاٹ صاحب
چار گولندازون کو جنہون نے کچھ کلمات مفسدانہ زبان پر لاتے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت اندیشہ ہوتا تھا
کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب مین ہون ہمکو چہار طرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تھے ہمارے بنگلے جلتے تھے شب کو اکثر
سپاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارہ کیا مجھے معلوم نہین کہ کتنے صاحب نوگانون سے چلے تھے مگر ساتھ
آٹھ افسرون کے اشخاص مفصلہ الذیل تھے یعنی اسسٹنٹ سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور اونکے عیال و اطفال اور کپتان میجر صاحب
کی میم اور ایک مس گولنداز دوسرے روز وقت صبح ہم چھتر پور مین پہونچے اور ایک سراے مین فروکش ہوئے میجر صاحب نے
ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہلا بھیجا تھا کہ میری توپین اور خزانہ سب سرکار کا ہے
بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگونکے پاس بہت کم تھا اور اسی روز کپتان سکاٹ صاحب اور لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کو
حکم ہوا کہ نوگانون واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب و تمام سامان مس کوٹ گھر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام
نوگانون کے پاس گئے او صاحب موصوف دونون صاحبان ہمکو بالا ہی بالا ہمکو بمقام مہوبا ملے جہان ہم گارن صاحب کے پاس
فروکش تھے اور گارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپے
میرے شوہر اور دیگر صاحبونکو واسطے محافظت کے دئیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات روپیہ ہم لوگون کو دو
چند صاحبون نے کچھ عذر بھی کیا تھا مگر انکار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہمپر فیر کی اب ہم یہان سے
جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہینگے سب بھاگ گئے کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس رہ گئے
اس فیر مین لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مر گئے بعد از ہماری روانگی کے مین نے دیکھا کہ جس ہوادار کے
گولی چھاتی پر لگی تھی وہ گھوڑے پر سوار رہا اور جاتا رہا اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ مہوبے کو واپس جاوین اور دس میل پیادہ رہ کے
آخرکار بصد تکلیف و شدائد مقام مذکور مین وارد ہوئے مگر افسوس کہ یہان بھی فساد ہو گیا تھا و اب ہمکو یہان سے بھی بھاگنا پڑا
راستے مین لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب لیتے تھے اور کبھی مین لیتی تھی میم سمیلی صاحبہ اس مقام پر باعث شدت تمازت آفتاب
بعارضہ سرسام مر گئی ہمارے پاس کھانا کیونہ تھا اور مین نہایت تھک گئی تھی افسرون مین سے ایک نے مجھے اپنا گھوڑا عاریتاً دیا
اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت ضعیف اور کمزور ہوگئے تھے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبا اور کبرئی کے
مر گئے اونکو وہان ہی دفن کر دیا او سارجنٹ میجر کی لڑکی عورت بھی اس سفر مین مر گئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرجون صاحب
اور اونکی میم بتاریخ ۱۰ ہمکو ملکر ہمارے ساتھ ہو گئے تھے بتاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور بتیر باجے والے ہمکو چھوڑ کر
بھاگ گئے اب چند بندوقچی ہمکو ملے اور اونھون نے ہمپر وار کیا اسواسطے ہمنے راستہ بانڈا کا اختیار کیا کہ کسیطرح

الہ آباد پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ ذیل تھے کپتان گوم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جنکین صاحب
اور لفٹنٹ باربر صاحب اور انسائن منکلٹن صاحب اور انسائن فرنیک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور گرک صاحب کمرچیرک لیا صاحب
ملازم سرکار تھے اور سمیلی صاحب اور اونکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اونکی میم بتاریخ ۳۰ ـ وقت صبح
کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوئی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھا لیا کیونکہ مین اور میرا شوہر دونو ایک گھوڑے پر سوار تھے
اور ہم دونون مین وہ بہت دق ہوتی تھی اور گلی جاتی تھی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونو بسبب
نملنے کھانے کے بہت ضعیف ہوگئے تھے اور پیاس بھی بشدت تھی قسپر تموزت آفتاب سے اور سوختہ ہوتی تھی
اور میرے پاس اور میری لوئی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کیواسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے
سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہمنے بمقام کبری پائی تھی فورًا بعد از طلوع آفتاب دیہ والے ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے اور
لاٹھی اور برچھی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوٹ صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے
گھوڑا پویہ کیا اور اونکے پیچھے لفٹنٹ فرنیک صاحب اور لفٹنٹ منکلٹن صاحب بھی بھاگے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے
اپنی لڑکی کو پھر نہ دیکھا ہم یہان سے بھی بچکر آگے بڑہے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخر کار ایک ندی پر پہونچے
تشنگی از بس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اوسکو گھوڑے پر پکڑ کر بیٹھی تھی کہ وہ گر نہ پڑے
اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بڑا اندیشہ پیدا ہوا ایک روز پیشتر اسکے مین نے دیکھا کہ طنبورچی کی بی بی چپاتی کھا
رہی تھی اوس سے مین نے ایک ٹکڑا مانگا اوسنے مجھے دیا کچھ فاصلے پر ایک نالے مین پانی نمودار ہوا اور ہم سب
اوس جانب روان ہوئے کنارۂ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہان گھوڑون سے نیچے اوترے اور پیادہ پا کنارۂ نالہ سے
اوترکر ہم سب نے پانی پیا اور شعلۂ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن تھا اور وہ ٹوپی جو مین نے پائی تھی اوسی مین
پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑونکو بھی پانی پلایا مین نے پانی لیکر اپنا مونہہ اور گردن دہوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہوگئی تھی
اور جراب باقی نرہی تھی میرے پیر چلکر سیاہ ہوگئے تھے اور اونمین آبلے پڑ گئے تھے ہم یہان گھوڑون کو پانی پلا ہی رہے تھے
کہ دو لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوئے اور ہمکو دیکھکر بولے کہ یہان سے چلے جاؤ ہم سب کو
نہایت خوف اونکا غالب ہوا اور وہانسے سوار ہوکر فراری ہوئے سارجنٹ کرجوف نے ہمارا گھوڑا پکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے
مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور پھر آپ بھی سوار ہوئے مین نے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے مین مین گھوڑے سے
یکایک گر پڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کے
تھوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجھسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے
حق مین دعاے خیر کرکے جان بحق تسلیم کی اسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھین اور مغز سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ
اشک بھی آنکھونسے نہ نکلا جسوقت ہم دونون گھوڑے سے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بھاگنے کی
بھی کوئی تدبیر باقی نرہی اور ہم دونو وہان بیٹھکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تھا کہ وہ آدمی لاٹھی والے آکر ہمکو
مار ڈالین گے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہوگیا تھا اور تشنگی اوسپر بہت غالب تھی مین نے اوس سے کہا

کہ تم یہان ٹھہرو مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کر کے اور ٹوپی بھر کے تمہارے واسطے لاتی ہون مین جسوقت وہان سے پانی لانے چلی اوسیوقت وہ دونو لامجھی والے آن پہونچے اور میرے شوہر سے اسّی روپیہ چھین لیے جو اوسکی کمر مین بندھے تھے اور ساعت طلائی جو اوسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تھی وہ بھی اونہون نے دیکھہ لی مین نالے کی طرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتھ مین تھی اوسکو نکال کر مین نے اپنے بالون مین چھپا لیا اور اوسکے آگے کی انگشتری پھر اونگلی مین ڈال لی اس عرصے مین وہ میرے پاس بھی آئے اور وہ انگشتری جو میری انگلی مین تھی اوسکو نکال کر لے گئے مین نے اپنی پشواز کی دامن کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آنے تک میرے پیارے کی آنکھین پھر گئین تھین اور زبان بند ہو گئی تھی ہر چند مین نے اوسکا نام لے لیکر پکارا مگر کچھ جواب نہ پایا مین نے اوسکے منہ مین پانی نچوڑا مگر اوسکی حلق سے نہ اوترا اور پھر اوس نے مجھسے ایک بات بھی نکی دل کی دل ہی مین رہی نہ اوس نے پھر اپنا کچھ کہا نہ میرا سنا ناچار مین نے اوسکا سر گود مین لیا اور جب تک اوس نے دم واپسین لیا تب تک اوسی طرح رکھا اس حال کو دیکھکر مین دیوانہ وار ہو گئی اور اشک بھی نہ آئے اب مین نے جانا کہ جس شخص کی مین نے پندرہ برس رفاقت کی تھی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا ہو گئی آخر کار اوسکا منہ اور اوسکی آنکھین اپنے ایک کپڑے سے باندہ کر اوسی طرح اوسکو چھوڑ دیا افسوس یہان جگہہ بھی اوسکے دفن کرنیکو نہ تھی شب و روز اوسکا رنج مجھے رہتا تھا کہ ایسے رفیق کو بے گور و کفن چھوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تھا اور مجھ مین چلنے کی طاقت نہ تھی اسواسطے مین نالے پر گئی اور وہان پانی مین ایک پتھر تھا اوس پر جا کر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش مین یہان سے کسی طرف کو چلی جاؤنگی اور جب مین پانی کے پاس سے ادھر کو آئی جبکہ میرا شوہر مرا تھا تو مین نے زنجیر ساعت اور اوسکی مہر پانی دونو کو اوٹھا کر مین نے نیچے کی کرتی مین چھپا رکھا یہ زنجیر لفٹنٹ کامپ بل صاحب نے متعلقہ ۲۰ رجمنٹ ہندوستانی بروقت رخصت جب وہ ہماری چار لڑکیونکو سنہ ۱۸۵۳ء مین ایرلنڈ لیجاتے تھے بطور نشانی دی تھی مجھے قریب ایک گھنٹے کے نالے پر گذرا تھا کہ قریب تیس آدمی ہماری تلاش مین آئے اونہون نے مجھے کھینچکر پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑونکی تلاشی لی کہ اگر کچھ روپیہ نکلے تو لیجاوین ہر چند مین نے اونسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لیگئے مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور آخر کار وہ زنجیر جو مینے پوشیدہ رکھی تھی اونکی نظر پڑی اور اوسکو بھی لے گئے بعد ازین وہ مجھے موضع مینی پور جو یک و نیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لیگئے اور راستے مین مجھے چھیڑتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون اسے لیگا اونہون نے چند اپنے آدمی گانونمین پیشتر واسطے اطلاع کے بھیجدیے تھے اور جب مین وہان پہونچی تو سب زن و مرد مجھے دیکھنے آئے مین نے ایک چارپائی اونسے مانگی اور اوس پر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مینے دیکھا کہ اس گانون مین گائین بہت ہین مینے اونسے تھوڑا دودہ مانگا مگر کسینے مجھے نہ دیا آخر کار جب شام ہوئی اور آمد و رفت گانون مین بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے مین دال اور چاول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھسے کھایا نگیا جب اوس نے یہ دیکھا کہ مجھسے کھایا نہین جاتا تو وہ پیالے مین کچھ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بہنگ ہے بروز دوم چند آدمیون نے مجھسے کہا کہ تجھے بمقام باندا جانا ہوگا مین نے انکار کیا اور کہا کہ مین الہ آباد جانیکو راضی ہون لیکن گھنٹے کے بعد

نواب صاحب نے میرے واسطے ایک پالکی بھیجی اور سوار ہوی پالکی سے مجھے خوشخبری اوربھی کہ وہان ایک چھوٹا بچہ اور میں صاحب اور ا
ہو گئی [illegible] وہان پہنچے پالکی کرایا اس وہ بچہ میری پیاری لڑکی تھی [illegible] میں وہان سے روانہ ہو کر نواب صاحب
کے پاس پہونچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لڑکی تھی [illegible] میں ایک کپتان
ساوٹ صاحب اور دو اور صاحب اور ایک بینڈ ماسٹر تھا میری لوٹی کے [illegible] کے واسطے پڑ گئے تھے
میرے پہونچنے کے ہم وہان چودہ روز اور رہے اس عرصے میں ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی بہت
کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہمکلام ہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی ہم سب ایک مکان میں
رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ وجہی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب وغیرہ پہنچے تھے اوسی روز شام کو بیگم صاحب نے میری لوٹی کو
بلوایا تھا اور وقت رخصت [illegible] روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی میں نے آکر یہ روپیہ اسکے کام میں
خرچ کیا کیونکہ اسمین سے کچھ روپے کا ہمنے کپڑا منگوایا اور کچھ روئی اور سوت اور سوئی وغیرہ خریدکین اور کچھ ضروری اور
کپڑے سینے کے واسطے میں نے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگواتے تھے چند روز بعد میرے پہونچنے کے
بیگم صاحب نے مجھے بلوایا اور مجھسے بڑی دیر تک ہمکلام رہیں ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشتر بیگم صاحب نے دوبارہ
مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی نقرہ پر رکھکر دین
جب تک میں مقام باندا میں قیام پذیر تھی میرے پیر میں نہایت درد تھا مگر جب میں نے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن مالش کے
واسطے طلب کیا اوس نے ایسا تیل بارہ میں بھیجا کہ جسکے لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور میں دیوانہ وار ہوگئی اب بھی
کچھ اثر سودے کا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر ایلس صاحب نے ایک چٹھی مجکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے
واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ مجھپر کیا کیا صدمے اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر رجمنٹ افسروں کی میم صاحبو کی اور
میجر [illegible] صاحب کی مہربانیوں کا شکر ادا نہیں ہوسکتا اور [illegible] اونکے احسان فراموش نکرونگی میری ملاقات میجر [illegible] صاحب
سے ہماری ایجنٹ دونوں مقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لوٹی کے واسطے کپڑے عنایت کیے
میں ایکدن اور ایک رات مقام ریوا مقیم تھی اور رجمنٹ کے صاحبو کی میم جو وہان تھین اور کپتان اوسبورن صاحب ایجنٹ نے
بھی خاطر داری میری کی وہانسے ہم سپیل ڈاک مقام مرزاپور پہونچے —

ڈیپا

تاریخ دہم ماہ اگست قریب نو ساعت تین گھنٹہ [illegible] ایک سوار بیگم بخشی رسالے کا باشندہ کوب [illegible] لیفٹننٹ لو صاحب
سے [illegible] اوسکے تعاقب میں چلا سوار اوسی رجمنٹ کے آتے تھے جب وہ لین ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی میں پہونچا تو سپاہیان
رجمنٹ مذکور نے اوسکو پناہ دی اور اوسکے حوالہ کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور نے پکار کہا کہ انگریزی لین میں [illegible] ہوا اور
تمام رجمنٹ کو سرکشی اور اوسکے ہمراہ ہونیکی ترغیب دینی شروع کی اوسنے کئی گولیاں افسران ہندوستانی کو ماریں اور ایک افسر
کو زخمی بھی کیا جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکی ترغیب سے کسیکو اثر نہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجمنٹ کے جانب گیا اس عرصہ میں
سب ماجرا طشت ازبام ہوگیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۱۳ رجمنٹ شاہی کے طیار تھی بروقت پہونچنے ہندوستانی پیادوں کے

لیکن یہین اونہون نے دیکھا کہ سپاہ مفسد مذکور کو گھیرے کھڑی ہے اور وہ آواز بلند اونکو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ انگریزونکو
مار و رجمنٹ مذکور نے مفسد مجروح کے حوالہ کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی یا شورش کی بھی نکی بعد از تعمیل نکرنے
احکام متواترہ جو اونکو اونکے برگیڈیر صاحب کرنیل مکین صاحب نے اور اونکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے
دیے تھے اونہون نے ایک بیچ مین اپنے تئین درست کر کے گرد اوسکے کھڑے ہوئے اور مفسد مذکور نے بیچ مین سے نشانہ
بندوق کا کوئی بجانب برگیڈیر صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف بچ گئے اسکے بعد یورپین گورے توپخانہ اسپی کے مع سپاہ کو
چیر کر اوس پر حملہ آور ہوئے اور لفٹننٹ سوینٹن صاحب نے اول گولی طمنچہ سے اوسکی تواضع کی تھی بعد ازین ایک جزو ۱۴ رجمنٹ
مذکور کے اسلحہ چھین لیے اور جب اونکی بندوقین دیکھین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیان برآمد ہوئین۔

پشاور

کسیکے دل مین اس امر کا خیال بھی نگذرتا تھا کہ فوج آزدے دریاے سندھ یعنی اٹک کے کبھی ارادۂ فساد کرین مگر اونہون نے
بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاکخانہ سے جو چٹھیان پکڑی گئین اونسے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سواے ۲۱ رجمنٹ
و رسالہ سواران یہ تجویز کی تھی کہ بتاریخ ۲۲ ماہ مئی فساد برپا کرکے بخلاف انگریزان استادگی کرین بتاریخ ۲۰ مئی صاحبان
کمانڈنگ تمام رجمنٹونکے بمقام کوٹھی رزیڈنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تھے کہ یہ جگہہ وسط مین تھی طلب ہوئے
اور اونسے استفسار کیا گیا کہ اگر اونہون نے کوئی علامت فساد کی یا ناراضمندی نسبت اپنے سپاہیونکے دریافت کی ہے
مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ اونکی سپاہ سب باوفا اور ثابت قدم تھی اسطرح کا اعتبار کلی بھی ایک عجیب دلیل
ظہور فساد کی ہوتی ہے یعنی اسقدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہین ہوتی اس شب کو تمام افسران شاف خیمون مین جو
حاطہ رزیڈنسی مین نصب کیے گئے تھے شب باش رہے بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح برگیڈ میجر صاحب اور ایک صاحب اور
دونون نے دوسرے سرے چھاونی پر جاکر تدبیر زیادتی کرنے اور پر اونکے کالے دستونکے کی یعنی دو دستہ فوج کے کیے اور ہر ایک
دستہ مین ایک رجمنٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک تروپ توپخانہ اسپی کا تھا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تھے ان دونون دستونکو
درمیان کوارٹر گارد ۲۷ اور ۷۰ رجمنٹ پیادگان کے پوشیدہ کر رکھا کہ جسوقت حکم ہو فوراً نکلکر مفسدین کو بیخ و بُن سے برباد کردین
اسی عرصہ مین ایک سرکیولر یعنی گشتی چٹھی اس مضمون کی تمام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئی کہ اپنی اپنی رجمنٹ کو وقت نواخت
سات گھنٹہ صبح پریڈ پر حاضر کرین۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ قریب پاو گھنٹہ سات مین باقی تھا کہ ہم سوار ہوکر چلے کہ دیکھین رجمنٹہاے جانب راست
کیونکر اسلحہ سپرد کرتی ہین ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی نے توبے تامل ہتھیار رکھدیے مگر اونکو نہایت تعجب تھا کہ جب اونہون نے
دیکھا کہ سپاہ گورہ اونکے اور اونکے ہتھیارونکے درمیان مین آگئی اور سب اسلحہ گاڑیون پر رکھکر روانہ ہوگئے دوسری مرتبہ
۲۷ رجمنٹ کی نوبت تھی اوسنے بھی ہتھیار بغیر تکرار دیدیے اب جنرل صاحب نے مجھے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکھو وہان کی
دو رجمنٹ یعنی رسالہ پنجم غیر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکر ہتھیار دیتے ہین وہان جاکر مین نے دیکھا کہ دونو رجمنٹ پریڈ پر
موجود ہین اور سپاہ گورہ کے قبضے مین اونکی ہتھیار ہین مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب مین نے ایک رجمنٹ کے

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر اونکی سپاہ نے کچھہ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو اونہون نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اونکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اونکی نیک چلنی کی ہے اور تم جاکر جنرل صاحب سے کہدو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ تر نمک حلال ہین اوسی روز بوقت سہپر ایک رپورٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوسکی رجمنٹ تمام وکمال جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم ہے +

تاریخ ۲۲ - وقت صبح خبر آئی کہ ۲۳۰ سپاہی ۱۵ رجمنٹ کے بھاگ گئے اوسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی مسٹر ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تھے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرون کو قید کیا ہے اوسی شب کو فوج بھیجی ۷۰ رجمنٹ شاہی او نصف تروپ توپخانہ اسپی و عیار سہ ۴ بیسی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دو سو ۲ سوار ملتانی تھے واسطے کمک کی روانہ ہوئی شب اول یہ فوج مقام دو بندی پہونچی اور صبح دریا عبور کرکے شب دوم کو مقام ہوتی مردان وارد ہوئی جسوقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکھا وہ سب قلعہ چھوڑکر بھاگے مگر ایکسو تیس ۱۳۰ سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسپی اونکے تعاقب مین گیا اور ایکسو بارہ ۱۱۲ سپاہیون کو گرفتار کیا اور سو سپاہی بھور دریا کے حدود سوات مین چلے گئے اور باقیماندہ قریب ۱۹۰ سپاہی تہ تیغ ہوئے یہ فوج بعد ازین بجانب اباخان اور شب قدر کو گئی اور وہان ۶۴ رجمنٹ کے ہتھیار لیکر اونکو چھاونی مین بھیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تھے غافل نہ تھے تمام سفر مین ۱۵ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اون سبکو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو جسمین ایک صوبہ دار میجر بھی تہا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سامنے اونکو پھانسی ہوئی اور باقی سپاہ کو حکم دائم الحبس عبور دریاے شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئے تو ان قیدیونکو سی تحقیقات ہوئی اور جرم بھی اونکی نسبت ثابت ہوا اونمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اوڑا دینے کا ہوا یہ پریڈ عجب دیدنی تھی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے پریڈ پر موجود تھی اونمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تھے اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار چندان آمادہ نہ تھے مگر نمک حلال بھی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج باقاعدہ تین ضلع مربع کے کھڑی کی گئی اور چوتھا ضلع دمدمے ضرب توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بھری ہوئی طیار تھین اور افسرونکے طمنچے لیس دونو فیلڈ بیٹری کی توپین اور سب توپہا پہاڑی مین گراب بھری تھی اور بتیان روشن تھین چالیس مفسد گرفتار شدہ ایک گوشہ مربع فوج مذکور مین پابزنجیر کھڑے کیے گئے جنرل صاحب پریڈ پر تشریف لائے اور اونکی سلامی سولہ توپ توپخانہ پہاڑی کی جنرل صاحب گرد مربع پہرے اور حکم سنانے حکم کا دیا ۔ اور دس قیدی توپ سے باندہے گئے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اوسیوقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دہوئین کے اوپر ٹانگین اور ہاتھ اور سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلونمین پیدا ہوا اس وقت ہی ہمیشہ ہفتے مین ایک یا دو پریڈ ہوتی تھین اور عادت کو اتنا دخل ہے کہ اب ہمکو ایسی پریڈ کا کبھی کچھہ خیال بھی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہوگئے تھے

مگر چند اونمین سے ایسے شریر تھے کہ وہ اب تک صاحب لوگونکو اور افسرونکو سلام نہین کرتے تھے ایسے مفسدین مین سے پانچ چھہ آدمیون کو پریڈ پر لیجا کر ایک ایک درجن بید لگوادیے اور اونکا مال و اسباب ضبط سرکار کرلیا اور اونکو چھاؤنی سے نکلوادیا بعد ازین اب لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھین تو سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فسادہ ۵۵ رجمنٹ اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب جو قبل از پہنچنے فوج کمک بمقام ہوتی مردان ... گولی کہا کر مر گئے تھے ایسا معلوم ہوا کہ دہم رسالہ غیر آئین بہی سخنان فساد آمیز بچہاؤنی ہائے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تہے اسواسطے یہ قرار پایا کہ اس رسالہ کے بہی ہتہیار لے لینے چاہین بلکہ اونکے گہوڑے بہی جو رسالہ غیر آئین مین مال سوار کا ہوتا ہے چہین لین ✣

یہ امور بہی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گہوڑونکی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب آٹہ ہزار روپیہ وقت تلاشی اور بہت ہتہیار اونکے پاس سے برآمد ہوا تہا ان سب آدمیونکو بحراست معقول تا بمقام اٹک پہونچادیا اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہوگیا ہے کہ جو تم مین سے راستے مین بدوضعی یا سرتابی کریگا اوسکو وہ فوراً مار ڈالینگے بعد ازین چند روز ہم امن و امان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سپاہ قلعہ مکیسن مین ہے وہ کچھ سازش کوہی آدمیونسے کر رہی ہے اسلئے دو شنبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور بردہیم صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کوہی مین سے اور ۵۰ امفدرسین سکے رائفل والے اور ۵۰ سواران ملتانی ہمراہ لیکر قریب نو بجے شب کے روانہ ہوے اور قریب نواخت تین گہنٹہ بادبالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہونچے مین اوسی وقت قلعے کے اندر گیا اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سپاہ کو جلدی پریڈ پر باہر قلعے کے بہیجو کچہہ حکم اونکو سنانا ہے سب آدمی باہر آوے اور طیار ہووے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریڈ پر باہر قلعے کے لیجاوے یہ سنکر سپاہ بہت دیر متامل رہی اور مجہے خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طمنچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخرکار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تہی اونکو کچہہ نظر نہ آیا جب تک وہ قریب ... گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اونہون نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کرو انہین سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے مین گہس گئے اور گارد سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے آواز گہوڑونکی اپنی بائین طرف سے سنی اور اونکے سامنے سے بہی آواز گہوڑونکی آئی اور جانب راست سے صدا زنجیرونکی اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکہکر اور سنکر سب سپاہ پریڈ پر متعجب ہوئی اور اس عرصے مین جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب برطرف ہوئی تو اونکو معلوم ہوا کہ یہ صدا زنجیر توپخانہ کوہی سے جسکے ہمراہ ایک سو رائفل والے تہے آتی تہی اب کہین پورا ہوگیا تہا کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تہا اور سوار روبرو اور جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکہکر اونہون نے اپنے جسم سے ہتہیار اسطرح کہولکر پہینک دیے جسطرح اژدہا جوش خوردہ اپنا پوست چہوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تئین حوالہ سرکار کردیا ✣

ایک وقائع نگار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اسطور بیان کرتا ہے کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے مقام مذکور مین بلوہ کرکے اپنے افسران ولایتی کو گرفتار کرلیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو ... اور ایک تروپ سواران غیر آئین کا تہا پشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور مین پہونچکر مفسدین پر حملہ آور ہوا سو مفسدین کو قتل کیا

اور اسیقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہوکر بکوہستان سوات پناہ گیر ہوئے فوج مفسدین سے کہ جو کمانڈنگ افسر [illegible] کرنیل سپوٹش
وڈ صاحب اونکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑ جانیکا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئے سال سے اون پر بہر سربرایہ کیا کرتے تھے کہ وہ
غصہ اور رنج مین گولی کہاکر مر گئے تھے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہو گئے تھے اور حق بجانب اونکے ہے کیونکہ جنکو لڑکونکی
طرح مدت تک دیکھا ہو اور اونسے ایسے حرکات نادیدنی دیکھنے مین آوین تو کیونکر انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہے الغرض اونکو
کچھہ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مار کر مر رہے ایک بڑا گروہ مفسدین کا بجانب کوہ کاغان بایں ارادہ روانہ
ہوا کہ اوس راستے سے بمقام کشمیر جاکر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے اونکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کرکے بخدمت صاحب ڈپٹی
کمشنر بہادر ہزارہ روانہ کیا اور میجر بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اونکی تحقیقات جرم کی کرکے سبکو پہانسی دی یہ گروہ چند روز اخون
سوات کے پاس رہے تھے اور اوسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان ہوگئے تھے بعد ازان
اخون مذکور نے اونکو ایک پروانہ دیا تھا اوسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تھی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب
ہے سوات سے رخصت ہوکر یہ گروہ بمقام الہی پونہچا اور وہان ایک روز مقام اور تلاش رہبرونکی کی جو اونکو براہ پکہلی اوگی بمقام
کشمیر تک پونہچاوین اس عرصہ مین اونکو خبر پہونچی کہ فوج سرکاری اونکے تعاقب مین آتی ہے یہ سنکر وہ سب
بدحواس ہو گئے اور بہاگ کہڑے ہوئے ایک جزیرہ دریاے اٹک مین جو قریب سرحد چلاس کے واقع تہا یہ گروہ وہان
پونہچا جب اونکی خبر سیدان کاغان کو پونہچی تو وہ سب اونکے درپے آزار ہوئے اور چند مفسدین کو قتل بہی کیا اور کچھہ اونمین
سے غرق دریا بہی ہوئے بمجبوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان اونکے تعاقب مین تھے
سیدون نے پچپن ۵۵ مفسد گرفتار کئے اور اونکے تین جماعت کرکے ایک کو تو بمقام پکہلی توپ سے اوڑا دیا اور دوسری
جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسرے کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارہ قتل کیا بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۴ رجمنٹ کے اور پنجم رسالہ کے
ہتہیار بمقام ابودی واقعہ شبقدر چھین لئے اور شغل توپ سے اوڑانیکا چند روز تک سپاہیان ۵۵ رجمنٹ نے جو گرفتار
ہوکر آتے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو کہ کوئی سر نہ اوٹہاوے
اور نہ خوف زدہ ہوکر مصدر کسی بدانتظامی کا ہو ہر چند باشندگان کے دل مین کبہی کبہی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی
کے آتا تہا کیونکہ وہ دیکہتے تہے کہ کئی رجمنٹ کے تو ہتہیار چہین لئے گئے تہے اور ایک بہاگ گئی تہی اور اوسکے
سپاہی مارے بہی گئے تہے اور اکثر آپ گرفتار ہوکر آتے تہے اور توپ سے اوڑائے جاتے تہے مگر تاہم حکام
نے جو تجویز نئی بہرتی کرنے کی کی اور اون ہی باشندون مین سے ملازم رکہے تو وہ خیال رحم اب اونکے دل سے
بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ تو سکہ اور پٹہانون کی اوس فوج مین سے بہرتی ہوئی جنکے ہتہیار چہین لئے گئے تہے اور ایک
رجمنٹ پٹہان پیدل کی تو بہرتی ہوئی اور رسالہ پٹہان سوارونکا ملازم رکہا گیا اس تدبیر سے سب پٹہان جانب دار
سرکار ہو گئے اور جو پٹہان اولوالعزم تہے اونکے نوکر ہو جانے سے ملک مین بہی کچھہ بدانتظامی نہوئی یہان تک کہ
قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد رکہا کرتے تہے اب بجای فساد انگیزی کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہوکر
درخواست خدمت سرکار کی کرتے تہے سواے ان نتیجہاے نیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع مین آیا

جو قابل جاننے اور یاد رکھنے کے ہے وہ یہہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل نا امیدی ہوئی اور اونہون نے دیکہا کہ وہ لوگ جو اوکی مدد قتل انگریزان اور بلوہ پر دارہی مین کرتے تاہم اونکے کچھہ درپے آزار بہی ہوتے اب وہ ملازم سرکار ہوکر اونکے دشمن جانی ہوگئے اور اونکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جنکے سر کرنیکے واسطے اونہون نے مدد سرکار کی کی تہی اور سرکار کی جانب سے لڑے تہے اب وہی سرکار کی جانب دار ہوکر اونکے خلاف اپنی تیغ و تفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام رکہتے ہین کہ جس سے اونکی بلوہ پر دارہی نہین ہوسکتی اور نہ ملک مین کچھہ خرابی واقع ہو سکتی ہے یہ خیال کرکے اور دیکہکر کہ سارا ملک اونکا دشمن ہے اور گہاٹ اور راستے سب بندوبست سرکاری مین اور وہ خود اون لوگون کے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اونکے دل مین ارادہ تہا وہ سب قہر درویش بجان درویش کرکے خاموش بیٹھہ رہے اور پہر بہی سر نہ اوٹہایا کیونکہ اور سب امور تو اب اونکے امکان سے باہر ہوگئے تہے مگر دریا بہی ضلع پشاور مین غیر ممکن تہا کیونکہ سب کوئی تو اونکے دشمن تہے اور راستہ اٹک قبضہ سرکار مین تہا اور دریا بہی قہار درمیان مین تہا غرض ایسے ایسے خیالات سے وہ پہر آمادہ کسی فساد کے نہوئے ؀

دنیاپور

اس مقام مین ۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تہین ؀

تاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لوئیڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی بارے بندوق جو میگزین مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اونہوا کر لین گورہ مین احتیاط اور حفاظت رکہی جاوین بوقت نواخت ساڑہے گہنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہویش صاحب کے میدان گرینڈ سکوئر پر طیار ہوکر آئے کہ بوقت ضرورت لین فوج ہندوستانی پر حملہ آور ہوون بعد ازین دو چہکڑہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیان بار کرکے لے آئے تہوڑے فاصلے پر یہہ چہکڑے پہونچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اوٹہا اور دیکہا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق پہر آئی اور چلایا کہ صاحبون کو مارو اور ٹوپیان نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اوس مقام پر بہیجا گیا جہان فوج گورہ تہی کہ توپین اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اسطور پر ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کی لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوئے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہوون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہہ قرار داد تہا کہ باحتمال فساد یہ آواز کیجاویگی اسواسطے توپین اور ۱۰ رجمنٹ مذکور طیار ہوکر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تہی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑہین اور اونکے پیچہے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بہی روانہ ہوئین یہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکہا کہ فوج گورہ آتی ہے اور انفیلڈ رائفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکہین فوراً براہی حفظ جان فرار ہوئے اب توپ کی گولے اونکے اوپر چلنے مگر اثر اونکا کم ہوا کیونکہ سپاہ بہت جلد بہاگ گئی تہی اب فوج آگے بڑہی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار اوس کا دیو جلاکر بوقت نواخت ساڑہے گہنٹہ شام اپنی چہاونی مین واپس آئے اس وقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچھہ فساد ظاہر نہوا جو جہاز دخانی گہاٹ پر تہا اوس نے بڑا کام کیا

سنیچر

یعنی پانچ کشتیان جنمین سپاہی مفرور بھرے ہوئے تھے غرقاب کردین اور جنرل لوئیڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے ۔
چار کمپنی ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارہ دریا پر تہین اونھون نے بھی سرکشی اختیار کی اور شامل مفسدین ہوگئین مفسدین چھہ سو بندوق اپنی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور اونکی لین مین سے انبار گولیون کا ملا جو بندوق کے مطابق معلوم ہوتی تھین بلکہ کچھہ چھوٹی تھین اور اوس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ڈھلی ہوئی نہ تھین بلکہ کوٹ کر بنی تھین اور بہت تولین بارود کی دستیاب ہوئین ۔

بجاے اسکے کہ اوسیوقت جسوقت وہ خوف زدہ ہوکر بھاگ گئے تھے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچھہ تدارک اونکا نہوا اور اس عرصہ مین مفسدین نے بہت کچھہ ایذا رسانی وغیرہ کرلی مقامات آرہ اور پٹنہ وغیرہ جو قریب تھے اونپر مفسدین سے بباعث سستی اور نالیاقتی حاکم اعلی مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد از تین روز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۱۱۰ گورہ ۳۷ اور اسی تعداد ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵۰ سکہ سواری جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب ۲۴ میل کے براہ خشکی واقع تھا بھیجے گئے اور بدنصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے ۔

گورہ جہاز سے اوترے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تھی اونھون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہوگیا اور اب اونکو مقام کرنا تھا مگر بجاے مقام کرنیکے صاحب کمانڈنگ نے باصرار تمام اونکو آگے بڑھایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہوگئے تھے اور گرسنہ بھی تھے اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت مین اونسے کیا ہوسکتا تھا آخرکار یہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور وہان قریب دو ہزار مفسد جمع تھے کچھہ اونمین سپاہی تھے اور کچھہ کورسین کے آدمی تھے جو ایک بڑی تعلقہ دار اس نواح مین تھا جسوقت یہ مقام مذکور مین پوہچے مفسدین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقیماندہ منتشر ہوکر بھاگ نکلے اور ایسے منتشر ہوگئے تھے کہ ایک دوسرے سے تا بصبح پھر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان ڈنبار صاحب اول ہی باڑہ مین مارے گئے تھے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور اودھر سے بھی کچھہ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقیماندہ پیچھے ہٹ آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اسمین ہر ایک تنفس کا فائدہ بھی متصور تھا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ۲۶۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے کام آئے اور کسیکو زخم بھی نہ آیا ۔

تمام سپاہ مفسدین نے اونکا تعاقب تا بنالہ کیا جسمین بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرنا بھی نہ آتا تھا ہندوستانی افسر اپنے آدمیون کے گرد تھے تین اونمین کے مارے گئے اونمین کئی آدمی یوروپی رائفل نظر آئے اونکے پاس سامان جنگ نہوگا کیونکہ اونھون نے یہ تمام اور تھیلے کمر چھوڑے تھے اونکے پاس چھوٹی توپین تھین سنتے ہین کہ راجہ دمراؤن نے توپین لیکے اونکے شامل ہوگیا تھا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بھی دلکو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو اونکی نسبت کچھہ اور بھی تحریر ہوتا ۔

کوہ مری

تباریخ یکم ستمبر اس مقام کی ہئیت مین باعث شورش کو بیان کر دنواح کے تعلق واقع ہوا اور سبب اس تعلق کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ایک مرتبہ ایک گانونمین جو متصل اس مقام کے ہے کچھہ فساد ہو گیا تھا اور اوسمین خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہوے تھے اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کے حکم قید میعاد مختلفہ کا صادر ہوا تھا مجرمون مین ایک شخص بڑا پیر تھا کہ اوسکی تعظیم بخیال مذہب ہر ایک کو ہی کرتا تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اوسکی رہائی کے واسطے کی اور اونکی درخواست منظور بھی ہو گئی تھی بخیال اسکے اونکو جرأت پیدا ہوئی اور گانون والون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ مین گرفتار ہوئے تھے وہ سب رہا ہو جاوین یہ درخواست اونکی نامنظور ہوئی اسپر اونھون نے دھمکایا تھا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے ؛-

تباریخ مذکورہ بالا ایک برقنداز حاکم خان نامی نے جو لارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تھا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوحہ ہر نخبہ مفسدین کی تھی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بجے اگر وہ مقامات خانسک اور رروات اور دو باتین اور گانونسی جمع ہو کر کوہ مری پہ تاخت لاوینگے اور اونکا ارادہ ہے کہ سب انگریزونکو مار ڈالین یہ سنکر برقنداز مذکور نے قریب نواخت گھنٹہ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر ہیی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرہ گورکھون کا انگریزون کے مقامات سکو پر قائم کئے کہ اگر مفسد آوین تو خالی نجاوین اور تمیم صاحبونسے کہا کہ مع بچونکے یا تو لارنس صاحب کی کوٹھی مین جا کر رہین اور یا بارکونمین جاوین کہ وہان حفاظت اونکی ہوگی ؛-

قریب نواخت یک و نیم گھنٹہ شب تمام شکوک اس باب مین رفع ہو گئے یعنی قریب ساٹھہ آدمیونکی یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اول بنگلہ سے جو اوس جانب تھا شروع کیا اس بنگلہ مین ہوبت صاحب متعلقہ پیمایش رہتا تھا ان صاحب کو بمشکل موقع فرار ہونیکا مع میم صاحبہ اور بچونکے ملا اسوقت مفسدین اونکی جاے مین آئے اونھون نے لوٹنا شروع کیا اور جو اونکے نزدیک شی قیمتی تھی اوسکو لے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا پھر ایک گانونمین جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہو گیا تھا بعد ازین وہ اپ کپتان روبیشن صاحب کی بنگلے پر آئے مگر یہان اونھون نے خوب مزا چکھا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کو ہی رانگھڑ نوکر تھے اونھون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہان سے بھاگے اور دو آدمی اونکے مقتول ہوے بوقت صبح دوم دیکھا کہ مفسدین کو مقام گلدانا مین بکثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پھر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکھکر سب میم صاحبونکو صلاح بہ پہر دی گئی کہ مع بچونکے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تھارنٹن صاحب کی کوٹھی مین رہین اس روز مفسدین پھر نہ آئے ؛-

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنی چند چپراسی اور چوکیدار بھی لوٹنے مکان مین شامل تھے دو چپراسی اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم مار دینے کا نسبت اونکے صادر ہوا جب انکو قصاص کے واسطے لیجاتے تھے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر کچھہ حال اوسکا سماعت مین نہ آیا مگر دونون چپراسیون کو قتل کیا بوقت سہ پہر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اوترے اور جتنا

اسباب رانگھڑونکا ٹھا لوٹ لیگئے اوسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ رانگھڑ کار سرکار پر اور مقامات مین تعینات تھے قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کار جنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ ہو اوسکا نام درج رجسٹر کیاجاوے اور اس امر کے واسطے ۵۴ صاحبون نے درخواست کی انکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیادہ پلٹن رنبو مقرر ہوے ✤

صبح جمعرات کی بغیر کسیطرح کے فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کے روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب دس بجے دن کی تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جاکر مفسدین کو راستے مین سے ہٹا دین اسمین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگھڑونکی اور ایک گروہ بیقدار ان پولس اور وہ لوگ تھے جنھون نے واسطے کار جنگ کے اپنے نام رجسٹر مین لکھوائے تھے سب جمع ہوکر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اونسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک باڑہ ماری اوس سے بلیڈ صاحب کہ جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج تھا ایک زخم پیر پر آیا ہمنے بھی ادھر سے باڑہ ماری لوکسی سبب نامعلوم سے کسیکو ایک گولی بھی نہ لگی کیونکہ نہ توکوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہرچند فاصلہ مابین مین قریب ستّر یا اسّی گز کے تھا تاہم وہ لوگ بھاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پھر گولی کی زد سے باہر ہوگئے صرف ایک یا دو آدمی اونمین سے چڑھتے ہوئے گر پڑے باقی سب ہندو دہی تمام باہر گولی کی مار سے ہوگئے گروہ انگریزونکا جو ہمراہ تھا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رانگھڑ اور پولس والے کھائی مین اوتر گئے کہ دیہات کو بھی کو برباد کرین اور رجسٹری والے انگریز بطور فوج کمک متصل گروہ اول کے رہے کہ بروقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوے دس یا بارہ گانون مفسدین کے جلادیے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تھی ورنہ اونکی زراعت بھی تباہ کردیتے اور اونکے مویشی چھین لیتے ان گانون مین کسینے مقابلہ ہمارا نکیا بلکہ تمام گانون بیچ خالی پایا کوئی باشندہ اونمین موجود نہ تھا یہانسے چڑھائی کوہ مری کی نہایت سخت تھی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تھا ✤

جسوقت نیچے کھائی مین گانون جلتے تھے اوسیوقت شہنائی سامنے کی پہاڑ پر بجتی تھی اور آدمی بکثرت جمع ہوتے تھے یہ بھی احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر پھر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرے جابجا مقرر ہوے تھے مگر اس شب کو کچھہ نہوا اور شب تار بامن وامان گذر گئی ✤

درمیان شب کے تھارنٹن صاحب کمشنر مع چند سپاہ پولس وسکھان نوملازم مقام راول پنڈی سے اس جگہ وارد ہوے ✤

بباعث ہوشیار ہوجانے سب ساکنین کے اور تدبیر اندفاع مفسدین کے پھر یہان کچھہ واقعہ حادث نہوا ✤

امرتسر

تاریخ ۱۴ ماہ مئی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میامیر یہان آتے ہین اسواسطے ۵۹ رجمنٹ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور کپتان ویڈی صاحب کی توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمنٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہوکر اطراف شہر گرد شہر کے قائم ہون اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افسر انگریز تعینات ہوا سپاہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے

روز دوم وقت صبح ایک کمپنی تین سو آدمیونکی اور ایک معتمد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی سنے کارتوس اونکی سامنے کھولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہہ وہی کارتوس ہین جو وہ سالہا سال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد لین ہاے سپاہ کے پھرتے ہوئے نظر آتے تھے ؛۔

میم صاحبون نے مکان کرنیل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵ ۔۔ وقت صبح ایک گروہ ۸۱ رجمنٹ شاہی کا آکر قلعے مین داخل ہوا اور کپتان بلد برنڈ صاحب جو مع توپخانہ کے بمقام جالندھر جاتے تھے اونکو بھی اسی مقام مین رکھہ لیا تاکہ بوقت ضرورت اونکی توپخانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا

راول پنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹھ اور دہلی وغیرہ کی یہان ہوئی تھی اوسیوقت سے تدابیر انداع فساد کی ہوتی تھین تاکہ اس مقام پر بھی ویسا ہی نہوئے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے لوگونکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۴ ۔ جون وقت تک پہر وقوع مین نہین آیا مگر اوس روز سب کے دلونمین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویسا ہی حال یہان بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تھا ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تھا کسیکو اطلاع تحریری اور کسیکو زبانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اسواسطے توپخانہ مین حکم کیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکھین مگر تشتیر روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تھی اوسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور نسبت سپاہ پولیس بھی یہی حکم جاری ہوا افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع طیار اور آمادہ ہوجاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنیوالی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر بزودی و احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ گرجاگھر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تھا کہ میم لوگ مع دیگر متعلقین اونکے بوقت ضرورت پناہ گیر ہون اور لین بارک بھی اونکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجے تک بلکہ قریب تین گھنٹہ بعد ازان تک یہہ تردد اور ناامیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار تھی اور یہی حال بارکونمین اور گرجاگھر مین تھا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے اپنے اپنے مکانات چھوڑ دئے تھے مین بتاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہین ہوے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقجات جلیلہ اور عظیمہ رکھتے تھے اور جنکو لازم تھا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر اونکو چھوڑتے تو بعد از چھوڑنے اور سب لوگونکے ترک کرتے وہ بھی اول بھاگ گئے مگر شکر خدا کا اس شب کو کچھہ فساد نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا ہو مگر کچھہ ظاہر نہ تھا بلکہ بتاریخ ۱۳ جون جب اونکو احوال سپاہ بارکپور کا کہا گیا تو اونھون نے نہایت تاسف کیا اور کئی کمپنی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہہ کہا کہ ہمکو مفسدین ہوتی مردان کے مقابلہ پر بھیجدو ہم اونکو خوب سزا اونکی سرکشی کی دینگے مگر یہہ نہوا القصہ روز دوم اندیشہ مذکورۂ بالا کو وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقا کی جوڑے کپڑے اونکے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے ؛۔

سبب اس اندیشہ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی کا فخریہ یہہ کہتا تھا کہ میرے پاس اب بھی دس گولیان اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگے یہہ خبر جب حکام تک پہنچی تو سپاہی مذکور

گرفتار ہوگیا +

بعد اس اندیشہ فساد کے کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر ملس صاحب دونون نے اپنی سپاہ مین سے ہتھیار لیکر سونپنا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرونکے دلمین ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہوگیا یعنی بتاریخ ۷ ماہ جولائی یہ مناسب وقت متصور ہوا کہ سپاہ کے ہتھیار لے لئے جائین اسواسطے سب سپاہی پریڈ ۲۴ رجمنٹ پر جمع کئے گئے اور حکم حوالہ کردینے اسلحہ کا سنایا گیا اسوقت سپاہ یعنی ۴ کمپنیان ۴۰ رجمنٹ شاہی کی تو سامنے جمائی گئین تھین اور تین ضرب توپ توپخانہ اسی کے وسط مین رکھی گئین تھین یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سنکر فوراً بھاگ گئی اور توپخانہ نے اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوئے ایک بار بطور توافع اپنی بندوقون اور توپونسے اونکی پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئے اور وہان گرفتار ہوکر اونہون نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کردیئے اس ہنگامہ مین صرف کپتان پامر صاحب متعلقہ پولس کے کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکھتی تھی ایک زخم آیا اور کسیکو آنچ بھی نہ آئی تھی +

پونا

بتاریخ ۵ ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوئے یہ اشتہار ناناصاحب بتھوروالے نے بدین مضمون جاری کیے تھے کہ سب رعایای پونا انگریزون کو مار ڈالین بلکہ حتے الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بھی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اوسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اوسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا مگر بدانست راقم یہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی قبیل سے سب انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے حتے کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکھا تھا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار مین یہ بھی درج تہا کہ ناناصاحب ہمراہ فوج کثیر بفتح و فیروزی لینے ملک پیشوا کو آتے ہین اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب تک وہ بمقام آلندہ پہونچین جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اسوقت تک شہر پونا فرنگیون سے خالی ہوجاوے مگر ایسا مشیت ایزدی مین نتہا +

شکارپور

بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازون نے توپین لیکر بجانب میدان پریڈ لگادین اور کوشش بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل مین لائے ان لوگون پر باقیماندہ سپاہ کمپنی گولندازان جو مفسد نتھی اور سپاہ پولس زیر حکم کپتان فینگری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوئے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑھا دیا اور اسطرح توپونکو بند کرکے چھین لیا اور مفسد بھاگ نکلے تین آدمی مفسدین کے مقتول یا مجروح شدید ہوکر میدان مین پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹہ کے عرصہ مین ختم ہوگیا مگر اس عرصے مین ایسی تاریکی تھی کہ کسیکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تھے اور کہان کہان تھے +

جلپگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۷۳ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یا خود مر رہین

اونکی اپنی کمپنی والون نے دونون کو تو فوراً گرفتار کرلیا اور تیسرے نے مقام گیدا ٹر گارڈ مین جاکر بندوق طیار کر رکھی اور کہا کہ جو میرے پاس آنیکا ارادہ کریگا اوسکو مین مار ڈالونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کرلیا بعد از عرصہ قلیل کہ سپاہی مذکور جو قوم کا برہمن تھا شمشیر علم کرکے اور پستول طیار بھرکر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فرنگی افسرونکو مار ڈالو اور دہرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدے مگر اوسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹر گارڈ مذکورہ بالا نے اوسکو گولی سے ماردیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تھا مگر مہتر و نکے ہاتھہ سے اوٹھواکر دریاے نیستا مین پھکوا دی گئی *

مراد آباد

شروع مفسدہ مین ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیون کو جیلخانہ سے رہا کیا تھا مگر بعد ازان پشیمان ہوکر دوبارہ عہد و پیمان کئے اور مدت تک خیرخواہی سرکار مین راسخ قدم اور ثابت قدم رہے ہر چند مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادہ راستی سے منحرف نہوئے * —

ایک صاحب مقیم مراد آباد بتاریخ ۱۸ - ماہ مئی اطلاع تحریر فرماتے ہین بتاریخ ۱۸ - ماہ مئی ہمکو خبر پہونچی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رجمنٹ کی جسنے بمقام میرٹھ مفسدہ برپا کیا تھا معہ سامان جنگ و خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب چپ دریاے گورگن کے اور قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہے فروکش ہین رات اندھیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشتمل اوپر ۱۲۰ سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہو کر اونکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر انکے پہلے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور کا قبضہ کرین اور جب سب بندوبست مناسب ہوچکا تو فوج مذکورہ بالا سپرکردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسرونکے اون پر تاخت لائی اور اونکے پہرہ والون کو مغلوب کرکے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ اونکے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور آٹھہ آدمیونکو گرفتار کیا سواے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی مفسدین کا انکے ہاتھہ لگا اور باقی مفسد بھاگ گئے کیونکہ بباعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تھا مگر بوقت سر ہونے بنادیق کے جسکے شعلہ سے البتہ کچھہ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی روز دوم وقت صبح چند سپاہی مفسد دلیرانہ لین ہندوستانی مین آئے اونمین سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رجمنٹ نے گولی سے ماردیا اور باقی گرفتار ہوکر جیلخانہ مین مقید ہوے جو شخص کہ مفسدین مین سے لین مین مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اوسکا کوئی رشتہ دار اس رجمنٹ ۲۹ مین تھا اس رشتہ دار نے جلکر قریب سو سپاہیون کے جو اوسکے دوست تھے جمع کیا اور اونکو ترغیب مفسدہ پردازی دیکر اونکو جیلخانہ مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوے تھے رہائی دی اور اونکے ساتھہ ۶۰۰ سو قیدی اور رہا ہوے باقی سپاہ رجمنٹ ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہوکر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کرکے پھر لے آوین اور حکم پاکر وہ جنگلون مین گئے اور ۱۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور بہت آدمی گرفتار ہوے اور اکثر خود بھی حاضر ہوگئے یہ حرکت چند سپاہیون کی دیکھکر باقیماندہ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع اونھون نے جو دوبارہ ثابت کرنے خیرخواہی اور اعتبار کا اونکو ملا فروگذاشت نکیا بتاریخ ۲۱ خبر آئی کہ ایک کثیر تعداد

غازیون کی رام پور سے آکر برلب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوئے ہین اور اونکے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور بدمعاشان شہر کے ساتھ لگ رہے ہین صاحب جج یہ خبر سنکر دو عہدہ دارونکو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمنٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوکر اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر اونکو منتشر کردیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اسطرح جان بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شیر بچہ یعنی قرابین اون پر چھتیائی تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑ کر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سپاہ پولیس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا تاریخ ۲۳ روز شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفرمینا کی مقام روڑکی سے بگڑکر اور سامان جنگ اور بہت سا مال لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئین ہین بلا توقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمنٹ کی اور ساٹھہ سوار طیار ہوئے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہوکر ترائی مین بھاگ گئے مگر ہمارے جنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سو سوار سے جاکر اونکو ایک باغ انبہ مین جا لیا اور وہ اوس وقت تک لڑتے رہے جب تک یہ فوج بھی وہان جا پہونچی اور سب پہونچکر اونکے ہتھیار چھین لئے بلکہ اکثر سپاہیونکا مال و اسباب بھی لے لیا اور اونکا تعاقب تا بہ ترائی کیا بعد ازین ۲۹ رجمنٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہوگئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع مین بھی بھیجے گئے اور اونہون نے خدمت بھی جیسے سپاہیونکو اور خیر خواہونکو چاہیئے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آئندہ بھی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسیطرح خیر خواہ سرکار رہتے تو اونکی بہت سی نیکنامی بہ سرکار گورنمنٹ لکھی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ فتح جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمنٹ اور سفرمینا کے حاصل ہوئی ہین انکے سبب یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تھی اور اس رستے اونکو جانا تھا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچا کر جاتے تھے چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین آکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب تنخواہ زیادہ ملیگی فقط ۔

یہ لائق مند ۲۹ رجمنٹ اپنے بھائیون کو جو گرد نواح مین تھے آمادہ سرکشی دیکھکر اور یہ سنکر کہ مقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادۂ راستی پر نرہ سکی اور آخر کار بتاریخ ۲ جون منحرف ہوگئے ۔

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سوائے اسکے جو صاحب پوسٹ ماسٹر مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل مین مندرج ہوتی ہے نہین آئی ہے ۔

پوویل صاحب صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈوک صاحب کے ساتھ رہتے تھے اکثر مسلمان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو معہ ہل صاحب اور دیگر کرانیونکے بتاریخ ۴ گرفتار کیا اور وارڈوک صاحب اور اونکی میم کو اوسی روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد مفسدین نے پوویل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی ہوگی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کا نرہا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اون سبکو یکجا رکھا اور کچین صاحب معہ عیال و اطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تھے اور اسیطرح تا تاریخ ۱۵ مختفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو پوویل صاحب معہ دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوئے اور کچین صاحب کا پتا بھی کسی مسلمان نے اونکو بتادیا اونہون نے کچین صاحب اور اونکے پسر کلان و دیگر بڑی صاحب

برادر زن کیجن صاحب کو قتل کیا اور یوویل صاحب اور ہل صاحب اور میک گائر صاحب اور رونگٹن صاحب کو ۱۰ جون کو دہلی لیگئے
اور راو تنگے عیال واطفال معہ عیال واطفال کیجن صاحب کو جو سب مسلمان ہوگئے تھے سپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نے
نواب مراد آباد قرار دیا تھا کیا نواب رامپور نے جسکے پاس یہ ضلع ہے ان میم صاحبون کو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارڈ اونپر
متعینات کیا کہ آیندہ اور کوئی اونکو دق نکرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک شخص کو واسطے خوراک کر دیا ہے اب وہ بآرام بسر کرتے
ہین اور ہمیشہ گوش بآواز ہین کہ کبھی خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنین تباریخ ۳ جون جب مکانات
صاحبونکو لوٹے گئی تھی اور بعد ازان جلا دیئے گئے تو مین بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ مین چھوڑ کر ایک گانون مین جو متصل تھا بھاگ کر
گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بھی دفتر ڈاکخانہ مین باقی نہ تھا ۔۔

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہر اتھین اور قدرت پروردگار سے جان بسلامت لیگئین تھین اپنا
حال زار اسطرح پر تحریر کرتی ہین ×

بتاریخ ۳ ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کے ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ نے لوٹ
لیا یہ حال دیکھکر سب صاحب افسران ملکی مقام میرٹھہ روانہ ہوئے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی دنل سپاہی
بطور گارڈ ہمراہ لیکر بجانب مقام نینی تال روان ہوئے اور مقام مذکور مین بسلامت پہونچ گئے اور ہم لوگونکو یہان سپاہیون کی
حفاظت نکی مرنیکو چھوڑ گئے رات کی رات ہمنے یہان بسر کی اور ہمکو یہ یقین تھا کہ مفسد ہرگز امروز و فردا مین کشت
وخون شروع نکرینگے مگر بخلاف اسکے مفسدین نے بروز دوم وقت صبح ہنگامہ کشت وخون گرم کرنا شروع کیا اور جارج قیام صاحب
پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب کو اور میک گوائر صاحب کے پسر کلان کو اور رونگٹن صاحب
کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور میم لوگون کے مفسدین ہم سب باقیماندہ کو گرفتار کرکے ایک کمپوڈن لیگئے اور وہان
ہمکو قید کیا ہم اٹھویں روز تک قید رہے اور اٹھوین روز کی شام کو کچھہ تدبیر کرکے ہم قید مین سے فراری ہوکر اور شہر مین آکر خفیہ
تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی یہان وارد ہوئے اور اونھون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام جب
مفسدین شہر مین سے گئے اور وہان کیجن صاحب کو اور اونکے پسر کو اور کاربری صاحب کو قتل کرکے کیجن صاحب
کی میم کو معہ اونکے سات بچون کے گرفتار کرکے جہان ہم قید تھے وہان اونکو بھی مقید کیا اور ہم
اس قید مین تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامے ایک مفسد نے جو بد مغز اور
نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ میم لوگونکا کیا کرنا چاہیئے اور یہ استدعا
کی کہ جتنے انگریز ہین اونکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھین اور جتنے میم لوگ ہین وہ اوس مفسد کے
پاس رہین اور مفسد مذکور اونکی خاطرداری اور خبرگیری مین کوتاہی نہین کرینگا یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی
اور ہم سب اوس سنگدل خونخوار کے پنجہ مین پھنس گئے اور ہل صاحب اور میک گوائر صاحب اور رونگٹن صاحب
اور یوول صاحب جب تک ساتھ رہے اس خونخوار کے پنجہ مین ہم ساتھہ دن نہایت تکلیف مین رہے دو رونگٹن صاحب
کے چھوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوئے اور تیسرے روز مر گئے اور اسکے بعد میرے لڑکے نے بھی

جان بخت تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رامپور نے ہماری مقیدی کی خبر سنی اور کچھہ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجی اور ہمکو اپنے پاس طلب کر لیا اور اسکے پاس ہم بہت آسائش سے رہے اونسے ہم کو کچھہ روپیہ بھی خرچ ضروری کیواسطے دیا اور ایک حویلی مین چھہ مہینے پوشیدہ رکھا اور پانچ پہری ہماری حفاظت کیواسطے تعینات کیے آخرکار صاحب کمشنر بہادر بریلی اور صاحب کمشنر بہادر میرٹھہ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پاکر نواب صاحب کو ہماری طلب مین لکھا اور نواب صاحب نے ہماری ساتھہ سپاہ دیگر گروہ ملکیہ گمسانٹ تک ہمکو پہونچادیا اور وہانسے عبور دریائی گنگ کرکے بمحافظت پچاس سوار اور کوتوال اور داروغہ کے ہم بسلامت مقام میرٹھہ تک پہونچ گئے فقط +

ایک وقائع نگار اس مقام کا حال سوای اسکے جو سابق ذکر ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہان تک تھی کہ سوای اون واردانون کے جو سابق ذکر ہو چکی ہین اور جنمین اس رجمنٹ کے سپاہیون نے کارہاے نمایان بخلاف مفسدین کے عمل مین لائے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور کسیکو یقین نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جادۂ راستی سے منحرف ہوکر شامل مفسدین کے ہوگی مگر بعد چند روز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہ سپاہ بھی مفسد ہوگئی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جو امر باعث تزاید اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ سفر مینا مقام رڑکی سے باغی ہوکر مع ساز و سامان نزدیک مقام مرادآباد کے پہونچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے اون پر تاخت لاکر اونکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھہ از قسم سامان وغیرہ اونکے پاس تھا وہ بھی لیکر اونکو بھگا دیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت ہر یک کس و ناکس کے وہ منحرف ہوگئے اوسکی تفصیل اسطرح پر ہے کہ جب اونہون نے بتاریخ ۳ جون سنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنی طریق نمک حلالی کو چھوڑکر راہ مفسدین پر چلنے لگے یعنی اونہون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانے مین سے صرف ڈھائی لاکھہ روپیہ نکلا تب اونہون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اوسکو مار ڈالین مگر ساندرس صاحب اور ولسن صاحب جج نے اوسکی شفاعت کی اور ہر چند بعض مفسدون نے چاہا کہ ان صاحبونکو بھی اوسکے ساتھہ ہی قتل کرین مگر دو حوالدار جو وہان موجود تھے اونہون نے سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مارو گے اس عہد کو یاد رکھو یہ سنکر اونہون نے خزانچی مذکور اور دونون صاحبونکو چھوڑ دیا اس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہوگئی تھی اور وہ باقیماندہ سپاہ کو دھمکاتے تھے تاکہ اونکے شامل ہون مگر تاہم چند سواران رسالہ ہشتم غیر ایلین انگریزان مفرورین کے ساتھہ ہوکر اونکی حفاظت کرتے ہوئے ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین بریلی اور باغیان مقام ہذا اور ۴۱ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کرکے وارد مرادآباد ہوئے تھے سب یکجا ہوکر اور بطور بریگیڈ آراستہ ہوکر اور بہت سا سامان ساتھہ لیکر روانۂ شہر دہلی ہوئے اور عبور دریائی گنگ کرکے نزدیک میرٹھہ کے جو راستہ دہلی کو جاتا تھا اوس راہ پر رہسپر ہوئے سابق ہم احوال میرٹھہ مین تمام حال لکھہ چکے ہین جس سے ناکیاقتی جنرل ہیوِٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہین تھے بلکہ انکی کام کی نسبت کا بھی اونسے یقین ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک موقع اونکو اور دیا تھا جس سے اونکی سب بدنامی رفع ہو جا اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت ہو جاتا کہ جو تمغہ ہای کارگزاری اونکو جنگہای مقامات عالواد سرہا مین عنایت ہوئی تھی

وہ بیجا نہ تھے مگر اوسسے اس موقع پر بھی کچھہ نہو سکا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب مفسدین برلب دریاے گنگ پہونچے تو بباعث
کثرت سامان اونکو تلاش بار برداری کی کرنے پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اونکو دستیاب ہوئی اور دو سوار بھیجکر تلاش
کر کے دو کشتیان اور بھی لائے اس بار برداری کی تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اونکو بہت عرصہ گذرا زیادہ چھہ گھنٹے
سے اونکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اوسکی خبر میرٹھہ مین بھی پہونچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین
کو عبور دریا نکرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہوگیا تھا کہ جزوی فوج گورہ اونکے واسطے کافی تھی مگر کسی امر نے جنرل صاحب
کے دلمین جوش پیدا نہ کیا اور اونکے عرق جوانمردی و ہمت کو حرکت نہ دی آخر ش یہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ
کے بارام اور آسائش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا مزاحمت میرٹھہ کے پاس گذر کر وار د دہلی کے ہوے ہرچند اونکو دلمین
نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹھہ کا تھا مگر سب رفع ہوگیا اور بخوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہونچ گئے یہ سب حال
دیکھکر ہر ایک خیر خواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہویٹ صاحب سے شرارت ہوتا تھا مگر بعد از عرصہ دراز یہ اونکا رنج رفع
ہوگیا جب اونھون نے یہ سنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے ۔

لاہور

بتاریخ ۳۰ جولائی ۲۶ ویں رجمنٹ ہندوستانی نے بمقام چھاونی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے افسر کمانڈنگ
اور سارجنٹ میجر کو قتل کر کے ایک جماعت باندہ کر فراری ہوئی سپاہ سکہ اور فوج پولیس کی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت
قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معہ باے دریاے ستلج پہونچ گئے اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بندوبست
گہاٹون کا ہوگیا اسی نظر سے مفسد بھی بجانب کوہ روانہ ہوئے اور بحالت تباہ گرسنہ و تشنہ و ماندہ بیرون مین چھپے
پڑے ہوئے افغان و خبزان ایک معبر دریاے راوی پر وارد ہوئے تاکہ اسکو عبور کر کے سزا سے بر کرداری سے نجات پاوین مگر
ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اونکے درپے تھے اور اونکے گرد و پیش بھی سب اونکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک پنجاب
مین آئے اور سکھہ لوگ سب اونکے گرفتاری اور قتل کے درپے ہوئے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کام
نیست و نابود کرنے اون مفسدین کا شروع ہوچکا تھا اور آخر کار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہو کر سزاے اعمال کو پہنچے
مفسدین تخمیناً ۷۰۰ نفری تھے اوسمین سے ۱۱۹ مقتول اور بغرق آب ہو کر اور شدت ماندگی سے بیتاب ہو کر مر گئے اور باقی
جو ایک کوڑی سے بھی کم رہے تھے اونکا حال معلوم نہوا ۔
باقیماندہ رجمنٹ ہاے مقیم لاہور جنکے ہتھیار چھین لیے تھے اور وہ حسب تفصیل ذیل تھین یعنی ہشتم رسالہ بے قاعدہ اور ۱۶ اور
۲۶ و ۴۹ رجمنٹ ہندوستانی اور تیرسالم باز و نہم رسالہ بیقاعدہ اب مقام میان میر مین بطور قیدیان و نیز حفاظت توپخانہ
و پہرہ ہاے سوار و پیادہ مین بطور مفید تھین اور حتی الامکان اونکی حراست اور حفاظت کیجاتی ہے ۔
ایک واقعہ نگار جو ہنگام بلوۂ خاص شہر لاہور مین مقیم تھے حال لاہور کا بشرح تحریر کرتے ہین کہ جب خبر وحشت اثر بلوۂ میرٹھ
اور دہلی کی اور اطلاع اون خرابیون اور کشت و خون کی جو وہان ہوتی تھین اس مقام مین پہونچی فوراً سب حکام جمع ہوئے
اور بصلاح رابرٹ منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر کے یہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین اونکے ہتھیار لے لیے جاوین

یہ تجویز صاحب کمان افسر بریگیڈ سیوارٹ کورٹ صاحب نے بھی پسند کی اور مطابق اوسکی تجویز عمل مین آئی یعنی
بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت صبح حکم پریڈ کا نفاذ پایا ۱۶ رجمنٹ اور ۲۶ رجمنٹ اور ۴۹ رجمنٹ معہ ہشتم رسالہ غیر آئین ایک قطار مین
کھڑی کیگئی اور سامنے اونکے توپخانہ شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کھڑی ہوئی اور اسطرح قائم
ہوئی کہ اونکی توپخانہ کے دو جانب سے صاف نکل جاوے توپون مین گراپ بھری ہوئی تھی اور جب سب تدبیر عمل مین آچکی
تو ۸۱ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین بھر کرین جب سب طیار ہوگئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو اس حکم کی
تعمیل بلا عذر کی گئی اور رسالے والون نے بھی اپنی تلوارین زمین پر پھینکدین سب ہتھیار سپاہ گورہ نے اوٹھا کر گاڑیون
پر بار کر کے روانہ قلعہ کئے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح یہ تدابیر صائبہ جوڈیشل کمشنر بہادر
ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب اگر قبضہ سرکار مین رہا تو باعث صاحب
ممدوح الصدر کے تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم یہ توقع رکھتے ہین کہ صاحب موصوف ترقی مدارج سر رابرٹ منٹگمری کی
سی بی ہو جاوینگے جب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین بہتین صاحب چیف کمشنر بہادر کو جو بمقام راول پنڈی رونق
افروز تھے پہونچی تو جنرل ریڈ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ تر قدیم عہدہ دار لشکری تھے حکم تمام فوج پنجاب
کا اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اوسمین بریگیڈیر کوٹن صاحب اور بریگیڈیر چیمبرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈ صاحب
اور کرنیل نکلسن صاحب موجود تھے الاسب صاحبونکی یہ صلاح ٹھہری کہ ایک دستہ فوج سطرح کا بمقام جہیلم جمع ہونا مناسب
ہے جو ہر وقت سامان جنگی و رسید وغیرہ اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اس دستہ کی ترتیب کی واسطے
۲۷ اور ۲۴ رجمنٹ شاہی اور ایک باٹری توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لائیٹ فیلڈ باٹری اور گائیڈ کور اور ۱۶ رسالہ غیر آئین اور
پلٹن پنجاب پیدل اور پلٹن کماؤن اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفرمینا کی مقام مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب
سامان جمع ہوگیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ مین اس دستہ مین اکثر تبدیلی فوج کی ہوئی تھی کیونکہ بعض مقامات مین
مناسب متصور ہوا تھا کہ کچھہ فوج گورہ اسی دستہ مین سے وہان چھوڑی جاوے اور اوسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ
ایسا ہوا کہ ۳۵ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اوسوقت تک نمکحلال اور باوفا تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل ازوارد ہونے بمقام لاہور
کے کچھہ شبہات نسبت اوسکے پیدا ہوئے یعنی اثناء راہ مین یہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوتے اور جب وہ
لاہور مین پہونچی تو دو سپاہی اونمین سے اس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تھی
اونکو ترغیب بلوہ پیدا ہونی کی دیوین مگر یہ دو نو سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوگئے اور ہنگام تحقیقات روبروی کورٹ مارشل
کے اون پر جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹ جون وقت صبح یہ دونون توپ سے اوڑائے گئے بیان ہم یہ بھی بیان کرتے ہین
کہ اس رجمنٹ کی ہتھیار بعد ازین بمقام پھلور لیلئے گئے تھے اور اوسکو مقام مذکور مین چھوڑ کر باقی فوج بجانب شہر دہلی روانہ
ہوگئی تھی بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر چپل صاحب کے باٹری کے بھی ہتھیار بمقام
میان میر چھین لیے جاوین بتاریخ ۳۰ ماہ آئندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہ خبر
سنکر اونکا کماندنگ افسر میجر سپنسر صاحب اونکی لین مین گئے تا کہ اونکو فہمایش کرین مگر ہنگام فہمایش اونکو اور

کو ارٹر ماسٹر سرجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور بی حوالدار کو بھی ہلاک کیا انکی تدبیر سے زیادہ دہی مین
کچھ درنگ ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ تیار ہوا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہو گئی تاہم فوج سکھانی بیس آدمی
سے زیادہ قتل کیے اور سو لاور پڑے اونکے گھر گئے اور اونکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتھیار مثل تلوار و بندوق وغیرہ دیوار ہاے گلی مین
سے جو لین کی بھتین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کے لین بھی کندہ کی گئین اور اونمین سے بھی اسلحہ برآمد ہو کر
اور گو درنگ بیچ سزا دہی مفسدین مفرورین کے بہ وے کار آئی تھی تاہم اونکے قلع و قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول
یہ خیال مین آیا تھا کہ یہ مفسد قلعہ گوبند گڈہ مین جو امرتسر مین واقع ہے فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریڈرک کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر
امرتسر نے جو بہت لائق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لائے جنسے وہ قلعہ مذکور مین جمع نہو سکین بعد ازین ایک
خبر اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین چالیس میل جا کر بر آب دریاے راوی متصل اجنالہ ارادہ عبور دریا مذکور کا کر رہے ہین یہ خبر
دیوان پران ناتھ برادرزادہ راجہ دینا ناتھ بہادر جو تحصیلدار اجنالہ تھے کوپر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری
صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوئے کوپر صاحب بھی یہ خبر سنتے ہی فوراً روانہ اجنالہ ہو کر
اور بوقت فراغت چار گھنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوئے وہان پہونچکر دیکھا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس
کی مدد سے ۱۵۰ مفسدین کو تو قتل اور ۱۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۳۵ اونمین سے بہنگام عبور دریا غرق ہو گئے تھے اور
تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پھرتے رہے اور صبح کو ۲۴
مفسدین کو گرفتار کر کے لائے جو مفسد گرفتار ہو سکے تھے اونمین سے چند مفسد تو روانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہان سزای
اعمال کو پہونچین اور باقیماندہ کو کوپر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون سے مارے گئے اور اونکی لاشین
ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتل گاہ کے تھا بھر دی گئین کوپر صاحب کے ساتھ سواران صاحب خان ٹوانہ اور سردار
پرتاب سنگہ سندہانوالیہ و مصر دیا گلاب سنگہ و جرنیل ہرسکہ رای اور سردار جودہ سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر اور دیوان پران ناتھ
تحصیلدار جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصراً اوپر ہو چکا ہے تھے اور ان سب صاحبون نے صاحب موصوف کے ساتھ خوب
کارہاے نمایان کیے جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین اسطرح پاداش اعمال نکوہیدہ کی سزا نپاتے اور
کوہستان کو جا کر کانگڑہ اور کولو وغیرہ اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کوپر صاحب سے اس
موقع پر ظاہر ہوئی ہے اوسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اوسقدر نہین ہو سکتی تفصیل اسکی یہ کہ اگر مفسد کوہستان
مین بھی جا کر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہاے کوہی مثل کانگڑہ و نور پور اور کولو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے
اور ان قلعجات کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح رای ہر ایک شائق تاریخ کی ہو کہ
کتنے روز قلعہ کانگڑہ شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہے اور کولو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر
نے اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہین ہو سکتی بلکہ یہ بھی اگر یہان بیان کیا جاوے تو بجا اور درست ہے کہ صاحب
موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور بیان درج
کرنا ضرور ہے کہ جو مفسد کوپر صاحب نے علیحدہ کر کے روانہ لاہور کیے تھے اونمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار بھی تھا

۱۶۱

اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب بہ لاہور مین پونہچا تو اونکو حکم جانفشانی سپاہیان میرٹھ کا ہوا اور وہان روبرو اور سپاہ کے جنکے ہتیار چہن گئے تہے اونکو توپ سے باندہ کر اوڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ باقیماندہ کے دل مین وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونمین سے مرتکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہو۔

سہارن پور

بتاریخ ۲ ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوٹ صاحب نے گارد جیلخانہ کے بغیر ہنگامہ وفساد کے ہتھیار چہین لیے ہرچند اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہ امر وقوع مین آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تھی کہ چند گارد والے سپاہی گوجران قرب وجوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچھہ سازش کیا کرتے ہین اور یہہ خبر بلیاقت کو پہونچ چکی تہی کہ گوجر مقام باہرا جو چند میل کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہے جمع ہوتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ جب رانگہڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرکش اونکے ساتھ متفق ہوجاوینگے تو وہ مقام سہارن پور پر حملہ آور ہونگے اس خبر کی تصدیق سمجہکر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام کرنیل بیسرچ صاحب بمقام لنڈہور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھہ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین

کرنیل صاحب نے فوراً کچھہ سپاہ سواری یا پیدل وغیرہ زیر حکم کپتان سپنڈ صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ صاحب بجانب سہارنپور روانہ کیے اور حکام مقام ہذا نے بگہیان اور گاڑیان اور ہاتہی وغیرہ بہانیسے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور کو وہان سے یہہ سواریان اونکو بزودی یہان لے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نواخت نو گہنٹہ شب وارد اس جگہہ کے ہوئی اور یکشنبہ کو بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح وہ لوگ بمقام لنڈہور سے روانہ ہوئے تھے

روز مقررہ سہ شنبہ تھا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنیکے تجویز کیا تھا مگر بباعث آجانے اس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکہہ زیر حکم لفٹنٹ بوئس ریگن اور رابرٹسن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور بسبب موجود ہونے کچھہ سپاہ رڑکی کے مع ایک ضرب توپ اونچی زیر کمان کپتان ورمنڈ صاحب بالفعل تمام ارادہ اونکی سرکشی کا فسخ ہوگیا

دیوگڈہ

شروع ماہ اکتوبر مین ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اس مقام مین مفسدہ پردازی کرکے اپنے افسروںمین سے اکثر صاحبونکو قتل کیا اور رونلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بھی مار ڈالا مگر فلوید صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچاکر بہاگ گئے صوبہ دار جمادار کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بہاگنے دیا اور باقیماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین کرینگے اور اسی عرصے مین اون پر بارش گولیونکی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ رین صاحب اور رونلڈ صاحب بنگلے مین بہاگ گئے مگر دشمنون نے بنگلہ گہیر لیا اور اوسکو آگ لگادی گرانٹ صاحب جو یہان رہتے تو وہ اول ہی آواز بندوق کی سنکر مکان چھوڑکر فراری ہوگئے تھے اس عرصے مین جب برآمدہ بنگلہ مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ رین صاحب سے کہا کہ تم باہر آجاؤ ہم تمکو نہین مارنے کے تم بہاگ جاؤ رین صاحب نے اونسے عہد لیا اونہون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اونکو قتل نکیا اور بسلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بہاگلپور مین موجود ہین جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی کہ جو دو تو ہندوستانی خیرخواہ سرکار تہے اور صاحبان موصوف کے

ساتھ بنگلے مین پناہ گیر ہوئے تہے دیکھا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور وہمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چارون بنگلہ چھوڑکر بارادۂ فرار باہر آئے مگر اونکے آتے ہی گولیان اون پر برسنی شروع ہوئین اور دونو صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر جو الدار بہاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کو برن صاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے اور قیدیونکو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بہی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بہی اونکے ہاتھہ سے نہ بچے اونسے اونہون نے سوای اور اشیاء بیش قیمت کے نین ہاتہی لیے اور یہہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوئے اس مقام روہنی کو بہی اونہون نے تاریخ دہم وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہان سے بہی روانہ ہوئے خدا کرے کہ اونکو اس اعمال زشت اور کردارون کی سزا جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی ساتھ اپنے لیا اور سب ادویہ ہسپتال بہی ہمراہ لین اب اونکی پاس گیارہ ہاتہی اور اسباب جنگ بکثرت موجود ہے اور ۲۰۰ بندوقین ہین دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھہ بہاگل پور گئے اور ایک ہندوستانی نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچاکر اپنے پاس مخفی رکہا تہا

فتحگڈہ

تاریخ ۳ ماہ جون خبرین آئین کہ سپاہ نے بمقام شاہجہان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین جسمین ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران ہی فتحگڈہ کو آتی ہین ان خبرون کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا آمادہ فساد تہی بلکہ بالکل بگڑ گئی تہی اونہون نے تین لاکھہ روپیہ جانے کا اپنے پاس رکہا تہا اور جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین لو پہنچاوین تو اونہون نے لیجانے ندیا بلکہ وہ برملا یہہ کہتے تہے کہ جو ایک پلٹن اور آکر اونسے شامل ہووے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزونکو قتل کرینگے اوسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخر کار یہہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون و بچون کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ کشتیان موجود تہین تو یہہ امر قرار پایا کہ فوراً اونکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ بتاریخ ۴ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب اونکو بسواری کشتیان روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران رجمنٹ بہی اون کشتیون سے جا ملے کیونکہ رجمنٹ مذکور نے فساد شروع کردیا تہا خزانہ لیلیا اور اپنے کرنیل سے بہ بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو افسرون پر گولی بہی چلائی تہی اب یہہ سب متفق ہوکر روانہ ہوئے اور جب وہ بموضع جسنا کہور کے پہنچے گانون والون نے اون پر گولیان مارنا شروع کین مگر سوائے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تہا اور کسیکو آسیب نہ پہنچا بروز دوم وہ تہوڑی دور گئے تہے کہ اونکو یہہ خبر ملی کہ مفسدین اوس ایک گہاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کر رہے ہین مگر یہہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلی تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہہ صلاح ٹہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے سے چندان اندیشہ نہین کیونکہ یکایک کسیکا خیال جزوی آدمیون پر نہین گذرنے کا اسلیے کرنیل ٹکر صاحب کپتان بگنل صاحب کپتان فش جرلڈ صاحب السائن ایکفورڈ صاحب اور انسائن برن صاحب اور ریوڈ ین صاحب مع عہدہ داران ملکی قریب لعل ہردیو بخش زمیندار دہرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوئے اور مابقی غیر متعہد ملازمین سرکار اور پادری صاحب ساکن امریکا اور لفٹنٹ مونکٹن صاحب بسواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوئے کیونکہ اب تک مفسدہ کانپور کی خبر فتحگڈہ مین نہین آئی تہی

تمام اس جماعت کو جسمین ۱۲۵ آدمی تھے نانا صاحب نے بعد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیو بخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بآرام و تواضع تمام وہان رہی لیکن جب بدمعاشان اودہ نے ہردیو بخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکھوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمہاری عیال و اطفال و اسباب کو تباہ و برباد کرینگے اس پیغام سے اوسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اوسنے سب صاحبونکو چہاونی یعنی کانپور کو بحراست روانہ کیا مگر پروبائن صاحب مع عیال و اطفال اور ایڈورڈ صاحب جو بداؤن سے آئی تھے وہ ہردیو بخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل سمتیہ صاحب آخرکار ۱۰ رجمنٹ کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸ جون کو یہہ سب سپاہی برملا آمادہ مفسدہ پردازی ہوے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ سوئیہم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ رجمنٹ نے برملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑ کر سب قیدیونکو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے ۱۰ رجمنٹ نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ۴۱ رجمنٹ نے اونکو لکھی تھی اور یہہ ۴۱ رجمنٹ وہ تھی جسنے سیتاپور مین فساد کیا تھا اور وہانسے روانہ ہوکر براہ شاہجہانپور چند میل کے فاصلے پر پار دریاے گنگ کے آکر فروکش ہوئی تھی اپنی افسر کپتان کنگ کرنیل سمتیہ صاحب کو دی تھی مضمون اوسکا یہہ تھا کہ تم اپنے افسرون اور انگریزونکو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھہ آشامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہہ بھی کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمنے اونکو بجواب لکھہ بھیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت تک نمک کمپنی بہادر کا کھایا ہے اور ہم فساد نکرینگے اور ہم سب سپاہیونکا عزم بالجزم ہے کہ ہم خصوص نمک کا پاس کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے ہی نہ آؤ اگر آؤگی تو ہم سرکار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سوا اسکے سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈوبادینے کشتیونکے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفسد اس پار دریاے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہہ امر اونہون نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنیکے واسطے کیا تھا کیونکہ جسوقت ۴۱ رجمنٹ نے عبور دریا کرکے شہر مین قدم رکھا اوسی وقت ایک کمپنی ۱۰ رجمنٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپین جو وہان پریٹ پر موجود تھین لیجاکر نواب فتح گڈھ کو گدی پر بٹھایا اور سلامی ۲۱ ضرب توپ کی سر کی خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اونکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نکیا اور کہا کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہے تو خزانہ مجھے لادو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیونکو یہہ منظور نہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پھر اپنی پریٹ پر واپس آئے اور جھنڈونکی سلامی اوتاری اور روپیہ آپسمین تقسیم کرلیا اوسوقت ہمارے پاس کچھہ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تھے اور وہ بھی راستہ پکڑتے جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ہی آتے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعے مین رہ گئے تھے لیکر پھر چلے گئے بعد ازین یہہ رجمنٹ دو دستون مین تقسیم ہوگئی ایک مین تو سب پوربیے جمع ہوئے اور وہ دریا پار ہوکر بجانب اودہ جہان اونکے مکان تھے روانہ ہوے اور کپتان بگنل صاحب کو اپنے ساتھہ لیگئے اس دستہ کی خبر ہمکو یہہ آئی کہ راستے مین اونکو گانون والون نے لوٹ لیا اور کپتان بگنل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے اور کچھہ قلیل جو یہان رہگئے تھے اونکو سپاہیان ۴۱ رجمنٹ نے اس سبب سے قتل کیا کہ اونہون نے روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تھا اور اونکو نہ دیا تھا

اس عرصے مین کہ باقیماندہ سپاہیان ۱۰ رجمنٹ اور سپاہیان ۱۲ رجمنٹ مین جنگ بابت روپے کے ہو رہی تھی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری
کو آگ لگا دی اور نواب تفضل حسین کی ترغیب سے ایسا ہوا اون سے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات متعلقہ تار برقی کے
اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ و بارود وغیرہ پر پہرے قائم کر دیے تھے

ہم لوگون کی قلعے مین اول یہہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہوکر بہاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم تھا اسواسطے
آخرکار یہہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے اگر ہم سب مع زن و بچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور انمین سے تینتیس ۳۳ آدمی لائق کارزار
تھے اور یہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہمنے طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چھہ پنی مین گراب بہر کر ہمنے دروازے
کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بندوق جو قلعے مین موجود تھی اونکو بہر کر طیار رکہا کہ ہر وقت حرج نہو اور تھوڑی ہی عرصے
بندوق بہرتے سے ہمکو وہ سر ہوگئے اور اونکے ہاتہ اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نہ رہے
یہہ سامان کر کے ہم آپ گودام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تھا تھوڑے
گولے اور سیسے کے گولے تھے اور چھہ بکس کارتوس گولیدار کے اور اسیقدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوئے
ہمنے سادہ کارتوسونکو توڑ کر بارود واسطے توپون کے نکالی اور جو کچھہ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئی اونکو جمع کر کر
رکہا کہ بجای گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین

اب ہماری سبکی گنتی ہوکر تین جماعت مین ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنیل
سمیتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہمنے یہہ سنا کہ ۱۲ رجمنٹ آکر لکھیپڑا مین جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب
غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیاری گرنی کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تعینات ہوئے
مگر رات بہی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہمنے ایک اور توپ مین بہی چڑہائی اور شام کو ایک اور توپ لفٹنٹ کی رسد وغیرہ
بہی ہمنے اس روز جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۱۲ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اوسوقت ہمارے ساتھہ توپین حسب
تفصیل ذیل قلعے پر طیار تہین یعنی ایک تین پنی اور ایک چھہ پنی اور ایک نو پنی اور تین عمارے ایک ۱۲ پنی دوسرا ۱۸ پنی اور تیسرا
۲۴ پنی اور ایک برنجی گردہ

بتاریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندوقین
چلائین اونکی آواز سنتے ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جاکر حاضر ہوا بعد ازین دو چار
گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر بباعث تاریکی کے کوئی نشان
اونکا نہ بندہ سکا غرض کہ پہر اونہون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پہر گولہ رانی شروع کی سپاہیان
مفسد نے پناہ درختونکی اور چہار دیواری اور اور چیزون کی آڑ لیکر ہم پر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی قابو
اون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیان ہر چند بکثرت آتی تہین مگر ہمارا کچھہ نقصان اونسے نہوا مفسدین اسیطرح گولہ باری

تا دیر ہوکر تے رہے بعد ازاں وہ بہت سے سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک کم ہو گئے ہوتے قریب نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدہ گولی اوڑتی چلتی تہی بوقت شب مفسدینے دمدمہ لکڑیون کا بنایا اور اون مین صرف بندوق کے مہرے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھ نہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تھا اور کوئی بیچ مین لگتا تھا یہہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینے بھی وہ لاتے تھے مگر جو سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تھا جسوقت وہ گولے کی مار پر پہونچتا تہا اوسیوقت گولی اوسکی پاس پہونچتی تہی اور وہ وہین رہ جاتا تھا

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسیطرح چلتی رہی اور کئی بار اونہون نے ارادہ زینہ لگانیکا کیا مگر کچھ سودمند نہوا

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رائفل والون نے موضع حسین پور کے مکانون کے اوپر چڑہ کر گولیان مارنی شروع کین اور ازحد آتشباری کی اوسمین کپتان فلمور صاحب اور سدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوئے چند رائفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تھا اور تخمیناً اسی گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑہ گئے اور وہان سے دیوارون مین چھید کرکے نالین بندوقونکی اوسکے باہر نکال کر ایسی آتشباری کی کہ ہماری توپین بیکار ہوگئین کیونکہ ہم بخوف گولی سر بہی اوٹھا نہین سکتے تھے اسی روز میرا بہائی کنڈکٹر اہرن کو بچاتے ہوئے مارا گیا اور اوسی جگہہ دو چار گھنٹے کے بعد کرنل ٹکر صاحب بہی گولی سے مر گئے اور یہہ دونو ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح اہرن صاحب مذکور نے ایک گراب ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین کے جو ایک دمدمہ جہاؤ اور ریت کی ٹیلون سے واسطے رائفل والونکے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رائفل والا بنا رہے تھے اوڑ گئے

مفسدین نے اب یہہ ترکیب نہین کی مگر پلٹن سفرمینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکہی تہین وہان پر نقب لگا دین اور سفرمینا کندیدن سرنگ مین مشغول ہوئے یعنی اونکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیونکی اور گہاس کے پڑے رہتے تھے اور وہان سے ہمکو کچھ آسیب نہین پہونچتا تھا اسیطرح دو روز تک سفرمینا نے کہودا اور جب مفسدین اوس راہ سے مقام مذکور مین آنے ہمنے گہاس وغیرہ مین آگ لگا دی اس سبب سے مفسدین نقصان جان کثیر واہے فراری ہوئے اب اونہون نے ایک اور سرنگ لگانی شروع کی اور دو روز تک اوسکو ہی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اوڑی اور اوسکی نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزنے مین آگیا اور ہمنے یہہ سمجہا اب ہم سب ہوچکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چھہ گز مٹی دیوار کی اوڑ گئی تہی اور جس برج پر مین تعینات تہا وہ قریب اوس دیوار کے تہا جسمین سے مٹی اوڑی تہی مین دوڑ کر برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر دیکھا کہ ہمارے رفیق ایک توپ کو اوس مقام پر لیے جاتے ہین جہان بباعث سرنگ کے شق پڑ گئی تہے یہہ دیکھکر مین واپس اپنے مقام پر آیا اور وہان سنا کہ قریب سو یا دو سو پٹہان اور سپاہی مفسدین کی آپس مین سیار کیا دو دی رستے ہمیشہ کہ ... جوان کم جو تو زینے لگا کر

اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑہ جاوینگے مین نے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقونکو بہیجی اور اونسے درخواست مدد کی کی اور ادہر اپنی دونالی اور رائفل بندوقین اور جو میرے پاس ہتیار بہری ہوئی تہین اونسے اون پٹہانون وغیرہ پر وار کیے اس اثنا مین ایک ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوتی تہی اوسے بہرتا تہا اور مین اوس سے لیکر سر کرتا تہا غرض کہ دوبارہ جو اون بندوقون کا وار مین نے اون پر کیا تو وہ بہاگ نکلے اور ہنوز مدد میرے پاس نہین پہونچی تہی کہ وہان مطلع صاف ہوگیا تہا اوسی روز بعد ایک عرصے کے مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر فرہ صاحب نے اونکو شکست دی اور اونکے سرغنہ کو گولی سے مارا اوسکے مرتے ہی جتنے اوسکے رفیق ساتہ تہے سب پسپا ہوئے اس روز ہمارا ایک نہایت اچہا گولہ انداز اہبرن صاحب نامے مارا گیا اوسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا تہا اور وہ اس صدمے مین جان بحق ہوا

دشمنون نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لاکر لگائی کہ اوسکی زد اون بنگلون پر تہی جسمین ہم صاحبان اور بچے تہے ہرچند کئی گولے اونکے بالا بالا گئے مگر دو ایک مکان مذکور پر آ لگے ایک راوز توپ اونہون نے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تہا اور ایک دروازے کی چول بہی توڑ ڈالی اور کئی سوراخ دروازے مین کر دیے مگر ہمکو نقصان کم پہونچا کیونکہ ہمنے دروازے مین لکڑیان انبار کر کے لگا دی تہین ورگولہ لکڑیون مین رہ جاتا تہا عرصہ قلیل کے بعد وہ توپین ہماری اونہون نے بیکار کر دین بعد ازین دشمنون نے ایک اور سرنگ کی طیاری کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان تین آدمیون لئیق اور کارگذار کے سے دل تمام قلعہ والونکا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آگئے تہے ٹوٹ گیا اور یہہ بہی امر تحقیق تہا کہ اگر یہہ دوسری سرنگ اوڑے اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہو جاوے تو دو راستے کو روکنا بہت مشکل پڑیگا اور مفسدین اندر قلعہ کے آجاوینگے اب صورت یاس نظر آئی اور سواے کشتیون کے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور اب دریا بہی بباعث بارش کے طغیانی پر تہا بعد از مشورہ کامل کے یہہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا ہم لوگ اور بچے تین گروہ مین منقسم ہوئے اور تینون گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک پہرے پر گیا اور پہرے والون کو بہی ساتہ لے آیا قریب دو بجے صبح کے بتاریخ ۴ جون ہم سب کشتیون پر سوار ہو گئے توپین جو قلعے مین تہین اون مین میخ ماردی اور اونکو اسطرح بیکار کر کے چہوڑ دیا اور جو کچہہ سامان جنگ قدرے باقی بچا تہا اوسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بندوبست تمام روانہ ہوئے جسوقت ہم قلعہ کی دیوار سے آگے بڑہے فوراً گولیان ہم پر برسنی شروع ہوئین اور سپاہیون نے غل مچایا کہ فرنگی بہاگے جاتے ہین مفسدین نے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گولیان مارین مگر ہم دور تہے اور ہمارا کچہہ نقصان اونسے نہوا

ہم بہت دور نہ گئے تہے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنیل گولدی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بہاری تہی اور اوسکا بہانا بہت مشکل تہا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو خالی کر کے چہوڑ دین اسواسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنیل سمتہ صاحب کے کشتی مین آگئے اس تبدیلی کشتی مین کچہہ عرصہ گذرا اور اوس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی اونہون نے اس عرصے مین ایک توپ لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تہین

اسواسطے ہمکو کچھہ ضرر اونسے نہ پہونچا جو گولہ آتا تھا وہ راستے مین گر جاتا تھا اسیطرح ہم موضع سنگی رام پور تک پہونچے اور راستے مین ہر چند گانون والے اور سپاہ گولہ اندازی کرتی تھی مگر ہمکو کچھہ آسیب نہ پہونچتا تھا مگر کچھہ نقصان کرنیل سمیتھ صاحب کی کشتی مین عائد ہوا اور اوسکی مرمت کو ہم چند لحظہ ٹھہرے کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مر گیا ہمارے ساتھہ صرف دو ملاح تھی سو ایک اونمین سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابھی تک ساتھہ تھا مرمت کشتی کر کے ہم آگے کو روانہ ہوئے کرنیل سمیتھ صاحب کی کشتی آگے تھی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانون سے گئے تھے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت تھی رک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی مین اوترے اور سب نے زور کیا کہ اوسکو جنبش دین مگر اوسنے اوس جگہہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گھنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تھے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین جب قریب بیس گز کے فاصلے پر پہونچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ اون مین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اونہون نے گولیان مارنی شروع کین اور کئی صاحبون کو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے مین جرجہ صاحب کی گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو میرے پیچھے کھڑے تھے اونکی زانو مین ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجھے آواز دی اور مین نے ذرا ایک اپنا سر ہی اونکی طرف پھیرا تھا کہ ایک صدمہ سنگین میری شانہ راست پر معلوم ہوا جب مینے شانے کو دیکھا تو ایک گولی لگی تھی اور پوست اور کچھہ گوشت بھی شانے کا اوڑ گیا تھا اور میجر روبرٹس صاحب کے چہرے پر زخم آیا تھا اس عرصے مین وہ دونو کشتیان بہت نزدیک آگئین تھین بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگئے تھے یہہ حال دیکھکر میجر روبرٹس صاحب نے میم لوگونسے کہا کہ زندہ ان سپاہیون کے ہاتھہ مین آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہہ سنکر سب نے دریا مین کودنا شروع کیا مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہان سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بھری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بھی بہت جمع ہو گئے ناچار بندوق لیکر مین بھی وہان سے بھاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹنٹ فشر جرلڈ صاحب معہ میم صاحبہ کے ایک گوشہ کشتی مین بیٹھے تھے اور اونکا لڑکا جو اونکے پاس تھا اور صاحب موصوف کے ہاتھہ مین ایک بندوق معہ سنگین کے موجود تھی اسوقت تک جرجہ صاحب خون مین لوٹ رہے تھے اور ما بقی سب صاحب دریا مین کود پڑے تھے میجر روبرٹس صاحب معہ میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یک جا نزدیک کشتی کے کھڑے تھے اور اونکے پاس لفٹنٹ سمسن صاحب اور جرجہ صاحب خورد بھی کھڑے تھے اب میرے تئین میجر فلوٹ صاحب اور السائن ایکفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہے کہ وہ مارے گئے ہونگے فشر صاحب معہ میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتھ مین اونکا لڑکا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید مردہ ہے اور میم صاحبہ کا حال یہہ تھا کہ پانی کے زور سے وہ ٹھہر نہین سکتی تھین اور اونکی کرتی بجائے بادبان کے ہو گئے تھے اور اونکو کھینچے کھینچے پھرتے تھے مگر صاحب موصوف اونکو پکڑے ہوئے تھے اور بہنے نہ دیتے تھے اب مین نے یہہ تجویز کی کہ یہانسے بھاگ کر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تھی اس ارادے سے مین دھارے پر پڑ لیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکی میم کے گذرا تو دیکھا کہ وہ بڑے دقت اور تکلیف مین تھے مگر مجھسے اوسوقت اونکی کچھہ اعانت نہو سکتی تھی اسواسطے مین آگے کو روانہ ہوا اور تھوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بھی

شناوری کرتے ہوئے چلے آتے تھے مین مگر تاریکی شب نے آب ساحت دریا کو ایسا لیا تھا اور سوا اسکے پھر اوسکا حال کچھ مجھے معلوم نہوا ایک گھنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا کرتا آخرکار نزدیک کشتی اولیس کے پہونچا یہان بھی دیکھا کہ عجب تباہ حال کشتی نشینون کا تھا وئین صاحب اور چھوٹی بیٹی یعنی مس گولڈی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تھے باقی ماندہ سب قتل ہوئے اور لفٹنٹ سوئین ہم صاحب اور ڈاکٹر بالسی صاحب اور ایک یاد و اور صاحب زخمی پڑے ہو مین انکو یہہ واردات روبرو سنگھی رامپور کے گذری تھی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آتے تھے دو توپین لگا رکھی تھین اور راون مین گراب بہر کر ماری تھی جیسے یہہ سب حادثہ واقع ہوا

ہمنے اب اس کشتی کی مرمت کی اور بہالنے روانہ ہوئے مگر شب بھر دل مین ہراس کا اس کا تھا صبح بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہمارے گوش زد ہوئی اور ہمنے پہچانا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم اونکو بھی کشتی پر لائے اور اونہون نے اگر بیان کیا کہ اونکی میم صاحبہ اور بچے دونو اونکے ہاتھون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تھا کیونکہ گولی پار نہ ہوئے جب سے ہو گئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخرکار ایک گانون مین پہونچے جو روبروے قسم پور واقعہ ملک اودہ کے آباد تھا یہان گانون والے حاضر ہوئے اور ہمنے اول یہہ بھی اونکا فریب تصور کیا مگر آخرکار ثابت ہوا کہ وہ خیرخواہ ہین پس ہمنے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانون مین گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی ہمنے اون سے کچھ کھانے کو مانگا اور اونہون نے چپاتیان اور دودہ ہمکو لادیا اوسکے کھانے سے ہمکو نہایت سیر اور تقویت ہوئی

میرا زخم بھی اب بہت تکلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تھا وہ بھی جھلاتا تھا اب مین یہہ سمجھا تھا کہ کشتی شب بھر یہان رہے گی اور چونکہ مین دو روز سے سویا بھی نہ تھا مین نے ایک ٹھاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی ہو تو مین تمہارے گانون مین رات کو سو رہون ٹھاکر مذکور مجھے اپنے ساتھ لیگیا اور وہان بہت سا کھانا کھلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو کرنیل سمتیہ صاحب نے کہلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر مین بہت ماندہ ہو گیا تھا اور مین رہ گیا صاحب موصوف نے مکرر اور سہ کرر پیغام بھیجا مگر مین نے نہ سنا اور یہہ ارادہ کیا کہ جو کچھ ہوگا یہان ہی سمجھ لینگے آخرکار کشتی روانہ ہوگئی اور چند روز تک کچھ خبر اوسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تھا واپس آیا اور اوس نے آکر خبر دی کہ نانا صاحب نے مقام ٹھبور سے اون پر گولیان ماریں اور وہ سب مر گئے مین قریب ایک مہینے کے اس گانون مین رہا بعد ازان بروبائن صاحب سے جا ملا اور اونکے ساتھ کانپور آیا سنا ہے کہ میجر وبرگس صاحب اور ہیرچیر صاحب خورد دونو کسی گانو علاقہ اودہ مین جو متصل فتحگڈہ کے واقع ہے مخفی ہین

تھورنہل صاحب کے خدمتگار نے اور جیمس صاحب کے سائیس نے کچھ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

باعث ایسی جلدی خالی کردینے قلعہ کا معلوم نہین مگر ۱۷ ماہ جولائی کو سب صاحب لوگ معہ میم صاحبان وغیرہ

قریب نواخت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعے مین تھین سوار ہو گئے تھے ایک کشتی مین صرف کرنیل گولڈی صاحب کا اسباب بھرا گیا تھا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب اور میم صاحبان و بچہ وغیرہ سوار ہوے تھے کشتی اولین کو قبل از صبح چھوڑ دیا تھا اونکے ساتھ صرف ایک یا دو ملاح تھے یہہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لے گئے کیونکہ یہہ طغیانی اول تھی اور کچھہ دریا کا حال معلوم نہوتا تھا بوقت صبح وہ ایک گانون مین پہونچے جو قریب دو کوس کے مقام فتحگڈہ سے واقع تھا اور یہان کچھہ روپیہ ملاحونکو دیا کہ وہ گانون مین جاکر کچھہ اور ملاح نوکر رکھکر لادین مگر بجاے ملاحون کے جب یہہ خبر ملازمین نواب کو پہونچی تو ایک بڑا گروہ رسالہ باے مسلح کا آیا کہ کشتیونکو معہ سوار گرفتار کرین یہانتک بجنگ وقوع مین آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ وغیرہ یکجا کشتی پر جمع ہون لفٹنٹ سمپسن صاحب کی گولی لگی اور رگہای ملک لگا ہوے اور چونکہ بہتیرے صاحب تدبیر سوارادہ کشتی کی کر رہے تھے اونکے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگامے مین میم جون صاحب کی ایک دختر گولڈی صاحب کی اور ایک مس اور صاحب کی جسکا نام معلوم نہین اور ایک اور دختر قریب دوازدہ یا چہاردہ سالہ عمر کے مفسدین گرفتار کرکے نواب کے پاس لیگئے ایک سپاہی مسمی کالیخان جو متعلق رجمنٹ دہم کے تھا اس کشتی مین موجود تھا اس سپاہی نے از حد کوشش واسطے بچانے تمام گروہ کی کی تھی مگر کچھہ اوس سے نہو سکا آخر کار اوسنے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور اوسکے بچے کو اپنی حفاظت مین رکھا غرض کہ گولڈی صاحب کی دختر کو اور دوسری مس اور تیسری کو جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے مفسدین نواب کے پاس لیگئے نواب نے اونکی خورش اور سکونت کے باب مین اول بہت تکرار بمیان لائے اونکو ایک مکان مین جو نواب کے باغ مین تعمیر کیا ہوا تھا رکھا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازین کچھہ معلوم نہوا کرنیل گولڈی صاحب کے اسباب کی کشتی تو اول ہی چھوڑدی گئی تھی اور دوسری کشتی جب پیچھے رہ گئی اور اوسمین لفٹنٹ سمپسن صاحب مارے گئے اور چند سوار اس کشتی مذکور گرفتار ہوے تھے اوسکو بھی چھوڑکر باقیماندہ صاحب تیسری کشتی مین جو ہلکی تھی اور خوب دوڑتی تھی سوار ہوکر بہاگے اس کشتی مین خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تھا اور اس کشتی مین چار سائیس اور دو خدمتگار بھی سوار تھے یہہ سب معہ صاحب لوگونکے جو اوسپر موجود تھے بہدایت ایک ملاح کے جو باقی رہگیا تھا کشتی مذکور کو روان کرتے تھے یہہ ملاح خیرخواہ سرکار تھا اور وطن اوسکا فتحگڈہ تھا ہر چند اس کشتی پر تمام راستہ کنارے پر سے بندوقین چلی تھین مگر مقام ٹھور تک وہ لوگ پہونچ گئے تھے وہان ملاح مذکور کو گولی لگی اور وہ مرگیا اور اوسکے مرنے سے پہر کوئی ایسا موجود نہ رہا جو حال دریا سے واقف ہوتا اسواسطے کشتی تہ پر لگ گئی سب کشتی نشینون نے اوسکو ہٹانے نکالا جب یہہ خبر مفسدین کو پہونچی فوراً اونہون نے آکر کشتی کو گھیر لیا اور سب کشتی نشینون کو مقام کانپور مین لیگئے

صاحبان مفصلہ ذیل جنکی نام مجھہ بتلائے گئے تھے مذکورمین سوار تھے اور سواے انکے اور کئی صاحب بھی جنکی نام درج نہین غرض کہ یہہ سب کانپور مین ایک مکان مین جسکو اسمبلی روم کہتے تھے یکجا رکھے گئے چھوٹے بچونکو تو سواری گاڑی پر لیگئے تھے اور باقی سب پیادہ پا جاتے تھے اور راستہ مین اونسے کمینے کلمات بے ادبانہ یا گستاخانہ نہین کہے بلکہ یہہ بھی مین نے سنا ہے کہ بعض معزز اشخاص نے اونکی شفاعت بھی کی تھی مگر کچھہ فائدہ مترتب نہوا

نام اون صاحبون کے یہہ ہین کرنیل گولڈی صاحب معہ ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب فتحگڈہ کی پاس

پونہچائی گئی تہی کرنیل سمتیہ صاحب متعلقہ ارجمٹ معہ میم اور دو بچے میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب معہ میم او ر بچہ کرنیل
ٹکر صاحب کی میم معہ تین بچے تہورنیل صاحب معہ میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب معہ میم اور دو بچے ایک اون دو
بچون مین سے آیا کے پاس تہا اور آیا نے اوسکو نہ دیا اور خود بہی مکان مذکور مین اوسکی ساتہ گئی او ر شاید سب انگریزون کے ساتہ
وہان ماری گئی پادری فشر صاحب معہ بچہ جیمس صاحب اسسٹنٹ صحال افیون معہ اونکے بیرا یعنی کہار کے جو ساکن اودہ کا
تہا اور جسنے اپنے آقا کو تا مرگ نچہوڑا اور اونکے ساتہ خود بہی قتل ہوا جون صاحب جنکا ہم نام قلعے مین بارا گیا تہا ایک ڈاکٹر صاحب
معہ میم اور بچہ چند روز جسکو مفسدین نے لیکر ایک تختے مین ڈالکر دریاے گنگ مین بہاتے ہوئے بٹہور سے
کانپور تک لیگئے تہے اور ایک صاحب معمر معہ دو سن رسیدہ لڑکیو نکے جنمین سے ایک کی نسبت ایک عہدہ دار لفٹنٹ
واٹی بارٹ نامے کے ساتہ ہو چکی تہے اور سواے انکے اور کئی صاحب تہے

مفرورین مقام بداؤن مین ایڈورڈ صاحب کلکٹر تہے اور دو صاحب اور دونلڈ صاحب نامے بہی اور باقی مشہور
ہے کہ آگرے کو چلے گئے تہے

سواے صاحبان مذکورہ بالا کے کئی سارجنٹ اور کرانی اور باجے والونکے لڑکے اور قیدان متعلقہ
۱۰ رجمنٹ معہ عیال و اطفال کے تہے

یہہ سب صاحب لوگ چار روز بمقام کانپور مکان مذکورہ بالا مین رہے اور وہان اور صاحب لوگ بہی جمع ہوتے
گئے انکو سواے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچہ کہانے پینے کو نملتا تہا ان سبکو یہہ امید تہی کہ ہم رہائی پاوینگے
مگر افسوس کہ سیاہ گورہ جو آئی واہ الیسی دو منزلہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہو گئی تہی کہ وہ آگے نہ بڑہ سکی
اور متصل کانپور کے ہی اوسنے مقام کیا اگر وہ اوس روز چلے آوین اور مقام نکرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے
خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے
بمقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکہا کہ اب ٹہرنا نہ پڑیگا اوسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید مین سب کو تہ تیغ
کرو اس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قسائیونکا اندر مکان کے آیا اور آکر سبکو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبون نے فتحگڈہ سے کانپور آتے تک اوٹہائین تہین نہایت شاق تہین ہاتہ اون صاحبو
نکے جو کشتی پر سوار تہے اور کشتی کو کہینچتے تہے آبلہ دار ہو گئے تہے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعہ مین کرتے
تہے زیادہ تر ماندے ہو گئے تہے اکثر اونکے ملازم مقام فتحگڈہ ہی سے اونکو چہوڑکر بہاگ گئے تہے اور میم صاحبان
اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تہے بلکہ یہہ ہی میری نزدیک باعث قوی شکستگی محصورین کا تہا ورنہ اگر
وہ چند روز اور بہی قائم رہتے اور قلعہ نچہوڑتے تو سب امر اچہے ہو جاتے کیونکہ مفسدین و سرکشون کے
پاس سامان باقی نرہا تہا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پہ ہوتا جاتا تہا اور ہماری فوج گورہ بہی قریب لے لینے کانپور
کے تہی مگر رضی الٰہی بغیر ہوئی نہین رہتی

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوس مین مارے گئے تہے اونکے سر نواب کے پاس

لائے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر میں دکھاؤ اور تین میم صاحبان معہ دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اوٹھانے انواع انواع کی تکالیف اور خواری کے جو بیان سے باہر ہیں حسب الحکم نواب توپ سے اوڑائی گئیں

ایک شخص لال خان نام ہے جو بائیس ۲۲ برس پاس کرنیل سمتھیہ صاحب متعلقہ ارجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اون صاحبوں کا جو کانپور لیجائے گئے تھے بیان کرتے ہیں

کرنیل سمتھیہ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ معہ میم صاحبہ کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

میجر منرو صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تھی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کھینچ رہے تھے اور وہ وہان ہی مارے گئے

میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور میں آیا تھا اور وہ وہان سے دریا میں کود پڑے تھے اور ڈوب گئے اور اونکے میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تھین

کپتان فلمور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتحگڈھ میں آیا تھا مگر وہ ساتھ تھے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر بٹھور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

لفٹنٹ فٹس جرلڈ صاحب مقام سنگی رام پور سے معہ میم صاحبہ اور بچے کے دریا میں کود پڑے تھے

لفٹنٹ سوئین ہم صاحب بمقام سنگی رام پور مارے گئے اور اونکی میم صاحبہ معہ بچے کے قبل از فساد فتحگڈھ سے کہین چلی گئی تھین

لفٹنٹ ہنڈرسین صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵۔ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر مہینہ کوٹ صاحب معہ میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر بالٹی صاحب بھی کانپور میں بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتحگڈھ میں مارے گئے تھے مگر اونکی میم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام کانپور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی رہگرائے ملک بقا ہوئے

پادری فشر صاحب زخمی ہوئے تھے مگر کانپور پہونچکر بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل گولڈی صاحب بھی زخمی تھے مگر زندہ معہ ایک دختر کے بمقام کانپور پونہچے اور ساتھ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی دونو راہی ملک عدم ہوئے

جون صاحب کے سر میں بمقام قلعہ فتحگڈھ اوسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تھے گولی لگی تھی اور ایک شبانہ روز جانکنی میں تھے بعد ازان مر گئے

یونس صاحب کلکٹر بھی زخمی ہوئے تھے مگر معہ میم صاحبہ اور دو بچون کے بمقام کانپور پہنچکر بتاریخ ۱۵ جولائی رہ سپر ملک بقا ہوئے

صاحب سشن جج کو بھی معہ میم صاحبہ اور تین بچون کے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین لیجاکر تاریخ مذکور کو قتل کیا
لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب جنکے تعلق مدرسہ تھا وہ نکلا تھا معہ چند اور عیسائیو نکے کارخانہ منگلین صاحب
مین جو متصل مقام مہدی گھاٹ کے واقع ہے معہ منگلین صاحب کے قتل ہوئے

مشہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک میم صاحبہ اور تین بچے ساتھ ہو سنگھ زمیندار
کے پاس معہ قریب پانچ لوگ فتحگڈھ سے بلکہ اوده ہوتا ہے جاکر پناہ گیر ہوے تھے اور اوسکی حفاظت مین زندہ
اوب موجود ہین

آگره

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی درمقامات میرٹھ اور دہلی وقوع مین آئی تھی یہان جو پہنچی تو کولون صاحب
لفٹنٹ گورنر بہادر نے سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور اونکو ایسی فہمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکور مرتکب
کسی امر قبیح کی نہوتی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا کیونکہ آخر مین یہہ سپاہ بھی شامل مفسدین ہوگئی تو حال اسکا بتفصیل ذیل مین
لکھا ہے

باخر ماه جون ایک شب کو یہہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بہ تحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروه مفسدین کا جسمین وه خاص گروه
سپاه کا ہے جسنے بمقامات نصیرآباد و نیمچ سرکشی کی تھی قریب آگره کے آگئے ہین مبین خیال طیاری واسطے اونکے
استقبال کے بلکہ بلفظ اندفاع یہان نہایت موزون ہے عمل مین آئین یہان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر اپنے
اپنے مکانات چھوڑکر قلعہ مین چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کرکے حتی الامکان جہان تک ممکن
تھا قابل بود و باش کے بنالیا تھا اور سوا اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کرلیا تھا اور توپین اور دیگر
سامان جنگ اوسمین بکثرت جمع کیا تھا مگر اچھے ہوشیار گولنداز کم تھے

بتاریخ ۲ جولائی فوج کوٹہ کنٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادہ معہ توپخانہ تھے اور اس لحظہ تک سب صاحب اونکو
خیرخواه جانتے تھے حکم چھاونی مین آنیکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیاده تر استعجاب اس سے
پیدا ہوا کہ اونکو حکم بدلنے گارد گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور
ایک روز گارد اونکا کاشانہ گورنری پر تعینات ہوا تاریخ ۴ دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئی اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ
آگے جاکر راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرارداده پر پہونچی تو جیسا لوگونکو یقین تھا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی
جسوقت مفسدین نزدیک بمقام مذکور آگئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام وکمال فوج بغیر استثنا ایک بھی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین
ہوگئی اوسی روز بوقت سہ پہر ایک میم صاحبہ اور بچے جو چھاونی اور سول لاین مین تھین اور اب تک قلعہ مین نہین گئی تھین قلعہ
مین جاکر مقیم ہوئین اور دوسری روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سوا فوج گورہ اور اول دستہ فوج ملیشیا باہر
قلعہ کے تھے ورنہ سب اندر مقیم ہوگئے تھے

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرا تھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادہ اور ایک ہزار پانسو

سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان میں جو عقب موضع سمیا واقع متصل چہارم سنگ میل آگرے سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے آکر خیمہ زن ہوئے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پہونچی لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنونکو سواے میدان میں آکر لڑنے کے اور کوئی صورت باقی نرہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنونکو وقت اور قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے اونکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے نکالے گئے اس ہنگامے میں ہمارا بہت اتلاف جان ہوا۔

بیان جنگ ۵ جولائی اسطرح پر ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن بتاریخ ۵ اسیہان سے گئی تھی وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئی تھی اور بجانب موضع شاہ گنج جو قریب چھ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوئے اوس اونہون نے اوس میدان میں پہونچکر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اوسی ہیئت سے آگے قدم زن ہوئے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تھے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری اسپی دونو جانب فوج کے قائم کیے گئے تھے اور پیادے وسطے میں تھے اور سواران ملیشیا کچھ ایک عقب میں تھے جب قریب چھ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پہونچی تو مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ اندازی شروع کی اور گولے اور گراپ اور سیل بکثرت آے اودھر سے بھی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہانکے گولے کی زد پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپون کے چلے تھے کہ دشمن بھاگ نکلے یہ حال دیکھکر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آوازہ ہوئی کہ ان کا تعاقب کرو اور اسمین شک نہین کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان میں نکال دیے جاتے اور اونکی سب توپین ہمارے قبضے میں آتین بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی اسقدر ہوتا جسقدر بعبارت دیگر وقوع میں آیا ہماری توپون نے آخرکار جنبش کی اور فوج صف بستہ پیشقدم ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواپ کے گرد جمع ہوئے اور چونکہ ہم سب اونکی شست کے اندر تھے اونہون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوے اور ہم آگے بڑہتے جاتے تھے اور گولہ رانی کرتے تھے یہانتک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پہونچے وہانسے ہمنے دیہ مذکور پر گولے مارے مگر میرے نزدیک چندان نقصان دشمنونکا نہوا ہوگا تا وقتیکہ [illegible] آزمودہ آنکھ بھی دیکھ سکتی تھی ہمارے گولے ایک دیوار بلند پر لگتے تھے جسکو اتواپ قلعہ شکن صرف توڑ سکتی تھین اور اگر ہماری توپ [illegible] راست ایک پچاس گز بھی بیشتر بڑھ جاتی تو اونکی زد داون اضراب مفسدین پر پڑتی جسکے گولے اسقدر ہمارا نقصان کر رہے تھے نتیجہ اس بدنظمی کا وہی ہوا جو تصور میں تھا یعنی دشمنونکو اور دل قوی ہوا اونکے سوار ہماری فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتے تھے اور اونکے پیادے منتشر بقاعدہ شکرشش ہو کر اپنے رائفل سے ہمکو نہایت ضیق میں کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھ سوار نہ تھے اسواسطے ہمسے درباب اونکے اندفاع کے کچھ کوشش نہو سکی ایک گروہ اونکے سوارون کا دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کی وسط میں ہوکر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گئے یہ تو سچ ہے کہ ہمارے سواران ملیشیا نے اون مفسدین پر حملہ کیا تھا جو ہماری فوج راست پر تاخت لائے تھے اور جب

پانچ آدمی مفسدین کے قتل ہوے اور کچہ زخمی تو تمام مفسد اوس جانب سے بہاگ کر اوس باٹری کے پاس جاکر جمع ہوے انکا اس طرف جانا سے وہ توپ دشمن کی بند ہوگئی جو وہان دیدہ و دانستہ لائی گئی تہی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو سید ان مین تہا اوسکی ضرب و زد سے اوڑ جاتا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے مین مخالفین بہی ہمپر آتشباری بنادیق دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے ستہے دو کمپنی سپاہ گورہ بعدازین موضع مذکور مین بشجاعت تمام گہس گئے اور دشمنون کو دست بدست مارتے جاتے ستہے اور اونکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر بآسانی تمام کرتے جب تک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر آئے باٹری دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تہی مگر باٹری دست راست جواب گولہ ہای دشمن کا منہ توڑ دیتے جاتے تہی اور تہوڑے عرصہ قبل از زخمی شدید ہوئے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اس باٹری نے افواج دشمن کو بند کردیا تہا بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری مین گولے کم ہوگئے تہے اسپر بہی کپتان صاحب گو زخمی شدید تہے ایک بٹی توپ پر بیٹہے رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اسی سبب سے اسوقت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نرہا بباعث موجود نہونے سوارون کے ہم دشمنون کا تعاقب نکرسکے گو ہمنے اونکو اس قدر محنت اور مشقت سے شکست دی تہی اور ہمکو اور کوئی امر سوائے اسکے باقی نرہا تہا کہ واپس مراجعت کرکے قلعے مین چلے آوین اور یہ امر ہم نے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نے یہ دیکہا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب اونہون نے توپین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے مین آگرہ تک گولہ رانی اس طور سے جاری رکہی کہ اچہا تجربہ کار جسطرح کرتا ہے اور اونکے سوار جوق جوق ہمارے چپ و راست آکر اسقدر تنگ کرتے ستہے کہ ہم سے انکا گولہ بہی بعدازین بسر نہوسکا

آخرکار تمام فوج ساڑہے چہ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گہنٹے کے قلعے مین پہونچی

جب یہ فوج واپس آتی تہی اونکو ملیشیا سے پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر اوسکی حفاظت کی اور اوس وقت تک اونکے عقب مین آے جب تک یہ فوج ماندہ و کاردیدہ قلعے مین پہونچ گئی ہرچند یہ تدبیر محافظت کی عمل مین آئی تہی تمام سواران مفسدین بجانب چہاونی آگرہ روان ہوے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی اونہون نے چند مکانات کو آگ لگادی تہی بعد از غروب آفتاب برجہاے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تہے اور شب دوم بہی یہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چہاونی ایسا نتہا جس کو گزند آتش کا نہ پہونچا ہو اور اگر کوئی مکان باقی تہی آگ سے بچی تو اوسکو مفسدین نے اور طرح خراب اور برباد کیا تہا دروازہ دریچہ چوکہاٹ وغیرہ سب نکال کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بہی باقی نرکہا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات مین اور کچہ نظر نہ آتا تہا بروز دوم دشمن ناپدید ہوگئے اور تمام مفسد بجانب بہرت پور روانہ ہوگئے اور یہان انتظام آگرہ بخوبی ہوگیا

جہیلم

چودہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیا اسلیے مناسب متصور ہوا کہ ۲۷ گورہ
۲۴ رجمنٹ شاہی مع تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسیقدر سواران ملتانی نو ملازم تحت حکم
لفٹنٹ لنڈ صاحب کے راول پنڈی سے جاکر سپاہ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چہین لین اور بتاریخ ۷ ماہ جولائی قریب
نواخت ۴ گہنٹہ شام کے یہ فوج مقام دینا سے بجانب میدان پریٹ جہان ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہوکر مستعد کہڑی تہے
روانہ ہوے اس سب فوج کی افسری پر کرنیل امیس صاحب متعلقہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوئے تہے جب سپاہ مفسدین
نے اس فوج گورہ کو آتے دیکہا پریٹ سے بہاگے اور اپنے افسرون پر ایک فیر کرکے اپنی لین اور دیگر مقامات
بیرہ مین پناہ گیر ہوئے اور وہان سے بنادیق سر کرنا شروع کین ۲۴ رجمنٹ شاہی نے توپین لین کی جانب کرکے اونپر
حملہ کیا مگر مکانات چہاونی کی پناہ اونکو ایسی اچہی تہی کہ ہمارا نقصان اس حملہ مین بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کے
زخم کاری لگا اور وہ بعد ازین مرگئے کرنیل الیس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوتے اور لفٹنٹ
مجٹ صاحب کے زخم سخت پہونچا دو سارجنٹ اور ایک کورپوریل اور ۱۲ گورہ قتل اور ۳۸ زخمی ہوگئے اور مفسدین
کے ۸۰ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوے اور توپ سے اوڑا دیے گئے اور بعد ازان ہر روز کچہ
کچہ سپاہی گرفتار ہوکر اوڑائے جاتے ہین اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد ہوگئی ہوگی کچہ سپاہ
مفسد بجانب راول پنڈی اور تہوڑی سی بسمت جہنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہوکر اوڑا دی گئی دو کمپنیان اس رجمنٹ کی
جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئین تہین اونہون سے بہی کچہ علامات فساد کی ظاہر ہوئے
اور اسی سبب سے اونکے بہی ہتیار چہین لیے تہے اسپر بہی وہ جادہ راستی پر نہ آئے لہذا تہورنٹن صاحب کمشنر
قسمت جہیلم نے اونکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جہلخانہ ضلع مین مقید ہوئے اور زنجیرین بہت بہاری اونکو ڈالی گئین یہ
سپاہی اسقدر مفسد تہے کہ گو گرفتار ہوکر جیلخانہ مین مقید ہوے تہے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تہے اور بہت
سخت اور درشت کلمات کہتے تہے

نصیر آباد

بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۴ گہنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے توپون پر قبضہ کرلیا اور لیکن
اینز پاس کہین ہر چند رسالہ نے دو تین حملے بہی کیے مگر توپین اولٹنی نہ سکی کپتان سپوتسود صاحب اور کورنٹ نیوبری صاحب قتل ہوئے کپتان
ہاردی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوئے مگر ۳۰ رجمنٹ ۴ بجے سے ۷ بجے تک قائم رہی اور ۷ بجے اونکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ اگر ہم سے ملجاؤ ورنہ
توپ لاکر تمہیر گراب ماریگے کرنیل کیمبل صاحب نے دو مرتبہ آخر ایکبار پہر سپاہ کو سمجہایا مگر اون سب نے صاحبکو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نرہو اور کہین
بہاگ جاؤ ورنہ ہم ذمہ دار آپکی جانکی نہوسکین گے پس کرنیل صاحب مقام بیور کو بوقت شب روانہ ہوئے اور اونکی روانہ ہوتے ہی سب بنگلون مین شعلہ آگ
رسالہ بہی مع افسران پانزدہم رجمنٹ روانہ بیور ہوئے اور مقام مذکور مین سب افسرون پر اونکی اپنی سپاہ نے بندوقین سر کین
مگر کسیکو زخم بہی نہ پہونچا فنوک صاحب اور ہارکورٹ صاحب اور سوہ صاحب اور اندو صاحب بسلامت مقام اجمیر
مین پہونچ گئے کرنیل پینی صاحب کماندر رسالہ راستے مین بیمار ہوتے ہوئے گہوڑے سے گر کر مر گئے

ایک وقائع نگار حوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اوسکے بعد فوراً نائرہ
ہنگامہ پیدا ہوا اس نواح مین بھی شعلہ زن ہونے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیرآباد مین ہوا تھا اور
سبب وقوع جیسے جو امر بنیاد الا ہوتا ہے اوسکی علامات اول ہویدا ہوتی ہین ویسے ہی اس بلوے کی بھی علامات یعنی ناخوشی اور نارضامندی
سپاہ کی تمام باشندگان پر مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو تجاویز ممکن تھین وہ عمل مین آئین یعنی اول بمبئی لانسر کو
حکم ہوا کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچھ اونمین کے چھاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تھین اور
اونمین گراب بھری ہوئی رہتی تھی اور گولنداز گو ہندوستانی تھے مگر اونکی وفاداری اور نمک حلالی پر اعتماد تھا ۱۵ گورے ۳۲ رجمنٹ شاہی
اور کچھ گولنداز گورے مقام ڈیسا سے جو قریب دو سو میل کے فاصلہ پر نصیرآباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوئے ان تجاویز
سے گونہ اطمینان باشندگان چھاونی نصیرآباد کا ہوا تھا مگر بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت قریب ۳ گھنٹہ کے فوج ہندوستانی
جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور بندوقین بھر کر اپنی لین کے آگے کالم بنا کر
کھڑے ہوئے اس عرصے مین کچھ سپاہ مفسدان رجمنٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گئی اور وہان گولندازون کو ترغیب دیکر
سب توپین اپنے قبضے مین کر لین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دونو رجمنٹ کے تابعدار اور فرمانبردار سادم ہوئے
اور اونہون نے اپنے افسرونکی تمام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب اونکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنہون نے قبضہ
توپخانہ کا کر لیا تھا فیر کرین اونہون نے اس حکم کی تعمیل نکی کیونکہ اونکا یہ ارادہ تھا کہ آخر کو مفسدین سے شامل ہو گئے
یہ حال دیکھکر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سواے واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی نہ رہا اور جب وہ واپس آئے
تو سپاہ نے بہت شور و غل کیا اور کچھ بدزبانی بھی کی اور گولیان بھی اونپر چلائین بعد بلوے کے چند لمحے مین تمام اول بمبئی لانسر
طیار اور مسلح ہو کر اور کالم جنگی باندھ کر بجانب توپخانہ پا شکوب روانہ ہو کر جب نزدیک ہو پہنچے توپخانے نے ایک ایک فیر
اون پر چلائی اور ادہر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا تروپ ششم نے بسرکردگی کپتان سپوٹس وڈ صاحب
کے حملہ کیا اور اونکے بعد اور ون نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی
کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریاے فنا ہوئے بلکہ امید فتح کی منقطع ہو گئی تھی اسپر کرنیل پینی صاحب نے حکم تعاقب
تبدیل کر کے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مفسدین کا تعاقب
کرتے تو کچھ فائدہ نہ اوٹھا سکتے اس ہنگامے مین کورنٹ نیولوری صاحب کئی گولیان کھا کر جان سے سیر ہو کر
زمین پر گرے اور مفسدین نے اونکی لاش کو بضربات شمشیر پارہ پارہ کر ڈالا کپتان سپوٹس وڈ صاحب بھی
عین ہنگامے مین کام آئے اور کپتان ہوچ صاحب اور کپتان ہارڈی صاحب دونو زخمی ہوئے بعد ازین مفسدین
نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصہ قلیل مین تمام چھاونی نصیرآباد شعلہ ور تھی وہ صاحب لوگ
جو آتش فنا سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوئے اور کشتہاے مزروعہ اور کوہ ہاے
گرد نواح کے راہ سے بسمت مقام بیور راہی ہوئے بعد انطے کرنے ۱۰ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۲ رجمنٹ
ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چھاونی نصیرآباد سے مفرور ہوئے تھے ملاقی ہوئے اور درمیان کرنیل پینی صاحب

نے بباعث ہجوم انکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقیماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکالیف از طرف خورد و نوش اور شاکر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچاکر بتاریخ ۳۰۔ مئی ۱۸۵۷ء بوقت نو ساعت ۱۱ گھنٹہ روز وارد مقام میرٹھ ہوئے اور آیندہ تکلیفات سے خیلے محفوظ رہے ۔

کراچی

اس مقام مین بھی ویساہی اندیشہ لوگون کے دل مین غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہے پیدا ہوا تھا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوئے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلدی فرو ہو گئین تھین ۔

بروز یکشنبہ بہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میک گریگر صاحب کمانیر ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل مین نہ آئین تو اسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جرنیل صاحب کو کی اور توپخانہ اور حصہ گورے دوم رجمنٹ شاہی کے موجود تھے چشم زدن مین طیار ہو کر میدان مین آگئے خبر اس طیاری کی ایسی جلدی مشتہر ہو گئی جیسے کہ آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سوائے اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہوتی تھی کہ کہین سے آواز گاڑی کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تھی اور کسیطرف سے گھوڑون کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپون کی پہیون کی کان مین آتی تھی افسر لوگ گھوڑون کو باشتہ ڈالکر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگون کو گمان قبل از اس واقعہ کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسی سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو انکے دلو مین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا تھا خواہ لوگون کو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دی گئی مگر انکو نوبت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اسواسطے چند اشخاص کو توپخانے کے کوارٹر گارد مین اور بعض فیوزیلیر کے مکان گارد مین بھاگ کر پوشیدہ ہوئے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈپو مین جا چھپے اور جو لوگ واقف اور ہوشیار تھے وہ گودام میگزین مین متواری ہوئے مگر ایک بڑے گروہ جسمین اکثر میم لوگ تھین جاکر مکان مس کوٹ دوم رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوئے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دینے کے نہ تھا کیونکہ اسمین دروازے اور دریچے بکثرت تھے لیکن خوف اور ہراس مین ہوش لوگون کے بجا نہین رہا کرتے اور اس وقت مس کوٹ مین عجب کیفیت گذری ہوگی جو میم لوگ اپنے مکانون سے گھبرا کر بھاگین تھین اون مین سے کسیکے پیر مین تو جوتا بھی نہ تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوئے بھاگی آئی تھی کوئی کسیطرح اور کوئی کسی ہیئت سے چلی آتی تھی غرضکہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ پائجامہ شب خوابی پہنے ہوئے اور بندوق اور شمشیر وغیرہ ہاتھون مین لیے ہوئے اسیطرح چلے آتے تھے جیسے کہ دشمنون کو قتل پر آمادہ ہوتے ہین اور بغیر اسکے کہ لوگو نیز کچھ پاس ثابت نہوا انگریز جو پورٹ پی رہے تھے اور برانڈی اور پانی تولو لاکے استعمال مین لاتے تھے اور اوس کے مین خود ہتھیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم رستخیز ہو رہا تھا ایک طرف یہ نقشہ یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کے ۲۱ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے باہر نکل کر آراموں [illegible]

یوکا ہوگئی تو کئی سپاہی غیر حاضر تھے اور انکے اکثر اسلحہ بھی موجود نہ تھے بعد ازین ضرور روپیہ بھی توپخانہ اور بجا ضری سپاہ ۲۹ رجمنٹ
گورہ سپاہ ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہتھیار چھین لیے اس عرصے مین کوئی علامت فساد کی ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی سے ظاہر نہین ہوئی
ہر چند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۱۲ رجمنٹ کو نزدیک سے باہر انکا ہوا تھا اوسوقت ۲۱ رجمنٹ بھی خود بخود مین اراده بلیا ہوئی تھی
کہ درصورت ضرورت اور موقع وقت کے وہ بھی شامل رجمنٹ ۱۲ ہوجاوینگے مگر ۲۱ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا کیونکہ اوسمین اکثر سپاہی
تو قوم یہودی تھے اور باقی پوربیہ اور بیار راست اور جست ہندا تمین ہی دو سو سپاہی پوربیہ تھے مگر یہ دو سو نفر موجودگی باقیماندہ سپاہ
رجمنٹ مذکور کے جو اونسے درباب فساد کے کبھی متفق نہ ہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لاسکتے

کپتان صاحب پولس نے بفور فرار ہونے چند سپاہ ۱۲ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اونکے تعاقب مین روانہ کیا
اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کرکے لاسکے اونمین سے سات کو پھانسی ہوئی اور تین توپ سے اوڑا دیے گئے
جسوقت ان سپاہیونکے گلے مین پھانسی ڈالی وہ روئے اور خواستگار امان جان کے ہوئے اور یہ عذر کیا کہ یہ ہمارا پہلا قصور ہے
اور ہم بخوف توپ کے جو ہمارے سامنے نصب کی گئین تھین بھاگ گئے تھے مگر کمبختون کو یہ یاد نرہا کہ وہ مسلح بھاگے تھے
اور اونہون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سواے اسکے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکھکر بھاگ جاوین اونکا قتل ہی
بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اوڑانیکا موقع لائق دیکھنے کے نہین ہوتا جب مجرمونکو توپ سے باندھا تو اونکی
زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا اور جسوقت حکم ہوا اوسیوقت پارچہ ہاے گوشت اوڑتے ہوئے نظر پڑے بعضے اعضا تڑپتے
ہوئے ۱۲ رجمنٹ کے سامنے گرے جسکے دیکھنے سے اکثر دلونمین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گئے
مراد رشانے مجرمونکے توپ سے بندھے رہنے اور آنکھین اونکی پتھرا کر ایسی ہوگئین تھین جیسے کسی آسیب یا بھوت
کی آنکھین ہوتی ہین

آره

رجمنٹ ۷ و ۸ مقیم مقام دیناپور ۲۰ ماه اگست تک خیرخواه مشہور تھے مگر اوس روز بوقت نواخت دو گھنٹہ بعد
دوپہر سب سپاہی بلا اپنے ہتھیار باندہ کر روانہ بطرف دریاے سون ہوئے اور شبا شب وارد برکنارہ دریاے مذکور ہوئے
بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سرک جو بر لب دریاے مذکور واقع تھین شعلہ زن نظر آئین
اور ایک چٹھی و یک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دیناپور کی باطلاع اس امر کے آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۴
سپاہ تینون رجمنٹ کی فساد برپا کرینگی سوارون نے اور اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاه مفسد دوسرے کنارے پر
آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بنگلہ ہا کر رہے ہین یہان خوبی قسمت سے پینتالیس سپاه سکھ اور چار افسر ہندوستانی
بمقام آره انکے پاس تھے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیونکو حکم دیا کہ صاحب جج کی حاطے کو جاکر مضبوط اور
محفوظ کرین اس عرصے مین ڈیلیرن صاحب اور ریول صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے آئے اور اگر خبر دی
کہ سپاه مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضہ مین کرلی ہے اور اوسمین تھوڑے تھوڑے سپاہی سوار ہوکر اس کنارہ دریا کے
آتے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے بتلاتے چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یک جا جمع ہوگئے تھے

اونہون نے یہ تجویز کی کہ بویلیٹ صاحب بارک ماسٹر کے بنگلے مین پناہ گیر ہون کیونکہ بنگلہ مذکور ہر طرح مضبوط اور جنگی بنایا گیا تھا اور اوسمین رسد وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اوسمین حفاظت جان بھی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ سڑک آہنی کو خبر اس فساد کی نہین پہونچی تھی اسواسطے کوک صاحب نے خود درخواست دی کہ مین جاکر اونکو لے آتا ہون اور جاکر مین صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور تین صاحب کو جنکا بنگلہ ساڑھے تین میل کے فاصلے پر مقام آرہ سے تھا اطلاع دی اور مین صاحب کو مع میم اور بچے کے بسلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پہونچے تو اونہون نے دیکھا کہ دھوان اس جانب دریا سے بکثرت اوٹھتا ہے یہ دیکھکر اونہون نے مصلحت آپسمین سمجھی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سپاہ کی واقع تھا جاکر پناہ گزین ہون اور اونکو یہ توقع تھی کہ اونکی ملازم اونکو وہان بچا رکھینگے اور ملازمین نے بھی اونکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تمکو بچا دینگے اور موضع مذکور مین کچھہ اندیشہ نہین ہے اور ویکر صاحب نے بھی بصلاح ملازمین یہی صلاح مستحسن سمجھی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچون کے موضع مذکور مین جاگزین ہون الالمن صاحب مع میم صاحبہ اور پانچ بچون کے بجانب برار گھاٹ جو آٹھہ میل آرہ سے برلب دریاے گنگ واقع ہے روان ہوے اور وہانسے بسلامت دیناپور پہونچ گئے چونکہ اوس روز مفسدین کے آنیکا امکان نہ تھا اسواسطے کوک صاحب پھر موضع عنایت مین گئے اور مین صاحب کو مع میم صاحبہ اور بچے کے آرہ مین لے آئے صاحب موصوف نے ویکر صاحب کو بھی بہت فہمائش آرہ آنے کی کی تھی مگر اونہون نے کچھہ نمانا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو مع ولسن صاحب اور اونکی میم کے جو اوسی روز وارد ہوئے تھے روانہ گھاٹ کیا اور وہان سے صاحبان ممدوحین بحفاظت حافظ حقیقی بسلامت مقام دیناپور مین پہونچ گئے اگرچہ اون پر راستے مین بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان بسلامت رہی۔

ایک صاحب حال اس مقام کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کھانا نیکے بنگلہ بویل صاحب مین ہم سب بتفصیل ذیل قلعہ مین جاکر شب باش ہوئے اور ہم نے تمام شب بآرام تمام بسر کی تفصیل یہ ہے یعنی لٹل ڈیل صاحب ویک صاحب کوم صاحب کولون صاحب تویل صاحب فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب انڈرسن صاحب تیت صاحب ڈی کوسٹا صاحب ڈی سوزا صاحب گودفری صاحب ڈلیمن صاحب ہویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر مع سپاہ سکھ غرض کہ یہ سب صاحب بآرام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم یعنی بتاریخ ۲۷ وقت صبح چونکہ مفسدین اب تک نہین آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آے اور احاطے مین چاے پی رہے تھے کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ گورسنگھ کے آدمیون نے آکر بویل صاحب کے سائیسونکو مارا اور گھوڑے صاحب کے چھین کر لے گئے یہ خبر سنکر ویک صاحب مع چند دیگر صاحبون کے اور سکھون کے طیار ہوے کہ جاکر گھوڑے چھین لاوین اس عرصے مین ایک چپراسی نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لابد اب تضیع اوقات مناسب نہ تھی اسواسطے ہم سب قلعہ مین گئے اور دروازے ہاے قلعہ کو اندر سے بند کر دیا اور چار گھوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت ہمکو گذرے تھے کہ مفسد لشکر کہ دگی صوبے دار تھا در احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے ہوئے نمودار ہوئے اب وقت چہہ بجے کا تھا اور سپاہ منجیب جمین سے ۵ نفری مقام آرہ مین موجود تھی استقبال مفسدان کرکے اونکی شریک ہو گئے

اور سر رشتہ مفسدین کو اپنے ہتھیار بطور نشانہ دکھلاتے سپاہیان مذکورین نے نشان کرنے کا بھی دیا اور تیار مقام بھی بتلا دیا او
بہو گل بچا اور قریب دو ہزار آدمی مفسد ہماری جانب آئے مگر ہم چند آدمیون نے اونکو مغلوب اور ناچار کر دیا آخرش سواے واپس
جانے کے اور کچھ اونسے نہو سکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے ہویل صاحب کے بنگلے مین جا کر پناہ گیر
ہوئے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیان برسانی شروع کین
مگر اون سے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دن کے مفسدین نے پھر ہماری قیام گاہ پر حملہ کیا اور پیچھے
اوٹھایا یعنی شکست کھا کر بھاگ گئے اب اونہون نے اور تدبیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی
بھر کر بانس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھ تھیلی فلفل دراز کی اوسمین رکھ کر بجانب شرق قلعے کے بفاصلہ ۴۲ گز ہم
لوگون سے انبار کرکے اوسمین آگ لگا دی دھوان گھاس وغیرہ کا اور بو فلفل سرخ کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہماری
خوش نصیبی سے اوسوقت ہوا شرقی بہ تیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دھوان وغیرہ سب مکان کے اندر گھسنے سے بچ
اوڑ گیا ایک حوالدار رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کے اوٹ مین کھڑا ہو کر سپاہ کو کہہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور ہم لوگون کو دشنام
یاد کر رہا تھا کہ فیلڈ صاحب خطرہ جان کر کے اوپر بنگلے کے گئے اور وہان سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور مر گیا
جتنے آدمی جو اوسکے پاس کھڑے تھے اونہون نے لاش کو اوٹھا کر آگ مین ڈال دیا اور اسطرح اوس آگ مین شعلہ ور
مشتعل کیا اب ایک گھنٹے کی مہلت ہوئی یعنی اودھر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے مین ہم لوگون نے کچھ بسکٹ کھائے
اور شراب پی قریب پانچ بجے شام کے مفسدین بمرتبہ سوم حملہ آور ہو کر پسپا ہوئے بعد ازان تمام شب گولہ رانی موقوف
رہی ویک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیے اور تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ
سب نا امید اور دل شکستہ نہو اس قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ اونکا مغلوب کرنا آسان نہین اور وہ ایسے
نہین کہ جم غفیر مفسدین خون تشنہ کے دیکھکر خوف زدہ یا دل باختہ ہون اور دیکھو تمنے کئی مرتبہ دلیری اور مردانگی مفسدین کی
آج بھی دیکھ لی ہے غرضکہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوئے اور باقی قدرے آرام لینے اپنے
قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یا دو چٹائی یعنی بوریہ فرش تھی اسواسطے ہم اکثر لوگون مین سے خالی زمین پر سوئے
اور خشت بجاے بالش کے سر کے نیچے رکھی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبھی کبھی ایک دو گولیان
ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہو جاوین جو حملے مفسدین نے ہمپر کیے تھے اونمین اونکے قریب
تیس آدمی مقتول اور مجروح ہوے تھے اور ایک شخص درخت پر چڑھ کر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ اسمین ہماری ایک گولی
نے اوسکو درخت سے زمین پر گرا دیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مر گیا جب تک وہ زندہ تھا مگر
اوسکی طاقت نشست برخاست کی طاق ہو گئی تھی اکثر دیکھنے مین آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل زاغ و زغن اوسکا گوشت
نوچ نوچ کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست و پا اوسکے اوڑانیکو ہلاتا بھی تھا مگر چونکہ طاقت کافی اونکے اندفاع کی نرکھتا تھا اسواسطے
اونکو دفع نکر سکتا تھا۔

تاریخ ۲۷۔ روز سہ شنبہ اس روز وقت صبح مفسد ایک بمبئی توپ چھ پنی لائے اور ہویل صاحب کے بنگلے پر

لا نصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہمارے مکان کے شرق کی طرف لگائی اور اوسکی گولہ اندازی شروع کی مگر اونکا فن گولہ اندازی کا کامل نہ تھا اسواسطے اکثر توپ کے گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ ہی جاتے تھے مگر اوس سے چندان نقصان نہوتا تھا اور اس روز زیادہ تر کم کام ہوا یعنی صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکہ سپاہی مجروح غلولہ بندوق سے ہوا یہہ شخص قریب اوس سوراخ کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکھا تھا کہڑا تھا کہ گولی آکر اوسکے سر مین پیچھے کی طرف گردن سے اوپر لگی مگر ڈاکٹر ہال صاحب نے اس حکمت سے اوسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقون کے ساتھ کار سرکار مین مصروف اور سرگرم ہے اب مفسدون نے یہہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب شرق و جنوب شق کر دین اور پیچ پناہ دیوار امنیر کے جمع ہوکر اسکی تدبیر مین سرگرم تھے مگر ہمارے سکہ سپاہیون نے اوسپر حملہ کیا اور بندوقین ماریں ایک سکہ نے دلیری کر کے جوش کہ دیوار مین ہوا تہا اسکو زیادہ کر کے ایک بند دیلچہ اور کلہاڑی دیگر جنسیں وہ کہودتے تھے اندر کہینچ لی جس سے بعد ازین سبت کام برابر ہوا اب باقی ہمارے پاس کم باقی رہا اور کہانا بہی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدری جینی کہانیکو ملتی تہی اور نمک نہ رہا تہا ہم تدبیر رزم اور احتیاط کی جو ضرورت تہین عمل مین لاکر خواب کرنے اپنے اپنے مقامون پر گئے اور ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جسقدر سکہ سپاہی منظور ہوتے تہے ہمیشہ جگا کرتے تہے اور انکی تبدیلی دو دو گہنٹے بعد ہوا کرتی تہی

تاریخ ۲۸ روز چہار شنبہ قریب چہہ بجے صبح کے بیوگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ ہوا اور تینون رجمنٹ انگریزی پریڈ پر جمع ہوین اونکی وردی بہی بتن تنکے جسم پر تہی مگر پاجامی وردی کے نہ تہے سوا اسکے سو آدمی اور بہی اور دو ہزار آدمی گورسنگہ کے موجود تہے اٹھ بجے گورسنگہ مذکور ایک تام جام پر بیٹہا ہوا اور پریڈ پر آیا اور ملاحظہ اپنی فوج نمک حلال کا کر کے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو آدمی ہماری حفاظت اور نگہبانی کو وہان رہ گئے جسوقت یہہ سب فوج جمع ہوئی تہی اوسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تہا کہ اب ہمارا اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بیشمار مفسدین کا جمع تہا اور ہم یہہ سمجہ چکے تہے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہہ نہوا اسی اثنا مین فیلڈ صاحب بویل صاحب کوک صاحب بوون صاحب اور والیبرن صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق رانی مین قادر انداز تہے اپنے اپنے موقع کی جگہہ پسند کر کے نشانے لگا رکہے تہے اور مفسدین نے بنگلہ بویل صاحب پر جاکر اوسکے گوشہ ہا سے جنوب و شرقی و جنوب و غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ برنجی اوسپر قائم کین اور دمدمے میز اور الماری وغیرہ کا انبار کر کے طیار کیے اور ان مورچال سے اب گولہ رانی شروع کی

تاریخ ۲۹ روز پنجشنبہ قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خواب آواز بندوقون کی بفاصلہ قریب ایک کوس کے گوش زد ہوئی اس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آپہونچی مگر ہمکو امید اور سختیان اوٹھانی باقی تہین کیونکہ آواز مذکور شدہ موقوف ہوگئی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستون کو شکست ہوئی ہوگی اس سبب سے کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تہے ایسے وقت مفسدین نے ہم پر بہی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تہے

اور ہم نے ایسی تفنگ زنی کی کہ سواے دو توپوں کی ہیبت بنادیق وغیرہ اونکی بند کردین مگر توپین بشب روز ہاے گذشتہ چلتی رہین ہماری چونکہ پانی کم ہوگیا تھا ہم کھودنے ایک نئی چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکھون نے دس گھنٹے مین اٹھارہ فٹ عمیق کو اکھود کر طیار کردیا اور اس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اس عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکہ کو دین کہ ہتھیار رکھدو اور صاحب لوگونکو سپرد کردو مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور اونکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوشدل رہے اور مانند صاحب لوگونکے جنکی رفاقت مین وہ تھے کسی سے خوف نکرتے تھے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم مین سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن میز ہم لوگ بویل صاحب کے باغ مین حملہ کر کے گئے اور وہان سے پانچ بھیڑیان لائے اور فوراً تین اون سے ذبح کر کے تقسیم کرلین بوقت صبح ایک سکہ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوئے ہماری دیوار کے پاس کسیطرح آگیا اگرچہ خواستگار اندر آنیکا ہوا چونکہ اوسنے بیان کیا کہ مین اوس فوج کے ساتھ تھا جو کمک کو آتی تھی اس لیے ہمنے تختا کھول کر اوسکو اندر قلعہ کے بار دیا اوسنے سب حال فوج کمک کی شکست کھانیکا اور اونکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سنکر ہمنے امید جلدی کمک کے آنے کی توقع منقطع کردی اور عزم مصمم لڑکر مرجانے کا کیا قریب شام کے ہمارے دل بہرا زخود محظوظ ہوئے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پر دراز ہوکر سکھون سے ادہر ادہر کی باتین کرتے ہوے سو گئے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ — آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹاکر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قائم کی اور اونکے سامنے روک ایک دیوار کی تھی اس توپ سے اونہون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچھ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ کمرے مین لگا تھا اور اوسکو توڑ کر دالان مین سیدھا چلا گیا اسیطرح کئی گولیان بھی آئین مگر سواے سوراخ کرنے دروازے اور کچھ نقصان ہمارا نکیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکھی اور اوس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اوسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اونکے گولے دیوار قلعہ پر لگتے تھے مگر دیوار مین ایک نشان سا بنجاتا تھا اور گولہ اوس سے رک کر نیچے گر پڑتا تھا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ مین واقع تھا سرنگ لگاتے تھے یہ خبر سنکر ہمنے بھی ادہر سے سرنگ لگانی شروع کی کہ اونکی سرنگ کو بیکار کردین اس کام مین ہم سب بجوشش دلی و بے تردد مشغول تھے مگر ایک یا دو روز کے بعد سننے اس خبر کے کہ اب سرنگ لگتی ہے سپاہ مفسدین کہین کہین قرب وجوار مین نظر آتی تھی اسلیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلند اوپر بالاخانے کے تعمیر کی اور اوسمین سوراخ رکھے اور اون سوراخون کی راہ مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک اگر سرنگ نہ کھود سکے بوقت شب ہم سب بہ حسب دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سونے کو گئے

اور تاریخ یکم اگست روز شنبہ — آج کے روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن توپون سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقیماندہ بھیڑین سکھونمین اور ہم مین تقسیم ہوئین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے تہیلے کے برابر جاکر چند مفسدین کو غلولہ ہاے تفنگ سے زخمی کیا اور یہہ صاحب بھی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمنونکی

اونکے سر کے برابر سے نکل گئین اسس موقع پر کبھی کبھی سکھہ سپاہی جاکر اونکی جگہہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اونکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم ماہ اگست روز یکشنبہ۔ اس روز دشمن سرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسد گولیون سے عین سرنگ کے منہہ پر مار ڈالے بعد ازین حاضری کھانے آئے اور بعد حاضری پھر اپنے مقام پر جاکر قائم ہوئے اور اونکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کمتر آسکتے تھے اب گودفری صاحب نے خود درخواست کی کہ مین بہ تبدیل لباس دیناپور جاؤنگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکی بال اور مونچھین مثال مسلمانان درست کر کے اونکو پوشاک مسلمانی جو ڈپٹی کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی ان صاحب کا پہچاننا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد بشمال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بھاگے جاتے ہین اور قریب آٹھہ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھہ خوش خبر لائے ہین یعنی صرف دو آدمیون کو قریب آنے دیا اور اوہون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گئے اور اونکو میجر ایر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اس خیال سے ہمنے ایک رسی لٹکائی اور ایک کو اوپر کھینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کیطرح جلدی اوسکو مقام دیناپور پہونچاوے عرصہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقام آرے مین رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اس ہیئت تباہ سے کہ اونکے پاس پورا کپڑا بھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم مفسدہ گرفتار ہوکر مقید ہوگئے تھے اور مفسدین نے اس خیال سے اونکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اونکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سبکو یکجا اور یکمرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازین ہم سب مع سکھہ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گئے وہان ہر شی کا برا حال دیکھا ہر شی شکستہ تھی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کواغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جا بجا پاشیدہ پڑا تھا پنکھے بھی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تھی اسلیے ہم بالاخانے پر گئے اور وہان سے توپین او جو ہمارے موجود تھی لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جسمین سے اونہون نے سرنگ لگائی تھی اوسکو مسمار کر دیا اور اونکی سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین اپنے مقام پر آکر با آرام تمام شب بسر کی

تاریخ ۳ اگست روز دوشنبہ۔ اس روز بعد از پینے قہوہ و چاء کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکولس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین اونکو دیکھکر ہمنے تین چیخین خوشی کی مارین اور نیچے اوترکر دروازہ کھولدیا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے دیک صاحب اور کوک صاحب دونو گھوڑون پر سوار ہوکر میجر ایر صاحب کے کمپو کو جو اوس پار بر باس ندی کے بفاصلہ قریب پانچ میل کے مقام آرے سے پڑا تھا چلے کمپو مذکور مین سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے ملے بعد ازین وہانسے کوچ ہوا اور ... بھی فوج کے ساتھ مقام آرے مین واپس آئے اسیطرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳ ماہ اگست

حمد و ثنا اوس خدا کی ہے جسنے ہم پر سب طرح رحم کیا

طریق اور رویہ سپاہ سکہ کا بایام محاصرہ لائق تعریف کے ہے اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش والی ہی توصیف کے شایان ہے ان صاحبنے ہر ایک کام مین مدد دی ہے اور ربویل صاحب نے سواے نگہبانی وشمنان اپنے علم انجنیری سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا وئیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تہے اور سکہونکا دل بڑہاتے رہتے تہے اور کوک صاحب کہانا لنگ لگایا کرتے تہے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہو کر کوشش بلیغ ہر امر مین کی ہے اور اسلیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سواے خالی شکر گزاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پائدار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

مھدپور

بتاریخ ۸ - نومبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ ولایتی روہیلے اور مکرانی مع بدمعاشان شہر کسرکری علاقہ مھدپور رحملہ آور ہوی یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تہے اور باوجود اسقدر کمی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دو سو پچاس نفری تہی اور بیشی سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہے آٹہ گہنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چہین لین اور ہم سے سواے پس پا ہونے کے اور کچہ نہو سکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تہے وہ سب ہم سے منحرف ہو گئے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تہے اور جب کنٹنجنٹ مذکور کارہاے نمایان کر رہے تہے بضرب گولی مقتول ہوئے ڈاکٹر کیری صاحب بہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر روکونیل اور سارجنٹ میجر مینس جو دو توپخانے کے تہے وہ بہی اوسی موقع پر قتل ہوئے میجر ٹش صاحب بہمراہی باقیماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہو گئے اور حال ٹمن صاحب کی ہیم کا کچہ معلوم نہوا کیونکہ اونکے گہوڑے کے ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تہی باقیماندہ افسرون نے عدیم الامن اور حفظ جان سمجہا ادہر روانہ ہوئے اس ہنگامے مین قریب ایکسو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور جہاڑیون کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وارد ہوئے اور یہان ایک صاحب بڑے پدشانا مے مشکل جان بر ہوسے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین درپے اونکے قتل کے تہے مگر یہ معلوم نہین کہ وجہ اس درپے قتل ہونیکی بجاتہی یا بیجا یہان سے بہاگ کر صاحب موصوف بتاریخ دہم بمقام اندور پہونچے یہان مہاراجہ صاحب نے اون پر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسائش اور آرام کے طلبکار رہے بتاریخ گیارہوین صاحب موصوف بہنگام نواخت یازدہ گہنٹہ نصف بالاقبل از دوپہر بمقام مئو وارد ہوئے اونکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور پینتیس جوان کنٹنجنٹ کے تہے اور اب وہ بسلامت موجود ہین

سیالکوٹ

بتاریخ ۹ - جولائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بارہ ونم رسالہ غیر آئین کا اور ۴۶ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تہی

فساد برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبوں کے نکلے اور کرنے ہر طرح کی خرابی بیچ ضائع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ کے بجانب مشرق روانہ ہوئے اور گاڑی اور بگی وغیرہ مال بھی اپنے ساتھ لیچلے صاحبان مفصلہ الذیل مقتول ہوئے کپتان بشوپ صاحب متعلقہ ۴۶ رجمنٹ ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب معہ میم و بچہ مگر برگیڈیر برانیڈ صاحب صرف زخمی ہوئے اور باقیماندہ صاحب لوگ معہ میم اور باجے والوں کے قلعہ میں جاکر پناہ گیر ہوئے اور اکثر میم صاحبان اور بچوں کو اون ہی سپاہیوں اور سواروں نے قلعہ تک بحفاظت پہونچا دیا جو بعد اس پہونچانے کے شامل مفسدین ہو گئے تھے

مفسدین ایسے خونخوار ہو گئے تھے کہ اونسے زیادہ کوئی خونریز نہوگا اونکی تدبیر سب دشمنان عقیل کے مانند تھیں صبح نہیں ہونے پائی تھی کہ سوار بطور تیر دل اور سکر مشر کے تمام مقامات میں چھاؤنی سے قلعے تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے ہے صرف خدا کی مہربانی اور اوسکے رحم سے بچے کہ اوسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلوں کی گولیاں سب خالی گئیں معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگونکی اور بچوں کے مارنے سے پرہیز کیا تھا برگیڈیر صاحب کا گمان نمک حلالی سپاہ کا آخر تک اونکے دل میں رہا بلکہ اسی سبب سے صاحب ممدوح بجائے بھاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تھے اور اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ تین سواروں نے آکر تین گولیاں اونکو ماریں جنمیں سے ایک اونکی پشت تک پہونچی تھی اسی وقت کپتان بالبین صاحب اور کپتان جمیبر صاحب بھی دروازے سے نکل کر بھاگے اور گولیاں اونکی چاروں طرف چلتی تھیں کپتان بشوپ صاحب متصل قلعے کے پہونچکر جب وہ نالے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے اونکو پوشیدہ مقام میں بیٹھکر تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جانبر نہوئے ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنے بیٹے کو بگی میں سوار کرکے لیجاتے تھے کہ کچھہ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو مگر وہ صاحب کو دیکھکر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مر کر اپنے بیٹے کے گود میں گر پڑے مس گرہیم صاحبہ یعنی بیٹی گرہیم صاحب نے گھوڑا دوسری جانب پھیرا اور وہاں سے بھاگیں اور ڈیل صاحب کے گروہ میں اونکو پناہ ملی مگر اونہوں نے وہان سے بھی جاکر باغ میں پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہانسے روانہ ہوئیں تو چند سوار اونکے تعاقب میں چلے اور درپے اونکے قتل کے ہوئے مگر مس صاحبہ نے بعاجزی تمام ہاتھہ جوڑکر امان جان مانگی مفسدین اونکو ہاتھہ پکڑ کر برگیڈیر صاحب کے بنگلے میں پہونچایا وہاں بھی چند مفسد درپے اونکی جان ستانی کے ہوئے مگر جو سوار اونکو وہان لیگئے تھے وہی درمیان میں پڑکر اونکو وہان سے بچاکر گارد سواران میں لیگئے جہان کمبیل صاحب موجود تھے یہان درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اس ہنگامے میں قابو کو غنیمت سمجھکر سب صاحب لوگ بھاگے اور کمبیل صاحب کے گروہ کے ساتھ تین سوار اور ایک حوالدار ہوئے اور اونکو بحفاظت قلعے تک پہونچا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے جو ڈاکٹر رسالہ نہم کے تھے اور معہ اپنی میم اور بچے کے اور دختر گرہیم صاحب کی مرتے مرتے بچی تھی تحریر کیا ہے

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میری اوپر ساڑھے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جسکی بعد ہم قلعے میں گئے تھے اور ہمنے اپنے تئیں وہان محفوظ تصور کیا تھا نہایت بیکسی اور ناامیدی کا وقت تھا تفصیل اس حال کی

یہ ہے کہ ساڑہے چار بجے صبح ایک نوکر میری خوابگاہ مین بے تحاشی چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹھو سوار لوگ بندوق چلاتے ہین اور پلٹن بگڑی ہے فوراً مین اوٹھا اور مینے کپڑے پہن کر ہتھیار باندہے اور سب عیال واطفال کو بیدار کیا اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکھون کیا ہوتا ہے وہان جاکر مین نے دیکھا کہ بہت سے سوار پہرتے ہین کوئی آہستہ کوئی پاشتہ کوب اور آواز بہت سے پستولونکی بھی کئی مقام سے میرے گوش زد ہوئی مین منتظر اس امر کا تہا کہ کوئی حکم ہدایتی آتا ہوگا مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ سانڈرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالہ نہم کے ساتھ رہتا تہا اور ہمنے یہ قرارداد کیا تہا کہ اگر فساد برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان تیار کرواکر عیال واطفال کو قلعے مین روانہ کردینگے بموجب اسکے گاڑیان تیار ہوئین اور جو جو اسباب لیجانا تہا وہ انمین رکہا گیا مگر ہنوز ہمارے عیال واطفال اونپر سوار نہ ہوئے تہے کہ سانڈرس صاحب گہوڑے پر سوار ہوکر بجانب رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تہا گئے وہان اونکو تین سوار ملے صاحب نے اون سے دریافت کیا کہ لین مین کیا ہوتا ہے سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بہاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنی راہ چلے پہر صاحب تو ہماری طرف آئے اور وہ اپنی راہ گئے مین اپنے برآمدے مین کہڑا ہوا اونکو دیکہہ رہا تہا جب وہ ہمارے حاطے کے دروازے پر آئے تو وہان ایک بار دو منٹ ٹہہرے اور ایسی مشورہ سا کیا بعد ازان گہوڑونکی منہہ پہیر کر سامنے کو چلے گئے اوسوقت دو یا تین غول سوارونکے بجانب تہم پہیرتے ہوئے ہمارے سامنے گزرتے تہے اور کچہہ سوار بطور پٹرول ہر راستے پر گشت کرتے تہے اب بہی کوئی نصف گھنٹہ برآمدے مین آئے ہوئے گذرا ہوگا کہ ہماری دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکر کوٹہی کے اندر آکر جمع ہوگئے تہے اونہون نے کہا وہ ڈاکٹر صاحب کی بگی آتی ہے یہ سنکر مینے جو اوس جانب نظر کی تو دیکہا کہ گریہم صاحب کی بیٹی سوار بگی مین بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ وزاری کررہی ہے مینے اوسکو پکڑ کر نیچے بگی سے اوتارا اور جو آواز پستول مین سنی تہی وہ اونہون نے کہا کہ ایک سوار فی کی تہی جو اونکے درپے ہوا تہا اور اونکی طرف سے گریہم صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے مار دیا تہا گریہم صاحب کی بیٹی نے یہ بہی مجھسے کہا کہ مفسدین نے اوس پل کا قبضہ کرلیا ہے جو قلعہ کی راہ مین پڑتا ہے بعد ازان مینے اور اونہون نے لاش گریہم صاحب کو بگی سے اوتار کر ایک علیحدہ مکان مین رکہا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب بچانا چاہیے مگر کچہہ خیال مین نہ آتا تہا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے مین گیرو صاحب ڈاکٹر اسپیان میرے پاس خوش خوش آئے اور کہنے لگے کہ اونکے نزدیک تہوڑے سے سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ اونہون نے یہ بہی سنا ہے کہ بریگیڈیر صاحب ایک اور کسی صاحب کو اپنی بگی مین سوار کرکے رسالے کی لین کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تہی کیونکہ اکثر سوار اب بہی اودہر اودہر جاتے ہوئے ہمارے حاطے کے نزدیک سے گذرتے تہے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تہا اور آواز پاسے پستول بہی ہوتین تہین ہم نے یہ بہی سنا تہا کہ درصورت برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارونکا ہمارے پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو بحفاظت قلعے تک پہونچا دیگا اب ہم اوس گروہ کے انتظار مین تہے مگر وقت انتظار مین گذرتا جاتا تہا اور ہمارے حاطے کا دروازہ جانب راست تو بند تہا اور جانب چپ مثال چشمان منتظر کہلا تہا اب ایک سوار آیا اور اوس نے دروازے سے آکر اور قرابین دکہاکر نوکرون سے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤگے

اور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجاؤ جب سوار مذکور رفتہ رفتہ نزدیک آیا تہا تو ہمارے نوکرون نے ہمسے کہا تہا کہ اندر کوٹہی کے جاکر دروازہ
بند کرلو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب یکجا تہے اور ہر ایک کے پاس ہتہیار موجود تہے پس ہمنے
یہ صلاح کی تہی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو عورات ہندوستانی جو ہمارے ملازم تہین
موجود تہین اور ہمارے عیال و اطفال سب دس نفری تہے اور گریہم صاحب کی بیٹی گیا ہوئی تہی قریب دس لحظہ
بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجمنٹ کا باواز بیگل آئی کہ کارخونریزی کرین مگر خدا نے جو قادر
مطلق اور رحیم برحق ہے اونکو اس حرکت سے باز رکہا یہان جتنی میم صاحبان موجود تہین سب غسلخانے مین
جاکر متواری ہوئین الا مس گریہم صاحبہ وہان نہ گئین سپاہ ۴۶ رجمنٹ اب کوٹہی کے دروازے توڑتی تہی اور بندوقین
مارتی تہی اسمین ایک شخص غسلخانے کے قریب آیا مینے اوسکی جانب اپنا طپانچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم ہوتا
تہا بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جائے پناہ مفسدین کے بتلانے کو آیا تہا کیونکہ جسوقت اوسنے میرے طپانچہ کو دیکہا
اور دیکہا کہ مین نے اوسکی پاسے خبر پائے وہ اولٹا بہاگا اور یہ کہتا تہا صاحب لوگ وہان ہین ہم نہین جاینگے وہ مارنیکو
مستعد ہین اس عرصے مین سب ہمارے عیال و اطفال غسلخانے سے زنانہ خانے مین سے گئے اور وہان گودام مین
پوشیدہ بیٹہہ رہے مس گریہم صاحبہ یہ حال دیکہکر ہم سے جدا ہوئے اور باغ مین جاکر خیمہ مین بیٹہہ رہے ہم سب گودام مین
چلے گئے تہے کہ سپاہی غسلخانے مین آئے اور کوٹہی کی اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے مین بندوقین
مارین بعد ازان زنانہ خانے مین بہی آئے اور وہان بہی دروازے پر بندوقین خوب مارین گیرڈ صاحب جو میرے برابر کہڑے
تہے اونہون نے ایک سپاہی ۴۶ رجمنٹ کو جو دشمنونکی طرح سے وہان کہڑا تہا گولی ماری مگر اوسکو نہ لگی ہمکو اب یہ خیال ہوا
کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آوینگے مگر بجائے اونکے آنیکے وہ سپاہی بہی جو وہان کہڑا
تہا چلا گیا اور پہر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سنتے تہے کہ سپاہی چوکیدار سے بار بار دریافت کرتے تہے
کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہی کہتا تہا کہ وہ بہاگ گئے جسکی نسبت مین نہین کہہ سکتا کہ کسقدر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے
وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ابہی خاموش رہو سپاہی
واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابہی آتے جاتے ہین اور احاطے مین آکر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگونکو کیا ہوا اور
اب مکان لٹتا ہے شور و غل کہ ہو رہا تہا اور آواز شکستن جو غارتگرونکی الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے آتی
تہی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتی تہی اور ہم آواز شور ان مفسدین چہار طرف سے سنتے تہے اور چوکیدار نے یہ
بہی کہا تہا کہ خاموش رہو مگر جہان اٹہ بیٹہے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہمکو یہی اندیشہ تہا کہ اگر ذرا
بہی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پہونچا تو ہمارا قیامگاہ اونکو معلوم ہو جاویگا اس عرصے مین چوکیدار
مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس گودام مین صرف دو دریچے تہے اور اونہین سے ایک کہلا
تہا جسمین سے کچہ کچہ ہوا ہم تک پہونچتی تہی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت سخت تہی دوسرا گودام جو ہماری
جائے امن کے نزدیک تہا اوسکو مفسدین نے توڑ ڈالا اور جب اونہون نے ایک میگزین اوڑا دیا تو بیسا چیدمہ

اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ لگا کر اوڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اوڑا
تو اس کثرت سے آدمیون کی قدم کی آواز آتی تھی کہ ہمکو گمان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لاکر توپ لگائی
ہے اور گولے مار کر ہمکو یہان سے نکال لینگے اور قتل کرینگے یہ وہم و تردد از بس ہم پر طاری تھا آخر کار جب دونو
خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجھا کہ مفسدین نے میگزین اوڑا دی ہوگی اس عرصے مین ایک شخص آیا اور دریچے کی راہ
سے اندر دیکھکر واپس غل مچاتا ہوا چلا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی آخر ہوئے کیونکہ یہ شخص جو دیکھ گیا ہے
یہ ضرور اور مفسدونکو لاویگا اور ہمارے دروازہ پر کئی مرتبہ کسی نے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت
خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی بڑی زور سے اون پر مارا مگر ٹوٹ نہ سکا بعد ازان وہ بھی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے
لگا اس مین مین نے اپنے طپنچے سے خوب شست درست کر کے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اوسکے دم وا
کی صدا تھوڑی دیر تک سنی بعد اوسکے وہ وہان ہی مرگیا بعد ازین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدرے پانی
اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جاوینگے اوسوقت مین تمکو اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا
موقع ہوگا اوسوقت مین تمکو باہر لیجاونگا بعد از مارے جانے اوس شخص خونخوار کے پھر کوئی ہماری جانب نہین آیا
میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودہ پلاتی تھی اور ہمنے اور میم صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی
کے سپرد کر دو اور چونکہ وہ ذات کی سکھنی تھی اوسنی کہا کہ مین چوکیدار کے ساتھ یہان سے نکل جاونگی اور شام تک
اوسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاونگی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اس
دائی کے سبب لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے تک
جو قریب ایک میل یا و بالا کے فاصلے پر تھا پیادہ گئے اور وہان سب دوستون نے بخوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر
ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہوگیا تھا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جس ایام مین واقعات مفسدانہ دیگر
مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تھے سپاہ چھاونی سیالکوٹ اپنے امور متعلقہ کو بخوبی و نمک حلالی سے انجام
دیتے تھے اور برگیڈیر براینڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہر طرح کا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دلمین رکھتے تھے اور ہرچند
اوسوقت اکثر اصحاب کی رائے تھی کہ اسقدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق نہ تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت
ہوا کیونکہ وبائی فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین نہ لگا برگیڈیر براینڈ صاحب نے وہ تدابیر عمل مین لائین جنسے سپاہ
کے دلمین بھی اعتبار اپنے افسرونکا باقی رہا اور اونکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا ہاتھ نہ آیا اور صاحب موصوف نے اونکو
بالکل یقین کروا دیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے اونکے ساتھ پیش آوے گی صاحب ممدوح نے
پٹرول شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے اور گشت قائم کین اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا
اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائین جنسے مفسدین چھاونی
میان میر کو چھاونی ہذا مین دخل اور بار نہوا اس سپاہ کی جادۂ راستی پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا

کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تہی ورنہ یہ بہی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتے اور آخر کار یہی امر ظاہر ہوا
یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم معہ دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیڈیر برائینڈ صاحب نے
اونکے جانے مین تکرار کی مگر کچہ فائدہ مترتب ہنوا بلکہ اونکو لکہا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتہیار لیلو اور اونہون نے
مصلحتاً اوسوقت ایسا نکیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پہونچی اوسوقت بہی اونکو ہتہیار لینے مین انکار رہا اور سپاہ گورہ
شامل فوج گشتی ہوکر وہانسی روانہ ہوئے اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نرہی تو نتیجہ اس
ہتہیار نہ لینے کا جلدی ظاہر ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبرین فوج کی ہتہیا رچہین لینے کی اور بعضی رجمنٹ کی برخاست
ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۴۶ رجمنٹ کو پہونچی تو بے شبہہ انکے دلین بہی کچہ تردد پیدا ہوا یہ حال دیکہکر اب برگیڈیر برائینڈ
صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تہا تاکہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا
مگر اسوقت مین فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بہی فوج گشتی مین سے علحدہ نہین ہوسکتا تہا صاحب موصوف نے وہ موقع تو
فروگذاشت کیا تہا جو اوسوقت مین دستیاب ہوا تہا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تہی
اوسوقت تو ہتہیار نہ لیے اب اون کو ولیا قابو ملنا دشوار تہا ناچار تن بہ تقدیر سپرد کیا اس فوج نے ابتک تو اسقدر
نمک حلالی ظاہر کی کہ ماہ جون ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو
بہیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اوسکو بجا لانے مین ہمکو کچہہ عذر نہین ہے مگر یہہ باتین صرف اسواسطے تہین کہ افسران انگریزی
دہوکہہ کہا کر اونکا اعتبار کرین اور اس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی باحسن الوجوہ کرلین اسی اثنا مین دس میل کے
فاصلے تک پٹرول نصب ہوئے اور ایک گارد دریاے جناب پر اور ایک وزیر آباد کے گہاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب
تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت چہاؤنی سیالکوٹ کا ہوسکتا تہا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور
مقامون مین ظہور مین آئے ہین تو برگیڈیر برائینڈ صاحب کا ہتہیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور
جیسا اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تہا ولیا نکرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہے مگر چونکہ اس
حرکت بیوقوفی مین اونکی جان بہی جاتی رہے اسواسطے کوئی نکتہ چین اب نسبت صاحب موصوف کے نہین کہہ سکتا
اور سواے ترحم اور افسوس کر اون کو یاد نہین کرسکتا

آخر کار نائرہ فساد جو پیش پا افتادہ تہا شعلہ ور ہوا اور بتاریخ ۹ جولائی ۴۶ رجمنٹ ہندوستانی اور
ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تہی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی
کا واسطے اس سپاہ کے تہا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس خوبی سے کین تہین کہ صبح ہوتے تک سب پٹرول وغیرہ اونکے
سوارون کے مقرر ہو گئے برگیڈیر برائینڈ صاحب اثناء راہ قلعہ مین گولی سے زخمی ہوئے اور قلعہ مین آکر اونہون نے جان دی
کپتان بشوپ صاحب بہی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتہہ سے زخمی ہوکر مر گئے ڈاکٹر گرہیم صاحب بہی اپنی
بیٹی کو لیکر قلعے کو جاتے تہے اثناء راہ مین ایک سوار نے اونکی گولی ماری اور وہ گولی کہاکر اپنی بیٹی کی گود مین گرکر
مر گئے اور پادری ہنٹر صاحب بہی معہ اپنی میم اور بچے کے اوسی وقت مفسدین کی ہاتہہ سے جان بر نہوئے

مفسدین لعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے گہیون اور گاڑیون جو دشمنون نے لوٹین تہین سوار ہوکر بجانب
شرق روانہ ہوئے مفسدین نے اب چاہا کہ بجانب شمال مقام لیسر ور راہی ہوکر بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ترمو گہاٹ سے
عبور دریاے راوی کرین یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرتسر کے مقیم تہی پہونچی اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے
کوچ کیا اور دو منزل کر کے مقام قیامگاہ مفسدین تک تا بہ سہ پہر وارد ہوئی ۴۶ نمبر رجمنٹ کو دیکہا کہ اوسکی دو تو جانب سواران
رسالہ تہے اور اون مین سے کچہ دور تک آگے چلے گئے تہے فوج گشتی یہ دیکہکر اور آگے بڑہی اور جب بفاصلہ ۳۰۰ گز
کے پہونچی تو ادہر سے غولہ رانی رائفل کی ۵۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد
ازان ادہر سے توپ سر ہونی شروع ہوئی اونہین اول گولے چلے اور بعد ازان گراپ دشمنون نے بہی ہمارے
بازو سے راست پر شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فورًا ہمارے بازو سے چپ اور عقب پر بہی حملہ آور ہوئے اسکے دیکہنے سے
دشمنونکا کچہ دل بڑہا اور اونہون نے آگے بڑہ کر توپون پر بہی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آپہونچے یہ حال دیکہکر سپاہ
گورہ نے اون پر تاخت کیا اور ایک لمحہ مین اونکو بسپا کیا سوم پنجاب پیادہ نے اونکا تعاقب کیا اور جو کچہ اسباب و سامان
جنگ دشمنون کے پاس تہا سب اسی مقام مین چہوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنونکی دوسرے کنارے دریاے راوی کے
تہی اور وہ اب پہیر گولہ ران ہوئے ادہر سے بہی دو یا تین توپین اونکے مقابلے پر طیار ہوئین اور ایسے گولہ ہای گراپ
وغیرہ سر ہوئے کہ دشمنونکا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دو سو نفری خستہ و کشتہ ہوگئے

ادہر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہوگئی تہی بدست دہاتیان قرب وجوار و ملازمان و رعایاے مہاراجہ گلاب سنگہ
بہادر گرفتار ہوکر آتی تہی اور ادہر چند مفسد قریب تین سو سپاہیو نکے ایک جزیرہ دریاے راوی مین قائم ہوکر مستعد جنگ...
و پیکار ہوئے اور کرنیل نکلسین صاحب کماندنگ فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنون نے جو ایک توپ اونکو یاد
تہی اوسکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور اوس سے جواب میجر لارسیر صاحب کے غبارون اور دو توپیٹی توپونکا دیتے رہے
اسی حالت مین بارش گولہاے طرفین مین ۵۲ رجمنٹ شاہی نے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا کرنا
شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچہ خوف جان نکرکے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور
تلک قریب پون میل کے عرض تہا اور اسی سبب سے وقت بیچ طے کرنے کے اونہانی بڑی زیادہ تر سپاہ گورہ
تا نواخت ۲ گہنٹہ صبح عبور دریا کرکے جزیرے تک پہونچ گئے تہے اور باقیماندہ کو خود جنیل نکلسین صاحب نے آگے بڑہایا
یہ حال دیکہکر مفسدین نے اپنی توپ اون گورونسپاہ پر جو اونکے قریب پہونچ گئی تہی پہیر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پر
گولنداز برگیڈیر پراینڈ صاحب کا خانساماں تہا یہ شخص اول گولنداز تہا اور کسی سبب سے ترک روزگار کرکے برگیڈیر صاحب
موصوف کے خدمت مین بطور خانساماں کار گزار تہا جب ادہر سے توپ اسطرف کو پہیری تو جہٹ ہی دو توپ اسی بجانب
دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک خوب دلیری اور مردانگی کو کام مین لائے مگر آخر کار جب فوج گورہ وہان پہونچی
تو اونہون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کرلیا اور مفسد روبفرار لائے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور
سپاہ گورہ نے ایسی جرأت و شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوئے اور اس جزیرے سے بہاگ گئے تہے کہ سب تو ڈوب گئے

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تہے اونکو دیہاتیان قرب و جوار نے گرفتار کر کے روبروے حکام کے لانا شروع کیا یہانتک کہ چ عرصے ہفتہ عشرے کے جتنے سپاہی اس رجمنٹ کے تہے سب گرفتار ہوکر سزایاب ہوئے اور نام و نشان اس رجمنٹ کا گم ہوگیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قائم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تہے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ بہت قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہوگیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندہ کر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اوڑا دینے مفسدین کے بخوبی اور بیہودی تمام کل ضلع کا بندوبست کرلیا

جون پور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنجرہ معہ دیگر عمارات کے جلا کر خاک کر دیا کپتان صاحب اور ٹرلینڈ صاحب معہ میم اور دو بچون کے قتل ہوئے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر پارک صاحب معہ میم صاحبہ کے اور پادری بروہر صاحب معہ میم صاحبہ کے اور سیرز صاحب معہ میم صاحبہ کے اور بیون صاحب اور ٹل صاحب اور ورڈسورتہ صاحب اور ہوورڈ صاحب اور کولس صاحب اور بریڈفورد صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بہاگ کر بسلامت مقام بنارس مین پہونچے اور ویلیکی صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ اور مصئون رہے

جہانسی

اون ٢ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تہے صرف ایک صاحب لفٹنٹ پاولز نامے متعلقہ ١٢ رجمنٹ بسلامت فرار ہوکر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تہا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹر بہادر مقام جہانسی کے دفتر مین ملازم تہا تحریر ہوا

بتاریخ ٥ جون گذشتہ قریب نواخت ٣ گہنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹہے تہے کہ میگزین کی طرف سے آواز بنادیق گوش زد ہوئی ہمارے دلون مین نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازین فوراً دو چپراسی اور ایک دفعدار برقندازان پرمٹ جنکو کارشور صاحب نے ایکہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پرمٹ لیکر خزانہ دیپی کمشنر مین بہیجا تہا واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ بعضی سپاہی خزانے مین یہہ کہتے تہے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قصاقان خزانے کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے بند ہونیکا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہہ حکم ہوا کہ مسلح تیار رہین اور حافظہ دفتر سے باہر نجادین کہ بروقت ضرورت موجود ہون اس عرصے مین ولش صاحب ورسے بی تحاشا بہاگتے ہوئے نظر پڑے اور نزدیک آکر اونہون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال و اطفال کے بہاگ جاؤ کیونکہ سپاہ بگڑ گئی اور اب کچہہ باقی نہین رہا یہہ سنکر کارشور صاحب معہ عیال و اطفال کے بگی مین سوار ہوئے اور ولش صاحب کو ساتہہ لیکر ڈاک بنگلی مین بسلامت پہونچے مین اور دیگر عمال دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چپراسیونکو حاطے مین چہوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تہا جاکر کہڑے ہوئے

کہ دیکھین کیا ہوتا ہے جب یہان سے کچہہ معلوم نہوا تو ہم سنے ارادہ کیا کہ پریٹ پر سے ہوتے ہوئے شہر کو جاوین اور چند قدم
بجانب پریٹ گئے تہے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہمسے کہا کہ ادہر مت آؤ کیونکہ کچہہ سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے نے بگڑ کر
میگزین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے مگر ہمنے اوسکی ممانعت کا کچہہ خیال او رآگے قدم زن ہوے اور آگے جا کر دیکہا کہ افسران ۱۴ رجمنٹ
رسالہ کچہہ سوار اپنے ساتہ لیکر سپاہ ۱۲ رجمنٹ سے گرم سخن سازی ہین اور اونکو فہمایش کر رہے ہین کہ تم حق نمک فراموش
نکرو یہ دیکہتے ہوے ہم شہر مین چلے گئے ہم راستے ہی مین تہے کہ ہمنے چند سپاہیونکو سکین صاحب اور گوردن صاحب
کی کچہری کے طرف جاتے ہوے دیکہا اور اونکا ارادہ زشت اور زبون اونکے بشرے اور وضع سے پایا جاتا تہا
مگر چونکہ صاحبان موصوفین معہ دیگر صاحبان و عیسائیان ساکن مقام ہذا باستثنا ے افسران رجمنٹ قبل ازین محافظت سواران
رسالہ ۱۴ مین آگئے تہے اسلیے سپاہ مذکور اس قصد قتل صاحبان نکرسکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سواے افسران
رجمنٹ قلعے مین چلے گئے اور سکین صاحب سنے حکم دیا کہ دروازہ ہاے شہر بند کیے جاوین اور کوے شخص سواے اہالیان
افسر پولیس کے داخل شہر ہونے نپاوے

بروز دوم وقت صبح ہمنے یہ سنا کہ ۲۵ سپاہی ۱۲ رجمنٹ سنے فساد برپا کر کے میگزین کا قبضہ کر لیا ہے باقیماندہ
سپاہ موجودہ مقام ہذا سنے بروز مفسدہ و غدر روز مذکور بظاہر کسیطرحکا فساد نکیا مگر دلمین سب انحراف پر مستعد اور آمادہ تہے
کیونکہ افسران انگریزی سنے جتنی اونکو نصیحت کی اونہون سنے ایک بہی نسنی اور ہر چند افسران مذکورین سنے اونکو حکم دیا کہ حملہ
آور ہوکر مفسدین کو گرفتار کرین مگر اونہون سنے تعمیل حکم نکی او مفسدین کو بہی گو حرفہای امید و بیم کہے گئے مگر سودمند نہوے
اور وہ دوبارہ اپنے کار سرکار پر آکر حاضر نہوے

اون ۲۵ سپاہیون سنے بروز مفسدہ ایک جھنڈا دین کا متصل میگزین کے نصب کر کے سب اہل دین کو
صلاے عام شامل ہونے کی دی تہی اور اقرار کیا تہا کہ جو شخص آکر اونکے ساتہ خدمت کریگا اوسکو بارہ روپے ماہواری ملیگا
مفسدین مذکور متصل میگزین و گرد جہنڈے مذکور کے اپنے مقام پر تا تاریخ ششم قائم رہے اور اس تاریخ کو باقیماندہ
سپاہ بہی یعنی سپاہ ۱۲ رجمنٹ اور سواران رسالہ ۱۴ اونکے ساتہ شامل ہوگئے یہ مفسدین اول اپنے افسران انگریزی پر جنہون سنے
ایک لمحہ بہی اپنے سپاہیون کو نچہوڑا تہا حملہ آور ہوئے اور اول لفٹنٹ کیمبیل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے
گہوڑے سے جدا نہوے اور گہوڑا اونکا ایسا چالاک تہا کہ وہ ایک دیوار پہاند کر صاحب کو قلعے مین لیگیا لفٹنٹ ڈنلوپ صاحب
اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب بہاگ نسکے اور مفسدین کے ہاتہ سے قتل ہوے اور مفسدین کا غصہ اول ان دونو صاحبون پر
نکلا انمین سے ٹیلر صاحب کو دو حوالداردن سنے اور ایک سپاہی سنے ایک چارپائی کے نیچے چہپا ہی نکلا تہا مگر کچہہ فائدہ
مترتب نہوا اور آخرکار صاحب موصوف سپاہ کی غضب مین گرفتار ہوکر جان بر نہوے بعد ازین مفسدین گروہونمین منقسم
ہوگئے اور کسینے بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگا دی اور کسینے قیدیون کو جیلخانہ سے رہائی دی ایک گروہ جسمین پچاس
سوار اور تین سو سپاہی تہے معہ دو توپون کے اور بہت سے چپراسیان پریمٹ اور پولیس لسبر کردگی داروغہ محبس متصل
شہر کے آئے اور باواز بلند بولے کہ دین کی جے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کہلا اور وہ شہر مین داخل ہوکے یہ حال

یہ حال دیکھکر رانی نے اپنی محل سرا کے دروازون پر پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندیشہ رہی اور دروازے بند کر لیے کپتان سکورون صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اوس درخواست کو منظور نکرسکی کیونکہ مفسدین نے اوسکو دہمکایا کہ اگر تم انگریزونکی مدد کروگی تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور محل سرا کو جلا کر خاک سیاہ کردینگے بعد ازین پہرے والے رانی سے بہی شامل مفسدین ہوگئے

اب مفسدین بجانب قلعہ اس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت انگریزان نے اونکو نزدیک آنے دیا اور اونکی اکثر سپاہی بندوق انگریزان سے مارے گئے جب مفسدین کی کچھ پیش رفت نہوئی تو اونہون نے گارد سوارون کے اور سلطان چپراسیان پرٹ اور پولس کے دروازون پر چہوڑے اور آپ واپس چلے آے

شب تو بے جنگ و جدل گذر گئی دوسرے روز وقت صبح اینڈرو صاحب اور پرسیل صاحب اور سکوٹ صاحب بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جاکر اوس سے کچھ تجویز مدد کی کرین مگر اونکا بہیس معلوم ہوگیا اور مفسدین اونکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لیگئے رانی صاحبہ نے اونسے ملاقات بہی نکی اور اندر سے کہلا بہیجا کہ انکو رسالدار مفسدین کے پاس واسطے حکم کے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبون کے سے کہ مجہے کچھ علاقہ انگریزی سوارون کے ساتھ نہین یہ گویا حکم قتل تہا کیونکہ رانی کا حکم سنکر مفسد اون تینون صاحبون کو محل سرا کے باہر کشان کشان لیگئے اور اینڈرو صاحب کو روبرو دروازہ محل سرا کے جہاڑو کمہار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہہ سے دشمن ہوگیا تہا قتل کیا اور باقیماندہ دو صاحبون کو باہر دیوار شہر کے بدار البقا پہونچایا اسروز بوقت سہ پہر مفسدین نے پہر ارادہ حملہ کرکے لے لینے قلعہ کا کیا مگر اپنا عزم پورا نکرسکے اور بطور روز گذشتہ گارد وغیرہ دروازون پر چہوڑکر واپس اپنے مقام پر آئے

بروز سوم اب غارتگری اموال و اثقال صاحبان و بنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو اسواسطے تلاش کرکے مارتے تہے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے مین ملازم تہا ایک صاحب فلیمنگ نامی کو اپنے گہر مین پوشیدہ رکہا تہا اور مفسدین نے سراغ لگاکر اوسکو نکالا اور اوس بنگالی کے گہر مین اوسکو مار ڈالا ابتدا بروز دوم صبح سے تلاش بنگالیونکی ہوئی اور مین اور دو اور بنگالی اون حرامزادون کے ہاتہ لگ گئے وہ ہم تینون کو روبرو رسالدار کے لیگئے جسنے حکم دیا کہ تا افتتاح قلعہ انکو قید رکہو

بعد از ہمارے گرفتار ہونیکے مفسدین نے ایکمرتبہ پہر ارادہ حملہ کرنے قلعہ پر کا کیا اور رانی کو دہمکایا کہ اگر شامل مفسدان نہوگی تو اوسکو فوراً مار ڈالینگے ناچار رانی اونکی شریک ہوئی اور ایکہزار آدمی مع دو ضرب توپ کلان جو اوسنے زمین سے کہدوائین مفسدین کے ساتھ دین ہمنے سنا کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تہین اسطرح قوی تر ہوکر قلعے پر گولہ اندازی شروع کی مگر کچہہ نقصان محصورین کا نہوا اور قلعے کی ایک خشت بہی اپنی جگہہ سے نہلی کیونکہ تمام گولے دمدمے پر لگتے تہے بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تہین اونسے بہت نقصان و اتلاف جان ہوتا تہا اور محصورین چند مدت اور بہی قلعے مین قائم رہ سکتے تہے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر تہے

اونسے قریب کیا کپتان گوردن صاحب کے اسی روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوت ہو گئے بعد ازین ملازمین ہندوستانی نے ایک کھڑکی جو قلعے مین تہی کہولدی اور کچھ مفسد اندر قلعے کے آگئے کپتان پوس صاحب نے ایک دغاباز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بہائی نے اونکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بہی وہین گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعہ مین تہے اب حیران ہوئے کہ کیا کرین مفسد اندر بہی آگئے اور باہر بہی موجود تہے مگر پہر دل قوی کر کے اوپر بالاخانے کے چڑہ گئے اور وہانسے مفسدین پر غلول اندازی کرتے تہے جب مفسدین نے دیکہا کہ اب بہی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے اونہون نے وقفہ چاہا اور اس عرصے مین کلیفن انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتہیار دیدو تو ہم تمکو بے مزاحمت جانے دینگے اسبات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوئے اور جب وہ ہتہیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اوسیوقت مفسدین نے اونکو نرغہ کر لیا اور گرفتار کر کے جہوکن باغ مین لے گئے اور وہان اونکو تین صفون مین تقسیم کیا ایک مین مرد اور دوسری مین عورات اور تیسری مین سب بچے کہڑے کئے بعد ازین قتل عام شروع ہوا داروغہ صحیب نے اول شمشیر نیام سے نکالکر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازین سب سپاہی جو موجود تہے تلوارین لیکر اونپر گرے اور اول تو مردونکو قتل کیا بعد عورتونکو اور بعدہ بچونکو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اونکے کہڑا تہا کہا کہ یہہ خیال خام ان مفسدین کا ہے کہ ان چند انگریزون کے مرنیسے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون سے خالی ہو جاویگا اور کارشو صاحب کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے کچھ امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو تو قتل کیا اب بہی کیا تمہارا غصہ فرو نہین ہوا جو تم مجکو بہی مارتے ہو مگر اونہون نے ایک نہ سنی اور اوسکو بہی وہین تہ تیغ کیا کپتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور اونکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تہا معہ چند چپراسیون کے جو اونکے ساتہ رہ گئے تہے خوب لڑے ان صاحبون نے اسقدر مفسد مارے کہ جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میم بندوق بہر سکی اوسیقدر مفسدین کو اسطرح دارالبوار کو بہیجا آخر کار جب اونہون نے دیکہا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصًا جب سکین صاحب نے دیکہا کہ گوردن صاحب بہی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اوسکی پیشانی چوم کر اوسکو گولی سے ماردیا اور بعد ازان خود بہی گولی کہا کر مر گئے

شاہجہان پور

تاریخ ۳۱ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۸ رجمنٹ ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان مفسد گرجاگہر مین جسوقت نماز ہو رہی تہی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی کو قتل کیا اور انسائن سمتہ صاحب متعلقہ ۲۸ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بہی گمان ہے کیونکہ کسینے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا مین آنیکے اور صاحبون کے مخفی ہونے کے ایک مکان متعلقہ گرجاگہر مین نہین دیکہا تہا جب گرجاگہر مین شور و غل مفسدین کے آنے کا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد مذکور رہتے تہے بنادیق و طپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبون کے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبونکو معہ بنادیق وغیرہ

آتے ہوے دیکھا وہ بہاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوائے شمشیر کے اور کوئی صلاح الشن بارنہ تہا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تہے یہ سنکر خود گھوڑے پر سوار ہوکر پریٹ پر گئے کہ شاید اونکی فہمائش سے سپاہ پہر راہ راستی پر آجائے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوئے اوسا جنٹ میجر صاحب بہی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر بولینک صاحب اپنی گاڈی پر چلے جاتے تہے کہ اونکے گولی لگی وہ بہی وہین رہ سپر ملک بقا ہوئے اکثر افسران انگریزی و ساکنین عیسائی بمقام پوائین بہاگ کر راجہ مقام مذکور کے حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسری روز نکال دیا ناچار ہوکر سب صاحب وہان سے روانہ ہوکر بمقام محمدی وارد ہوئے کپتان اورصاحب احوال قتل اون اسم صاحبون کا جو بعد ازین وقوع مین آیا تہا اور بتائید الٰہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونیکا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

جب مجہے یہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہونچی مین نے فوراً میم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تہا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بہی موافق سپاہ ۲۸ رجمنٹ کے کارپرداز ہوگی اور اسمین میری غلط فہمی بہی نہ تہی کیونکہ بتاریخ ۳ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان نہم اودہ رجمنٹ کی جو میری ہی ہاتہہ کی بحالی شاہ معزول بہرتی کی ہوئی تہی اور کچہہ سپاہ پولس جنگی نے آمادہ فساد ہوکر خزانے پر قبضہ کیا اور مجہسے کہا کہ ہم لینے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے اونکو بہت فہمائش کی اسمین اونہون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتہہ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین کہ کسی پر دست درازی نکرینگے جب کچہہ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتہہ اسی شب روانہ ہوے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تہی اور نہایت خوش روبہ تہی دوسری صبح بہی ہم نے اونکی ساتہہ کوچ کیا کوئی گہوڑے پر سوار تہا اور کوئے پیادہ چلتا تہا اور میم لوگ میری بگی مین سوار تہین جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پہونچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے یکایک پستول ایک انگریز سے جنہین کرشل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپتال کو جو نہایت معمر تہے یعنی کوئی ۶۰ برس کی اونکی عمر تہی مارڈالا بعد ازین کشت وخون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گہیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک درخت کے نیچے جمع ہوکر کہڑے رہے اور گولیان چارون طرف سے ہمپر برستی تہین ہم مین سے کسینے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نجانا کیونکہ اوس سے کچہہ فائدہ نہوتا سوار ہمارے چارون طرف کچہہ فرق سے ترغے کیے کہڑے تہے تہوڑی عرصے تک تو مین بہی سب صاحبونکے پاس کہڑا رہا مگر پہر مجہے خیال آیا کوئی نکوئی تو سپاہ مین سے جو میرے ہاتہہ کے ملازم رکہوائے ہوئے ہین مجہے بچا لینگے اسی خیال کے دل مین آتے ہی مین مفسدین کیطرف بہاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجہے دیکہکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ ششش نالہ مجہے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا مین نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیونکے درمیان آکر مجہے بچا لیا اس عرصے مین کچہہ اور سپاہی بہی میری جانب آئے اور مجہے اپنے کمپو مین لیگئے اور وہانسے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تہا مجکو پہونچایا اور اسمقام پر ہم جنگلو مین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی مگر جب سپاہ مفسد اوس نواحی سے روانہ ہوگئی ہم سب

راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوسکے [illegible] رہے اس عرصے مین کچھ پتا [illegible] نواب [illegible]
آئے اور ہم یہہ جنگلوں مین مخفی ہو بیٹھے تمام اضلاع اودہ مین نہایت خونریزی ہوئی اکثر صاحب جو عہدہ [illegible] تہے وارد لکھنؤ ہوے

سکرورہ ضلع اودہ

تاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی یعنی دوم رجمنٹ پیادہ کنشادہ اور اول سالہ توپخانہ آئین اور نمبر اول فیلڈ باٹری اسپی تہی باوجود عہد و پیمان خیر خواہی و نمک حلالی کے برگشتہ ہوگئے

ایک صاحب بیان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ بنگفیلڈ صاحب کشنر قسمت جو سکرورے مین مقیم تہے سوار ہوکر بمقام گونڈا تشریف لائے اور آکر ہم سبکو کہا کہ یہان تمہارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہان تم بہاگ جاؤ شکر اوس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اوسوقت میرے حاطے مین اٹھارہ کہار موجود تہے اور یہہ تجویز مین دو روز پیشتر سے کر رکہی تہی کیونکہ مجہے خبر ہو پہنچ گئی تہی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تہی لعداد ہمراہ لینے ایسی چیزون کے جو ضروری تہین اور جو عرصہ قلیل مہلت چند گہنٹے مین لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح تاریخ ۱۰ جون روانہ ہوے اور مین نے یہہ سمجہکر کہ سواے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے اس جرگے مین مین تہا اور میری والدہ اور سار بوٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی دوم اوسکا بہائی اور دو لڑکے اور ہوج کنس صاحب اور لنچ صاحب کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تہا مگر ہمکو دو گہنٹے ہی بلرام پور مین وارد ہوئے گذرے تہے کہ سب افسر لوگ بہاگتے ہوئے مقام مذکور مین پہونچے قریب تین روز ہم بلرام پور مین مقیم رہے کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سواروں کے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکہا تہا خبر پہونچی کہ فوج [illegible] دو صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہم سے کہا کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اوسنے ایک چٹھی بنام کسی صوبہ بلازم راجہ نیپال کے لکہکر تمام عیال دار صاحبون کو اودہر روانہ کیا چٹھی مذکور مین یہہ لکہا کہ جہان تک ممکن ہو ان سبکی حفاظت کرنا اور ایک اور چٹھی بنام اپنے برادرزن کے جو راجہ بانسی ضلع گورکہپور ہے لکہکر اون صاحبونکو دی جو مجرد تہے اوسمین بہی مضمون مصرحہ بالا درج تہا ہم بلرام پور سے روانہ ہونیکو تہے کہ مسٹر آرجر صاحب اور جورج آرجر صاحب دونو مقام بہرائچ سے آئے اور ہمارے ساتہ علاقہ نیپال مین چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہان قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہہ خبر آتی تہی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے درپے قتل ہو کر آتے ہین چند روز بعد ہمارے یہان پہونچنے کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دونو آرجر صاحب اور ہوج کنس صاحب اور پیشتر اندر علاقہ نیپال کے چلے گئے اور میرا کرانی دوم اور اوسکا بہائی اور سارجنٹ میجر لنچ مع اپنی میم کے بمقام گورکہپور گئے اور مین مع اپنے عیال و اطفال کے بمقام تولہوا اوسوقت تک رہے جب تک گورکہپور مین فساد رہا اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بہی وہان سے چلے گئے مقام گورکہپور مین ہم ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے بباعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کر دیا اب پہر ہمکو حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم چلے جاؤ کیونکہ ہمراہ

فوج گورکہ صاحبان عیالدار کا مقام نامسر تک جانا ممکن نہ تہا پس انگریز بیٹہے اور اوسی دن صاحب ڈپٹی اجنٹ محال
وفیون نے معہ اپنے عیال و اطفال کے اور گورک صاحب اوبھیشن صاحب اور اکسٹاین صاحب نے معہ عیال و اطفال کے
ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جب ہوسو ہوا اوسپر سوار ہوکر مقام دیناپور چلیں اور روانہ بہی ہوے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ
و مزاحمت کے طے کی او تمام راستہ اسطرحکا نہ تہا کیونکہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر ہو لگنج راجہان
دریائے گنگ نکلتا ہے تو کچہہ مفسد کشتیون پر سوار ہوکر ہمپر حملہ آور ہوئے مگر ہمارے پاس بہی بہت ہتہیار تہے اور جو
بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ بوہر پور کے رکہے تہے وہ بہی مسلح تہے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہمپر گولیان
ماریں ہمنے بہی ایکبار چند ہیں گولیان اونپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہوگئے اور باقی راستہ بہی بغیر
ہنگامے کے طے کیا شکر اوس خدای برحق کا ہے جسنے ہمکو ہزارہا مفسدین سے جو درپے ہمارے قتل کی تہے بچا لیا
کپتان صاحب اور دونو آخر صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہونچ گئے مگر میجر کرانی دوم اور اوسکی بہائی او عیال و اطفال کا
کچہہ پتا نہین لگتا کچہہ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتہہ سے مارے گئے ہون

بریلی

تاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹہ کی اس مقام مین پہونچی اس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر
مشتبہ بہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تہا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورہ بالا کے بہی کوئی علامت
فساد کی ظاہر نہوئی پریڈ و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹہ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی
کو لین مین معلوم ہوگئے تہے مگر اونکے طریق اور رویہ مین کچہہ فرق نہ آیا تہا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اس
قسمت مین آنے شروع ہوئے اور ہر روز بکثرت آتے تہے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تہے اونکی بیانات
سے آخر کار تخم عناد کا سپاہیونکے دلونمین بویا ہر چند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیونکو ہر روز فہمائش
کرتے تہے مگر اب معلوم ہوا کہ اونکا کہنا چندان موثر اور متاثر نہ تہا اور سپاہی اونکی قول پر اعتبار کم کرتے تہے چونکہ فوج بریلی مین حسب
تفصیل ذیل ہندوستانی تہی یعنی ۱۸ اور ۶۸ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ غیر آئین اور کربی صاحب کی باٹری اور گوکہ سپاہ مذکور سے
کوئی امر بدوضعی کا ظہور مین نہین آیا تہا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب میم صاحبونکو اور بچونکو بہالنسی روانہ کر دینا چاہیے اور موافق
قرار داد کے تا تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام نینی تال کو روانہ ہوگئے اس عرصے مین مفسدین شہر ہاے مختلفہ اکر لین مین سازش کرنے
لگے پیغامبر مقام دہلی سے بہی آئے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب و تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنی شراکت
اور دوستی سرکار کے کرتے تہے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دلمین بہت غالب تہا ہر چند مثال طفلان وہ
ہر ایک چیز معتبر سمجہتے تہے اور فہمائش اور اقوال افسران پر اعتبار نکرتے تہے اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی
کرتی تہی اور دن لوگون سے دریافت حال کرتے تہے جنکو کچہہ خبر نہ تہی اور گوکہ اب تک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی
کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تہا تاہم سب پر آشکارا ہوگیا تہا کہ اونکے دلمین کچہہ تردد لاحق ہے اکثر آدمی سمجہتے تہے
کہ مقدمہ بگڑ گیا بعضے اپنے دل مین یہ خیال کرتے تہے کہ فساد ہوچکا اور بعضے یہ تصور کرتے تہے کہ اب کچہہ اندیشہ نہین اور

جو لوگ گمان بد اپنے دلمین رکہتے تہے اونکو اور لوگ ہنستے تہے اور کہتے تہے کہ کچہہ بہی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج میں ہر
روز گمان ہمارے بدترقی پکڑتے جاتے تہے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام
شہر کے کر رہے تہے اور مضبوطی ہر ایک امر کی کرتے تہے کہ اگر اتفاقاً کچہہ ضرورت پڑی تو اوسوقت حفظ جان ہو جاوے
یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالہ ہشتم جمع ہو جاوین القصہ ۲۹ تاریخ تک
سب بدستور رہا اور کچہہ فساد ظاہر مین نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشتہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہے یہ خبر
افسران دیسی کو بہی پہونچی تہی اور ہر ایک منتظر اوس وقت کا تہا [illegible] بامن گذر گیا اور سپاہ نے انکار [illegible]
سے کیا اور کہا ہمکو کچہہ خبر نہین کہ کس نے یہ خبر دروغ مشتہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اون لوگون نے مشہور کی تہی کہ
بانتظامی ہو جاوے اور اونکا لوٹ [illegible] تار انگریزی کاٹے اور انگریزونکے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اونکو فائدہ حاصل ہو
صوبہ دار میجر ۱۸ رجمنٹ کا اجیٹن صاحب کے پاس آیا اور آبدیدہ ہوکر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے بیان کرتا ہو
کہ ہم سب جیسے خیرخواہ اور نمک حلال تہے ویسے ہی ہین اور اب میم صاحبونکو اور بال بچونکو چہاونی مین دوبارہ بہیجیے تاریخ ۳۰
روز شنبہ کو بہی کوئی امر خلاف دستور وقوع مین نہین آیا اور ہر چند روز گذشتہ بہی کچہہ نہین ہوا تہا مگر ہر ایک کے دلمین یقین ہو گیا
تہا کہ کچہہ امر شنیع اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام معزز [illegible] ۶۸ رجمنٹ بکثرت [illegible]
اور اونہون نے اکثر خبرین متوحش چہاونی مین مشہور کین اونہون نے لوگون کو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آگئی ہے
اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالتے ہین اور سبکو تباہ کرتے ہوے چلے آتے ہین اس شبکو سپاہیان رخصتی بہی اکثر
شامل رجمنٹ ہوئے اونہون نے اور بہی خبرین بیان کین اور جو اثر ۶۸ رجمنٹ فیروزپور والی کی خبرون نے کیا تہا اوسکو
اونہون نے اور صداقت دی اور اونکی تائید کی ایسی ایسی خبرین متوحش سنکر اس شب تمام سپاہی لین مین آپس مین مشورہ کرتے
مین رہے اور کوئی اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تہا اور سب صاحب لوگ
گرجا گہر مین گئے آج یہان بڑا انبوہ تہا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ سب خیریت ہے
اور یہ بہی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین نقشجات سہ ماہی یعنی اسم شماری سپاہ و حساب تنخواہات سب اچہی طرح طیار ہوئے
چہٹیات رخصت بہی درست ہوکر صحیح ہوئین اور سپاہ نے دغابازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دل مین رکہا تہا کہ کچہہ بہی
علامت اوسکی اب تک ظاہر نہوئی تہی عین بوقت نواخت گیارہ گہنٹہ روز ایک توپ سر ہوئی اور اسکے بعد فوراً لین مین غل و شور
مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین مین سے بہاگ کر آئے اور اپنے افسرون کو کہا کہ بہاگ
جاؤ اور پریڈ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کہیل خوب بن گیا تہا مسلح سپاہی دیوانہ وار چہار وناطرف بہاگتے پہرتے
تہے اور جو سامنے آتا تہا اوسکو گولی مارتے تہے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسرونکو اوسکی خبر بہی نہین پہونچی
تہی کہ اونکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تہی اور گولیان اوپر چلنی شروع ہو گئین تہین اکثر افسر جو اسوقت درمیان
بسلامت لیکر بہاگ سکتے تہے خدا ساز اور اتفاقی سے بچ گئے تہے لفٹنٹ مارٹیل صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کو مفسدین
نے گہوڑے سے نیچے اوتار دیا اور اونکا گہوڑا لیگئے بعد ازان اون پر بہتیری گولیان چلین مگر اون کو ایک بہی نہ لگی اور وہ بسلامت

بہاں آئے کہ لفٹنٹ ..... صاحب متعلقہ ۸ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نے نرغہ کر لیا اور چاہتے تھے کہ اونکا گھوڑا چہین کر اونکو
مار ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گھوڑے کو پہندایا اور سپاہ کے اوپر سے پہاند کر بہاگ نکلے اور ہر چند مفسدین
نے ... اون پر گولیان چلائین مگر اونکو ایک بہی نہ لگی دو کمپنیان کرنیل کوپن ٹروپ صاحب کے بنگلے کو چلین کہ وہان جاکر
صاحب کا کام تمام کرین مگر سواے مایوسی کے اور کچھہ اونکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکے پہونچنے سے
پہلے ... ہوکر چلے گئے تھے کپتان ہیرسن صاحب اور کپتان چپ صاحب اور لفٹنٹ ..... صاحب متعلقہ ۸ رجمنٹ قریب مین
رہتے تھے اونکے بنگلے مین اولین سپاہ مفسدین کوئی سو گز کا فاصلہ تہا اور اونکو جاکر سپاہ نے گہیر لیا مگر اونکے
گہوڑے ... تیار ہوگئے تہے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر ساری پریڈ کے سامنے ہوتے
ہوئے بہاگے جب سپاہ نے باڑ پر باڑ گولیون کی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی بہی کسیکے نہ لگی ماور
اسکا ... ایسا وقوع مین آیا کہ جس سے قدرت صانع حقیقی نمایان اور آشکارا تہی یعنی ساری پریڈ پر اسطرح بچہ ہوئے
جب تو پخانے کے ... وارد ہوے تو جتنی توپین موجود تہین سب اونکے اوپر سر ہوئین اور سب مین گراب بہری
تہی اور صرف فاصلہ بہی کوئی دو سو گز کا تہا مگر اونسلی شان دیکہیے کہ ایک کو بہی انگراپ کی گولیون سے آسیب
نہ پہونچا ... صاحب ... میجر صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے بریگیڈیر ... صاحب
ایک گولی ... پر لگی اور صاحب موصوف کو زخمی شدید ہوئے تہے مگر گہوڑے سے جدا نہوئے اور مقام
... صاحبان تک پہونچے اور وہان وارد ہوتے ہی گہوڑے سے زمین پر گر کر جان بسر ہوئے قریب تین صاحب لوگون
کے ... لشکر ہی مقام قرارداد پر پہونچے اور ایک گہنٹہ وہان اونہون نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہوکر جانکی
سلامتے بچا ہو تو وہ بہی آکر اونکے شامل ہوجائے ہر ایک مکان چہاونی کا اب شعلہ ور تہا اور آواز تفنگ و توپ و شور سپاہ
ظاہر ہوتا تہا کہ ... خون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ و سوار و پیادہ سرکشی مین متفق ہوگئی تہی پس
اسقدر سپاہ کے سامنی جزوی انگریز جو موجود تہے کیا کر سکتے تہے بلکہ کچہہ ارادہ مقابلہ یا فہمائش بہی دیوانہ پن مین شامل تہا اسواسطے
سب صاحبون نے گہوڑے پہیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوئے کوہ نینی تال یہانسے ۳۴ میل کے فاصلے پر تہا
اور صاحب لوگ ۲ گہنٹے برابر گرچہ وکتان راہ کا کچہہ خیال نکر کے روان تہے صرف ایک گہنٹہ راستے مین مکث کیا تہا تاکہ
کچہہ رفع تکان گہوڑون کا ہووے آخر کار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے طے کر کے بسلامت مقام مقصود پر فائز
ہوئے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہین کہ سب صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہوگئے تہے کیونکہ راستے مین حرارت
آفتاب بہی بہت تہی اور کہانا بہی اونکو نہین ملا تہا مگر جب وہ مقام ملدوانی مین جو زیر کوہ واقع تہا پہونچے اور وہان کپتان
رامزی صاحب کمشنر کماون اونکو ملے اور صاحب نے اون سب کو خوب اچہا کہانا کہلایا اور تجویز سواری کی کر کے راتون رات
شب بمقام نینی تال پہونچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکر گذار اور احسان مند خداے تعالی کا نہین تہا اور نہ ہوگا جیسے یہ سب صاحب
تہے یہان یہ بہی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی اور ۲۴ سوار اپنے نمک پر قائم تہے

اور اونہون نے جب یہ حال فساد کا دیکہا تو اپنا سب اسباب بنگلون مین چہوڑ کر ہمراہ اپنے افسرون کے وہ بہی بہاگ نکلے اور
یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ جو صاحبون پر گذرے گی اوسکے شریک ہم بہی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نہ کی نکر نکلے وہ
صاحب لوگ جنکا پتہ ابتک نہین لگتا خدا جانے اونکا کیا حال ہوا اگر اسمین شک نہین کہ قتل اور خونریزی انگریز بریلی مین ہوتی
ہے اور یہ اگر زیادہ نہین تو کشت و خون و حرکات نادان موقوعہ مقامات دہلی و میرٹہ سے کم بہی نہین ہوا دشمن جانی
ان مفسدین مین ایک صوبہ دار توپخانہ تہا جسنے اپنے تئین برگیڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تہا اور جہنڈہ سبز استادہ
کر کے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چہاونی کا دیا تہا اور چونکہ اس عرصہ مین شب ہوگئی تہی اوسکے رفیقون نے شب کے
وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرضکہ صبحکو چہاونی مین سواے انبار خاکستر کے اور کچہہ نظر نہین آتا تہا اگر شہر
بریلی تباہ و برباد ہوگا تو انگریزون کی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہیگا اور یہ یادگار رہیگا کہ اس شہر مین بیرحمی ہاے
بے اندازہ نسبت انگریزون کے وقوع مین آئین تہین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزونکے جو گرفتار ہوے سب
بیرحمی سے مارے گئے تہے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئین شاہ روہیلکہنڈ قرار دیا تہا
اور اسنے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کے رہا کرتا تہا کہ صاحبان عالیشان بخوشی و خندہ روئی جو اوسکے ساتہ شامل
ہوگئے تہے اوس سے ملاقات کرین حکم قتل اونہین صاحبون کا صادر کیا اور اوسکے بے حمیت دینداروں نے تعمیل حکم بجان
و دل کیا اور اول اوسکے نتیجے مین بلکہ پنجہ اجل مین کہنا چاہیے مرے دو صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوئے
جنکے ساتہ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تہا اور اوسنے انعام واسطے اون صاحبونکے مقرر کیا جو فرار ہوگئے تہے اور ایک ہزار روپیہ واسطے
سر صاحب کمشنر کے قرار دیا

ایک دلیل سپاہیونکی دغابازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۶۸ رجمنٹ کے
سپاہ و افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تہا کہ اپنی اپنی میم صاحبون کو اور بچون کو پہاڑ پر
واپس طلب کر لو اور یہ بہی کہا تہا کہ دیکہو سبطرح امن و امان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تہا کہ اگر کچہہ بہی فساد
ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نکرینگے تاہم تمام روز کچہہ سپاہی
متصل ایک پل کے خفیہ بیٹہے تہے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اودہر سے نکلین تو اونکو قتل کرین اور نیز دو کمپنیان تعینات
ہوئین تہین کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جاکر گہیر لین اور ایک کمپنی براہ قتلگاہ مقرر ہوئی تہی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تہا کہ
افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے ۱۸ رجمنٹ کے مس کوٹ گہر کے گارد نے افسرون پر گولیان سرکین اور افسران مذکورین
ہر چہار طرف روان اور گریزان تہے اور اوس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لحظہ پیشتر نواخت گیارہ گہنٹے کے ایک
افسر کو سلامی دی تہی اوسی سنتری نے اوسی افسر کو بعد سر ہونے توپ اطلاعی فساد کے گولی ماری غارتگری اور قتل سپاہ
کی عین خواہش معلوم ہوئی تہی اور یہ وہ آدمی ہین جنکی ہمنے پرورش کی تہی اور جو رحم دل ہندو اور دلاور سپاہی
کہلاتے تہے

اون غریب بیکسون کا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی و لشکری و کرانی اور دو میم اور بچے تہے جو بر وقت اول فساد

بریلی سے بھاگ کر اوس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازان گرفتار ہوکر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے یہ امر بھی یعنی اون سبکا گرفتار ہوکر آنا اور بحکم شاہ نو قتل ہونا راست اور صحیح ہے

صوبہ دار توپخانہ بریلی نے اپنے تئین سپہ سالار قرار دیا اور برگیڈیر سب بولڈ صاحب کی گاڑی مین سوار ہوکر با شان و شوکت معہ سپاہیان کثیر پھرا کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بگی و گاڑی و دیگر سواریون مین جو صاحب لوگ بھیجوڑ گئے تھے سوار ہوکر پھرتے ہین سرغنہ مفسدین بمقام ہذا نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اوسکے ہاتھ لگا پھانسی پر چڑھا دیا اور باقیماندہ کی گرفتاری وغیرہ کی واسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خونخوار اور حرامزادہ معلوم ہوتا ہے امید ہے کہ یہ شخص معہ دیگر مفسدین کی جلدی کیفر کردار کو پہونچیگا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے مین بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا از جانب افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹہائے مقیم بریلی و مرادآباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر کھانا وہان کھاؤ تو پانی یہان آکر پیو کیونکہ یہان انگریزون سے لڑائی شروع ہو گئی ہے اور ہر چند بفضل الٰہی یہان فوج بہت جمع ہے مگر تاہم در صورتیکہ ہمکو ایک بہی شکست ہوئی تو انگریزون کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا پر ضرور ہے کہ شاہنشاہ فیض بخش و قیصر سان شاہ دہلی انعامات و علاقجات جلیل خیرخواہونکو بخشینگے ہم تمہارے انتظار مین ہمہ تن چشم سے لگے ہین اور ہمچون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر ست ہو رہے ہین ہمارے گوش مشتاق تمہاری اتواب کی آواز کے ہین اور ہماری آنکھین مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہین اب یہ بہی تمکو مناسب ہے کہ اس مطلب کو بہت ضروری تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دولتخانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفصلۂ الذیل ہنگامہ بریلی مین مقتول ہوئے روبرٹسن صاحب جج ایک صاحب شش جج ڈاکٹر سی ہیں صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور بج صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس برو صاحب مہتمم جیلخانہ ان سب صاحبونکو مردمان شہری نے قتل کیا اور الناین ٹک صاحب اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور اسپنل صاحب کو معہ اونکی والدہ اور میم اور دو بچونکے اور لارنس صاحب کو معہ اونکی عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور فیلن صاحب اور بیل صاحب اور ایلون صاحب معہ عیال و اطفال کو مسلمانان شہر قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن پیلی بہیت اور پرایر صاحب اور سارجنٹ ہاردی صاحب معہ عیال و اطفال اور ہاردی سپاہی گورہ ۳۲۵ رجمنٹ شاہی مفرور ہوگئے

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوئے کہ سوائے تائید ربانی و افضال سبحانی کسیطرح اونکا جان بر ہونا ممکن نتہا چنانچہ اونمین سے ایک صاحب کا حال جسکی سند رپورٹ ذیل مین ثبت ہے اوس سے واضح ہوگا کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والڈن صاحب نے اوٹھائین طاقت بشری سے باہر تہین

احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر مین مشہور ہوگیا تھا اور اقوام پٹھان و گوجر و بنجارہ و کنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و آتش زنی و قتل بیکسان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہوگئے تھے

پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بہاگ کر جا سکے کہ ان غارتگرون سے جان سلامت ہے تو امکان بشری سے باہر ہے مگر
ایسا ہی احوال سارجنٹ والدن صاحب کی چٹہی سے ہے جسکا مضمون ذیل مین درج ہے واضح ہوتا ہے کہ یہ سارجنٹ
صاحب اور سارجنٹ سیٹہل صاحب دونو دلیر و قوی تہے بلکہ سیٹہل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہے ان دونون نے گہوڑونکو
طیار ہونیکا حکم دیا اور طیار بہی کروا لے مگر لگام کسیکی بہی نہ تہی مفسد لیکر بہاگ گئے [illegible] ان دونو صاحبون نے بجوریکی [illegible]
اور رستے بجائے لگام کے گہوڑونکے منہہ مین دیکر سوار ہوئے جب تک یہ تلاش [illegible] کہ گولیان اونکے نزدیک
آکر پڑنے لگین اور توپین بہی سیدہی ہوئین اونکے قدیم دوستون نے یعنی بہنگے گولندازون نے یہ کہا کہ اگر یہانسے [illegible]
بہاگتے ہو تو گولہ تمہارے پاس آتا ہے ناچار ہوکر اونہون نے ارادہ پیادہ روی کا کیا اور شمشیر اور طپنچے ساتہ لیکر باین ارادہ
روانہ ہوئے کہ کوہ نینی تال پر چلے جاوین کیونکہ اونکے عیال و اطفال سب وہان [illegible] دونو صاحب اسقدر دور
نکل گئے کہ فوج مفسد کا وہان اندیشہ نہ تہا یہان تمام چہاونی [illegible] اور کئی میل تک میدان اوس سے روشن ہو گیا تہا
اور کئی دیہات اور انبارگاہ جو وہان تہے سب مین آگ لگ گئی تہی اور یہ شعلہ اور غل مفسدین کا جو شہر بریلی اور بیرونجات مین [illegible]
گیا تہا اور ان دونو صاحبونکی تنہائی اور بیکسی یہان تک تہی کہ کہانا پاس تہا نہ کچہہ پینے کو موجود تہا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تہا کہ
جس سے اعانت چاہین ان خیالات سے ان دونون صاحبونکا دل پراگندہ ہوتا تہا مگر چونکہ شب ماہ تہی اسواسطے یہ دونو
صاحب چار و ناچار آگے قدم زن ہوئے اور بدل چاہتے تہے کہ کوئی سفرورین مین سے اونکو ملجاوے یا کسیکے گہر
ملے اور اگر کچہہ اور نہین تو پانی تو کہین ملے کہ بیقراری عطش سے نجات پاوین اونکو ہرچند راہ مین کئی کوئے ملے مگر اونکے
پاس کوئی شے نہ تہی کہ جسکے ذریعے سے پانی کہینچکر پیتے بلکہ اونکے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے اونکی تشنگی
اور دوبالا ہوتی تہی مگر ناچار آگے کو قدم زن تہے اور یہ دلمین سوچتے تہے کہ مقام پہاڑی پر پہونچکر سب اندیشون سے
بری ہوجاوینگے کیونکہ وہان پولیس سرکاری ہے وہ اونکی کچہہ مدد بہی کرینگے آخر کار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونو صاحب مقام پہاڑی کے
قریب وارد ہوئے اور اوسکے باہر ایک نالہ گندہ پانیکا جاری تہا مگر اسوقت مین وہ بہی غنیمت سمجہکر دونون صاحبون نے اوس
مین سے خوب پانی پیا اور آتش تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے مین چند گانون والے اپنی مویشی لیکر باہر آتے تہے اونہون نے
جو ان دونون صاحبون کو دیکہا تو نہایت خوش ہوئے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گانون والے باہر آئے اور ان دونون صاحبون
کو گہیر کر کہنے لگے کہ ہتہیار دیدو نہین تو جو کچہہ ہتہیار رکہنے کا نتیجہ ہوگا وہ تم دیکہہ لوگے دونو صاحبون نے آپسمین صلاح کی اور چونکہ اونہون
نے یہ بہی دیکہا کہ گانون والے اکثر مسلح باسلحہ بیگانہ تہے اونہون نے یہی مصلحت سمجہی کہ دیدینا مناسب ہے بعد ازین اونہون
نے گانون والونسے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہوکر ہمکو دوسری پہاڑی
تک پہونچا دو یہ امر گانون والون نے مان لیا مگر بعد ازان لینے پستولونکے کہا کہ تلوار بہی دیدو اب ان دونو صاحبون
نے سوچا کہ تلوارین بہی جاتی ہین اب بالکل مایوس ہو گئے مگر چونکہ کچہہ چارہ نہ تہا والدن صاحب نے تلوار بہی پہینک دی مگر سیٹہل
صاحب نے صرف میان تلوار مبرز دار دیہ کے سامنے پہینک دیا اور شمشیر بکف [illegible] شیر نران مین گہس گیا اور پانچ
چہہ گانون والون کو خستہ و مجروح کیا اس عرصہ مین والدن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچہی کا سینے پر دیا لگا

گروہ شمالی رہ نہین پر گر پڑے اور سٹیل صاحب جی کہ ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہوکر گر پڑے
ایک [illegible] سے وہ یہان پر ہوسے بعد ازاس واقعہ کے گانون والونکو نہایت مایوسی ہوئی
کیونکہ اونکے پاس کوئی شئے قیمتی نہ تہی اور سوا اسکے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے اونکے کارآمد نہ تھی الغرض گانون
والون نے دونون لاشونکو کہینچکر اوس نالے کے پاس ڈال دیا جہان ان دونو سپاہیون نے پانی پیا تہا اور جب والدین
صاحب نے کہ ابھی اونمین کچھ جان باقی تہی پڑے پڑے یہ سنا تہا کہ گانون والے اونکو نالے مین ڈال دینگے اونکے دلمین نہایت فکر
ہوا تہا کیونکہ اونکو شناوری نہین آتی تہی مگر تاہم اونہون نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نکی اور جب اونکو کنارے پر
ڈالدیا تو اونکو اسقدر بہی اطمینان ہوا گانون والے اون دونون کو وہان ڈالکر سمجہے تہے تمام واپس گانون مین آئے ناظران کتاب
کو تعجب یہ سنکر ہونا چاہیے کہ سرغنہ اس ہنگامے کے مثل دیگر ہنگامہ ہاے سابق کے اہل پولس تہے اب راقم اون ہی صاحبون
کے حال سے والدین صاحب کو چہوڑتا ہے کہ جب وہ کئی گہنٹے کے بعد ہوش مین آئے تو اونپر کیا گذرتا ہوگا حال اونکا
یہ تہا کہ اونسے حرکت اور جنبش بہی نکی جاتی تہی اور تشنگی و سیلان خون سے جان ہلاکت کو پہونچی تہی اونکے ایک زخم نہایت
عمیق زانو پر لگا تہا اور اونکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوے تہے جنکے درد کے باعث اونکو اور بہی تکلیف تہی اور تمازت
آفتاب بہی بدرجہ اتم تہی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کر کے اور کسیطرح اپنے کو جمع کر کے لاش سٹیل صاحب تک بعد دقت
اپنے تئین پہونچایا مگر دیکہا وہ بالکل سرد ہو گئے تہے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گئے اوسکے
پانی نے اونکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب اونکو اسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اوٹہکر جنگل مین جو متصل تہا چلے گئے اور
دلمین سوچا کہ لقمہ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سیرت کے پنجے مین پہنسنے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے
کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوے اور کئی بار اونکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چہین لئے گئے اور چہوٹے بڑے سب
اونکو ہنستے تہے اور طعنہ زنی کرتے تہے ایک شخص کہتا تہا کہ یہانسے چلا جا اور جب وہ تہوڑی دور چلے جاتے تہے تو دوسرا
اونکو پہیر بلا لیتا تہا اور جب وہ نزدیک آتے تہے تو اونکو دیکہکر ہنس دیتا تہا اور لڑکے اونکو پتہر مارتے تہے اور برا کہتے تہے کوئی
اونکو پانی تک بہی پینے کو نہین دیتا تہا اور لاکہہ لجاجت اور سماجت اونکی اون بیرحمونکو بر رحم نہین لاتی تہی وہ شخص جسنے اس مصیبت
کا سفر کیا ہوگا کہ بحالت جون گرم ریگ پر چلا ہو اور اوسکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۲۸ گہنٹے تک اس شدت گرما مین اور ایسی تکالیف
مین اوسکو پانی بہی نہ ملا ہوگا وہ سارجنٹ والدین صاحب کے حال پر اختلال پر خیال کر سکتا ہے سواے اسکے
سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خون زخم سے کمزور ہوکر گر پڑتے تہے اور جانسے ہاتہ دہوتے تہے
ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتہی بمقام ہلدوانی سے واپس آتے ہوئے اونکو ملا اور اونہون نے مہاوت
سے کہا کہ سوار کر کے اونکو لیجاوے مگر اس کمبخت نے بہی نمانا اور صاحب کو اوسی حال مین چہوڑ کر آپ اپنی راہ لی اسی
عرصے مین بمقام نینی تال خبر پہونچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتہی وہان سے روانہ ہوا
اور اوسنے والدین صاحب کو سوار کر کے بمقام ہلدوانی پہونچا دیا اس مقام پر اونکو کچہہ کہانا ملا اور اس خیال سے
کہ اب بمقام نینی تال پہونچکر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبرگیران رہینگی سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت ہوئی

کہ گویا آب رفتہ پھر بہچوایا مقام ہلدوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر بیٹ کرتا بمقام نینی تال آگئے اور یہان توجہ ڈاکٹر
بوہل صاحب سے اب اونکو بہت آرام ہے

الہ آباد

تاریخ ۶ ماہ جون مقام الہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از وقوع قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز کیا
ہندوستانی سبکے دلون مین نہایت خوف پیدا ہوا تہا اور اکثر انگریز اور مسیم لوگ قلعے مین جا کر پناہ گیر ہوئے تہے گو چند روز
بعد اونکے وہ سب پھر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانون مین جاگزین ہو گئے تہے اگرچہ قبل از برپا ہونے فساد یعنی
تاریخ ۵ ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی ائی تہی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تہا مگر توپخانہ گورہ نے
مفسدین مین سے ایک ایک کو اوڑا دیا تہا ایسی ایسی خبرین جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئی تہین اونسے انگریزان الہ آباد
کو اس امر کا خیال ہوگیا تہا کہ کچھ تدبیر واسطے حفاظت جان کی بہت ضرور ہے مگر اونکو ہرگز یہ گمان نہ تہا کہ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ
چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تہی کہ ہمکو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کرو اور اونکو یہ بہی خیال تہا کہ در حالت
قول و قسم کے جو بیشتر رجمنٹ مذکور نے کیے تہے وہ کبہی مصدر ایسے حرکات ناشایستہ و بیحیائی کے نہونگے اور بہی
خیال ایسے اونکو یہ توقع تہی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اوپر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ اونکی محافظ جان رہیگی
اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جابجا گرد اس شہر کے قایم کیے گئے تہے

ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الہ آباد مین ایک دستہ سپاہ چھٹی پلٹن کا
اور توپخانہ تہا واسطے حفاظت راج گہاٹ کے تعینات کیا گیا تہا اونکی افسری مین ایک صاحب تہے اور اونکو سامان جنگ
بہی دیا گیا تہا اور دو توپین اونکے ساتھ دی گئین تہین مشہور یہ ہے کہ ان ہی احسان فراموش حرامزادون نے اول فساد
شروع کیا تہا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تہا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بہیجدو اور حسب الحکم
صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اونہون نے ماورا نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ
اور سامان کے بریٹ پر پہچانے کا ہے اور وہان اور سپاہ سے ملکر اپنے ذمہ کے کام مین ہم اوسکو صرف کرینگے
اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کر کے الوپی باغ مین آگئے جہان رسالہ سواران مقیم تہا کپتان الکزنڈر صاحب نے
جب شور و غل آمد سپاہ مفسد کا سنا اونہون نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیار ہونیکا حکم دیا سواران رسالہ نے اونکے
حکم کی تعمیل تو کی یعنی وردی وغیرہ پہن کر ہتہیار باندہے اور سوار ہوئے مگر جب صاحب ممدوح نے اونکو حکم سر کرنے اسلحہ آتش
بار کا کیا تو اونہون نے اپنے طمانچے سب بادہوائی چھوڑ دیے تا کہ کسیکو سپاہ مفسدین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور
قریب رسالے کے پہونچے تو کچھہ اشارات آپس مین ہو گئے اور رسالہ بہی جاکر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اونکے شامل ہوگیا
سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت رسالے کے واسطے سوارونکو بہی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اونہون نے ایسا ہی
کیا اور اس مقام پر اوسطرح کپتان الکزنڈر صاحب کو جو افسرونمین نہایت لایق اور شجاع تہے قتل کیا بعد از قتل کرنے
کپتان صاحب کے مفسدین نے سفاور دو صاحبونکو جنکو وہ گہاٹ سے دست و پا بستہ ساتھ لائے تہے اسی مقام پر قتل کیا

اور اسطرح سب متفق ہوکر بجانب لین رجمنٹ روانہ ہوئے راہ مین جو کوئی ملتا تہا خواہ انگریز یا ہندوستانی اوسکو قتل کرتے
چلتے تہے اور جب وہ میدان پریڈ پر پہونچے تو بوگل بجا اب ٹہیک نو گہنٹے شب کے بجے تہے اور ہم ایک باغ مین
جو متصل میرے مکان کے تہا مخفی کہیں رہے ستے کہ اس عرصے مین ایک سوار اردلی جنٹ صاحب کمشنر نے آکر خبر
اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چہاونی اور دیگر مقامات پر تعینات تہی سب آکر میدان پریڈ
پر جمع ہوئی مگر افسرون مین سے کوئی تو مس کوٹ مین تہا اور کوئی اپنے مکان مین اور اون مین سے کسیکو شبہہ بہی اس
امر کا نہ تہا کہ اونکی سپاہ موجودہ الہ آباد کسی طرح کا فساد برپا کریگی اس عرصہ مین جب آواز بوگل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے
سپاہ کی لین کی طرف اس خیال سے بہاگے کہ اونکی افسری مین دشمنونکا مقابلہ کرین اور اس جلدی اور زودی سے
گئے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوئے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا ان افسرونکو اس حالت مین دیکھکر سپاہ
بہت خوش ہوئی گویا اونکا مدعا بر آیا اور ایک مرتبہ ایسی باڑ گولیونکی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تہے سب کے سب
جان سپر ہو گئے اسی عرصے مین کپتان بیچ صاحب ایجوٹن قلعہ اور کپتان انیس صاحب متعلقہ بانجا شہری جو دونو ایک مکان مین
رہتے تہے شور و غل اور آواز بیوگل سنکر باہر مکان کے آئے اور سپاہ پہرہ والے سے جو اونکے مکان کو
روبرو تہا دریافت کیا کہ یہ شور و غوغا کیا ہے سپاہیون نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونو صاحبون کے دل مین
خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والے سے کہا کہ وہ سپاہی
ہمارے ساتھ تا کچہری کلکٹری کہ وہان خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوئے اور اونکے ساتھ چلے
جب قریب خزانے کے پہونچے تو اونہون نے چاہا کہ دونو صاحبونکو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان
ممدوحین نے جو ہمراہ تہا دونو صاحبونکو خبر کردی اور اونہون نے اپنے گہوڑے اولٹے پہیرے درباب ان دونو صاحبون
کے ایک روایت تو یہہ ہے کہ ان دونون نے ارادہ جانے قلعے کا براہ باغ فتحپور کیا تہا مگر جب راستے مین شہر والون نے
اونکو گہیرا تو وہ بجانب باپامئو روانہ ہوئے اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ اونہون نے ایک کشتی پکڑی تہی اور ایک صاحب تو اوسپر
سوار ہو گئے تہے اور دوسرے سوار ہونیکو تہے کہ سپاہ نے گولیون سے اون دونو کا کام کیا تمام القصہ بعد
ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچاکر رام چندر جی کی جے بولی اور چند اونمین کے بجانب جیلخانہ
روانہ ہوئے وہان اونہون نے ڈہائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تہے بلکہ دغاباز اونکو کہنا چاہیے رہا کیا
اونکی رہائی نے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اونکی زنجیرون کی آواز کئی گہنٹے تک شہر مین
آتی تہی تمام قیدی متفق ہوکر بجانب مساکن صاحبان روانہ ہوئے اور تمام بنگلون کو جلادیا اول اونہون نے اور سپاہ
مفسد نے بنگلہ ایجوٹن صاحب رجمنٹ کو جو متصل اور قریب لین چہاونی کے تہا جلایا بعد ازان میرل صاحب
کی کوٹہی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بہ ڈاک خانہ پہونچے اور بیل صاحب کے بنگلے کو اور کپتان
بیچ صاحب کی کوٹہی کو جو نہایت آراستہ تہی اور اسمبلی ہوس کو اور بنگلہ ہائے میجر ہوس صاحب اور
میم ہلٹن صاحب اور پامر صاحب کو جلا کر خاک سیاہ کردیا بعد از جلانے بنگلہ ہائے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب کے

قیدی گرد نواح مین پہیل گئے بعضے تو اپنے گہرون کی طرف بہاگ گئے اور کچہہ سپاہ مفسد نے اسباب منقولہ کی باربرداری کے
واسطے گرفتار کیے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ ماہ مذکور
سب سپاہ میدان پریٹ جمع ہوئی اور سب کی یہہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانہ کو جو تعداد مین تیئس لاکہہ روپیہ تہا آپسمین تقسیم
کرلین گویا امر قرار داد سابق سے خلاف تہا کیونکہ اول یہ مشورہ ہوا تہا کہ سب خزانہ لیکر روبروے شاہ دہلی کے رکہین گے
اور خود بجا آوری احکام شاہ مین مصروف رہین گے مگر طمع نے سب صلاح پہیر دے اور جتنے مشورے تہے
سب پر طمع غالب آئی اور ترتیب نواخت دو گہنٹے بعد دو پہر صندوق خزانے کے کہلے اور کسی سپاہی نے
تین توڑے اور کسی نے چار توڑے سونہ روپے کے اوٹہا لیے فی توڑہ ہزار روپے کا تہا جب وہ سب اوٹہا چکے
اور زیادہ اوٹہانے کی طاقت کسی مین نرہی تب اونہون قیدیون اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقیماندہ وہ بہی
وہ آپسمین تقسیم کرلین

فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام ابتک بخوبی صحت کو نہین پہونچا مگر نام مزد
ہوا مولویصاحب تہا جہنڈہ سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرکے اکثر بدمعاشونکو جمع کیا مشہور یہہ ہے کہ یہہ شخص کوئی مولوی
مکتب مین پڑہاتا تہا لیکن جب ان احسان فراموش ومحسن کش سپاہ نے بلوہ عام کیا اور سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود نہ تہی تو اسنی
بہی بخلاف سرکار علم بلند یا بقرار سرکشی اوٹہایا تہا اوسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تہی مگر یہہ دو امر ظاہر ہے ایک تو یہہ کہ اتفاق مسلمانون
مین جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہہ کہ مسلمان انگریزونکو کلیۃً ناپسند کرتے ہین کیونکہ جسوقت مسلمانون نے
سنا کہ ایک مولوی کہڑا ہوا ہے صدہا ہر روز آکر جمع ہوتے تہے اور غرض سب کی یہہ تہی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزون کو
بیخ وبن سے نیست ونابود کردین

مولوی مذکور کا اجلاس اوس باغ مین ہوا کرتا تہا جو جانب گوشہ جنوبی ومغربی چہاونی کے واقع ہے اور مشہور
بنام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ مین اوسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز مین اوقات
بسر کرتا تہا اور اکثر بآواز بلند کہتا تہا کہ ای مجاہدین قلعہ پر جاؤ کہ فرنگی اب نابود ہین اور قرآن سے فال نیک واعلان اس
امر کا نکلتا ہے اور کئی مرتبہ اوسکی ہدایت سے مسلمان جو اوسکے پیرو تہے صف بستہ بجانب قلعہ آتے تہے مگر توپون
کو دیکہکر جو فصیل قلعہ پر چڑہی تہین واپس آتے تہے اور راہ مین رعیت کی کم بختی لاتی تہی اسیطرح کئی مرتبہ وہ قلعے پر آئے
مگر مایوس ہوکر واپس گئے اور کبہی گولے کے نزدیک نہ آئے دور ہی دور سے توپونکو دیکہکر ہٹ جاتے تہے
بتاریخ ۱۴ ماہ صاحبان قلعہ نے کچہہ سپاہ سکہ بسرکردگی ایک افسر انگریزی کے واسطے سزادہی مفسدین کے باہر
قلعہ کے بہیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بکثرت تہا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تہا وہ قلعے مین واپس چلے گئے اس
ہٹ جانے نے مولوی اور اوسکے رفیقونکا اور بہی دل بڑہایا اور مولوی اب یہہ کہتا تہا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکہو
بعد دایزدی اب انگریزونکو نکال دیتے ہین اور سوا اسکے جب اونہون نے دیکہا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اوسنے کسیکا
نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو اونہون نے یہہ خیال کیا کہ مولویصاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتو اپ انگریزان کو بیکار کر دیا ہے مگر یہہ خیالات اونکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ بتاریخ ۱۴ ارماہ مذکور ایک گروہ کثیر پایہ گان
سکہ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین ہوائی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اوسی جانب کو ایک گروہ سیاہ گورہ کا بسواری
جہاز دخانی براہ دریائے جمن روانہ کیا گیا اور ان دونوں فوجوں نے وہان جا کر خوب قتل عام کیا اور مسلمانوں کو اچھی طرح
نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولویصاحب مع اپنے کتاب کے فرار ہو گئے
اسطرح چندروزہ حکومت مولویصاحب کی ختم ہوئی الیسا حیرہ شخص کبھی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہین ہوا ہو
اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولویصاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودھ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب وجوار مین مشتہر کیے تھے
اور وہ دونوں ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوئے چنانچہ اونکی نقل ہی ذیل مین واسطے آگہی ناظرین کتاب
ہذا کے درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم — یہ رسالہ ہے جہادیہ کہ لکھتا ہے قلم
ہے جو قرآن و احادیث میں مذکور جہاد — ہم بیان کرتے ہین تھوڑا سا سنو گر ہو نہ یاد
جسکے پیروں پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد — وہ جہنم سے بچا رہے وہی آزاد
ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لے — باغ فردوس ہے تلواروں کے سایہ کے تلے
زر ہی جو خرچ کیا اور لگائی تلوار — پھر تو دیویگا خدا اوسکی عوض سات ہزار
جو نہ خود جاوے لڑائی مین خرچ کچھ مال — اوسپہ دیگا خدا بیشتر از مرگ وبال
مدت العمر کی شستی ہین گناہ شہدا — کیوں نہ جنگ مین کٹوائی ہین سر بخدا
حق تعالی کو مجاہد وہ بہت بھاتے ہین — مثل دیوار جو صف باندھ کے جم جاتے ہین
مال و اولاد کی اور گھر کی محبت چھوڑو — راہ مولا مین خوشی ہو کر شتابی دوڑو
دین اسلام بہت سست ہوا جاتا ہے — غلبہ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے
زور شمشیر سے غالب رہا اسلام مدام — سستی اگلی جو کبھی کرتے تو ہوتا گمنام
ابتو غیرت کرو نامردی کو چھوڑو یارو — ملو چل جن کے امام ہین سو کافر مارو
ہے مسلمان پہ شایان بغیر از اسباب — لشکر سب توڑ دیا ہے سیر رب الارباب
بات ہم کام کی کہتے ہین سنو ای یارو

واسطے دین کے لڑنا نہ فقط بہر بلاد — اہل اسلام پہ ہے شرع مین کہتے ہین جہاد
فرض ہے تم پہ مسلمانو جہاد کفار — اوسکا سامان کرے جلد اگر ہو مقدار
جو مسلمان ہو حق مین لڑے الحفظ بہر — رو فقط دین ہو گیا واجب اوسپر
دل سے اس راہ مین پیسا کوئی دیویگا اگر — سات سو اوسکو خدا دیویگا روز محشر
جو کہ مال اپنے سے غازیکو بنا دے اسباب — اوسکو بھی مثل مجاہد کے خدا دیگا ثواب
جو حقیقی ہوئے انکو نہین مردہ کہیں — بلکہ وہ جیتے ہین جنت مین خوشی کرتے ہین
فتنہ قبر و غم صور و قیام محشر — ایسی صد ہونسے شہیدونکو نہین کچھ ڈر
ای مسلمانو سنی تم نے جو خوبی جہاد — چلو اب [illegible] ہمت کرو گھر بار کو چھوڑ
گر یہی چاہو تو گھر بار مین پھر آؤ گے — [illegible] تو جنت کو چلے جاوے گے
پیشوا لوگ اسطرح جو کرتے نہ جہاد — [illegible] اسطرح سے اسلام کہ ہوتا آباد
سب ملک گھر مین پڑے بیٹھے جو کیا پاؤ گے — اپنی سستی کا بڑا افسوس [illegible] پاؤگے
بارہ سو برس کے بعد آئی یہ دولت اگر — حیف [illegible] دولت [illegible]
یعنی اسباب لٹا الکا جو کچھ تھا درکار — سب [illegible] اور کیا پھر سردار
وقت آیا ہے کہ تلوار کو بڑھ بڑھ مارو

تمام شد

اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلوۃ علی نبیہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ تابعی انوار الہم وجمیع تبعی الدین شریعت الاعظم بعد
حمد و صلوۃ کے واسطے رفع حجت بروز قیامت وتبلیغ احکام شریعت کہ طریقہ سنت ہے خادم الطلبہ و احقر الفقرا امیدوار
رحمت رب غنی محمد لیاقت علی الہ آبادی چند باتین ضروری فرمان واجب الاتقان یعنی قرآن مجید فرقان حمید اور ارشاد فیض بنیاد
برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت وتحقیق کر کے مسلمان با ایمان کو سناتا ہے کہ جو بدعات ظلم و
فساد ساری سلطنت ہندوستان مین خصوص ضلع الہ آباد مین کفرہ فجرہ نصارا کا علی العموم اور ہر ایک مومنین متبع اسلام
کرام کے از قبیل غارتگری وآتش زدگی وقتل وپھانسی وکندیدگی مکان وچھاپہ زنی وخونریزی علما و مشائخان واحراق کلام اللہ واحادیث
وکتب فقہ وغیرہ ہو رہا ہے اظہر من الشمس ہے اس صورت مین ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد ہو جاوین
بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفۃ وحرفتی الجہاد واسطے ہر نبی کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے اور پیشہ میرا
جہاد ہے فائدہ بیشک جسنے کہ پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل وخوار اور فقر و فاقہ مین گرفتار رہو اقتضاب بموجب ان الجنۃ تحت
ظلال السیوف فائدہ اخروی اوٹھاوینگے اور درجہ شہادت کا جسمین زندگی ہمیشگی ہے اور نعمائے جنت اور ازواج حوران بہشت پاوینگے
اور کسیطرح کا شک وخطرہ بدل مین نہ لاوین اور جان ومال سے اور تکثیر سواد ورای صائب وہتھیار وغیرہ سے جہانتک ممکن ہو
شرکت بجا لاوین ایسا نکرین کہ اوقات سعیدہ وان حمیدہ مین شرکت سے محروم رہین اور پچتاوین اور جو شخص کہ اس مقدمے
مین پیشوائی کرے اوسیکو اپنا امام سمجھکر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا اوسکی تابعداری کرین کیونکہ قرآن مجید و
فرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہے ظاہر ہے کہ سورہ توبہ مین جابجا ارشاد ہے اور احباب سے امید ہے کہ
انتظار عامہ وپیام نام بنام جداگانہ نکرین صرف اس اعلام کو کافی ووافی سمجھکر ہر صاحب اپنے ملاقی واحباب
سے ارشاد کردین اور جہاد مین بڑا سامان یہ ہے کہ بندے توکل بخدا کرین اور امداد جانب خالق کون ومکان
سے ہو سو امداد غیبی صریح ظاہر و باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی زر وعدم موجودگی
گولہ بارود وتوپ ولشکر مجبور وناتوان ہو رہے تھے سو اوس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باطنا
قوی وتوانا کیا ہے ویسا ہی ظاہرا بھی سب سامان واسطے تسکین خاطر فاتر ضعفا مسکینان وامداد دین متین کے اونہین
کفار نابکار بقصائد اید اطوار سے بلا سبب وکوشش ہم لوگون کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار وپیادہ وتوپ وگولہ بارود
وزر کثیر خصوصا قطعہ شقہ عطیہ حضرت فرمانروای کشور ہند ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وعموما ازدو
عساکر والتواب وسیگز مین جناب برجیس قدر دام اللہ حشمتہم والی لکھنؤ سے اور ہمراہی تمام راجگان قلم و لکھنؤ و راجگان قرب
جوار الہ آباد وغیرہ اور اتفاق واتحاد سارے ہندوستان مین باوصف ہونے اختلاف اقوام ومذاہب کے سو یہ سب
دلائل کامل وبراہین مدلل کمر بندی اور اندفاع اس قوم نصارا طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان
اس خبر فرحت اثر کو سنے وہ فورا مستعد ہو کر کمر ہمت جہاد باندھین اور تا شہر الہ آباد تشریف لاوین اور قلعہ بند کفار نابکار کو

قلع قمع کرکے بزور تیغ بیدریغ اپنی کی خاک میں ملادین اور باقیماندونکو اس ملک سے بہگادین پہر باطمینان حکومت بعدالت اسلام فرماوین اب بسبب خوف طوالت کے تمام کرکے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومہ بالا مع ترجمہ ہندی درج ہے

قال اللہ تبارک وتعالی فی سورۃ التوبہ الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ
فرمایا خدائے پاک و برتر نے سورہ توبہ مین جو یقین لائے اور گہر چھوڑا اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس

اولئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایھا الذین
اور وہی پہنچے مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اپنی طرف سے مہربانی اور باغونکی اور رضامندی کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین مدام اللہ کے

امنوا لاتتخذوا اباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون قل ان کان اباءکم
پاس بڑا ثواب ہے ای ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپونکو اور بہائیونکو رفیق اگر وہ عزیز رکہین کفر کو ایمان سے اور جو تم مین اونکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار تو کہہ اگر تمہارے باپ

وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ
اور بیٹے اور بہائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونیسے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکہتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے

ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین یا ایھا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا
اور اوسکے رسول سے اور لڑنیسے اوسکی راہ مین تو راہ دیکہو جبتک بہیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگونکو ای ایمان والون کیا ہوا ہے تمکو جب کہیے کوچ کرو

فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم
اللہ کی راہ مین تو ہی مین پڑ گیا ریجہے دنیا کی زندگی پر آخرت کو چہوڑکر سو کچہہ نہین دنیا کا نفع آخرت کے حساب مین مگر تہوڑا اگر نہ نکلو گے تمکو دیگا دکہ

عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم
مار اور بدل لاویگا اور لوگ تمہارے سوا اور کچہہ نہ بگاڑو گے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے نکلو ہلکے اور بوجہل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنی مال سے

فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون قال اللہ تعالی وتبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون
اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تمکو سمجہہ ہے فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف مین اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین قطار باندہ کر

فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ
جیسے دیوار مین سیسہ پلائی ای ایمان والو بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکہہ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر

وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا
اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر سمجہہ رکہتے ہو بخشیگا تمہارے گناہ اور داخل کریگا تمکو باغون مین

الانھار ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین
جنکے نیچے ستہری نہرین اور ستہرے گہر رہنے بسنے کی باغونمین یہہ ہے مراد ملنی اور ایک چیز دیگا جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والون کو

ایک وقائع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام الہ آباد مین چند عرصہ تک نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تہا کہ باشندگان شہر بلوہ برپا نہ کرین گے

مگر افسران ۶ رجمنٹ کو اپنی سپاہ کیطرف سے بالکل اطمینان ستہے بتاریخ ۷ ماہ جون ایک حکم بریگیڈیر صاحب مقیم کانپور
کا آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہیے اور حتی المقدور مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے
علاقہ نہین رکہتے تہے اونکو بہی ہتہیار دیے گئے اور اونکا گروہ ملیشیا کہلاتے تہے اور اونکو بہی حکم ہوا کہ قلعے مین
جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کارپرداز ہون اس مقام مین قریب تیس الومیڈ سپاہی یعنی جنگی ہ مین کسیطرح
معذور ہو گئے تہے موجود تہے اور کچھ گمریٹ اور سکزین کے سپاہی تہے غرضکہ سب قریب سو جوان کے
تہے اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکہون کے پہرے مین تہے بتاریخ ۵ ماہ جون خبر قتل اور
ہنگامہ پردازی مقام بنارس کے یہان آئی اور بتاریخ ۶ ماہ مذکور قریب نواخت ۹ گہنٹہ شب بیوگل الطلاعی بجا اور آواز
توپونکی چلنے کی اوس جانب سے جدہر دو توپین زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب بہمراہی دس کمپنی ہای ۶ رجمنٹ واسطے
حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تہے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تہی کہ قلعہ والون کو یقین
ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد
کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے اونکے حکم کو کچہہ نمانا اور
توپونکو اپنے قبضے مین کرلیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب بیوگل الطلاعی بجایا تہا تو سب افسر کوٹ گہر مین
تہے اوسکی سماعت کرتے ہی سب پریٹ کی جانب روانہ ہوئے اور وہان پہونچتے ہی سپاہ نے اونکو چپ و راست مارنا
شروع کیا پانچ افسر تو گولیون سے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوئے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا
اور قیدیونکو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلادیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اونکی ایسی قبیح تہین
کہ قلم اوسکی شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذرخواہ ہے اسیقدر کافی ہے کہ ارچر صاحب کی میم کو اونہون نے بصد ایذا
رسانی قتل کیا اور بویلو صاحب کو مع اونکی عیال و اطفال کے درختو سے باندہا اور اول اونکی انگلیان تراشین من بعد
اونکی بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ اونکو زندہ جلادیا دیوار ہای قلعہ پر جبکہ سپاہ گورہ نصب کی گئی اور اونہون نے ایسے گولے
سیل اور گراب کی شہر کے جانب روان کیے کہ اونکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان سبکو اونہون
نے ایک ہی راستہ بتلایا اس شہر سے گروہ بہاگتے نظر آتے تہے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکہ کے باقی تہا کہ
ایا یہہ کیا کرتے ہین جو پہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازہ کلان پر تعینات تہا اونکے ہتہیار چہین لیے اور
جب دیکہا تو اونکی بندوقین بہری ہوئی تہین آخرکار کرنیل نیل صاحب مع ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوئے
اور فوج قلعہ مع سکہ جو اونکے ہمراہ رہی تہی قلعے سے باہر آئی اب کار معاوضہ شروع ہوا فوج سرکاری تہر مین آگئی
اور جو مفسد سامنے آیا اوسکو اونہون نے دار البوار کو بہیجا سکہ جو اونکی ساتہہ تہی اور جسمین کے دو ایک سپاہی
کو جو باغی شہر مین لڑتے ہوے مارے گئے تہے اونہون نے حکم قتل مانگا اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم اصدار
فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکہ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکہکر نہایت رنجیدہ اور غصے مین تہے شہر مین گہس گئے
اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تہے اون کو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکہایا

اور جو

اوسوقت رحم مفقود تہا اور امان خواب مین بہی نظر نہین آتی تہی اور سکہون نے اپنی رفیقونکی خون بہا لینے مین بہت بہت آدمیونکے مکانونمین گہس گہس کر قتل کیا ادہر توسکہ بازار جدال وقتال گرم کرتے تہے اور ادہر سے سپاہ دولتمند جہازپر سے شہر مین گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کردیا فوج سکہ اور فیوزلیرز شہر مین منتشر ہوکر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفنگ شور وغل اون آدمیونکے جنہون نے اپنے وقت پر رحم نہین کیا تہا اور اب امان ورحم کے طلبگار تہے آسمان تک پہونچا یا تہا ایک عرصے تک ان ستمگارون نے خون بیگناہان وبیکسان مین خوشی حاصل کی تہی اور اب وہ وقت آگیا تہا کہ اوسکا عوض اون سے لیا جاوے اور اب جو یہہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذرخواہ ہوتے تہے مگر کچہہ سودمند نہوا کچہہ عرصے کے بعد دہوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اوٹہا اور شعلہ مکانات سے کہ معلوم ہوا گویا یہہ شعلہ چاہتا تہا کہ مکانونمین جاکر اپنا زور دکہاوے اور اپنا سکہ خطبہ وہان تہاوے

جب مفسدین تشنہ خون اسطرح خوب سزایاب ہوچکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ پردازونکی تحقیقات ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گئے تہے اونکو جلادونکی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی اونکو بعد تحقیقات اور ثبوت جرم پہانسی دیگئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہوگیا جس مقام پر مکانات خوش قطع اور باغچہ ہای خوش اسلوب تہے اب وہان دیوارہاے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتی ہین

ہم یہان ایک حال عجیب وغریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرونکو قتل کیا تو ایک انسائن جسکا نام آرتہر مرکس چل خنگ تہا اور وہ پسر اوسوالڈ چیک صاحب ٹوان کلارک مقام اولیشام کا تہا اور چند ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین آن شامل ہوا تہا اور مس کوٹ گہر مین بمنزلہ مردہ تصور کرکے مفسدین اوسکو وہان ہی چہوڑ گئے تہے بعد چند عرصے کے ہوش مین آیا اور وہان سے کو زخمی تہا مگر ایک خندق مین آہستہ آہستہ [illegible] وہان ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹہا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز پنجم مفسدین نے اوسکو دیکہ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے لیگئے وہان اوسنے دیکہا کہ ایک اور شخص جو سابق مین مسلمان تہا اور اب کرسٹان ہوگیا تہا موجود ہے اور سپاہ اوسکے درپے ہین کہ پہر مسلمان ہوجائے بلکہ شخص مذکور بنظر حفظ جان راضی اسی امر پر ہوگیا اور چاہتا تہا کہ کلمہ محمدی پہر پڑہے کہ اس انسائن نے اوسکو اس حال مین اور آمادہ اس امر کا دیکہکر اسطرح پر کہا کہ ای دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بہی حضرت عیسیؑ کو دلسے مت بہول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تہا کہ [illegible] فوج کرنیل نیل صاحب کی وہان پہونچی اور مفسد یہ سنتے ہی دست وپا گم کرکے بہاگے اور شخص مذکور اوت ہاتہہ سے بچ رہا جب مفسد بہاگ گئے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکرانہ انسائن مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پرہدایت کا ادا کرے اور جسوقت اوسنے رخ کیا تو دیکہا کہ وہ شہید ہوچکا تہا اور طاقت او جبر مفسدین باہر ہوکر امن آباد مدامی مین جاگزین ہوا تہا یہہ قصہ قابل تحریر تہا سو درج کیا

تاریخ ۱۱ جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور میں بھی بلوہ ہوگیا چند روز تک شب و روز آواز توپون کی اس مقام میں سننے میں آتی تھی جسکے سننے سے شہر میں اندیشہ پیدا ہوگیا تھا مگر لونڈ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ اور گرنٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے میں باقی نہیں رکھا تھا اور غالب تھا کہ اگر سواران راجہ کہساچی جو قریب پانسو نفری کے تھے اور برقنداز جو چھہ سو نفر تھے نمک حلال رہتے تو اس مقام میں فساد نہوتا اور کوشش دونو صاحبون مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونو صاحب زندہ رہتے مگر تاریخ ۱۴ ماہ مذکور سواران مذکورین مع بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹھی سے ہوکر شہر میں گشت کرنے لگے اور جو اونکے سامنے پڑگیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جنکی نسبت اونکو شبہہ انگریزی دانی کا بھی ہوا اوسکو اونھون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم بنگالی کا تھا در پے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چھپتا پھرا بعد اوسکے شہر چھوڑ کر فراری ہوگیا ۱۴ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیون کے بیچ کانپور اور شہرون قرب و جوار کے مقرر کیا تھا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل میں لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے دو مہینے تک دیہاتون میں خفیہ رہا بعد اوسکی جان بچا کر اب وارد کلکتہ ہے زوجہ صوبہ دار ہمیرپور کو شاباش ہے کہ اوسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تھا و صوبہ دار بھی اوسکی نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونیکو مستعد ہوا تھا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کردیا مفسدین نے لونڈ صاحب کو پریڈ پر لیجا کر بطور حیوانات زانو کے بل کھڑا کیا اور اوپر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا کر گئین مگر تیسرے صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بھی کچھہ کاری نہ لگی تھی یہ زخم کھا کر صاحب نے آہ بھی نکی اور عقب کی طرف رخ کرکے بہت مایوسانہ پوچھا کہ ابھی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چارونطرف سے اونکو گھیر کر بضربات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعد ازین صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو وہین خون میں آغشتہ پڑا رہنے دیا

ساگر

تمام فسادات میں جنسی چھاونی ہاے مختلفہ میں خونریزی ہوئی تھی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے یعنی افسرون نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکھا تھا گو کہ اونکی بدوضعی ظاہر و ثابت ہوتی تھی اور ہمیشہ اوس دم تک اپنی سپاہ کے ساتھہ شب باش ہوتے رہے جبتک سپاہ نے سب تدابیر درست کرکے اونکو مار دیا ذبح کیا اس مقام ساگر میں دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوارون کی تھی اور صرف ۷۰ نفر گولندازان گورہ موجود تھے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر چھاونی کے تھے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونو میں فاصلہ سوا تین میل کا تھا اور اسی سبب سے ان دونو مقامونکی حفاظت غیر ممکن تھی اور توپخانے میں جو ایک پہاڑی کی اوپر واقع تھا رسد موجود نہ تھی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے طیار تھے اور پانی بھی پہاڑی کے نیچے سے آتا تھا اور یہ حال تھا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے میں تھا بلکہ تمام شہر اونکے اختیار میں تھا اور سپاہ تینون رجمنٹہاے مذکورہ بالا

شب کو آپس مین ملتے تھے اور با آواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور سے جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باستدعای کمک وصول ہوئی اوسمین درخواست توپونکی مع سامان جنگی کے کیگئی تھی ایک کمپنی اور ایک تروپ کے مع دو نو پنی توپونکے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر مین تھا کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہین گو اونہون نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرون کو قتل کرکے واپس چلے جاوین مگر اس صلاح مین جو ۴۲ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تھی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوئے اسواسطے اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کرکے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوئے چار سپاہیون ۴۲ رجمنٹ کے نے اس دستہ فوج کو کہلا بھیجا کہ سپاہ گورہ اونکی سزادہی کو آتی ہے اسواسطے بہتر ہے کہ وہ واپس آوین ہمارا اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہے ورنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ نہین ہے غرضکہ برگیڈیر سیج صاحب نے پیغامبر اور چارون سپاہیان مرسل کو گرفتار کرکے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت جرم حکم قید مع مشقت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چھ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بروقت نصف شب وہ لوگ پا بزنجیر ہوکر روانہ جھلنا ہوشنگ آباد ہوئے مقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بادپور نے ملک اپنے قبضے مین کرلیا میجر گوسن صاحب جو کمانیر فوج للت پور تھے اونہون نے درخواست کمک کی روانہ کی برگیڈیر سیج صاحب نے چار سو پیدل اور سو سوار انکو روانہ ہونیکا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اوس سے اول شب ہنگامہ برپا کرنے کے واسطے تجویز ہوچکی تھی مگر برگیڈیر صاحب نے اونکو اوسی روز روانہ کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے کرنیل دالنزل صاحب کمانیر ۴۲ رجمنٹ کے مارنے کا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہوکر جیلخانہ مین بھیجا گیا خوف اور اندیشہ از بس سبکے دلونمین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان و بچگان عمل مین نہین آتی صاحب کمان افسر آپ بھی اس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر عمل مین لاوین مگر بہت جلدی شہود مین آگیا ایک چھوٹی سی گڈھی نامزد بہ بالابیت مین فساد ہوا مگر میجر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کرکے گڈھی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۱ اور ۴۲ رجمنٹ نے جنمین پہلے کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اونکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے اونکو رہائی دی راجہ بادپور نے جسکے یہ سپاہی مقیدین تھے چھاونی مین لکھ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار لیکر اوسکے پاس آجاوین تو بارہ روپے ماہوار فی سپاہی کو دیا جاویگا اسمین کیا شک و شبہ تھا۔

——— ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا امن مین تھا اور یہ مقام صرف ۳۷ میل ساگر سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہینگی توپخانہ اور ہمارے ۳۸ نفری گورے کی عقب مین آجاوین گی اور اس حالت مین مفسدین چھاونی اونکے روبرو اور سوار اونکے بازو مین ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کرکے مین نے اپنا کام شروع کردیا یعنی اول توخزانے کو قلعے مین بھیجدیا بعد ازان میگزین بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا اور اوسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی گولندازان گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کرکے مین خود قلعے مین گیا

اور گارد سپاہ ہندوستانی کی بدلی سپاہ گورہ سے کی اسطرح ایک ہی حربے مین ہمنے قلعہ اور میگزین اور خزانہ لے لیا تمام یورپین لوگون کو اور بچون کو وہان رکھکر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل اسباب خانہ داری ویارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارونکی ہوتی تھی ہمنے کمپنی گولندازان اور نمبر ۴ فیلد باڑی کو بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیونکو بھی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب امن وامان سے ہو بیٹھے بعد ازین ہمنے تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو کہ ہم نمک حلال اور خیرخواہ ہین مگر تم دیکھتے سب کچھ ہو اور کرتے کچھ نہین اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بدمعاش تمہاری عزت خراب کرین اور تمہاری رجمنٹ کو برباد کرین تو ہین تمپر کبھی اعتماد نکرونگا اور ایسے آدمیون کے ساتھ ہین افسر انگریزی نرکھونگا جنہون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وثوق کھو دیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو بچایا چاہتے ہو تو مفسدین کو گرفتار کرکے ہمارے سپرد کرو وہ یہ سنکر سب متامل ہوئے اور ہمین بھی باستقلال تمام کھڑا رہا آخرش ان سب باتونکا اونہون نے اقرار کیا دوسرے روز ہمینے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور اونہون نے بھی اوسیطرح سب باتونکا اقرار کیا مگر ایمانداری او حیثیت مسلمانون کی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی کے کپتان ہین صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوئے کہ اونکے سپاہیون نے تلوارین تیز کین ہین اور اب نماز اور دعا کرنے مساجد مین گئے ہین اور اونکو کہدیا ہے کہ یہان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد اپنے سپاہیون پر تھا اوسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آئے تھے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتھ رہے ۴۲ رجمنٹ تو شامل رسالہ سوم کی ہو گئی تھی مگر ۱۳ اب تک علیحدہ تھی بنگلے اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی بھی میرے پاس ایسی تھی جسکے ذمے توپخانہ ہوتا ہے اسواسطے ہمینے حرکت نکی بتاریخ ۷ ایک سوار نے ایک سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اوسکے عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مرگیا اب آپسمین سپاہ کے جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۴۲ رجمنٹ اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۱۳ رجمنٹ اس ۱۳ رجمنٹ نے ہم سے مددمانگی ہمنے بھی وہ ۶۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی ۴۲ سپاہی اول کمپنی ۱۳ رجمنٹ کے جاکر شامل مفسدین ہو گئے بوقت شام ۱۳ رجمنٹ نے پھر استدعا کمک کی کی اور درخواست کی کہ دو توپین بھیجدو ہمین نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فتح بھیجدی جاویگی مفسدین یہ سنکر رو بفرار لائے اور ۱۳ رجمنٹ اور ۶۰ سوار رسالہ ہمارے اونکے تعاقب مین چند میل تک گئے جب یہ حال فوج مقیم کمپو نے سنا تو وہ توپین لیکر چھاونی کی جانب روانہ ہوئی اور ڈسین ندی کے نزدیک جو راہ مین پڑتی تھی اونہون نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار اونکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین جسمین تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران وسپاہ ۴۲ رجمنٹ اور چھ سپاہی ۱۳ رجمنٹ کے تھے شب کو فرار ہو گئے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی کچھ اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے کہ بس اسیقدر ہو کر آیندہ ختم ہو فقط۔

جلندہر

— بتاریخ ۷ جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسرون کو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہو گئی تھی مگر بہتونکو اطلاع بھی نہ تھی کہ یکایک ادہر گولی چلنے لگی عرصۂ قلیل کے بعد شعلہ ور ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ رجمنٹ مذکور مین نمودار ہوئے اور کسینے ان سوارونمین سے لفٹنٹ بیگشا صاحب کو جو ایجوٹن رجمنٹ مذکورہ بالا کے تھے گولی ماری تھی جسکے زخم سے صاحب موصوف جانبر نہوئے اور آخر کار بتاریخ ۲۰ رہ سپر ملک بقا ہوئے اور اونکے مرنے کا دیگر افسرونکو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اوسوقت مین گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہ ہائے تفنگ مین ہر طرح کی کوشش بیچ باز رکھنے سپاہ کے کر رہے تھے۔

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۶۱ رجمنٹ گورہ مع دو توپونکے اپنی بارکون سے نکلکر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوئے اس عرصے مین ایک دستہ رسالہ ششم اوپر حملہ آور ہوا اور اوسنے ارادہ لینے توپونکا کیا مگر گراپ کی مار نہ سہ سکے ادہر سے ایسی گراپ اون دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیارپور سے آئین تھین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لاکر رو بفرار لائے عرصۂ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تھے مع خزانہ جسمین سولہ ہزار روپیہ تھا بارک توپخانہ مین آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل از اس خدمت کے اوسنے ایک پیغامبر کو بھی جو اوسکی سپاہ کی لین مین آکر سپاہ کو جھوٹی باتین کہکر آمادہ سرکشی کیا جاتا تھا گرفتار کرکے حوالہ سرکار کر دیا تھا۔

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہو گئی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچھ خزانہ لیکر چلے گئے ہین قریب نواخت نو گھنٹہ روز برگیڈیر جونسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو مع چھہ ضرب توپ اسپی اپنے ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مفرور مین روانہ ہوئے مگر اب کوئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نہ رہا تھا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوئے ہو چکا تھا۔

قبل از فرار ہونے کے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جا کر توڑا تا کہ سامان جنگ ہمراہ لے جاوین مگر شتاب زدگی اور زود زودین بجاے لیجانے کارتوس گولی دار کے ستر ہزار کارتوس خالی لیگئے اونمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اونکے ہاتھ لگا جو گارد ۶۱ رجمنٹ مین تھا سواے لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک افسر رسالہ بھی ۳۶ رجمنٹ مین زخمی خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولی سے اوڑ گیا تھا اور ۶۱ رجمنٹ مین دو افسر زخمی خفیف ہوئے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا

ایک وقائع نگار احوال ہنگامہ مقام جلندہر کو اسطرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام مین بھی شامل مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ جون لین ۳۶ رجمنٹ مین آگ لگی اور شب دوم بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۶ جون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکھہ جلندہر مین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے ورود سے

اندیشناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نووارد کو اوسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہانسے روانہ ہو جاوین صاحب افسر کمانڈنگ افواج جلندہر کے لفٹنٹ کرنیل ہون نیگ سے جونسٹن صاحب متعلق ۷۰ رجمنٹ شاہی کے تھے اور اونکی کارگذاری سے جو ہنگام فساد اونسے وقوع مین آئی تھی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اور حکم کی ظاہر ہوگی جسکے بموجب صاحب موصوف افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوئی تھی بتاریخ ۸ ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچھ انتشار پایا جاتا تھا مگر کوئی امر فساد انگیز در وقوع مین نہین آیا الا بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار ہوئی اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کر کے فوراً پہونچے تھے اونپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ رسالہ ششم سوار ہو کر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین گئے اور اونکے شامل ہو کر بقتل افسران انگریزی مشغول ہوئے اور اول بیگنشا صاحب اجیٹن ۶۱ رجمنٹ کو جو سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے بگلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا کاری لگا تھا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدائد کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازین سواران مذکور نے اتواپ اسپی پر حملہ کیا تا کہ اوسکا قبضہ کر لین مگر دو گولہ ہائے گریپ نے اونکے بہت سے گھوڑے بے سوار کر دیئے یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تھا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اوسکے عقب مین موجود تھی کہ اگر سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بھی کرتی تاہم اتواپ مذکور اونکے قبضے مین نہ آتین اور سپاہ گورہ اونکی حفاظت مین فوراً موجود ہوتی آوازہ اتواپ سنکر دو کمپنیان ۸ رجمنٹ شاہی کی مع دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور اونپر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بگلولہ ہائے تفنگ اونکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اونکی نذر کین کہ وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے رو بفرار لائے اور مقام جالندہر کی جانب پھر تیغ بھی نکلیا صبح کو دریافت ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ پھلور فراری ہوئے ہین یہ سنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کی بذریعہ تار برقی مقام مذکور کو بھیجی گئی اور یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ پل دریائے ستلج جو قریب قلعہ مذکور کے ہے اوسکو توڑ دین تا کہ مفسد عبور دریا نکر سکین مگر اتفاقاً اہلکار تار برقی مقیم قلعہ مذکور اوسوقت نشہ شراب مین سرشار تھا اور اوسنے اس خبر کا جواب بھیجا ناچار ادہر سے دوبارہ بھیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کر کے تار مذکور کو راستے مین سے توڑ دیا تھا اور خبر جلندہر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پہونچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتے تو وہان بھی وہ فساد برپا کر کے رعایا کو خراب کرتے مگر اس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا یہانتک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسر کردگی برگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کے واسطے طیار ہو کر روانہ ہوئی اور اوس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چلکر مقام پھگواڑے مین چھ گھنٹے واسطے کھانا کھانیکے قیام کیا بالحقیقت ایسے موقع پر اسقدر بھی صبر کھانا کھانے مین صرف کرنا لازم تھا اس عرصہ چھ گھنٹہ مین ہر چند سپاہ نے کئی بار چاہا کہ یہانسے جلد ہی روانہ ہو کر جلد میدان کارزار مین دیکھین مگر اونکے افسر بالا دست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہان مفسدین نے پھلور مین وارد ہو کر ادہر رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ لیکر اور معبر کشتیان اور بسیار الواپ قبضے مین کر کے عبور دریا کیا اور وہان سے بجانب لدہیانہ روانہ ہوئے اور ادہر برگیڈیر صاحب

بعد قیام چھ گھنٹہ مقام پھگواڑے سے روانہ ہو کر قریب نواخت دس گھنٹہ شب وارد مقام پھلور ہوئے اسی عرصے مین رکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے یہ تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیشروی مین سد راہ ہوسکتے تھے اور ادھر تو اونھون نے ایک چٹھی اس مضمون کی برگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونسٹن صاحب کو تحریر فرما کر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ روکنے مفسدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگئے ہین اور ادھر جب مفسدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف برسر مقابلہ آئے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیان سکھونکی تھین جنکو اونھین صاحب نے بھرتی کیا تھا اور اب وہ زیر حکم لفٹنٹ ولیمس صاحب کی تھین اور وہ سپاہ راجہ نابھا کی تھی جو دو ضرب توپ لیکر اونکی کمک کو آئی تھی صاحب موصوف نے گولہ ہاے گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہاے بندوق بھی اونکی نذر کین اور کچھ عرصے تک یہ مدارات بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے برگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اونکی خوب تواضع کرینگے مگر برگیڈیر صاحب تو تشریف نہ لائے اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہوگیا اب ناچار اور کچھ چارہ سواے گریز کے باقی نرہا مگر یہ امر بھی صاحب ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام مین خلل نہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ نے آواز توپ و تفنگ سے سنی تو اونھون نے دریافت موقع واردات پہچانکی کی مگر امنگ شجاع اور دلاور برگیڈیر صاحب نے گو اونکو بخوبی دریافت ہوگیا تھا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہین اور اسوقت مین مدد بہت سودمند ہوگی اور یہ موقع واسطے نیست اور نابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح بھی ہو سکتی ممکن ہے یہ جواب اسقدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود پیچ و تاب کھا کر خاموش ہو رہی اور آخرکار اس شب کی صبح بھی نمودار ہوئی تسپر بھی صاحب شیردل نے کوچ نفرمایا اور حکم دیا کہ کشتیان واسطے عبور کرنیکے مہیا کرو اس تگ و دو اور جستجو مین بھی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہوگئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدھیانے مین پہونچے اور اب اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کرین کیونکہ مفسد تو وہان سے بھی آگے روانہ ہو چکے تھے القصہ صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدھیانہ مین چھوڑی اور باقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین مین بجانب انبالہ روانہ ہوئی اب بھی اگر چستی اور چالاکی کام مین آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشتی مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئے تو اسوقت تک حکم عبور دریاے بیاس صدور نہوا جب تک ایک ایک متنفس مفسدین کا عبور نکر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہین اور یہ سفر جہاد اور جان بری مفسدین کی کیسی تھی۔

اس ہنگامے مین گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پایۂ ثبوت کو پہونچا کہ ایک ایک متنفس ولایتی کیا کیا کارہاے عجیب سکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونمین سے پاس فردی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض برگیڈیر جونسٹن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پایۂ تنزل مین آگئے

اُمور متعلق گوالیار

پنجم جب گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اوگر ہر روز اپنا اعتبار افسرون کے نزدیک بڑہایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم کبھی دغا نکرینگے اور اگر کوئی فوج مفسد آویگی اوسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ مذکور اور اونکے افسرون سے

ہوا کرتی تھی بلکہ اوس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تھی کوئی شبہ اونکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا
مگر افسران بباعث آنے سو رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر تو پخانہ مقام سیسری جس مقام مین تمام فوج نے فساد برپا
کیا تھا اور بسبب سُننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مئو چھاون سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہوگئی تھی اور بباعث انکار کرنے
صوبہ ملک کے بیچ دینے تنخواہ رجمنٹ کے یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوئے تھے بہرحال تاریخ ۱۴ جولائی تک یہان سب
بخیریت و بآرام رہے اور وقت صبح تاریخ مذکور تمام سپاہ حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی
لین کو روانہ ہوئے

بیان مندرجہ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگونکا درج ہے ایک ڈاکٹر صاحب متعلقہ گوالیار
کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہے -

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کا روان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان طراز ہوا کہ
لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہین یہ سنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ
اوڈ ڈاصاحب اجیٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار رکھا ہوا تھا اور کپتان صاحب کا
طیار ہوتا تھا اس سبب سے لفٹنٹ اوڈ ڈاصاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب
روان ہوئے اور وہان پہونچتے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گئے جتنے عرصے مین کپتان صاحب کا
گھوڑا طیار ہوا اوس عرصے مین اوردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوارون کا میدان پریٹ پر جمع ہے
اور جمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سنکر کپتان صاحب کپتان لیمارشنڈ صاحب کے بنگلے پر سیدھے گئے تاکہ اونکو بھی کہین کہ جو
دو توپین جہد پور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکھی ہین اونکا قبضہ کرلین یہ حکم کپتان لیمارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان
کارٹر صاحب پھر بجانب لین روان ہوئے اور راہ مین ملر صاحب کوارٹر ماسٹر سرجنٹ سے جو بندوق کاندھے پر رکھے
ہوئے چلا جاتا تھا ملے اور انکی زبانی حال صحیح سنا کہ رجمنٹ بگڑ گئی ہے اور سارجنٹ صاحب کو اونہون نے خود کہا تھا
کہ بھاگ جاؤ نہین مارے جاؤ گے یہ سنکر بھی کپتان صاحب پھر بجانب لین روان ہوئے مگر جب آگے جاکے چار سپاہیون
نے جو راستے مین جاتے تھے نہایت لجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت مین جان جاتی رہے گی
اور اس عرصے مین آواز ہاے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع مین آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ
اسوقت مین لین مین جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس بنگلے کو آئے ہم نے بزودی ہرچہ تمامتر سامان محافظت
میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوہری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے لعنایت ایزدی
مین باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونو کی گود مین بچے تھے ہوا اور مین نے دونو
میم صاحبونکو گاڑی بند کو مین جا دی ان دونو میم صاحبونکے خاوند جو رسالہ دوم مین بھرتی تھی یہان موجود نہ تھے جس
عرصے مین سائیس نے گھوڑے جوتے اوس عرصے مین دیگر ملازمین نے کچھ کمبل او بستر بھی ہماری گاڑی مین ڈال دیئے
اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہاے باقیماندہ بھی ایک گاڑی مین سوار ہو کر بھاگین مگر میم جیمس صاحب کا

حال تحقیق معلوم نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جیمیس صاحب جنہون نے میری عوض چند روز کام بھی کیا تھا ہوا خوری کو سوار ہوکر نکلے تھے اور میم صاحب بھی اونکے ساتھ سوار ہوئین تھین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تھا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بھاگا تھا اور میم صاحب اوسپر سے گر پڑین تھین اور جہان وہ گر پڑین تھین وہانسے کچھ آواز نرم بھی آتی تھی کہ کوئی اوٹھاؤ مگر اسوقت مین اونکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی منجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعہد مقام اوگر مین تھے اونمین سے دو صاحبون نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو توپخانہ صدر پور مین تھے خبر معلوم نہین اور نہ اونکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی اعتبار اونہون نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پہونچے ہونگے ۔

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ لحظے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوئے اور کسیکے پاس سوائے پارچہ جو جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے اونمین کے پوشاک شبینہ مین تھے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بسترون سے اوٹھکر اوسیطرح روانہ ہوگئے تھے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بزانو تھے اور کسیکو یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کدہر جاتے ہین اور کہان جاوین کسیکے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شے خوردنی ہمراہ تھی اور چلتے ہوئے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانون مین اونکا تمام مال و اسباب تھا اونمین سوائے شعلۂ تیز کے اور کچھ نظر پڑتا تھا اسطرح روان تھے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مندودا مین جو بفاصلۂ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوے اور اس شہر مندودا مین پہنچے باقیماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتھ دو صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونو صاحب سر راہ راستے کے تھے اور بباعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور اور باجور کے واقع تھا چھوڑ کر فراری ہوئے تھے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ الذیل تھے کپتان کارمچر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اوگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر بلیکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سیپری کپتان رابل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان لیمارشنڈ متعلقہ سوم توپخانہ میم برلٹن صاحبہ معہ بچہ میم ہرلسن صاحب معہ تین بچہ میم ہمین صاحبہ معہ مس یعنی دختر ہمین صاحب واٹ صاحب اور کفیلڈ صاحب ولایتی سربراہان راستہ معہ عیال و اطفال اور راقم وسطراہ مین مقامات اوگر اور مندودا مین ہمکو دو سوار ملے ایک اونمین سے منشی رام راؤ تھا اور دوسرا اونکار سنگہ چپراسی اور بعد از قیل و قال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بھوپال کے تھے ان دونو نے ہم سے کہا کہ علاقہ بیگم بھوپال مین جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بمقام سہور پہونچا دینگے اسی مقام مندودا مین ہمکو کچھ مزا اوس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کے واسطے مقسوم تھا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تھا اور جسقدر زہر خندہ کرکے ہم لوگ اونکے کلام سنتے تھے اور جسقدر

وہ گفتگو دریاب نیت ان کے جو سنے تھے اوسی سرکار انگریزی بانداز طعن و تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گذاری کے نہین ملتا تھا اور قدرے شہر پناہ جو گرد بچے تھے ٹکے رفع ضرورت کے واسطے درکار تھی بصد دقت وخواری نصیب ہوئی اس مقام مندہ واسے ہم بجانب مقام ... روانہ ہوئے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا گرد سے تین دو جانب اسکے تھے ایک تو دریا ... دوسری سڑک کلان -

جیسے قریب ... باقی رہ گیا تھا ہم نے سنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گئے ہین اور ایک جمیعت رسالہ سوار چند ... مقام مذکور ... ہر ایک قدم اسکے کا غارتگرون کے قبضے مین ہے اور اگر یہان سے روانہ ہوے تو ... سلامت جانا ناممکن ہے یہ ضطراب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین جانا چاہئے بلکہ ... راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے یہان سے چلکر ہم نے راستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے راستہ طے کرتے ہوئے بجانب ... جو دوست سرکار تھا روانہ ہوئے اور قریب دہ میل راہ طے کی تھی کہ چند دیہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ چند میل پیشتر صد یا سوار و پیادہ ہمارے منتظر مقیم تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا وہ سمجھ سکتا ہے کہ ... رہتا ہے اور ہماری فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اسواسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم لڑتے بھڑتے اپنا راستہ نکال ہی لین گے مگر ہمکو فکر میم لوگونکا اور بچونکا زیادہ تھا کیونکہ اونکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس عرصے مین ہزار ہا دہاتی وہان آکر جمع ہو گیا اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا

بتوسط رام راو مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گذارے کی شہر ... مین پیدا ہو اور رام راو نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہے اور ... یہ شرائط قرار پائین مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ تامل آگے چلنے مین تھا اس سبب سے ہمکو بھی کچھ شبہ درباب فریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راو مذکور نے سردار مزبور کو علیحدہ لیجا کر عہد و پیمان کئے اسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راو کے ... سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمئن نہ تھا بلکہ اوسنے صاف ہمکو کہدیا کہ ان لوگون سے کچھ توقع نہین ہے انبوہ شہریون کا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور تھوڑی دیر میں ہی سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راو بھی علیحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان مین یکجا جمع تھے اور ہر لحظہ خیال حملہ انبوہ مذکور کا دلمین آتا تھا

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم لودہ کا تھا اور یہ قوم ہم سے منحرف تھی اور جو لوگ ہم مین سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دلمین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے مین ہین اس عرصے مین شب قریب آتی جاتی تھی اور اس مقام مین شب باش ہونا گویا معرض تلف مین اپنے تئین ڈالنا ہے کیونکہ اسمین کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب مین ہزار ہا دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہان سے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کرکے اور اوسکی حفاظت کو مدد اپنا سمجھکر سب جمع ہو کر اور خوب سب طرح مضبوطی کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اوسی موضع کی طرف روانہ ہوئے جسمین اندیشہ

حملے کا تھا جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور ہمنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم لونڈیا سے نہین آتا تو ہمنے آگے زیادہ آدمی رکھکر داخل موضع ہوئے ہمنے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تلطے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کون جاتا ہے مگر باعث شور وغل سگ دہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز سم اسپہاے سواری خفیہ روی ممکن نہ تھی ہم جیسی کی دیہ سے بھی گذر گئے اور کوئی آدمی سوا سے ایک شخص کے جو ہمکو دیکھکر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اوسکے جانے سے ہمکو گمان تھا کہ وہ صرف نشان دہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام راستا بغیر جنگ وقتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پہونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب انہین مبارکبادی بخیریت طے ہونے اس موضع کے کرنیکو تھے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سبکو اندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اوسکے ہاتھ مین تھی یکایک سر ہوگئی۔

بتاریخ ۵ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لارادو مین پہونچے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہان رو کے گئے اور اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے ہمکو اجازت ہوئی کہ گڈہی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تھا جاؤ گڈہی مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجب حال بیسر و سامانی کا نظر آتا تھا کہ ہمکو وہان رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کے واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود و باش نہ تھا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اوس مکان کے باہر کی دیوار کے سائے مین رہنا بہتر ہے اور یہ سمجھکر ہم وہان جا بیٹھے کہ کچھ آرام لین اس عرصے مین ایک شخص نے برج گڈہی پر سے پکارا سوار سوار یہ سنکر ہم سب اندر مکان کے بھاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اصل نہ تھی تاہم اسکے انجام کا خیال سبکو رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تھی تھوڑے گندہ دانہ انبہ ہمارے کھانیکو آئے اور ہم اس خیال مین تھے کہ ہمارے گھوڑونکے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی آتی ہوگی اس عرصے مین ہمکو خبر پہونچی کہ راجہ صاحب بخیال نام آوری اپنی کے دو روپیہ یومیہ ہملوگونکے مصارف کیواسطے خرچ کیا چاہتے ہین عرصہ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اونکے ملازم ہم سے ملتے رہے اور بخاطر داری پیش آتے رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع و اطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تھی ہمکو نہ ملی قبل ازین ہمکو سب طرح کی توقع راجہ لارادو سے تھی مگر جب اوس سے امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہانتک کہ راہبر یعنی اگوا بھی اوسنے ہمکو نہ منگوا دیا تو جو نا امیدی ہمکو ہوئی اوسکا بیان نہین ممکن صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر نا امیدی ہمکو اس سے ہوئی کہ منشی رام راؤ اور اونکار سنگھ چپراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہان سے آگے نہ جاوینگے۔

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اس مقام مین ٹھہرنا بعید از عقل و دانائی تھا اسواسطے فوراً طیاری روانگی عمل مین آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تھا ہم نے سفر بھی بہت کیا تھا اور ہمارے پاس کوئی شئے خوردنی بھی موجود نہ تھی اور گریہ و زاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم طیار ہوگئے تو سیکڑے آدمی بکثرت گرد دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تھا جمع ہوے یہ حال دیکھکر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تھی مگر ہم نے کچھ خیال نکیا

اور وہان سے روانہ ہوئے اور یہ ہی خیال بہت صاحبونکے دلمین تھا کہ ہم اون آدمیونمین جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکی برابر سے نکلے تو کسی نے نہ تو بندوق سرکی اور نہ کچھ زبان سے کہا جب ہم نے عبور دریا کیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہان معلوم ہوتا تھا کہ قبل اسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی کثرت سے پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہ نیت اوسکے قبضہ کرینکے گئے تھے ہم جب عبور نالہ کر رہے تھے ایک آدمی ہمکو بلا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو راستہ بتلادیگا اس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم ملین جنگلو نمین جاتے تھے کہ سوارونکا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحم نہ تھا ہر چند ہمکو یہ یقین تھا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوا ے عنایت الٰہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت مین محافظ اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا۔

قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذارسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لاراوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر سیاکنین دیہہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطرداری سے پیش آے اور ہر طرح کی مدد اونہون نے ہماری کی سقے کہ پٹیل دیہہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریاے کالا سندہ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اوسکی خاطرداری اور تواضع جسقدر لازم تھی کی اس وقت تک ہمارے دلمین راہنماے سابق الذکر کیطرف سے بہت شبہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اوسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ ہمنے اوسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اجرت اوسکی رہبری کے دیدیا تاہم اوسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم مین سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اوسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہوگیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواری کے جانور کھیتون مین پھرتے رہے آخرکار ایک موضع مین وارد ہوے اور دریافت کرنا راہ مقام انجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نکرنے پاے تھے کہ لوگون نے ہم پر تہادلیق سر کین اور ہم یہان سے بھی بناچاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہان جاتے ہین۔

چند کوس آگے جاکر ہم ایک چار رونگے گانون مین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدھر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اوسکی نشاندہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۷ – ماندہ و گرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہم نے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال اب تک خیرخواہ و شریک سرکار تھی قریب پاؤ کوس باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کماشدار ہمارے پاس آیا اور اوسنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سہور جاوین اوسکے ذریعے سے ہمکو کچھ دودہ میسر آیا اور اوس سے ہمنے لڑکونکی گرسنگی جس سے وہ قریب المرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی

کماشدارند کو نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب رزیڈنٹ بہادر کے پاس بھجوا دیگا سوا اسکے اوسنے ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہان نگئے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدارند کو ہمنے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاوے گی تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہو کر ہم شہر مین چلے گئے کیونکہ دس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانہ نرہا ایک نالہ راستہ مین ما بین ہمارے مقام قیام اور اکھیڑہ کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اوسمین طغیانی بھی بہت ہوگئی تھی یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اونکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تھوڑا ہے ہم سب ناچار ہی اوس نالے مین گئے اور زور و شور پانیکا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہمنے خطرہ جان کو اوسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچون کو دوش پر اوٹھائے ہوئے تا گلو پانی مین تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب ہما اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان بپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد باہم تھے اور سب تا بجسم تر تھے اور گرسنہ و سرمازدہ مٹی پر برآمدہ دوکان بقال مین جو قریب ۴ فٹ طول مین اور ۲ فٹ عرض مین تھا سب کے سب گلے ملائے مین بیٹھے تھے یہان ایک انگشت برابر جگہہ خشک بھی نہ تھی ناچار کچھ کنبل ہم پہونچائے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اوسپر کنبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بڑی و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوئے۔

تمام شب باد و باران کا گذند برآمدے مین بھی پہونچتا رہا اور گریہ وزاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑون نے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑونکے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوؤنکے پکڑنے مین رہے تاریخ ۸ بھی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ ملا وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گئی۔

تاریخ ۹ کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی ہنوز جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہمنے بامید رسید جواب چٹھی سہو بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت تو اخت سات گھنٹہ شام بغم و افسوس تمام یہانسے روانہ ہوئے اس مقام کے عامل نے جو ایکروز پیشتر نہایت شرافت و خاطرداری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اوسنے قلی تک ہمکو نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار بلا رہبر کے ہمکو ندی کو عبور کرنی پڑی اس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بد مین تصور کیا مگر تاہم سوائے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ بیچارگی و حفاظت

حافظ حقیقی شریک تھے ہمیں ہونا ... خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی صورت تمام سہولت اگر ہم سے راستے میں ملے گا۔

جب ہم اس مقام اشود سے روانہ ہوئے تھے تو ہم نے سنا تھا کہ مفسدین موجود اور اس جانب چلے آتے ہیں بلکہ یہانتک خبر تھی کہ دو منزل تک پہونچ گئے ہیں یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بصد دقت و خرابی دو گھنٹے میں ہمنے عبور دریا کیا اور وہانسے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یہاں کی ایسی چکنی تھی کہ بمشکل تمام شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل میں بسر کی

بتاریخ ۱۰ قریب نو ساعت ۵ بجے صبح کے ہم یہاں سے روانہ ہوئے اور مقام سیہور گئے جو علاقہ بیگم صاحب میں واقع تھا راہ لی کپتان کاربر صاحب اور راقم آگے سب کے گئے کہ جا کر تحقیق حال سہور کا دریافت کریں جسوقت ہم شہر مذکور میں پہونچے اور بازار میں گھوڑون پر سے اوترے کہ ہمکو ایک ہاتھی اور ایک چپراسی نظر پڑا اوسکو دیکھکر ہم نہایت خوش ہوئے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بھیجی دی اوسمیں میجر ریکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سہور میں ہرگز مت جانا اور سیدھے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد میں جو جمپنی سے چھ منزل آگے تھا سب طرح کی آسایش اور امنیت ملیگی یہ چٹھی ہمکو اس پریشانی و حیرانی میں گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سوا اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام کا اکل و شرب بھی روانہ کیا تھا اور ملبوسات چھوٹے بڑے بھی سب قسم کے بھیجے تھے کھانے میں تو روٹی گوشت چاے شکر وغیرہ اور پینے کو بیر شراب و بن شراب اور برانڈی واسطے رفع ماندگی و کسل کے بھیجی تھی اور ملبوسات میں گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچھونے اور بڑے ... واسطے ارسال کیے تھے فی الحقیقت یہ سب چیزیں اس افراط سے اور اسقدر اقسام کی بھیجی تھیں کہ اس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہیں جو وہ خوشی بیان کریں جو ہمکو بروقت اوٹھانے سرپوش خوانونکے اور دیکھنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی۔

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہور سے ہمکو کمال تعجب تھا سو واسطے ہمنے اوس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اسنے سب حال مفصل ہم سے کہا کہ حسب صلاح و درخواست سکندر بیگم والی بھوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گئے ہیں اور میجر صاحب بھی بروقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونیکو طیار تھے اور بیگم صاحبہ نے یہ بھی اقرار کیا ہے کہ حفاظت ملک و نیک رویگی سپاہ کنٹنجنٹ اوسکے ذمے ہے چپراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم صاحبہ کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان با ایمان جھنڈا محمدی کھڑا کرے اور سب فرنگیونکو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کے بروقت اطلاع کرنے افسران کنٹنجنٹ سے اور اون کے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت ساتھ مفسدین کے برائے نام ہے۔

اپنی سواریاں ہمنے یہاں ہی چھوڑدیں اور اوسی شب روانہ بسمت مقام اللاہ ہوئے اور تین کوس کا چکر کھایا

تا کہ مقام بہرا ششیا سے بچے ہوئے چلیں کیونکہ شہر بلب دریا ہے پار تھی علاقہ سیندھیہ مین تھا اور اس مقام مین سوار پیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام [illegible] مین کچھ کٹ کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر ہو سکے ہے ہمنے اوسکو بھی بائین چھوڑ دیا اور آگے روانہ ہو کر مقام ہولا مین جو ایک چھوٹا سا گانو تھا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ یہان سے دو شہر ہم [illegible] پہنچ سکی اسواسطے یہانسے بھی روانہ ہو کر مقام ایچادر کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا چلے اور اس شہر مین قریب فراغت گھنٹہ تباریخ ۱۱- وارد ہوئے

ایچادر ایک شہر ہے اور اوسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر مین پہونچے تو دروازہ شہر بند تھے مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوگئے اور حاکم شہر ہمکو بنام جان ڈی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تھا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبر گیری خورد و نوش ہماری اور ہماری سواریونکی بخوبی کی اور سب طرح بادب و تعظیم تمام پیش آیا اوسکی خاطرداری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس عرصہ مین سوائے الفاظ زشت و زبون سماعت مین نہین آئے تھے اور سب یہ کہتے تھے کہ ان نالائق فرنگیونکا اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تھی تو اوسکی بڑی قدر تھی اور ہر ایک صاحب بدعائے خیر کا ندار وحاکم ایچادر کو یاد رکھے گا یہ جان ڈی سلوا یا جان صاحب جسکا نام ہے وہ یہان شہر [illegible] ایک پرتگال [illegible] عیسائی اوسنے اختیار کیا تھا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تھا ازبس بے تکلف تھا اور ادویات سے بھی کچھ واقفیت رکھتا تھا اس سبب سے اوسکو ساکنین ہمہ دان جانتے تھے اور اوسکا نہایت پاس اور لحاظ کرتے تھے اوسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکھایا اور اوسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی و ہندوستانی موجود تھے اور انکے باعث ہزار ہا آدمیونکی علاج بھی وہ کرتا تھا-

اکثر معمر فرانسیس بوربون والے بھی یہان رہتے ہین یہ لوگ فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آئے تھے انمین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہوگئے تھے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایکنے نام اپنا مسلمانی رکھ لیا ہے ایک خواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکنین ایرلنڈ بتلاتا ہے ایرلنڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلنڈ دونو ملکر تمام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بھی لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدائش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دولہن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر مین شہر ایچادر شامل ہے اس بیگم کا اصلی نام الیزبتھ ہے اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزاد اشل کے ساتھ اوسکی شادی ہوگئی تھی اور یہ دونو بیگم صاحبہ مع اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بھوپال گئے ہین یہان موجود نہین-

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سنا اور جو قتل وہان ہوا تھا وہ بھی مشروحاً دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہوگیا ہے حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہماری ملاقات

کمال الدین کا مدار بمقامات لارکوٹی اوس پہلی نوبت ہوئی اوسنے بہت خاطر داری کی اور کہا کہ اوسکے علاقے
مین ہمکو سب طرحسے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لارکوٹ مین جہان ہمکو دوسرے روز جانا تھا سب طرح کی
آسائش اور خاطر داری ہوگی پر دوم تاریخ ۱۳ کو ہم بمقام لارکے پہونچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور
راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اس منزل مین بڑے گھن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پہونچکر ہمکو
از حد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اسقدر اطمینان کرآیا تھا بہر حال ہمنے تصور کیا
کہ اب خطرۂ جان نہین ہے اور اس خیال سے ہم ایک لقبال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص
کندن سنگہ نامے آیا اور ہمپر خشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سیندھیہ ہون
اور مجھے حکم ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دھمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ
جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہان پانچ سو سوار مفسد موجود
ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگون سے ہے اسواسطے تمہاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا
اور اسطرح کی باتین کرکے بلطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل دیورنڈ صاحب رزیڈنٹ اندور مین رونہ ہوئے
کہ اسطرف سے گئے ہین اور اونہون نے ہماری خدمتگزاری کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین
ہمکو دین۔

یہ سب اوسکی باتین سنکر ہمکو از حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوئے کہ کمال الدین نے کیا اقرار
کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہے القصہ ہمنے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہون
خیر جو کچھ ہوگا سو دیکھ لینگے آخرکار ہم سب بشب تاریخ ۱۴ روانہ ہوئے دلو نمین فکر و تردد تھا اور خیال مین پاس
و ناامیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگہ مذکور کے ہاتھ مین تھی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ
ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اوسکا قول سن ہی چکے تھے پس اس حالت مین ہتھیار بھی جیسے
وہ کہہ گیا تھا اوسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت
تنہا ہمارے پاس آکے ہم کلام ہوا تھا اور اسقدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تھے اوسیوقت مین نے اوسکو
کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اوسکی جانستانی کا باقی نرہتا اور اوسوقت اوسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا
ہم آگے کو قدم زن تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگہ مذکور اپنے سوارون کی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو
دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگہ برادر سوم دلیپ سنگہ و نرپت سنگہ جاگیرداران ضلع ہذا کا ہے اور اون سب کی یہ صلاح
قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب چھین لین اس حال کے سننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور
افضال الٰہی پر نظر کرکے جسنے ابتک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا بیشتر بیجا نہ موضع گورار گیا قدم زن
ہوئے۔

قریب آٹھ بجے شب کے ہم بمقام گورار گیا وارد ہوئے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہان کے بھاگ گئے ہین ایک بنیا وہان موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لے کر
سواران ہولکر مین گئے ہین اور یہ سوار اوس گھاٹ پر موجود ہین جس گھاٹ سے ہم عبور کرکے مقام ہوشنگ آباد پہونچے
جو باشندے وہان موجود تھے وہ سب بتعظیم وتکریم پیش آئے اور اونکے اوضاع واطوار سے معلوم نہین ہوتا تھا
کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اونکو اوس سے کیا فائدہ تھا اسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک سے
مستفسر ہوے غرضکہ جس سے سنا کچھ نہ کچھ اختلاف خبر مذکور مین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اوسکا
نہ ہوا اور بتاریخ ۱۵ وقت صبح ہم یہان سے روانہ ہوکر قریب نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر کے بمزاحمت وارد بودہنی گھاٹ
ہوئے اور راستے مین کسیطرح کا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تھی اور
جسکے واسطے اسقدر کوشش وتردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شکرگذاری اوس رحیم وکریم کی از حد وقیاس تھی جسنے
ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر لحظہ احوال
دگرگون ہوتا تھا اور جسنے ایسی راہ ہاے سخت ودشوار گذار مین ہماری رہبری کرکے ہمکو مقام محفوظ ومنزل مقصود کو
پہونچایا تھا

الغرض بوقت نواخت تین گھنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اوس کنارے پہ میجر بگاڈ صاحب نے
جو سہور سے آگئے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر وخوش دلی ہمسے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان
وہان کی سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالین صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندراس مقیم مقام
مذکور نے ہمپر کین اونکا بیان نہین ہوسکتا اور اسقدر نہین کہ اونپر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی نہین ہوسکے
اس مقام مین اور بہت سے معذورین اندور وسہور مثل ہم لوگونکے وارد ہوے تھے اس سبب سے کوئی مکان
خالی نہ تھا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی اونہون نے کیا اور ایک گھنٹے مین ہمارے
واسطے سب سامان مہیا کردیا اور کسیطرح کی تکلیف اب باقی نرہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ
جو ہمارے ساتھ مین تھی اوسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اوسکا شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ
وہ قتل ہوگیا ہوگا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی ہمت وجرات کرکے مع اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب
اوسکا نتیجہ یہ ملا کہ اوسکا شوہر یہان زندہ اوسکو ملا اس صاحب کا نام کپتان ہارسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر
ثانی رسالہ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے اور ان صاحب کے درپے بھی باغی ہوئے اور اوسکے سوار جو ہمارے تعاقب
مین بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ صاحب بھی بافضال الٰہی اونکے ہاتھ نہ آکر جان بسلامت اس مقام مین
پہونچے تھے۔

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹھ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پہونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا
اور اثناے راہ مین بامین ہاپوڑ اور میرٹھ کے اوسکو مفسدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہان سے آگے نہ گیا

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اوسکو خبر ملی تھی کہ بباعث بلوہ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہیں ہے چند روز مین
کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب میرٹھ جانے والے تھے یہان آکر مقیم ہو گئے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگونکے جو
ہو گئے تھے اور جو خبر بلوہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیونکو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اونکا ہوا تمام میں مشہور ہو گئی اسنے
دیگر مفسدان ضلع بلند شہر کے دلونمین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا سپٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سوا ہے
ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اوسقدر فوج کے بقدر وہ اوسکو بھرتی کرسکے اور کچھ سپاہ نہ تھی بس اسقدر جمعیت سے
صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جاے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام ضلع گوجرونکے اختیار مین
ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے جرات کرکے گوجرونکو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کرکے جیلخانے مین
قید کیے اور اسیطرح کچھ بندوبست تا تاریخ ۲۱ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ پردازی ۹ رجمنٹ کی جنہون نے بمقام علیگڈھ
فساد برپا کیا تھا اس شہر مین پہونچی تو تمام میم صاحبونکو بھیجدیا اور صاحب لوگونکے جو یہان آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ
سوارون کو بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جسکی بی. لی بسیٹ صاحب نے چند روز
بیشتر کی تھی اس مقام مین تھے

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے
حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اونکو یہ خیال تھا کہ رجمنٹ ہندوستانی کا گارڈ اوسکو میرٹھ لیجاویگا مگر جو خزانہ
بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرونکا شہر میں گھس آیا غرضکہ فوراً اونکا مقابلہ کیا اور کئی گوجر مارے گئے
گوجرون سے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اونہون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانے پر قائم تھا بعد ازیکہ اسنے
گوجرون کے حکام نے چاہا کہ اسیے گارد ۹ رجمنٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانہ کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے پر
راضی ہوئے مگر بجاے میرٹھ جانیکے اونہون نے رستا دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام عیرہ عیسائیون سے کہ گئے کہ
تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر مجبوری گئے اور وہانسے کچھ سوار زیر حکم کپتان تروٹ صاحب کے لیکر
ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر مین آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھہ وہان موجود ہین اور قریب دو سو سوار رسالہ رام پور کے
بھی ہین ان سوارون نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سواے فرار کے اور کچھ اونسے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اونہون نے
مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا بتاریخ ۲۴ مئی سپاہ گورکھہ واسطے شامل ہونے
ساتھ کمپو سپہ سالار بہادر کے یہانسے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندر آباد کو حملہ کرکے خوب لوٹا اور
چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہے کہ اونکی سزا دہی کو پہونچیگی اس خیال سے اونہون نے اس شہر سکندر آباد کو
بطمانیت تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزارہا لوگ اوسمین آباد ہین بتاریخ ۱۰ جون
اس مضمون کی خبر پہونچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ
اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بروقت حملہ
مفسدان یہ بھی قائم رہین بس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹھی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے

چلے جاوین اور ایسا ہی کیا اگر دوسرے روز جو پھر بلند شہر مین آئے تو شہر مذکور کو قبضۂ ملازمین ولی داد خان مین جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہے پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ مفسد بصفِ جنگ مع تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون نے جنہین کپتان ٹروٹ صاحب اور سیبٹ صاحب اور لال صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور ہمہ وجوہ ۴۰ سوار اونکے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر باین جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اس خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراپ مارا اوس سے تین سوار او ڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پہونچا ناچار سب صاحب واپس میرٹھ کو چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضۂ ولی داد خان مذکور مین چھوڑ دیا۔

سرسا

بتاریخ ۲۹- ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوئے ہین اور اونکا ارادہ یہ ہے کہ اوس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان روبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سُنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیئے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور پچاس سوار چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ایلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بنواخت ایک گھنٹہ بعد نصف شب بتاریخ ۳۰- روانہ ہوئی اور اوسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آئے اونکے پاس دو چٹھیان تھین ایک توصوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے او. دوسری رسالدار رسالے کی طرف سے تھی اور غالب کہ اوسمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران جھجر نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ بھی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بھی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اوسنے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اوسمین بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا اس خبر کے سنتے ہی سب میم صاحبونکو روانہ مقام ساہو والہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہر چند اب تک یہ یقین تھا کہ اکثر اونمین کے مع افسران ہندوستانی خیر خواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چپراسیان پرمٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر پرمٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوئے تھے وہ دروازہ کھولنے مین انکار کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی کہ یہان سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہو والہ مین جاکر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہے تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبون کے بمقام ساہو والہ مین خبر پہونچی کہ چپراسیان پرمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار تبلاش صاحبان چہار طرف سرسا کے منتشر ہوگئے ہین اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس شامل غارت گروں کے ہوگئی

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلۃ الذیل فوراً ساہو والے سے روانہ ہوگئے

بمقام دہوداں جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہے چلے گئے ودنلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ مع میم صاحبہ اور ایک بچہ خورد سال اور تین دختر ودنلڈ صاحبہ اور بلیارڈ صاحب کی میم مع دو بچے انکے اور ایک بچہ خورد ایک ہفتے کی عمر کا اور رونلسلی صاحب کلکٹر سپشتی میم صاحب کے اور پٹرول صاحب اسسٹنٹ پٹرول مع میم صاحبہ اور دو دختر انکی اور ڈاکٹر نیس صاحب مع میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور بود صاحب جونیئر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے لیکن جسوقت ہم کو دہا معروف بہ بنوالا ایک گاڑی جسمین پٹرول صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہگئے تھے لٹ گئے بعد ازان بموضع بنبرائی جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پہونچے تھے دیہاتی ہمارے تعاقب مین آئے اور شور وغل مچاتے ہوئے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سر کین تو قریب دو میل تعاقب کرکے واپس چلے گئے تاریخ ۱۳۔ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری مین پہونچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبرداران نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن آتا جاتا تھا اونکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخر کار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہر احملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوئے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشوں نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ داردیہ نے جسکا نام بھوپ سنگہ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیر خواہ ونمک حلال سے سبکو دور رکھا کسیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اوسیکی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

تاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سو سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور اونکی حفاظت مین ہم موضع رودہال مین پہونچے اور بمقام سنار نفری صاحب پٹرول مقام دہودہ ہمسے ملے تھے دس روز مین ہم بمقام پٹیالہ پہونچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع وتکریم سے پیش آئے کھانے اور میوجات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اونکے مہمان رہے ہمین ایکروز کے واسطے اتبالے گیا تھا بعد ازان سب میم صاحبونکو بکرہ کسولی روانہ کرکے ہم پھر تاریخ ۳۰۔ جون وقت صبح وارد سرسا ہوئے۔

گوپی گنج

تاریخ یکم جولائی وقت شام دو سواروں نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۶۴ رجمنٹ کے مسلح بنچیال راستہ چھوڑکر چلے جاتے ہین کہ جو گارد ۶۴ رجمنٹ شاہی کا راستے پر تعینات ہے اوس سے بچکر نکل جاوین یہ سنکر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹنٹ دولموس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہوکر جسوقت وہ ایک گانو کے اندر جاتے تھے اوسیوقت اونکو جا لیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اونسے حال دریافت کیا تو اونہون نے کہا کہ ہم ۶۴ رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اون سبکی بندوقین بھری ہوئی تھین اسکا سبب اونہون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کے واسطے بھر رکھین ہین صاحب مجسٹریٹ نے اونسے ہتھیار رکھ دینے کو کہا اور اونہون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سر کرے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اوسکے چھین کر دو ذرجن بید اوسکو لگوائے بوقت تلاشی کے اونکے پاس چٹھیات رخصت نکلین اور صاحب مجسٹریٹ نے

میدان مین اونکو حکم چلے جانیکا دیا

تاریخ ۳ قریب پانچ بجے شام کے یہ خبر صاحب مجسٹریٹ کو پہونچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانو مین جو قریب ۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ مع بارہ سوار اور چند چوکیدارون کے گانو مذکور پہونچے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکھتے ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اوس گانون کو جلا دیا اور دریافت جون صاحب کے کارخانہ نیل مین جو متصل تھا گئے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بھیجا کہ ایک دوسرے گانو کو جو قریب اوس مقام کے تھا جا کر جلا دین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چھہ سو مفسد کے جمع ہوکے اور جاکر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوئے ایک چوکیدار نے بھاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی کہ مفسدون نے کارخانہ گھیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گھر گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پہونچی تھی اور اوسیوقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹننٹ ودلہوس صاحب روانہ ہوئے اور زود ترین زود وارد مقام مذکور ہوئے مگر دیکھا کہ کارخانہ مذکور مین آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بے سر پڑی تھی کیونکہ مفسدین اوسکا سر کاٹ کر لیگئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اونہون نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکے خسرپورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہوئی ہے جسوقت لفٹننٹ ودلہوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکھا اونہون نے حکم دیا کہ جو سامنے آوے اوسے مار دو اور کسیکو نچھوڑو اب تعاقب مفسدین دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانو مین وہ چھپے تھے وہانسے اونکو نکالکر خوب مارا اور اون گانونکو جلا دیا اور اکثر مفسدین اس معرکے مین مارے گئے اور اونکی لاشین واسطے طعمہ زاغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چھوڑ دی گئین

اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور مین آے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفسدین سے ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشونکو گوپی گنج تک جو چھہ میل یہانسے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجا کر اونکے بھائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اونکے خسرپورہ کی مقام گوپی گنج مین تاریخ ۵ دفن ہوئین ۔

ہانسی

بروقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو جمعیت موجود تھین ایک اونمین کی یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵ ماہ جون کے یہانسے کوچ کرکے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اوسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطہ لفٹننٹ باردیل صاحب مین جمع تھے آگ لگی مگر بکوشش افسران جلدی فرو ہو گئی چند روز کے بعد یہ خبر مشہور ہوئی کہ غارتگر نزدیک آگئے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتھ ہریانہ پلٹن کے اسوقت موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار سمت مقام بھوانی کی جانب سے آتے ہوئے نظر پڑے اور بوقت استفسار اونہون نے بیان کیا کہ ہمکو [illegible]

واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بھیجا ہے مگر اونکو اجازت چھاونی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دو سوار راجہ دادری کے بمقام روہتک جو بیچ بین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قریب وجوار کے دیہات پر بھی دست اندازی کی بعد ازان اونکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہانسی و حصار و سرسا بھی آکر وہی عمل کرین مگر جب اونہون نے یہ سنا کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ اونکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلے گئے

تباریخ ۲۹ جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبونکو یکمرتبہ بمقام حصار روانہ کیا چپراسیان پوسٹ و نہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل آسیا یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہوگئی تیرول صاحب کا بنگلہ جلا کر تمام چھاونی کو آگ لگادی جو صاحب لوگ یہان تھے وہ بمشکل جان بسلامت لیگئے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے اونکا تعاقب کیا تھا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونیکا اور جو جو مشکلات اور شدائد اونکو پیش آئین بتفصیل چھپوا دیا ہے غرضکہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈہ وارد ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین باامن وامان زندہ رہے

راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکنر صاحب کا جو اونہون نے خود چھپوایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی بطلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اوسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھکر ختم کیا فقط

نیمچ

بشب ۳ جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے شب چھاونی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کھڑے ہوئے اور فوراً دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین

ایک صاحب فی الحال اوسے یورپین مین حال اس کشت وخون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تھا اور بازو دوسرے ثانی ماتحت روز صاحب کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب خوف بلوہ عام ہوا تو روز صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے مین لیجاوین مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سرکی مگر صاحب کی خوش نصیبی سے نشانہ نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو چپ کو قلعے مین لیگئے اب سپاہ نے جبراً وقہراً کچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے آویگی تو ہمکو خواہ مخواہ اونکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار رہو اور آکر ہمارے ساتھ شامل ہو آخرکار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمہاری جان جاویگی اور یہ سوار آپکو زندہ نچھوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب اور اچنسن صاحب جنکا نام معلوم نہین اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام ڈار روانہ ہوئے اور اثنائے راہ مین افسران رسالہ مثل کوٹ صاحب

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگونکے اور پانچ میم صاحبونکے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اونکے سامنے آیا اوسکو اونہون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اوسکے روبرو جھنڈہ قائم کرکے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اوسنے صوبہ دارون اور جمعدارون کو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہے لائد صاحب کے پاس ایک رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار روانگی کا یہ ہے کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہوا اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے طمنچے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے اونکے ہاتھ مین سے چھین لئے ایبٹ صاحب نے بتاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فمایش کرنے سوار ونکا کیا اور کہا کہ جو اونہون نے عہد وفاداری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو وفا کرین مگر اونہون نے متفق اللفظ یہ جواب کہا کہ تم نے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودہ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہو گا

اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت وخون کا بیان کیجئے بس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اوس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کلہاڑون سے توڑ کر خراب وخستہ کیا غریب پستونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندہ کر اوڑادیا اور مشہور ہے کہ اونہون نے چند میم صاحبونکو بھی اسیطرح اوڑایا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہوگئے اور رشود صاحب بروقت یہان نہ پہونچنے مفسدین کے روانہ ہونیکے بعد آئے۔

ایک سپاہی بنام قادر بہیل جو بتاریخ دہم جون بمقام خیرواڑہ گرفتار ہوا تھا اوسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب حالات مذکورہ بالا سے رہگئی ہین اسواسطے اوسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

مین اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارد راجپا حوالدار کے جسمین آٹھ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اسکے سننے سے تمام رجمنٹ طیار ہوکر میدان مین آئی اور دیوارہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوئے آخرکار یہ خبر غلط نکلی اور فیما بین صاحب لوگون اور سپاہیون کے عہد وپیمان ہوئے بتاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹہ شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہوکر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلہ برگیڈیر میجر صاحب سے سننے مین آئی اور فوراً اوس بنگلے مین سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوکہ مفسدین گروہ باندہکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلونمین

آگ لگاتے تھے بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سوائے پتلون کے پہنے ہوئے کرنیل لارنس صاحب کے بنگلے پر آئے اونکو دیکھکر ہمارا گارڈ طیار ہوا اور ہمنے بندوقین بھر کر اونسے کہا اگر تم نزدیک آؤ گے تو ہم مارین گے یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے کہا ایک دین کیونکہ ہمکو بہوانی بخش جمعدار چپراسیان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اوسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ تمکو مار ڈالین گے جب ہمنے اونکو جواب ایک دین کا دیا تو نایک اور چارون سپاہی سنکر چلے گئے بوقت نواخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شمشیر ہائے برہنہ ہاتھہ مین لئے ہوئے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوئے ہمنے اونکو بھی دھمکایا جیسے ہمنے پہلے سپاہیونکو دھمکایا تھا کہ آگے آؤ گے تو ہم بندوق مارینگے اسپر اونہون نے بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سنکر اونہون نے کہا پھر مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے ہتھیار رکھدو اور وردی اوتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد اوسکے دو دو سوار ہماری دونو طرف ہو کر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روبرو پھرتی تھی اور پیادہ سپاہ ہمراہ توپخانے کے مقابلے مین تھی سواران مذکور ہمکو جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لے گئے یہ شخص پست قد بہت لحیم و شحیم سفید بروت کرکے وردی سپاہ پیدل کی پہنے ہوئے بیٹھا تھا سپاہ مفسد نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیلی صوبہ دار نے ہم سے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کروگے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملجاویگا اور جو ہمراہی سے انکار کروگے تو تمہارے ہتھیار چھین کر تمکو اسی جگہہ مار ڈالین گے ہمنے ناچاری اقرار ہمراہی کا کیا اور روانہ ہوئے قلعے سے پہلے ہمکو چھاونی مین لیگئے یہان وہ سب مال معزوقہ جمع کرتے تھے اور یہانسے گاڑی اور بگھی مین بار کرکے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گھنٹہ روز یہانسے روانہ بجانب مقام نمیا گڈھ ہوئے اور بدانتظامی سوائے اسکے اور کچھہ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ سپاہ آگے تھی اوسکے بعد توپخانہ اور عقب مین سوار اس ہیئت سے وہ روانہ ہوئے اور اوس شب کو مقام نوگانوہ مین وارد ہوئے ہمارے گارد نے تجویز فرار ہونیکی کی اور جب قریب نوگانوے کے پہونچے تو ہم ایک باولی مین اوترے گویا پانی پینے جاتے تھے سوارون نے ہمسے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کرلین اوس مقام پر ہمنے حقہ کشی شروع کی اور جبتک تاریکی شب محیط نہین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چھہ روز کے عرصے مین براہ [illegible] یہان وارد ہوئے

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے مین نے خود سنا کہ اکثر بنگلو مین سے آواز تفنگ آتی تھی اور وہ شعلہ ور تھی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیون نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ بریگیڈ میجر صاحب بھی مارے گئے تھے

سپاہ نے ہمکو اونکے ساتھ دہلی جانیکو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہان بادشاہ ہمکو چودہ روپیہ ماہوار دے گا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چیتور گڈھ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تھین اوس مین بچے بھی تھے اور مفسدین نے اونکی ٹانگین

پکڑکر اونکو شعلے مین ڈالکر جلا دیا تھا —

ایک صاحب منجملہ صاحبان سفرور مین اپنا حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ مین مع دیگر صاحبان
سفرور مین نیمچ کے جو تاریخ ۳ وقت شب فرار ہوئے تھے اب حفاظت رانا صاحب مین ہون اور رانا صاحب بہت
خاطرداری اور مدارات سے پیش آتے ہین اور یہ صاحب لوگ مقام ارنپورہ اور کوہ آبو مین ہین اونہون سے
ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکی ہمکو ازحد ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیمچ
صرف پارچہ جو جسم تھے اور جان جو تن مین تھی لیکر فرار ہوئے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی مین تصور کرتے ہین کہ جان
سلامت رہی کپتان اونیلی صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اونکے احسانات کے
ہم بہت شکرگذار ہین تمام افسران فوج بنگال جو نیمچ اور نصیرآباد مین تھی اونکو حکم آگرے جانے کا ہے اور راجپوتانہ مین
پھر فوج بمبئی حافظ فوراً آنے والی ہے ہمارے ساتھ مین صاحبان مفصلہ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گورون صاحب
اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوٹ صاحب اور ڈاکٹر جبین صاحب اور لفٹنٹ رور صاحب
لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن برپی زون صاحب متعلقہ فوج بمبئی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے
کہ ابتک سب سلامت ہین —

خبرین درباب قتل سارجن میجر سیپل صاحب کی میم اور اونکے تین بچونکی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقہ توپخانہ اسپی تھے
اور میم صاحب نے اپنے تئین مکان مین جو اونکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کر لیا تھا اور دشمن اونکو اوسمین سے جب
کسیطرح نکال نسکے تو دروازونکی راہ سے بندوقین مارکر اونکو ہلاک کیا

تین ہفتے بعد اس فساد کے اون افسرونکو جو قلعے مین تھے پھر کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اونہون نے یہ
تصور کیا کہ مفسدین ہنوز اون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچونکو بمقام نصیرآباد جہان فوج گورہ بکثرت
موجود تھی روانہ کیا اور اونکے ہمراہ افسران ۷۲ رجمٹ گئے اور یہان قلعے مین صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے
ان صاحبون کا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے تھے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب
کپتان شوور صاحب کپتان لائڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ ربشی صاحب اور
لفٹنٹ بارنس صاحب اور لفٹنٹ ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹیپل ٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب
اور ڈاکٹر مری صاحب

تاریخ ۱۲ ماہ اگست وقت شب چند سوارون نے مفسدہ پردازی کرکے اپنے کمان افسر پر تین گولی
چلائین اور صاحب ممدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مارکر جس مکان مین وہ گھس بیٹھے ہین اوسمین سے
نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بھاگے مگر بھاگتے بھاگتے ایک گورے کو اونہون نے جان سے
مار ڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعدازین تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا نتیجا اسکے کہ
شاید کل سوار مفسدہ پردازی کرکے بمقابلہ فوج گورہ پیش آوین مگر نہ ایسا ہوا اور بعد چند روز کے فوج مؤسفے

سے آکر اس قلعے کی تبدیلی کرادی

لیکن جو لاچی لوگ مقام نیمچ مین تھے اونکو ابھی اور بھی تکالیف اوٹھانی تھین تفصیل اوسکی یہ کہ بتاریخ ۸ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ مع تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوئے اور اس قلعے مین ۳۲۷ نفر لائق کارزار اور ۱۰۴ نفر بیمار تھے مگر سامان خورد و نوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بدلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان سمپسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم اپنے تئین بچایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اوسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوئے کہ ہر ایک حملے مین دشمنونکا نہایت نقصان جان ہوا اور بتاریخ ۲۱ - وقت صبح دشمنون نے ارادہ مصمم زینہ لگا کر قلعے مین گھس آنیکا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

بتاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فارگیو ہارسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام باگنا سے دشمنون پر حملہ کیا اور بیس مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گرد اگرد جا بجا پڑی ہوئی تھی

بعد از اس ہنگامے کہ جب روز روشن ہوا تو معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈا سبز جسپر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے اور اس جھنڈے اور زینونکو نہایت دھوم دھام سے حوالدار ٹیکا مصر اور لالا نا خان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اوتر گئے تھے قلعے مین لائے اور جب بتاریخ ۲۲ - وقت صبح خبر روانگی فوج برگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام مئو سے بجانب مندسور پہونچی اور فوج مذکور اثناے راہ مین اس مقام نیمچ مین آئی اوسیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور مقام نیمچ مفسدہ پردازون سے خالی ہو گیا -

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج نیمچ نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۷۲ رجمنٹ پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ موجود تھی اور قلعے مین بازوے راست ۷ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازوے چپ رجمنٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال مین تھا بتاریخ ۲۴ اور ۳۱ - مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقراری کے بشرہ سپاہ سے نمودار ہوئی مگر بروز دوم وہ سب ناپدید ہوے اور سپاہ نے دوبارہ قول و قسم از روے دہرم و ایمان کے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک فریب کے ساتھہ تھے کیونکہ بتاریخ ۳ - جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چھاونی مین منتشر ہو کر بازار کشت و خون و آتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاونی کا نرغہ کر لیا اور جو سامنے آیا اوسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان مین آگ لگا دی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلونکے پھرتے تھے تا کہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اوسے قتل کرین

اب یہان شور محشر سے کم نہ تہا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تہی اور دوسری جانب آواز توپ و تفنگ آسمان تک پہونچتی تہی اور ادہر شور مظلومونکا اور گریہ و زاری ستمدیدگان کی طبق آسمان کو توڑتی تہی اس عرصے مین فوج باز و سے رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تہا اوسکو اندر قلعے کے بصد وقت لیگئے اور وہان اونکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تا کہ قلعے کو مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس چیدہ سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گھنٹے یہ ہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر سے ہوئین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تہی وہ بہی مستعد بفساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کہول دو ہر چند لفٹنٹ روز صاحب اور گوردن صاحب اور ڈیول پورٹ صاحب نے فہمایش کی مگر کچہ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی نرہیگی سوار آکر تمکو مار ڈالینگے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آئے اور تہوڑے عرصے تک انتظار فوج گکلی کا کیا مگر جب کچہ چارہ باقی نرہا تو وہ وہانسے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سواری یا اسباب انکے پاس نتہا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیرونمین چہالے پڑگئے جس گانو مین جاتے تہے وہانکے لوگ اونکو ہنستے تہے اور اونکی تضحیک کرتے تہے اور اپنے مکان پر رہنے نہین دیتے تہے کہین کہین اونکو خشک روٹی بصد ذلت و خواری نصیب ہوئی تہی یہ سب لوگ پندرہ نفر تہے اور اونکے ساتہ چہہ میم اور دس بچے تہے الغرض بصد ذلت و خواری یہ سب مقام دوکلا مین پہونچے یہان رانای اودے پور نے کچہ سوار تعینات کر رکہے تہے یہ سوار اونکے ہمراہ ہوئے اور اونکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکہا اس طرح ان سب صاحبونکی تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور و ستم مفسدین سے اونکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو بتاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تہا اندور مین بہی بتاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل ڈیورند صاحب ریزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت ریزیڈنسی کی دی تہین تہوڑے عرصے بعد نواخت آٹہ گہنٹہ صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب ریزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ دفتر تار برقی کو قتل کیا اب بگل بجنا شروع ہوا فوج بہیل مع سپاہ سہور اور مہدپور حسب الحکم آکر موجود ہوئین مگر سپاہ سہور اور مہدپور نے کرنیل ڈیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تہی کیونکہ یہ امر ظاہر تہا کہ جب دوسرے روز مفسدین سوا اونکے ساتہ شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چہوٹے بچونکو بیٹہی اتواب کو ہی پر سوار کروا کر ہمراہی فوج بہیل روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بہی ناچاری وہ سب بہاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گئے کیونکہ فوج مقیم سہور نے بہی مفسدہ پردازی پر کمر حسیت باندہی تہی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ ہلکر سے شرائط پیش کین اور سب منظور کین مگر حوالہ کر دینا انگریزان کا نمانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدین مین گہر رہا ن مفسدین نے اونکو صلاح دی کہ تم بہی اپنی فوج طیار کر کے دہلی کو چلو اونہون نے بجواب یہ کہا کہ مجہہ مین اتنی قدرت ہے کہ مین فوج بہرتی کر دون اور جسونت راو ہلکر اسقدر روپیہ چہوڑ کر مرے ہین کہ جو اس مہم کیواسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ

بھی کہا کہ مذہب ہنود مین یہ کہان لکہا ہی کہ عورات اور معصوم بچون کو قتل کرو القصہ ایسی ایسی باتین نصیحت آمیز اونسے کہکر اور اونکو اس خونریزی سے منع کرکے مہاراجہ صاحب محل سرا کو روانہ ہوے اور مفسدین نے خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کیہوے مئو کو ہوکر روانہ دہلی ہوے فقط

مئو

افواج مقیم مئو نے بھی اوسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر بشورش اوٹھایا تھا تاریخ ۲۸ جون ایک جاسوس متعلقہ پولس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چھاونی کو خبر دی کہ ایک جھنڈہ سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دین دار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہین وہ آکر اوسکے گرد جمع ہون مگر اوس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابق سب فوج کی پریڈ ہوئی اور کسی کی حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادہ فساد ہین قریب آٹھ بجی کے آواز ہاے اتواپ اندور کے جانب سے گوش زد ہوئین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چھٹی کرنیل ڈیورنڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اوسمین یہ مضمون درج تھا کہ توپخانہ گورہ از راہ مہربانی بھیجدو بلکہ ہم پر بمقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہے بر طبق اسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر بوقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزیڈنٹ اندور سے روانہ ہوگئے تھے کپتان ہنگر فورڈ صاحب کمانیر توپخانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی میم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ ہوے اور ایک پہرہ جنگی توپخانہ لینڈ کا بفاصلہ پانچ میل جانب اندور نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال چھاونی کے تعینات ہوئی بنظر اسکے کہ سپاہ ہندوستانی کے دلون مین کسیطرح سے بے اختیاری کا گمان نہو پہرہ ہای ہندوستانی جو قلعے مین تھے اونکی نفری زیادہ کی گئی اور اونکے افسر تمام رات اونکی لین مین رہے تا کہ فساد نہو اور اونکے دلون مین اعتبار منجانب سرکار رہے سواے ازین افسران توپخانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سوار اونکے ساتھ لین مین رہین مگر سب افسر جب مس کوٹ مین کھانا کھا رہے تھے ایک سوار خفیہ اونکے پاس آیا اور اوسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نکرنا مگر اس اطلاع خیر خواہی کا کسینے خیال نکیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گئے اور لفٹنٹ فارٹن صاحب متصل گارد جھنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قرابین اوٹھاکر سر کی اوسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی بھی اپنی آرام گاہ سے اوٹھکر بھاگے اب یہ حال تھا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۲۳ کے سب بندوقین مار رہے تھے غرض کہ اسی بارش گولہ ہای تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کچھ سواران مفسدین سے جدا ہوکر راستے پر اس ارادی سے کھڑے ہوے کہ جسوقت میجر ہیرسین صاحب اونکا کمانڈنٹ آوے اوسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اونکا پورا ہوا یعنی جس وقت صاحب موصوف اپنے بنگلے سے اوٹھکر اونکے نزدیک آئے اونہون نے فوراً

گولی مار کر اونکو زمین پر گرا دیا اور بعد ازان تلوار دستے اونکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت افسران ۲۳ رجمنٹ رسالہ فیض
تیجر صاحب کے بنگلے مین جسمین سکونت مقرر ہوا تھا کھانا کھا کر چورٹ پی رہے تھے کہ یکایک آواز فیرنگ لینی
سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لحظہ نگزرا تھا کہ ویسے ہی آوازین لین کمپنی گرانڈ بر ۲ رجمنٹ سے سماعت
مین آئین اور چونکہ یہ لین روبرو اوس بنگلے کے تہی جہان وہ سب صاحب مقیم تھے سوائے آواز کے گولیان
بھی صاحبان موصوفین کے گرد وپیش آنے لگین اور اب تمام چھاونی ہیدل مین سوائے گولی کے اور کچھ نظر نہ
آتا تھا جن صاحبون نے یہ تصور کیا کہ فوج ملکر نے شاید چھاونی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی کمپنی کے
کوارٹر گارد کیجانب روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکھکر ہر چند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچھ فائدہ مترتب
نہوا اور سپاہ نے اتنی گولیان ماریں کہ سوائے گولی کے اور کچھ وہان نظر نہ آتا تھا کرنیل بلیٹ صاحب نے بعد چھین لینے
ہتھیار سپاہ کارد قلعہ کے جنکی بندوقین بھی پرتھین حکم دیا کہ توپخانہ چھاونی پیدل کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب
کے دلمین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرما کے گذشتہ مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سیاہ
گورہ مین تھے تو سپاہ مذکور نے اونکو عرضی دی تھی کہ وہ اونکو چھوڑکر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری
ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر انتظار کرنے توپخانہ کے کپتان ہیگن صاحب جٹین کو ساتھ لیکر چھاونی کو تنہا روانہ ہوے
اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے کہ اس عرصے مین کچھ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوے کہ ہمنے
اپنے کمان افسر کو تو مارڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ
کرنیل الیٹ صاحب اور کپتان فیگن صاحب بھی وہین مارے گئے اور اونکی لاشین دوسرے روز روبروے لین کمپنی نمبر
کے اس حال سے قیمہ کی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونو رخسارے اوڑ گئے تھے اور اونکی پشت سوراخ سوراخ ہو گئی
تھی دونو رانو کا گوشت اوڑ گیا تھا اور زنخدان اونکے منہ مین چلی گئی تھی اور تین زخم تلوار کے اونکے منہ اور کھوپری
پر تھے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتھ لگا تھا کہ جس سے اونکا سر شانے سے جدا ہو گیا تھا اب توپخانہ مذکورہ بالا
پہونچا اور مفسدون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل از اد سکے انکے مکان مسکوٹ اور مکان پادری صاحب اور
اور مکانات کو جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تھے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تھے دوسرے روز وقت صبح
دو توپین جنگی ساتھ وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بضرورت جنگی نا گزیر تھے و اسلئے نکالدی نے باقیماندہ مفسدین کے جو لین
سواران کی نزدیک پھرتی ہوئے نظر آتے تھے آئین اکثر گروہ مفسدین نظر آئے مگر توپونکو دیکھتے ہی وہ سب
بھاگ گئے اب اکثر مکانات جنمین مفسد. پناہ گیر ہوئے تھے جلا دیے گئے اور لاشین کرنیل بلیٹ صاحب اور میجر
ہیرس صاحب اور کپتان فیگن صاحب اور دیگر صاحب لوگونکی لاکر دفنائی گئین ملکرنے اپنی دوستی و وفاداری
ثابت کر ہمکو چار لاکھ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہماری پاس بھیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امین گاہ
ایسا مضبوط ہو گیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بھی کرلین اور وہ مدت تک جاری بھی رہتا تو بھی ہم اوسکی متحمل ہو سکتے تھے

اعظم گڈہ

تاریخ دوم جون ۱۷ رجمٹ ہندوستانی نے یہان فساد برپا کیا اور لفٹنٹ ہچنسن صاحب کو ہوجان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجر ون کو زخمی شدید کرکے سات یا آٹھ لاکھ روپیہ اور توپونکا قبضہ کرکے بروز دوم روانہ ملک اودہ ہوئے تاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادہ فساد ہوئے تسا کنین شہر مکانات مخفی مین متواری ہوئے اور تا تاریخ ۱۸ ماہ مذکور مخفی رہے اس تاریخ کو ڈینبل صاحب اور ڈن صاحب کچہ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار مین بدلجمعی مصروف ہوے

منگیر

تاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چٹھی جو اوسکے پاس موجود تھی مقام پٹنہ علی حسن نائب ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کیا تھا بلکہ اوسنے چٹھی نہ لی ہرچند چپراسی مذکور نے اوسکو بہت دہمکایا اور سخت سست کہا مگر اوسنے نہ مانا اور وہ نہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجھکر کہ آدمی نہین لیگیا تو چٹھی ڈاکخانے کے ذریعہ سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانے مین گئے اور صندوق حساب جو کہلوایا تو چٹھی مذکور بجنسہ دستیاب ہوئی اوسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تھا پہونچا اور بروز عید یعنی ۲۳ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ فساد ہوکر تمام انگریزونکو قتل کرینگے فقط اسمین کچہ اشخاص اہل اسلام باشندہ منگیر خاص اور پٹنے اور بھاگلپور کے شامل تھے اور اکثر اونمین کے ایسے تھے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تھے اس چٹھی کے حال سے واقف ہوکر بتدبیر گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کے عمل مین آئی اور وہ دونو گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بھاگلپور ہوئے

بنارس

تاریخ ۴ ماہ جون رجمٹ ۳۷ ہندوستانی اور لدہیانہ رجمٹ سکھ اور ۱۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ سازی کی اور مابین نواخت چار اور پانچ گھنٹے سہ پہر سکھونکو دیکھا کہ وردی پہن کر پریٹ پر جمع ہوتے ہین اور سپاہ ہندوستانی نے بھی وردی پہننی شروع کی کیونکہ اونکو حکم تھا کہ جب کچہ اندیشہ فساد معلوم ہو تم سب تیار ہوکر میدان گوارٹر گارد مین آکر جمع ہونا اس عرصے مین دو یا تین افسر انگریزی گھوڑونکو پاشنہ ڈالے ہوئے لین مین آئے اور بگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آئے مگر دہوتی اور کرتی پہن کر آئے پاجامہ وردی کے نہین پہنتے تھے اسلیے حکم ہوا کہ اپنی نیلہ رنگ کے پاجامے پہن کر آو چند سپاہی بمتابعت حکم پاجامہ پہننے گئے اب اونکو حکم ہوا کہ اپنی ہتہیار بیلون مین رکھدو اونہون نے رکھ دیئے اور واپس اپنے افسرونکے پاس آتے تھے کہ اس عرصے مین بیل تو بند ہوگئی اور اونہون نے کیا دیکھا کہ توپخانہ اور گورے

پیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دلمین خوف غالب ہوا اور وہ بیلون کی طرف بھاگی اور
اونکے قفل توڑکر ہتھیار نکالے اور بندوقین ۱۰ رجمنٹ شاہی کو جو ہتھیار ونکا قبضہ کرنیکو آتے تھے مارنی شروع کین
سپاہ گورہ نے بھی بنادیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کیطرف بھاگے
اور وہان جیلوارہائے لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اوسکے پشت سے گولیان مارتے تھے کرنیل سپوٹس ووڈ صاحب نے جب
دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارونکی پناہ مین ہوکر گولیان مارتے ہین اوبھون نے تمام لین کو آگ لگادی اور ہوا جو
موافق تھی تمام دہوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین شدت سے ہوئی یہان تک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بھاگ
نکلے اور بہت سے اوسمین جل گئے کیونکہ روز دوم جب وہان جاکر دیکھا تو خاکستر مین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تھی
اب اور دشمن میدان مین آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈوجسن صاحب ۱۳ رجمنٹ مین گئے
اور جاکر اونکو اطلاع دی کہ چونکہ اونکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے برگیڈیر پونسونبی صاحب نے اونکو یعنی کپتان صاحب کو
حکم دیا ہے کہ اونکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین کھینچین اور اونسے کچھ گفتگوی ناخوشی کی بلکہ
ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا جسکے صدمے سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہوگیا اب اور دقتین ونما
ہوئین یعنی جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہوگیا اور اونکا گھوڑا اونکو لیکر بھاگا سکھان رجمنٹ لدہیانہ نے گورونکی طرف
بنادیق سرکین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کی نکالنے مین مصروف تھی اور ادہر کا گمان
بھی نہ تھا اس لحاظ سے سبکو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورہ اسطرح گولیون مین ادہر اودہر پھر رہے تھے سکھون نے
باعانت کچھ سوارون کے اون پر حملہ کیا اور باقی سوار علیحدہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھتے تھے اب سپاہگری سپاہ گورہ کی ظاہر
ہوتی ہی یعنی سامنے سے تو، ۳۷ رجمنٹ ہندوستانی بارش گولہ کر رہی تھی اور ایک جانب سے سکھہ اور دوسری طرف سے
سوارون پر گولیان مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہوکر ایک گروہ اونکا تو بجانب سکھہ سپاہ گیا اور اونکو مار بھگا دیا
اور دوسرا گروہ ، ۳۷ رجمنٹ کی لین مین گھس گیا اور وہان سنگینون سے مارکر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سوائے فرار
کے نچھوڑا

اسطرح دشمنونسے فراغت حاصل کرکے سپاہ گورہ حفاظت سیم صاحبان اور صاحبان ملکی مین مصروف
ہوئی اور اونکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پہونچادیا ادہر تو یہ ہو رہا تھا اور سپاہ نگار دہاے خزانہ و کچہری و سکوٹ
و ہسپتال و بازار نے جب دیکھا کہ کوئی پرسان حال نہین اوبھون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چھاونی کو
لوٹ کر بجانب بنگلہ ہاے صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوے اونکے بنگلون مین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بھاگ
کر مکانات شاگرد پیشہ و دیگر مکانات مین جو انکے نزدیک محفوظ تھے متواری ہوگئے تھے مگر سپاہیون نے اونکو وہان
بھی نچھوڑا اور وہان سے بھی تلاش کرکے نکالا اور بسختی تمام قتل کیا سوائے اون سپاہیون نگاردہاے مذکورہ بالا کے
جنھون نے چھاونی کو لوٹا تھا اور سپاہ ، ۳۷ رجمنٹ بھی جسکو گورون نے سنگینون سے مارکر لین مین سے نکال دیا تھا تمام
مقامات مین منتشر ہوگئے یہ سپاہ سب سے زیادہ مفسد تھی کا قتل و خونریزی مین اور سپاہیونسے کوی سبقت لیگئی تھی

آخرکار یہ بھی رو بفرار لائے اور سپاہ سکھہ ایکطرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہوگئے اور شہر مین دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جاکر رہین یہ مکان بہت مضبوط تھا اور اوسکے بالاخانی پر مورچال کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہوکر آتا تھا اوسکو پھانسی ہوتی تھی چھہ چھہ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پھانسی دی گئی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اوسنے افکار آئندہ بھی رفع کردیے اس کمک کی سرداری مین کرنیل نیل صاحب تھے اور فوج مندراس فیوزلیر تھی

ایک صاحب جو اس سب مفسدے مین موجود تھے اس طرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست مین کبھی انگریزون نے اسقدر شجاعت و مردانگی نکی ہوگی جیسی یہ ہوئی ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش رکھتا تھا اور سارجنٹ میجر جل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکھہ مین کوئی شجاع تر اور دلاور تر نتھا جب وہ کمپو مین آئے تو تمام خون آلود تھے اور اونکی تلوار اونکا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میرے میم کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی اونکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تھے ہمراہ میجر برٹ صاحب کے روانہ ہوے تو میری میم کو ساتھہ لینا بھول گئے تھوڑی دور جاکر جو یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ مین جاکر اونکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبرا نے کہا کہ مین جاکر لاتا ہون اور بھاگ کر اونکو بغل مین لیکر بارش گولون کی مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچھہ کم ہوا تو ہم لین سوار انکے طرف گئے اور وہان طیاری شب باشی کی کی قریب نواخت دو گھنٹہ صبح مین نے سنا کہ میری میم کپتان بردن صاحب کے بنگلے مین ہے یہ سنکر مین اور سارجنٹ میجر جل اور ایک سپاہی ۱۰ رجمنٹ کا تینون گئے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان بردن صاحب اور اونکی میم اور بچے سب زندہ ہین مگر طویلے مین خفیہ ہین غرض کہ وہانسے اونکو نکال کر لین سواران مین لائے یہانکے مفسدین کی ایک تعریف کرنی چاہیے کہ اونہون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھہ نہ بولے مین اب مقام چنار مین ہون اور یہان اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک کشتی بھیجی تھی اوسمین مین اور میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈینار صاحب و انسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۸۴ رجمنٹ کی اور تین یا چار اور نمک حلال آدمی جنہون نے ہتھیار بخلاف سرکار نہین اوٹھائے تھے ہم سب سوار ہوکر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آئے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست ہین کہ کچھہ ہو اس مقام کو نچھوڑین گے جب مین تاریخ ۶ بنارس سے روانہ ہوا تھا اوسوقت تک میجر گالس صاحب رسالہ ۱۸ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے اور جنکینس صاحب اپوتھی کیری یعنی ڈاکٹر خورد دفن ہوچکے تھے

انسین چمپن صاحب زخمی شدید ہوے تھے اونکے منہہ مین زخم آیا تھا جسکے صدمے سے اونکا تالو بھی پھٹ گیا تھا اور ہیٹر صاحب ۲۵ رجمنٹ کے جو ۳۰ رجمنٹ کے ساتھہ کام دیتے تھے اونکی دونون ٹانگین شکست ہوگئی تھین اونمین سے ایک تو بڑے ڈاکٹر صاحب کاٹی گئی اور ٹونڈی صاحب ۳ رجمنٹ کی بانہہ مین زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوے تھے

حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہوگئی ۱۲ نفر سواران اول رسالہ نظام جنہون نے مقام اورنگ آباد مفسدہ پردازی کی تھی تباریخ ۲ جولائی گرفتار ہوکر واسطے سزاے اعمال قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کیے گئے تھے اس امر سے جس سے نظام اور اونکے رکن سلطنت کی نمکحلالی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تھی شہر والون کو نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہوگئے تباریخ ۱۷ ایک گروہ کثیر نے جمع ہوکر محل نظام کو نرغہ کرلیا اور بسختی و درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورۂ بالا ہوے یہ گروہ اول مولویصاحب کلان کے مکان پر جاکر مستدعی حکم اور دعا کے ہوے مگر جب مولویصاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمائش کی تو وہ لوگ اپنے باغصہ مولویصاحب پر جھپٹے یعنی اونہین کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات روانہ ہوے اور جاکر محل کو گھیر لیا اور شور و غل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہ خبر فوراً صاحب رزیڈنٹ کو دی گئی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی دی حکم مناسب کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بھی دیے گئے توپ جو علامت اندیشہ کے ظاہر کرنیکے واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور ریزیڈنٹ پر جو چہارم توپخانہ موجود تھا اوسکے ساتھ افواج مفصلہ ذیل شامل ہوگئی چار یہ تو ہین توپخانہ اسپی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور یکم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۱۴ اور ۲۴ رجمنٹ ہاے ہندوستانی منجملہ اونکے نصف توپخانہ اسپی اور دو رسالہ ہفتم سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹھی رزیڈنسی روانہ ہوے اور وہان پہونچکر میجر پرانس صاحب کے توپخانے کے ساتھ جو کام مین وہان مصروف تھے شامل ہوگئے یہ کوٹھی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چھاونی سے تعبیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالارجنگ نے صاحب رزیڈنٹ کو کہلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوٹھی کی طرف روانہ ہوے ہین اور عجب نہین کہ وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارون کو حکم آگے جانے کا ہوا اور جسوقت توپخانہ احاطہ رزیڈنسی سے باہر نکلا اوسی وقت گروہ مذکور نظر آے توپخانے نے بہ مجرد دیکھنے کے گولہ رانی شروع کی اور تھوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسدین میدان جنگ مین کشتہ پڑے تھے اور بہت مفسد گرفتار ہوکر پھانسی پاگئے

سواے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بھی مفسدہ پردازی ہوئی تھی مگر وہ ایسی نہین کہ اوسکا بیان علحدہ علحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اونکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہ ہین اسیرگڈہ کولالور اور دو چار اور چھوٹے چھوٹے مقامات تھے جنہین فساد نے کچھ منہ دکھایا تھا مگر اقبال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتھون منہ کی کھاکر پشت دکھاکر بیٹھ گیا تھا اور اوسکے بانی مبانی سیاست حکومت سرکار سے سزاے اعمال نکوہیدہ کو پہونچ کر نیست ونابود ہوگئے تھے

ناگود

بتاریخ ۲۸ — ماہ ستمبر خبر اس امر کی بمقام ناگود پہنچی کہ مفسدین دنیاپور و رام گڈہ بہمراہی حرکہ گور سین مفسد کے مقام باندا سے روانہ ہو کر عازم ناگود مین ہین اور بفاصلہ ۱۲ میل کے مقام مذکور سے تھے اور عہدہ داران ہندوستانی نے بیان کیا کہ مردم مقام مذکور بھاگ گئے ہین جنگ بیکار ہونگے بہمن خیال ایک مقام واسطے جنگ گاہ کے تجویز ہوا جو سامان جنگ کرنا فضل تصور کیا گیا تھا اوسکو خلاصیان رجمنٹ باداد سپاہ مذکور چاہات قرب جوار مین ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل مین آئی

ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ بتاریخ ۲۶ — وقت نو ساعت تو گھنٹہ صاحب کلکٹر نے کہلا بھیجا کہ مفسد قریب ہین اور صبح کو ہم پر حملہ آور ہونگے اوسیوقت رجمنٹ موجودہ کو پریڈ کا حکم ہوا اور اونکے سامنے آٹھ سو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو حصہ نیچی توپون موجود تھین اونمین میخ ماردی بعد اسکے رجمنٹ بجانب کیمپ روانہ ہوئی جب ہم سب کیمپ مین پونہچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑہا دے اور قریب دو سو گز آگے گئے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گارد اول مین تھا حکم مقام کا اور طیاری ہتھیار کا دیا اور اوسکے حکم کی سبب رجمنٹ نے تعمیل کی جب ہمنے آواز بندوق کے سر کرنے کی سنی ہمکو یہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھکر بھاگ جانا چاہیے اور ہمنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو پیادہ تھا اوسکو اونھون نے گرفتار کیا اور جا بجا پھرایا بعد ازان کسی نے کہا کہ اوسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اوسکو مارنے دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اسے چھوڑدو بعد از پندرہ روز کے ہرزہ گردی اور بیابان نوردی کے ہم بمقام مرزاپور وارد ہوے اور ہمارے ساتہ دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور مین آے بعد ازان ہم لوگونکے بھاگ جانیکے سپاہ واپس ناگود کو روانہ ہوئی اور وہان تمام سیلزین درمیان سپاہ ۱۷ و ۱۸ اور ۱۴ رجمنٹ کے اور درمیان پلٹن رام گڈہ کے جو دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوے تھے برابر تقسیم کردیا سپاہ مذکور دو روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین تمام بنگلہ جلا کر بجانب باندا واپس روانہ ہوے صوبہ دار ۵۲ رجمنٹ جو نہایت حرام زادہ اور واقف زبان انگریزی سے تھا سپہ جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانہ سے دست یاب ہوا سب افسر انگریزی بسلامت مقام مرزاپور تک پونہچے اور راستے مین سواے شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی

جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تہی مدت تک نمکحلال رہی مگر اونکی وفاداری پر بدگمانی بہت تہی اور اس امر کے انتظار تھے کہ دیکھیے کب تک یہ ایسے نمک حلال رہتے ہین سپاہ رجمنٹ مذکور کو کہا گیا تھا کہ اگر وہ نمکحلال سرکار رہینگے تو اونکو دو چند بھتا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی باوراتی اونکے اپنے فساد نکرنیکے اونھون نے فرو کرنے ہنگامے مین جو بندیلون نے پرگنہ سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی بتاریخ ۱۵ ستمبر وقت نو ساعت تو گھنٹہ شب یہ خبر پونہچی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پردازی مقید ہوئی ہین اونکو جیلخانے سے رہا کرین اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے اون کو قتل کرین گے یہ خبر سنکر ایک سو سپاہ پیادہ

مندراجی اور چند سواران مندراجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گئے اور چند لحظہ تمام سپاہ بہرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہوگئی اور دو ضرب توپ مع ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقیماندہ سواران مندراجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہان ضرورت ہو وہان روانہ ہوں بہرہ ہای جنگی سوار اور پیادہ کے گرد رزیڈنسی کے قائم کیے گئے اور دو غول سواروں کے بطور پیرول گرد چھاونی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع مین نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جاکر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشۂ فساد جو دلومین تھا ظاہر ہوگیا اور لین کیطرف سے آوازہای تفنگ گوش زد ہونے لگی آخر یہ خبر بائیہ صداقت کو پونچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصۂ قلیل کے بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ رزیڈنسی مین آے اور صداقت خبرہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشون نے یہ ہنگامہ کر کے تفنگ اندازی کی تھی اسپر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۲۰ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد عقب کا مع اپنے ہتھیارونکے مفرور تھے

اس عرصے مین شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چھوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تھا مفرورین مذکور نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی سواے ازین دلیل در قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر مین کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تھی۔

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تھی جیلخانہ سے لاکر توپخانے مین رکھے گئے اور جو سپاہ مندراجی جیلخانے پر تعینات ہوے تھے اون پر کئی گولیان آئین مگر کسیکو آسیب نہ پونچا اور نہ سر کرنیوالا اون گولیونکا معلوم ہوا

اس سے بھی زیادہ وحشت انگیز واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ مین سے ہے تدابیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم جبلپور و آتش زنی بنگلہا و غارتگری خزانہ درعایا مین مصروف تھا اور اوسکے ساتھ رگھوناتھ شاہ اوسکا فرزند و دیگر مفسدین سازش رکھتے تھے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کلارک صاحب کو پونچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو بلباس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اوسکے زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولس کا دیر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا اور جب سب جمع ہوے تو صاحب موصوف اونکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارونکو لیکر دوڑ پڑے اور جاکر گانون کو گھیر لیا اور بر وقت پونچنے سپاہ پیدل پولس کے مفسدین کو گرفتار کر لیا

دوران تحقیقات اس مقدمہ کی روبرو سے لفٹنٹ کلارک صاحب کے ڈپٹی کمشنر جبلپور اور لفٹنٹ واڈنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈل اور کپتان مولس صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا ثابت

راجہ مذکور اور اوسکے فرزند کی بخوبی پایۂ تحقیق کو پونہچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اڑا دینے کا توپ سے نسبت ہر دو مجرمونکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۸ - وقت صبح تعمیل اس حکم کی حاملہ کو بھی زیر دنسی مین عمل مین آئی

فیض آباد مین مضافات ملک اودہ

بتاریخ ۸ - ماہ جون نوبت پلٹن ششم اودہ پیادگان نے بوگل ہنگامہ سرداری کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اوسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لیکے دوڑا یہ خبر سنکر میجر فلس صاحب نے اپنے سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دوم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تھے جمع ہوکر سنگین اپنی آگے کردین اور کسی کو نزدیک توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازین میجر فلس صاحب نے حکم آگے بڑہانے توپون کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بھی ہونے دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا

بیان ہنگامہ سرداری سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو اونھون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بھی اپنے افسرونکی جان اور مال کی حفاظت کی اونکے بنگلہ کو بچایا اور گارد ہاے سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جا بجا پہرہ ہاے جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نکرین اور ایک کونسل سب سپاہ کی واسطے انتظام آیندہ کے قرار دی اور سمین فشر صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اسکے خلاف راے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو وہان چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب و سامان سرکاری نہ ملیگا کیونکہ وہ سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور باربرداری کی طلب کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کمشنری جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیان بہم پہونچا دو اوسنے کشتیان دین مگر ایسی چھوٹی تھین کہ سواے ایک دست بقچی کے افسران مذکورین اور کچھ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی مفسدین نے نو سو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکال کر واسطے خرچ راہ کی اونکو دیا یہ حال دیکھکر جب افسران مذکورین نے پھر اونکو فہمایش درباب رفاقت کے کی تو اونھون نے بادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرونکے ہین اور صوبہ دار میجر ۲۲ رجمنٹ کا کمانیر چھاونی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوئے تھے اوسی روز خبر آنے ۱۷ رجمنٹ کی جو مستعد بہ ہنگامہ سرداری تھی پونہچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارد رسد کا بھی فیض آباد مین آگیا تھا اور دوسرے روز گارد آخر ۱۷ رجمنٹ مذکور کا برلب دریا وارد ہوا کرنیل اوبراین صاحب متعلق ششم پیادگان اودہ اور اندرس صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان اور لفٹنٹ پرسیول صاحب متعلق توپخانہ مقام دنیاپور مین سلامت پونہچے اور دو افسر جو انکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے کسی مقام پر اثناے راہ مین بارادہ جانے گورکھپور کے اوتر گئے تھے اور شاید مفسدین کے ہاتہ سے کہین مارے گئے ہونگے راجہ مان سنگہ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ کا مقرر کیا تھا بہت میمونکو اپنی حفاظت مین رکھا اور اقرار مہربانی پیش آنے کا کیا ایک میم کو جسکو عنقریب بچہ ہونے والا تھا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چھاونی مین لیگیا اور اوسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالوگے تو اوس
بیسم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب اوس جانب دریا کے تھا اوٹھا اور باجازت سپاہ
دونوکو اپنے مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکٹر بھی اونکے پاس سپاہ نے بھیجدیا بعد فساد کے بھی سپاہی افسران انگریزی کی
سلامی دیتے تھے اور اونکے ساتھ باادب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو آب دیدہ ہوکر نہایت تاسف ظاہر کرتے
تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچھ چارہ نہیں ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی لاچار اونکے شامل
ہوگئے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر بمقام اجودھیا وارد ہوے وہانکے رئیس نے اون کی بہت
خاطرداری کی اور تواضع وتکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار ہم پہنچانے بڑی کشتیون کا کیا مگر وہانسے روانہ ہوکر جو نو
دن اونکو راستے مین گذرے اون دنون مین اونکو بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو بمشکل
جان بر ہوے کیونکہ اگر گڈھیاے خام جو برلب دریاے گھاگھرہ واقع ہین اور اون مین مسلح مفسد آمادہ بفساد
جمع تھے اونکے ہاتھ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تھا

ایک صاحب ہوگل نواز توپخانہ مسمی جورج دیہم سن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہے کہ
جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تھے تو ہمنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان اور دوان
تھے اوس روز کپتان ڈرم منڈ صاحب کوٹھی مین جہان خزانہ بنظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ
موجود تھا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے
پہنچے وہان دیکھا کہ مفسد جمع ہین قریب بوقت یک ونیم گھنٹے کے اون لوگون نے ہم پر بندوقین سر کین وہان قریب
آٹھ یا نو سو مفسد جمع تھے اون مین سے سو آدمیون نے ہم پر وار کیا تھا مگر ہم اونسے چھ سو گز کے فاصلے پر تھے
اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کیجانب گھاگھرہ کے کشتی لیجاوین اودہر جاتے
ہوے ہماری کشتی ایک جھاؤ کے کھیت مین اٹک گئی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بھی
اوس کھیت سے بجانب کشتی جو آگے تھی روان ہوئے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ
باقی رہگیا تھا اوس دوا دوش مین میجر ملس صاحب غرق آب ہوگئے اور سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برایٹ صاحب اور
راقم چٹھی گرفتار ہوگئے مفسدین ہمکو بمقام قیامگاہ بدمعاشان پر لیگئے وہان ۱۷ رجمنٹ اور ۲۲ رجمنٹ پیادہ
ہندوستانی اور ۱۵ رجمنٹ سواران کشادہ موجود تھے القصہ ہمکو روبرو صوبہ دار کے جو کمانڈنگ مفسدین کا
مقرر ہوا تھا لیگئے مین اوسکا نام نہین جانتا مگر وہ ہندو تھا اور ۱۷ رجمنٹ مین سابق ملازم تھا آدمی معمر اور تپلی جسم
کا تھا قد اوسکا پانچ فٹ آٹھ انچہ بلند تھا اور بال سفید تھے اوسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگت سیاہ تھی جب
ہم اوسکے روبرو پہنچے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہم نے جواب دیا کہ ہم فلانے ہین بعد ازین اوسنے
اہل اسلام سے تو قرآن کی اور ہنود سے گو یعنی گاے کی قسم اس بات کی لی کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم لیکر ہمکو چھوڑ دیا
جب ہم وہانسے روانہ ہوے تو دو سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑہے اور ہم پر حملہ آور ہوے اونکی گولیون سے

سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برایٹ صاحب تو مارے گئے مگر مجکو ایک گولنداز نے بچا کر سرای بیگم گنج مین پوشیدہ رکھا اور بعد ازان تبدیل لباس کرا کر مجکو وہانسے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورۂ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اوسوقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی درپئے تلاش باقیماندہ صاحبان جو کشتیون پر تھے گئے اور ہم نے بگوش خود آواز تفنگ جانب دریا سے سنی تھوڑی عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آئے اور بیان طرازہوے کہ اونھون نے کرنیل گولڈنی صاحب اور چھہ اور صاحب لوگون کو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بھاگ گئے جب مین بتاریخ ۱۰ مقام ٹانڈا آیا تو وہان لوگون کی زبانی سنا کہ چھہ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زمینداران ضلع گورکھپور نے بچا لیا بعد ازین مین براہ متوپورا ورشاہ گنج اور جونپور کے ادہر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور بردو فورڈ صاحب اور کپتان تھربرن صاحب راجہ مان سنگہ کے پاس پہنچے اور راجہ نے اقرار اونکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین مقام متوپور مین تھا تو مین نے سنا تھا کہ صاحبان مذکورۂ بالا بہمرہی و حفاظت گار در راجہ مان سنگہ بسواری کشتی اپنی اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتی ہین اور بمقام ٹانڈا میرے یہ گوش زد ہوا تھا کہ فٹس جرلڈ صاحب کرانی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ برسٹ صاحب کچہ سارجنٹون کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطان پور الہ آباد کو جاتے تھے کہ مع زن و بچہ راستے مین مارے گئے اور مجھے کچہ معلوم نہین کہ اون صاحبون کا کیا حال ہوا جو ہماری پیچھے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوئے تھے

فٹس جرلڈ صاحب کی میم کو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہو کر پیش آئے تھے اونکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے

تبارنخ ۹ جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگہ مین گئے وہان اور بھی کچہ عیسائی پناہ گیر تھے مگر افسوس میرا اڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجھہ سی چند گھنٹہ پیشتر وہانسے روانہ ہو چکا تھا پوربیون نے راجہ امام سنگہ کو پیغام بھیجا کہ سب انگریز ونکو اونکے حوالے کردے راجہ نے بجواب کہلا بھیجا کہ کوئی صاحب میرے یہان نہین ہے پھر اونھون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اونکو دیدے یہ سنکر راجہ نے اوسی شب حکم دیا کہ آٹہ سو جوان ہمراہ میم صاحبونکی جاوین اور ہم کو اپنے قلعہ مین سے روانہ کردیا مین صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتہ ایک گاڑی پر سوار تھے ہم آٹہ بجے شب کے روانہ ہوے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بچاتے ہوے کھیتون مین سے جاتے تھے اثناے راہ مین بباعث صدمہ گاڑی کے تین بار گر پڑے تھے آخر کار بوقت صبح ہم گھاٹ پر پہنچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۹ آدمی اوس مین سوار ہونے والے تھے تفصیل سوارون کی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر مع میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تھربرن صاحب مع میم اور بچے کے اور اونکی میم صاحبہ کو ایک اور ہونے والا تھا کپتان ڈواسن صاحب مع میم اور چار بچے کپتان بی صاحب مع میم اور اونکی سالی

مع پانچ بچون کے لفٹنٹ براڈ فورڈ صاحب اور میم برسٹ صاحب مع میم اور بچے اور ایڈورڈ اور مین اور ایک
بچہ اسقدر تو ہم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسیکے کچھ کھانا سواے دو بکس اور ورث جو ایک قسم کا کھانا ولایتی
ہوتا ہے اور قدرے چائے کے موجود نہ تھا اون دو بکس مین سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا بی صاحب کے
میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تھا کیونکہ اور ورث تو بچون کے واسطے ہینے رکھ چھوڑے تھے اور
کوئی کوئی میم کسیوقت کچھ اون مین سے کھا لیتی تھی ہم بادیاندہ کو کبھی نان آرد نیم پختہ ملجاتی تھی اس پر بھی
زیادہ سختی یہ تھی کہ گرمی کشتی پر بشدت تھی اور ہم مین سے کسیکے پاس دوسرا جوڑا پارچہ پوشیدنی نہ تھا اور اگر کسیکے
پاس کوئی شے زائد بھی تھی تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تھی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم
وہان سے کچھ خوش آمد اور کچھ منت سماجت کرکے بچ گئے مگر اونھون نے دوسرے گانون والونکو اطلاع ہمارے آنے کی دی
اور اونھون نے کشتی گرفتار کرکے کنارے پر لگادی اور طلب کا ہاتھ دراز کیا وہ قریب دو سو آدمیون کے تھے اور
اونکا سردار بھی اونکے ساتھ تھا جو کچھ اونھون نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تھا وہ ہمنے اونکو دیا کپتان
آور صاحب نے سردار کو بخوش آمد اور چاپلوسی کہا کہ ہم تمھارے اختیار مین ہین چاہو مار ڈالو چاہو زندہ رکھو
مگر ہمارے مارنیسے تمکو کچھ فایدہ نہین ہے آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوش آمد آمیز باتون سے سردار
مذکور بہت خوش ہوا اور اوسنے ہمکو چھوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان صاحب ایک چٹھی اس مضمون کی لکھدین کہ اوسنے یہان
کوئی کسیطرح پر مزاحم نہین ہوا یہی یہانسے روانہ ہوکر راستہ قلیل طے کیا تھا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب
نہین اور بہتر ہے کہ بابو مانسنگہ کے قلعے مین چندے اقامت کرین غرض وہان گئے اور پانچ روز تک بطور حلیہ کشتان اونکے
کارخانے مین دال روٹی کھاکر بسر کرتے رہے اور بباعث تعفن اور غذاے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہوگئے بلکہ نوبت
یہان تک ہوئی تھی کہ اگر چندے دیگر وہان قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ
زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی المختصر ہم مین سے کسیکو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دن اپنے پاس
کیون رکھا مگر بعد ازان کچھ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت آتا
تھا تو وہ کنارہ کش ہوجاتے تھے جب ہم قلعے سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام نچور تھا پہنچے وہان
ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اوسنے ہماری حفاظت
کے واسطے اقرار ڈہائی سو روپیہ کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم سب کشتی مین چھپتے
پھرتے تھے اس دار و گیر مین ایڈورڈ صاحب اور مٹیوس صاحب تو مارے گئے مگر بوشیر صاحب بچ رہے

اوریا

مسانا صاحب معہ گرنتہہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہوکر جان بسلامت لیگئے تھے اسطرح
حال شورش مقام اوریا جو بتاریخ ۱۴ ماہ جون واقع ہوا تھا بیان کرتے ہین
ہنگام قریب آنے مفسدین جہانسی کے راقم مع اپنے اور گرنتہہ صاحب کے عیال و اطفال کے بتاریخ

پہنچ گئے اور وہان جاکر اپنے باقیماندہ سپاہیون کو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی دو گروہ مین تقسیم ہوگئی اور بارک
سپاہ مقیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوئی اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہرا ایسا بھاری تھا کہ پندرہ گز کے
فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک مین تھی وہ سب متعجب ہوگئی کہ یہ کیا ہوا اور گولیان دیوار ہای خیام کو پھوڑ کر اندر
آنے لگین اس سپاہ نے بردوی ہرچہ تمام تر ددی چھیٹی اور دروازہ اور دریچے سے گولی مارنی شروع کی اور ایسی غلولہ بازی کی کہ مفسد
میدان سے بھاگ فراری ہوئے اور ایک دشمن کا مجروح و خستہ وہان پڑا رہا اور تمامی مجروحین کو وہ اوٹھا کر لیگئے کوئی سپاہی صرف ایک
کا زخمی ہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کے ہی اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کے قتل کیواسطے گئی تھی اوسی سراسیمہ کوٹھی مین
گھسے ہوکر براہ دروازہ ہای مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب مع عیال و اطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان
اسکول گھر مین بسلامت پہونچ گئے تھے جنرل لارنس کے کوٹھی آئی لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کے
سنی تو وہ خود برای تفتیش احوال اوس سمت کو روانہ ہوئے راستے مین مفسدین نے اونکو دیکھ کر بہ غلولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا
کہ زخم شدید نہین ہے بعدازان مفسدین بجانب بازار روانہ ہوئی اور بازار کو لوٹ کر جیلخانے مین جو پانچ قیدی تھی اونکو رہا کرکے
ڈاک بنگلہ کو توڑ ڈالا اس عرصے مین اکثر باشندی شہر کے اسکول گھر مین آگئی اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہان پہونچ گئی
اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیامگاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہین خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول
سے بجانب شہر نصیرآباد روانہ ہوئی جب قریب شہر مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین بسرگروہی ایک شخص ہوا جو غالب ہے کہ اودان سنگہ تھا
نظر آیا باہم گولیان چلین اور مفسدین پسپا ہوئے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کے اوسکا تعاقب
نہوا اگرچہ مفسد بھی بعد ازین وہان نہ ٹھہری اور پھر کبھی نظر آئی مفسدین وہانسے فراری ہوکر بمقام انندپور وارد ہوئے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور
کالجہ پاٹن کو وہ آکر گرفتار کرکے اوسپر حال غارتگری بارکر کے بجانب سروہی روانہ ہوئی مگر تعجب ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور
اکثر بنگلون مین تو مفسد گئے بھی نہین تاشام سب صاحب اسکول گھر مین جمع ہوئے اور ہرچند مکانمین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت
شب کچھ تشنج برپا ہو اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور دورہ کرتے رہے مگر تمام شب با آرام گذری اور کوئی مفسد برو نہوا
اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانو پر لگا ہی اور شام تک
جتنی صاحب لوگ پہاڑ پر تھے سب آگئے اسکول گھر مین جمع ہوئے اور بخیال اسکی کہ شاید شب کو کچھ معرکہ رونما ہو برابر مدد کی گرد ایک نو اپیج
گرا دیگئین مع برانچ کی مگر مفسدین بہت ہوشیار تھی اور دوبارہ ادہر کو نہ آئی جب یہ ہنگامہ ہوا اوسوقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے
اوس مین سے چھ یا آٹھ صاحب بیمار بھی تھی مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزادہی کو کافی تھے
بنا بر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب ارینپورہ روانہ ہوئی کیونکہ اون کی چھاونی کی جگہ ہے
اور جودھپور لژانگریزان موزن دیکھ وہان ہین اون کے جانب سے بڑی فکر ہے
ایک گارد ارجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بھی کمسرئیٹ کے گودام پر تعینات تھے اونکے ہتھیار چھین لیے گئے
اور جب اونکی اسلحہ کو دیکھا تو بندوقین بھری ہوئی تھین مگر یہ نہین معلوم کہ اونکا ارادہ فساد کا تھا یا نہین لیکن اونکا ایک

چنانچہ گئے اور وہاں جا کر اپنے باقیماندہ سپاہیوں کو طلب کیا اور کہا کہ تمکا مدد پا کر کے تمام انگریزوں کو قتل کرو
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی دو گروہ میں تقسیم ہوگئی اور بارک
سپاہ مقیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوئی اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہ پر ایسا غبار تھا کہ پندرہ گز کے
فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک میں تھی یہ سنکر متعجب ہوئی کہ یہ کیا ہوا اور گولیاں دیوار پر تمام کہیں سر کر دیں
آنے لگیں ان سپاہ نے بر بعدی ہر چہ تمام تر دروازی بند کی اور روزن سے گولی باری شروع کی اور ایسی گولہ باری کی کہ مفسد
میدان پر سے فراری ہوئے اور ایک دشمن کا مجروح خستہ وہاں پڑا رہا اور تمام مجروحین کو وہ اوٹھا لیگئے کوئی سپاہی بھی سرکار
کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت تعجب ہے اور دوسرا گروہ جو کپتان ہال صاحب کو قتل کرنے کے واسطے گئی تھی وہ سرآمد ہو کر کوٹھی میں
گھسے ہو کر راہ دروازہ ہائی مکان گولی باری شروع کیں مگر کپتان صاحب مع عیال و اطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان
اسکول گھر میں بسلامت پہنچ گئے تھے جنرل لارنس کے بیٹے آئی لارنس صاحب نے جب آواز بندوق کی جانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کے
سنی تو وہ خود برای تفتیش حال اوس سمت کو روانہ ہوئے راستے میں مفسدین نے اونکو دیکھ کر بہ ضرب تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا
کہ زخم شدید نہیں ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوئی اور بازار کو لوٹ کر جیلخانہ میں جو پانچ قیدی تھی اونکو رہا کر کے
ڈاک بنگلہ کو توڑ ڈالا اس عرصے میں اکثر باشندی شہر کے اسکول گھر میں آگئی اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہاں پہونچ گئی
اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہی خیال کپتان صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول
سے بجانب نقرا ابنیغی روانہ ہوئی جب قریب مقام مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین بسرگروہی ایک شخص سوار جو غالب ہے کہ وہ دان بنگلہ تھا
نظر آیا میں گولیاں چلیں اور مفسدین پسپا ہوئے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کی اوسکا تعاقب
نہوا مگر مفسد بھی بعد ازین وہان نہ ٹھہری اور پھر کبھی نظر آئے مفسدین ہانسے فراری ہو کر بمقام انند بلواڑہ پہونچے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور
کاچھ باشندگان کوہ آبو کو گرفتار کر کے اونیے مال غارت گری پر کر کر بجانب سروہی روانہ ہوئی مگر تعجب یہ ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لوٹا اور
اگرچہ بنگلہ میں کوئی مفسد گئی بھی نہیں تا شام سب صاحب اسکول گھر میں جمع ہوئے اور ہر چند مکان میں قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت
شب کچھ تشدد کیا ہوا اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روند کرتے رہے مگر تمام شب آرام گذری اور کوئی مفسد برو نہوا
اس ہنگامے میں صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف ہے زانو پر لگا ہے اور شام تک
جتنی صاحب لوگ پہاڑ پر تھی سب آ گئے اسکول گھر میں جمع ہوئے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچھ معرکہ رونما ہو برآمدے کی گرد ایک دیوار ریگ
کر دی [illegible] کیں مگر مفسدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ ادہر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اوس وقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے
اوس میں سے چھ یا آٹھ صاحب بیمار بھی تھے مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزا دہی کو کافی تھے
بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب اریپورہ روانہ ہوئی کیونکہ اون کی چھاونی کی جگہ ہے
اور جو دس نفر انگریزان مع زن و بچہ وہاں ہیں اون کے جانب سے بڑی فکر ہے
ایک گارد ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کا جسمیں پندرہ سپاہی بھی کمسریٹ کے گودام پر تعینات تھے اونکے ہتھیار چھین لیے گئے
اور جب انہوں نے اسلحہ کو دیکھا تو ہندوستانیوں سے بھری ہوئی یقین مگر یہ نہیں معلوم کہ اونکا ارادہ فساد کا تھا یا نہیں لیکن اونکا نایک

اسطرح گستاخی سے پیش آیا تھا کہ اوسکے ہاتھ مین ہتھکڑی ڈالی گئی اور اوسکے خلاف اگر قصورات ثابت ہوئی جاتی ہین باقی سپاہی جسقدر تھی سب ہتھیار سے اوتار دیئے گئے

سلطانپور اودھ

یہان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطانپور کو آتا ہے یہ خبر سنکر سب ولایتی انگریز وغیرہ جو تینتالیس شمار مین تھے دو مکانون مین آکر جمع ہوئے اور اوس مین تین صاحب لوگ تھی اونھون نے یہ سمجھہ لیا تھا کہ اگر مفسد آئی تو ان دونون مکانون مین وہ جان بچا سکینگے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رفع ہوا بعد ازین ان سب نے یہ ارادہ کیا کہ یہانسے فرار ہوجانا بہتر ہے القصہ وہ سب بجانب الہ آباد روانہ ہوئے تاریخ روانگی اونکی ۰ ہ جون تھی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ برسر بیگانہ پردازی تھی مگر کوئی اونکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھہ بندوقچی حفاظت راہ کی واسطے اونکے ہمراہ ہوئے ایک صاحب اس گروہ مین سے حال راستے کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ہم سب آگے تو بخیر و عافیت روان تھی مگر جب بوقت نواختن تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سواریونکی قرار گزین ہوئے تو وہان کے اہالیان پولس نے ہمکو اطلاع دی کہ یاد گھنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا کیا اور ہم وہانسے آگے بڑھے ایک اور آب منشعل بتراب گذر کرنی کرنی تھی اوسکو ہم عبور کرتی تھی کہ جس سواری مین مین و میرا لڑکا تھا وہ پانی مین ٹوٹ کر رہ گئے اسی عرصے مین مین نے دیکھا کہ کچھہ ہندوستانی بھی عبور کر رہے ہین اونکو مین نے اشارہ سے بلایا وہ میرے پاس آئی اور میری کشتی کی بابت عبور آب مین میری مدد بھی اونھین نے کی ہرچند ایک نے اونمین سے اول بکراہیت میرے لڑکے کی طرف دیکھا اور پھر ہنسا اور اوسکو اچھا کر یا پوچھا یا اوسکے کراہیت کی [illegible] یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اوسکو جو میرا لڑکا گود مین اوٹھانا پڑا اسلیے شاید اوسکے دلمین کراہیت آئی تھی مگر خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سنا کہ یہ لوگ جنھون نے میری مدد کی تھی سپاہیان قید یہ جیلخانہ الہ آباد کی تھی اور کچھ عجب نہین تھا اگر وہ بجای امداد کچھہ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بھی ہمنے سنا کہ الہ آباد مین مفسدین مین ہر جاے تمام شہر مین لاشین کشتون کی پڑی ہین یہ سنکر اب ہم اس شش و پنج مین ہوئی کہ کدہر جاوین کیونکہ الہ آباد تو وہ نصیب ہم پہونچنے کو تھی مگر یہ حال سنکر وہانکی جانے کو بھی دل راضی نہوتا تھا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام بتراب گذرہ چلکر کچھہ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر وہانسے روانہ ہوئے اور وارد بتراب گذرہ ہوکر تجویز سواریونکی کرکی عزم بنارس کیا اس مقام پر ہمکو قریب ایک گھنٹہ کی عرصہ ہوا تھا کہ بابو گلاب سنگہ نے یہ کہلا بھیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تھا اور اگر صاحب اوسکی قلعہ مین آجاوینگی تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اس پیغام سے بعضونکی رای تو یہ ہوئی کہ اوسکی پاس جانا مناسب نہین شاید اس پیغام مین کچھہ دغا ہو مگر باقیماندہ کی رای مین اوسکی قلعہ مین جانا واجب تھا کیونکہ اونھین کی یہ رای تھی کہ اگر اوسکی پیغام کو نمانین تو گویا اوسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسی وقت مین یہ امر مناسب نہین سوای اسکی جس مکان مین ہم تھی وہ اس قابل بھی نہ تھا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسیطرح کا ہمارا بچاو ہوسکی ہو ایسی ایسی امور سے ناچار ہوکر ہم سب اوسکے پاس گئی اوسنے از حد خاطرداری کی اور ہر طرح کی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گھنٹہ کی بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین بہت ہین اور اوسکی پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ اونکا مقابلہ کرسکی اسواسطے بہتر ہے کہ سب صاحب بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور

سپاہی ہمراہیکا سرانجام بھی وہ کردیگا القصہ سامان روانگی طیار ہوا اور ایک صاحب کی بگھی کے پائدانمین مین اپنی لڑکی کو گود مین لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت بیمار تھا یہان تک کہ اوس سے کھڑا نہین ہوا جاتا تھا غرض کہ جب سب سوار ہو چکے تو یہانسے روانہ ہوے اور تھوڑی دور چلکر جو صاحب لوگ آگے تھے اونکو کچھ سوار ملے اور طلبگار روپیہ ہوے قریب تین سو روپیہ اونکو پاس ایک تھیلی مین تھا وہ تھیلی اونھون نے پھینک دی اور ادہر تو سواران کو اوسکی اوٹھائی مین مصروف ہوئی اور ادہر ہم وہانسے روانہ ہوئے مگر اس روپیہ کی پھینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صدہا دیہاتی تلوار اور برچھیان لیکر ہماری دریے ہوئے بالکہ کچھ آدمیون نے آکر جس بگھی مین مین تھا اوسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک بگھی نے اپنی شمشیر نیام سے کھینچی وہ سب بگھی چھوڑ کر پراگندہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھ کر وہانسے راہی پیشتر ہوئے

باقی جتنی صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہو گئے اور اونکے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی مفسدین کے قبضے مین آگیا مین نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے پر سے نیچے پھینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوا اس صاحب نے دل مین یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اس واسطے اوسنے بجاے اسکے کہ مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ مین جو متصل تھا کود پڑا اور چاہا کہ وہان غرق آب ہو مگر ہو نہ سکا اسی عرصے مین جب مفسدین نے اوسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکھا تو وہ بھی وہان گئے اور اوپر سے پتھر مارنے شروع کیے ان پتھرون سے بھی جب وہ نہ مرا تو اونھون نے ایک رسی ڈالی اور اوسکو اوپر کھینچا اور باہر لا کر بہت سخت وسست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاوگے یا کہین اور اور یہ بتلاؤ کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹین غرض ایسی ایسی باتین اونکو سہت سو کہتے رہے اس عرصے مین ہم وہانسے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تھے یہی سنتے تھے کہ ہر طرف مفسد جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانون مین چلے جاتے تھے تاکہ وہان کچھ امن ملے مگر بجاے حفاظت کے صدہا دیہاتی اونکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع ہوتے تھے الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تھے اب گھوڑون کا یہ حال ماندگی سے ہو گیا تھا کہ اونکے پاؤن حرکت سے باز رہے تھے اور بگھی اونسے نہ کھنچتی تھی اس میدان مین ریگ بھی بہ کثرت تھی اور یہ موقع آ بنا تھا کہ کوئی کسیکی خبر نہ لیتا تھا آخر کار ناچار ہمنے بگھی چھوڑ دی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تھا چل نہ سکتا تھا جن صاحب کی بگھی مین سوار تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے اور اونھین نے اس موقع پر میری مدد بھی کی یعنے میرے لڑکے کو گود مین لیکر دور تک سے چلے مگر نہایت ماندے ہو گئے لاچار مینے اوسکو اپنے پشت پر بٹھایا اور روان ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک تو اندیشہ جان اور دوسرے ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اور چوتھی ریگ گرم پر کہ تمام پیر اوس مین ڈوبتا تھا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی پڑین کیون کہ سواے ان دو امور کے اور کچھ نہ ہوتا تھا کہ یا تو یہ سب گوارا ہو یا تنہا پیچھے رہتا ہون اور تنہا رہنے سے سبکے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تھا

اسیطرح غرض کہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ نیہ مین پہونچے اور وہان خیلے مکث کیا تمام باشندے آکر گرد جمع ہو گئے اور ہمنے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک سوار آیا اور آکر کہنے لگا کہ

مین ایک صاحب کو بچا کر ابھی بیرا باب گڈھ سے لایا ہون اوسکے ساتھ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگہ مسمی اجیت سنگہ بھی
تھا اور اوسنے کہا کہ اگر تم بھی ہمراہ چلو تو تمھاری حفاظت گلاب سنگہ کی قلعے مین بخوبی ہو سکیگی اب خیال کرنا چاہیے
کہ یہ بات کسقدر مشکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ بیچ تو ایسی کچھ غلطی سے ہم سبکو اوسنے اپنی قلعے مین سے نکالا تھا اور
تمام کو اس پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تھا مگر بخیال اسکے کہ شاید وہان کوئی
صورت حفظ کی نکلی ہو اور یہان تو اوسکا ہونا ممکن تھا کیونکہ سب سپاہی جمع تھے اور سب لوگ بد خواہ ہو گئے تھے ہمنے
اس پیغام کو منظور کیا اور اوسکے ساتھ روانہ ہوئے اور یہ سرچتی تھے کہ اکیبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین
آیندہ جیسا ہونا ہوگا ویسا ہوگا اب اجیت سنگہ مذکور نے اچھی طرح پر ہماری نہایت خاطر داری کی ہمکو شربت پلایا
اور کھانا پکوا دال اور چپاتی دی اور ہمارے بستر کیا اسواسطے اپنی دیہہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسی تھے اگر ایسا وقت
نہوتا تو شاید ہم اونکو ہاتھ بھی نہ لگاتے مگر اب مجبوری اونھین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے اونکو بہتر تصور کیا اور ہم
سب نے تمام رات برابر بیدار رہکر اور اوس سے سوتی آنکہ مچا جو نکلا تو یہ حال تھا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت
نہ دیکھین گے بلکہ شب کو قتل کیے جاوینگے مگر تمام شب اسی حفاظت کیواسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سو گیا
یہانسے مین نے ایک آدمی تا بہ بیرا باب گڈہ روانہ کیا کہ وہان جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنی صاحب سابق مین
تھے وہ سب قتل ہوئے یا زندہ ہین یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آنکر اوسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ
ہین مگر بابو گلاب سنگہ کی قید مین ہین اور بابو نے کئی مرتبہ وعدہ اقرار کیا کہ مین چھوڑ دونگا مگر ابھی تک چھوڑا نہین ہے اور
اگر کوئی صاحب تم مین وہان جاوے تو وہ سب آنا چاہتی یہ سنکر ایک صاحب طیار ہوئے مگر ہمنے یہ خیال کیا کہ
اگر وہ جاوینگی تو زندہ نہ آوینگے اسلیئے اونکو جانے سے مخالفت کی اور ہرچند اونکی مرضی کے خلاف تھا مگر ہمنے نجانے دیا
تماشا یہ ہے کہ اسی روز سب قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگہ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس
رکھا مگر اب ہمارے خورد و نوش کی فکر اوسنے کم کر دی تھی بلکہ یکلخت ترک کر دی تھی دو صاحب اور سوار ہمراہی ب
یہان سے بدین خیال روانہ ہوئے کہ جاکر حال راستہ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہانسے روانہ ہو جاوین مگر چند میل
راہ طے کر چکی تھی کہ مفسدین نے اونکو آگھیرا یہ حال دیکھکر وہ بھاگے اور بمشکل تمام جان بچا کر واپس ہمارے پاس آگئے اب ہم
از حد تنگ تھی اور ہمنے تین آدمی معہ چٹھیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اونمین سے واپس نہ آیا آخرکار ناچار ہوکر سوار ہمراہی
کو جو نمکحلال تھا آمادہ جانے الہ آباد پر کیا اور وہ بھی اس امر کو قبول کر کے اور اپنے تئین لباس فقیرانہ بنا کر اور چٹھی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد
مین پہنچا چٹھی مذکور صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگہ بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی
معلوم ہے کہ کچھ صاحب پاس تمھارے ہین اگر یہ صاحب زندہ موجود ہین اگر اونمین سے کسیکو بھی کچھ ہوا تو تم اوسکے ذمہ دار ہو اور اگر تم اونکو
بحفاظت و سلامت الہ آباد تک پہنچا دوگے تو تمکو انعام قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگہ ہماری
از حد خاطر داری کرنے لگا اور ہماری واسطے سواریونکی تجویز بھی کی اور دو سو بندوقچی ہماری ہمراہی کی واسطے ملازم رکھے تا ہم راہ
امن بالا بالا راستہ عام دو یہات مین تھی اسواسطے گھوڑے اور شتر ہماری سواری کی واسطے طیار ہوئے کچھ ہملوگ تغیر زمین نانہ لگے

گھوڑون پر سوار ہو وین یا اور کچھ جنکی سات بچے تھے وہ شتر پر اسطور سے سوار ہوئین کہ اونکے بستر پشت شتر پر باندہ دیے اور وہ اوسمین بیٹھین مگر بباعث کم ہونے رسی کی بندش درست نہ تھی اور حرکت جو اونکو ہوتی تھی اوس سے اونکی بچونکو زیادہ صدمہ پہونچتا تھا اور وہ زار زار روتے تھے مگر اسکا کچھ چارہ نہ تھا اور وہ تمام شب اسی طرح روتے رہے مین اور میرا لڑکا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوے اوسپر سوائے کجاوہ چوبین کے اور کچھ نہ تھا اوس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بھی نہایت تکلیف ہوی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہوکر مین شتر پر سے اوتر کر اور لڑکے کے ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ پا چلا رات تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی سایہ و حرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ افتان و خیزان ہم الہ آباد تک پونہچے وہان دیکھا کہ کوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہے سب توپین مفسدین لے گئے تھے اور ہماری حفاظت کیواسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہین آیا اب سوای حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نہ تھا اور خدا ہی جانتا ہی کہ کس اندیشہ مین ہمنے عبور دریا کیا اور بعد قراغت دو گھنٹہ روز ہم قلعے مین وارد ہوئی جسوقت وہان پونہچے تو ماندگی راہ و تشنگی سے ہم سب نیم جان ہورہے تھے یہان ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہان کسیکو رہنے کا حکم نہین ہے اسواسطے ابکی جو جہاز دخانی کلکتہ کو جاویگا اوسمین سوار ہوکر سبکو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر کپتان جہاز مہمان نوازی نکرتا اور سب کو کھانیکو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہ ہی مین مرجاتے یہان سے روانہ ہوکر چوبیس روز مین ہم براہ سندربن کلکتے مین وارد ہوے اور یہان چندروز خیراتخانہ مین رہے اور کچھ بوسیدہ اور کہنہ کپڑے اور بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے

اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہر وقت درپے برانگیختہ کرنے اور ترغیب دینے اور سپاہیون کی جو مقام ہذا مین مقیم تھے رہی شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادۂ فتنہ پردازی ہوگئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نہ تھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار رکھ لیتی اور اون پر غالب آتی لہذا اونھون نے تجاہل کو کام کیا اور اس طرح اون سے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دلمین یقین بدگمانی کا انکی طرف سے متمکن ہوا۔

بتاریخ ۲۳ ماہ جون جنرل ووڈبرن صاحب کا برگیڈ وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدہ کو کلیتہً دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیڈ مذکور کو وہان لیگئے جہان سوارونکی چھاونی تھی اور وہان پہونچکر سوارونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دیدو اس حکم کی تعمیل سوائے ایک تروپ کے اور سب نے کی

جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تمکو دیجاتی ہے اس عرصے مین اپنا نیک بد سمجھ کر جیسا تمھارے دلمین آوے ویسا کرو اسپر بھی جب اونکا ارادہ نپایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سوار تو کام آسے اور باقی فرار ہوگئے اونکے تعاقب مین ڈراگون روانہ ہوا مگر بباعث ماندگی راہ کے زیادہ

تعاقب نہو سکا مگر باہم قریب بارہ سوار اونھون نے بھی مارے اور مفرورین کی شامت ایام سے اونکو استہ شہر کا ملا جب شہر
مین آئے تو شہر والون نے اون سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزاے واقعی
دی تاکہ اورونکو عبرت ہو فقط

مندراس

تباریخ ۱۰ ماہ اگست اوس رسالہ کشادہ مندراس حافظہ نے جسکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے
جسکو کایم مندراس کہتے تھے کلکتہ کو روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ ہمکو کچھ خدمت
کرنیکا بخلاف سرکشون کے حکم ہو اور بہ طبق اوسکے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہو کر بمقام مندراس آئے تھے کہ یہان
سے کشتیون پر سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہون اثناے راہ مین جب وہ بمقام سنری پور مشہور جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس
سے واقع ہے وارد ہوے تو اونھون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بھتہ اور آئین پنشن موافق احکام سنہ ۱۸۳۶ع
کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوینگے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکھینگے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کی تعداد
حال سے زیادہ اور فایدہ بخش سپاہ تھی ایسی وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تھی
مگر باہم چند افسر ڈاک پر سوار ہو کر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کی بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جا کر گورنر بہادر
کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنیکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بہ
مقام سنری پور مشہور واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمھاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر
سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پوناملی جو بفاصلہ ۱۲ میل مندراس سے ہے آکر از سر نو انکار کیا اور کہا کہ ہم کسی
طرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نکرینگے قدرت خدا کا تماشا دیکھنا چاہیے کہ اسیوقت دو
توپین اور کچھ گورے لندن از مقام پوناملی مین وارد ہوے اونکے آنے سے ایسی تقویت ہوئی کہ اوسیوقت رسالہ مفسد کو حکم
ہوا کہ ہتھیار رکھ دے اور اونسے گھوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چھین لیا صرف شمشیر
اونکے پاس رہنے دی یہ سب امر بآسانی و سہولیت عمل مین آیا کسی نے سر نہ اوٹھایا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام
مین قیام کرے بعد از انقضاے چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ مین کارچوکی و پہرہ وغیرہ کا حکم ہو گیا فقط

حیدرآباد سندھ

اس بلاے عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہو گئی تھی اگر بچا تو ضلع سندھ بچا کیونکہ سندھ کی اضلاع
مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر مقام حیدرآباد خاص مین کچھ توہم پیدا ہوا تھا
لیکن اوس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہین ہوا

حال اوسکا یہ ہے کہ تباریخ ۱۳ ماہ ستمبر کو خبر اسمضمون کی میجر ٹیک گریگر صاحب کمانڈنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی
کو پہنچی کہ کچھ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینگے
اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور پریڈ اور مسکوٹ گھر کا کر کے توپخانہ اسپی اور دوم رجمنٹ

ولایتی چھاونی رجمنٹ ۲۱ ہندوستانی کے جانب گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم پریڈ کا ہوا سب حاضر ہوے بعد ازان اونکو حکم ہوا کہ ہتہیار دیدو سب نے بغیر عذر کے اپنے سلحہ رکھدیے اور کچھ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب چند سپاہی اونہین کے رد بفرار لائے تھے مگر گرفتار ہوکر آئے اور سزای اعمال پائی یعنے توپ سے اوڑائے گئے اسکے سوا سے اور کچھ نہ ہوا اور سارے ضلع مین امن وامان رہا فقط

مقدمہ

بفور پہونچنے خبر مفسدہ مقامات میرٹھہ اور دہلی کے نواب نفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی نے تین قطعہ اشتہار بخلاصہ مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہوکر خلاف سرکار کرے گا اوسکا استحقاق زمینی ضبط ہوکر اوس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا

دوم یہ کہ سبکو جو رفیق سرکار ہین اور جو رعایا نمکحلال اور وفادار سرکار ہے اوسکو چاہیے کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرین کہ مفسد بغیر سزا پائی کے بچ نجاوین

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھہ اور مظفرنگر اور بلند شہر اور دہلی مین جاری ہو

تدابیر قرار واقعی واسطے سزا دہی مفسدان اور قاتلان جنھون نے ایسے خون ناحق کیئے تھے شروع ہوین احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھہ اور انبالہ در پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوے کہ سب آکر مقام کرنال مین جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجہ جیند اور راجہ پٹیالہ کے جنھون نے از خود استدعا خدمتگذاری کی کی تھی شامل ہوکر بیچ سزا دہی گنہگاران کے کوشش بلیغ کرین

افواج مفصلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوے دو تروپ توپخانہ اسپی نوان لینسر ایک دستہ چہارم لینسر ۷۵ رجمنٹ شاہی اول فیوزلیر اور چھہ کمپنیان دوم فیوزلیر اس فوج کا دیشین بتاریخ ۱۹ ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور فوج درمیان بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوئی تفصیل فوج میرٹھہ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کی ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار تروپ ششم کارابین چھہ کمپنیان ۶۰ رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ اسپی لیمبر ہا باٹری اسپی تین ضرب توپ ۱۸ پنی تین کمپنیان سیوم بٹالین توپخانہ پیدل چند سپاہ سفرمینا اور رسالہ سرمور صواے انکی ایک توپخانہ و نواب قلعہ شکن مقام آگرہ سے روانہ ہوا اور ایک توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے آکر شامل ہوا و پلٹن سکھ مذکور و چہارم سکھ کو بھی حکم ہوا کہ اس فوج کی ساتھ آملین

یہ فوج بمجبوری عرصہ تک کرنال مین مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ اور باغیون کے یہ بڑا باعث تھا کہ باربرداری نہین ملتی تھی اسی اثنا مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضہ مفیضہ بیمار ہوکر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی انتقال جہان فانی سے رحلت ہوئی اور بجاے صاحب محتشم الیہ کی جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوے

تاریخ مذکورہ بالا یعنی ۲۷ ماہ مئی فوج میرٹھ بسرکردگی برگیڈیر ولسن صاحب مقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کی روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰ فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریای ہنڈن پر فوج برگیڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہان خوب لڑائی ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی پانچ ضرب بھاری توپین ایک ۲۴ پونڈی غبارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کی ہاتھ لگا بروز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش کھا پس پا ہوئے ہرچند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ سو نفری شمار مین تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو ہزیمت اوٹھا کر بھاگ نکلے

فوج میرٹھ بتاریخ ۷ ماہ جون بمقام رائی جو دہلی سے بیس میل کی فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور نواب محاصرہ کن یعنی سیج برٹین بتاریخ ۸ مقام علی پور پہنچین و فوج میرٹھ عبور دریا کرکے بتاریخ ۷ شامل کمپو کے سپہ سالار بہادر بمقام دہلی ہوئے

فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گھنٹہ بتاریخ ۸ مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر لوٹنے چھین لیے و چھبیس ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کے ہاتھ لگین یہ لڑائی دوپہر سے نو بجے تک رہی اسمین کرنیل چیسٹر صاحب ایجوٹن جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۷۵ رجمنٹ شاہی کے کام آئے افواج مفسدین مورچال گرد نواحی مقام جھنڈہ یعنی فلیک سٹیف تھین مگر سب مقامات مورچال سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری توڑ کر نکالن سے گھسے سے آیا اور دوسرا دستہ چھاونی کیطرف سی اور اسطرح دونوطرف سے دشمنوں کو ہٹا دیا اب بھاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے بتاریخ ۹ اوپر فوج سرکاری حملہ کیا کچھ خفیف لڑائی رہی اس لڑائی مین گائیڈ کور نے کارہای نمایان کیے اور دشمنوں کا تعاقب تا بدیوار شہر کیا

تاریخ ۱۲ مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو میٹکاف صاحب کی کوٹھی کیطرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کیجانب سے مگر دونو سمت انکو ہزیمت نصیب ہوئی اس حملہ مین انکے ۱۵۰ سپاہی مارے گئے دوسرے روز وقت شام دشمن پھر رونما ہوئے اور اپنی نصیب کا لکھا دیکھ کر واپس بھاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چھوڑ گئے

تاریخ ۱۵ دشمن پھر میدان مین آئے اور اس مرتبہ انکا ارادہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نیست و نابود کرکے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے لاچار تھے اور اپنے سپاہی صدہا خستہ چھوڑ کر شہر مین بھاگ گئے تاریخ ۱۷ جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہین حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد و ضرب ہی آخرکار دشمن بھاگ نکلی اور نقصان کثیر اوٹھا کر شہر مین گھس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار کیجانب بہت کم ہوا تاریخ ۱۹ وقت شام مفسدین نصیرآباد نے عقب فوج انگریزی کے آکر حملہ کیا انکی ساتھ چھ ضرب توپ تھین اول فوج ... نے اون کا مقابلہ کیا بعد ازان فوج سرکاری بھی پہنچی ... اور دشمنوں کو پھر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پسپا

پہر و بگریز لائے دوسرے روز وقت صبح دشمنون نے پہر حملہ کیا اور پہر شکست کہا کر بہاگ گئے اس جنگ مین بہی اونکا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جہید والون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا تباریخ ۲۳ مفسد پہر آمادہ جنگ ہوکر باہر شہر کے آئے اس روز تا بشام لڑائی قائم رہی اور فوج مفسد کو دیوار ہائے باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اونکے مارے گئے تو میدان چہوڑ کر رو بفرار لائے

تباریخ ۳۰ دشمن پہر دیوارونکی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس روز کئی مرتبہ اونہون نے پہرہ سرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پس پا ہوئے اس روز افواج سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوجکے صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے اور مفسدین میدان مین صدہا کشتہ یکجا پڑے تہے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اوس روز مارے گئے اور جن دیوارون کی پناہ مین وہ لڑتے تہے اونکا قبضہ بہی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا

تباریخ ۳ خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چہوڑ کر باہر نہین آئے

تباریخ ۵ جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بعارضہ ہیضہ مبتلا ہوکر رخت ہستی اس جہان سے اوٹھا لیا اور جنرل ریڈ صاحب بجای اونکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوئے

تباریخ ۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام بسی کے واقع تہا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچہا ہوا کیونکہ اسی رستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تہی تباریخ نہم ۹ جولائی مفسدین نے جانب راست سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش کہا کر شہر مین بہاگ گئے اس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب و جوار مین بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تہے اوسپر حملہ آور ہوئے مگر بارش باران اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جا کر پناہ گیر ہوئے

تباریخ ۱۴ مفسد بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پہر اونکو شہر مین بہگا دیا اس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تہا۔

تباریخ ۱۸ مفسدین سے پہر ایک لڑائی ہوئی اور اسمین بہی مفسد پس پا ہوئے دوسرے روز تباریخ ۱۹ اونہون نے پہر ارادہ جنگ کیا مگر صورت دکہا کر شہر مین بہاگ گئے

تباریخ ۲۳ مفسد بکثرت جمع ہوکر اور توپ فیلڈ ہمراہ لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کوٹہی شگفت صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فصیل شہر پناہ پر سے بہی توپ چل رہی تہی اس ہنگامے مین خوب بازار قتال و جدال گرم ہوا بریگیڈیر شوور صاحب نے اپنے فوج سے بانبود دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے دست و پا گم کیا اور بہاگ نکلی مگر توپ اپنی بہی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بہاگتے تو اس مرتبہ انکی سب توپین چہن جاتین

تباریخ ۳۱ ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رہتک روانہ ہوا اور اونہون نے ایک پل بہی متصل مقام بسی کے اوس جگہ نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تہا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل

تو تیمر کو بہا کر لیگیا یہہ دیکھکر مفسد واپس شہر مین آئے اور وہان اور فوج مفسد بھی اونکے شامل ہوئی اب اونھین نے انگریزی فوج کی بازوے راست پر حملے متواتر کرنے شروع کیے مگر ہر بار شکست کہاتے تھے اسیطرح تمام شب گذر گئی اور کچھہ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازین تا تاریخ ١١ ماہ اگست جنگہاے خفیف ہوتی رہین بتاریخ ١٢ ایک دستہ فوج انگریزی نے بسرکردگی برگیڈیر شود صاحب نے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹھی مٹکیف صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک عبارہ ٢٤ پنی اور دو ضرب توپ نو پنی اور ایک چھہ پنی دشمنون سے چھین لین اس تاریخ کو فوج برگیڈیر جنرل نکلسن صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پہونچی

اسوقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع مین بہی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بھی تدابیر واسطے سزا دہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تھین تاکہ وہان سے کوئی شعلہ فتنہ اوٹھکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور بیدردی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی جگہ جگہ خرد خرد ہو کر منتشر ہو رہی تھی اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ مین یکمرتبہ بند نہو سکا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ

مقام پشاور مین بھی فساد ہوا تھا اور اوسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین

مقام بلند شہر مین بھی فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے سرمور پلٹن کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین جو ایک قفلی بہری کی مفسدین نے دور کر ڈالی تھی وہ عبور نکر سکے مگر دو مفسدون نے دو دکانون کو جو قریب مین آباد تھین شبہہ میگزین کا سمجھ کر ترغنہ کیا اور ہنگام تلاشی بہت سا مال مغروقہ اونمین سے برآمد ہوا اس سبب سے دو لوگان کو جلا دیا اور ١٢ نفر مفسدین کو گولی سے مار دیا

بتاریخ ١٦ جون ٤٠ نفر سپاہی ٤٥ رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تھے مقام انبالہ توپ سے اوڑا دیے گئے اور عمل پہانسی دار و ٹیکا ہر جگہ جہان کہین کچھ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اوسکی تعمیل مین کسیطرح کا فروگذاشت نہوا

ایک دستہ فوج بطور موڈ میل کو یعنی مقام مع علاقہ پیشگی تیار ہوا یہ سب سامان و باربرداری سے اسطرح مکمل تھا کہ اسیوقت حکم ہو اسیوقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اسمین دوسو اڈرن ڈرگورن شاہی کے اور ٢٥ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل ڈووبران صاحب مقرر ہوئے تھے

ایک روز اسی طرحکا دستہ پنجاب سے بسرکردگی برگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور بتاریخ ١١ ماہ اگست شامل فوج روبروی دہلی کی ہوا

ایک روز اسیطرحکا دستہ بسرکردگی جنرل ونن کورٹلنڈ صاحب پنجاب سے تیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ حصار وغیرہ اضلاع مین سے

مفسدین کو نکال کر امن قائم کی اس شہر کے ساتھ دو ہزار سات سو نفر سپاہی تھا جبکہ خبر کہ تھے یہ فوج مقام فیروزپور
پہنچ ہوئی بجانب میرٹھ [illegible] اور بتاریخ ۱۰ ماہ جون مقام اودہ تین فوج مفسدین سے دو چار ہوئی اور ہنگامہ
جدال و قتال گرم ہوا [illegible] سپاہی انگریزی کی دو سپاہی اور مفسد یہاں سے بھاگ گئے بتاریخ ۱۹
مفسد بمقام [illegible] قائم ہوئے فوج سرکاری بھی وہان پہنچی اور دشمنوں کو وہاں سے بھی نکال دیا اس لڑائی میں
دو سو نفر مفسد قتل ہوئی اس لڑائی کے بعد پھر اس نواح میں کوئی جنگ نہ ہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکار میں آ گیا ان
مقاموں میں اکثر صاحب [illegible] جنکی رہائی کا خیال تھا جو بمشکل جان بچا کے کہیں چھپے ہوئے تھے

بفور اطلاع پانی ہنگامہ فساد غربی کی حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل لارڈ
کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مدراس و سیلون و بارشیس و کیپ سے بھی روانہ ہو کر اضلاع
غربی ہندوستان کو جاوی اور جو فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اوسکو بھی حکم ہوا کہ راستے میں سے بجانب
ہندوستان آ جاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہو گئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع شرقی میں بھی فساد ہو گیا اور اسی
باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج ویلر صاحب کے جو بمقام کانپور جون میں محصور تھی پہونچ نہ سکے
اور جب تک کرنیل صاحب موصوف بعد فرو کرنے آتش فساد بمقامات بنارس و الہ آباد کے کانپور تک پہنچیں قتل عام
انگریزان و عیسائیان ہو چکا تھا تاہم ہر دو ہر چہ تمام تر اونھوں نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ ہمراہ کر دیئی میجر رینالڈ صاحب
صاحب کے کانپور روانہ کیا اور ۷ جولائی کو جنرل ہیولوک صاحب مع بارہ سو گورہ کی روانہ کانپور ہوئے اور بتاریخ ۱۲
شامل فوج رینالڈ صاحب کی ہو کر بتاریخ ۱۳ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پھر بمقام
پانڈی کو شکست دیکر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوئے اور نانا صاحب بجانب بٹھور فراری ہوا

ایک دستہ فوج مقام کامٹی سے جو اضلاع ساگر و نربدا میں واقع ہے تیار ہو کر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین کے ہاتھ سے چھین لیا

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر فوج اور روپیہ درکار ہو مجھسے
لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اوسکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو راہی ملک
بقا ہو چکے مگر اونکی جانشین مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کی بھیجی

اسی اثنا میں فوج انگریزی کلکتے سے دوا دو چلی آتی تھی اور ۲۵ جولائی تک چھ پلٹین ہائی گورہ اور بہت سا توپخانہ راہ
تری و خشکی طی کر کے بمقام الہ آباد وارد ہو گیا اور سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے
فوج کی مقام کلکتہ میں رونق بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم کی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کنٹنجنٹ ہونے نہ دیا اور حکام انگریزی
کو جو کچھ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اوس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال بھلائی اور دوستی ہر دم کار لاتا تھا

۱۲۰ سپاہ مفسد جنھوں نے مقام پشاور میں فساد کیا تھا اور جنمیں کی قریب چار سو نفر ہی کہ بچے تھے کیونکہ باقی تو سب
کو افغانیوں نے قتل یا گرفتار کر لیے تھے یہ چار سو نفری باقیماندہ ماہ جولائی کوہستان کشمیر میں [illegible] پھرتے تھے اور آخر کار [illegible]

اونمین بشدت ماندگی اور گرسنگی سے جان بر نہوئی اور کچھہ کچھہ کا غاییران کے نیاد لی سے بچے الغرض ۲ ماہ اگست ۱۸۵۷ء نفر تو کشتہ اور مردہ شمار مین آ گئے اور ۸۵ سپاہی جو باقی رہے تھے وہ بھی ... دنون مین اہالیان پولس و دیہات قرب و جوار سے گرفتار ہوکر آتے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رانیہ کا جو ایک بھٹیانہ مین واقع ہے واسطے حفاظت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا تھا اور بجائے حفاظت کی اوسنے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہوکر آیا اور حکم پھانسی کا نسبت اوسکی نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۵ ماہ اگست پھانسی بھی پا گیا نواب رانیہ بھی بہنگام فرار ہونیکے ضلع ... مین گرفتار ہوا

ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکھیونکا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کی ہوکر امداد فوج مذکور کی کرے اور اس گروہ نے بمقام گورکھپور ہوکر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہوکر عبور دریای گھاگھرہ کیا تاکہ ساتھ فوج جنرل ہیولوک صاحب کے شامل ہو جاوین

مہاراجہ پٹیالہ نے بفوج و زر بدل کوشش ... مدد کرنے سرکار ... کی اور راجہ ... کوٹ اور رانای کنلو ... تدائی نے اور راجہای بیکانیر اور جہند وغیرہ نے بھی صدق قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے ...

ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلندشہر پر قبضہ کرلیا تھا اور جو مقام مالاگڈہ مین جو نصف راہ میرٹھہ اور علی گڈہ مین واقع ہے مضبوطی تمام قائم ہوا تھا اوسکی سرکوبی کیواسطے ایکدستہ فوج گورہ میرٹھہ سے روانہ ہوا اور مقام ہاپور مین اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ولی داد خان شکست کھاکر پسپا ہوا

حکام پنجاب نے بدینغرض کہ پوربی لوگ جو اطراف سیالکوٹ و دیگر مقامات کے ہو سکین اور نیز باین ارادہ کہ وہ کسیطرح لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کی نرہین بتاریخ ۱۷ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی پوربی فوج پولس مین نوکر مین سب برخاست کردیے جاوین

اس عرصے مین مقام دہلی پر بھی مفسد غافل نتھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آکر خبر دی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتی تھی کہ اونکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اونسے کچھہ نہو سکتا تھا اور ہمیشہ شکستہای فاش کھاکر شہر مین گھس جایا کرتے تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑہاتی جاتی تھی

اب مفسدین کو خبر پہنچی کہ توپخانہ قلعہ شکن بمقام بہادر سے قریب دہلی کے آ پہنچا یہ خبر سنکر فوج کثیر مفسدین کی جن مین فوج کمپو نیمچ اور بریلی کی تھی باہر آیا اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوا کہ راستہ روک کر اوسکو آگے نہ آنے دین اثنای راہ مین بمقام نجف گڈہ فوج انگریزی سے جو بسر کردگی بریگیڈیر نکلسن صاحب پنجاب سے آتی تھی دوچار ہوئے اور بازار جنگ طرفین سے گرم ہوا آخرش مفسد بھاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چھوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین کے درمیان تین اور چار سو نفری کی مارے گئے اور اتواپ مذکورہ بالا بھی سپاہ سرکاری کے قبضے مین آگئین

توپخانہ مذکورہ بالا دہلی پر پہنچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اوسی ... فوج سرکاری داخل شہر ہو گئی مگر شہر مین بھی کئی روز لڑائی بسختی رہی اور تاریخ

۱۰ ستمبر کو تمام شہر قبضہ اولیای دولت قاہرہ مین آگیا مفسد نہایت سخت بہ لڑی مگر فوج انگریزی کا کچھہ نکر سکے اور وہ آخر تک جس مقام پر پہونچ گئی تھی وہانسے ایک قدم بھی نہ ہٹی ہر چند شہر دہلی تو بعد جنگہای متواترہ وعظیمہ قبضہ سرکار مین آگیا مگر سرکار کا بھی بہت نقصان بباعث ماریجانی افسرونکی ہوا خصوصاً اوس افسر فوجکی جسکا نام اجتک برابر متعلق فوجکے ہی اور وہ برگیڈیر جنرل جون نکلسن صاحب تھا جو سرداری پنجابی فوجکی اول حملہ شہر مین کیا تھا اور داخل شہر ہوکر فوجکو آگی بڑہاتا تھا کہ ایک گولی آکر لگی اور اوسکی صدمے سی جان بر نہوا

فوراً بعد فتح دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب دوابہ روانہ ہوا تاکہ مفسدین مفرورین کو سزا دے اور دستکات سرکاری ضلعجات مین قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا اور عزیزون کی ایک مقام پر جا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودسن صاحب مع اپنی سوارون کی شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لائے تھے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہودسن صاحب نے بڑی کوشش اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچھہ تفصیل کے ساتھہ درج کرتے ہین چونکہ اوسکا ہونا بھی اس مقام پر خالی از فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہی

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہوسکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کی ہوکر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تھی کہ دشمنونکا جو اونسے بارہ مرتبہ زیادہ تھی باعتبار غلبہ مقابلہ کرسکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور نفری سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ ورسد بھی اونکو بکثرت دستیاب ہوتا تھا اور اونکی پاس موجود تھا اور قواعد جنگی بھی اونکو خوب معلوم تھی اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تھی اور موسم بھی خلاف طبائع انگریزان تھا یعنی موسم بہت گرم تھا اور علاوہ ان سب امور کی باعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی بیماری پیچش اور وبای ہیضہ اون مین بشدت تمام تھی ان وجوہ سے فوج انگریزی بمقابلۂ فوج باغی ہر طرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہانسے چلا جانا بہتر ہی اور میرٹھہ اور علیگڈہ مین قیام کرنا مناسب مگر اوسکے نتیجے پر کوئی خیال نکرتا تھا ہان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اور اونکی مشورے کی شریک تھی اور انہونے اس صلاح کو منظور نکیا اور اسی باعث سی یہہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہر چند سر جان لارنس صاحب نی فوج روانہ کرکے پنجاب کو خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہین ہوتی تھی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سے جاری تھی اسوجہ سی توقع تھی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہی اس عرصے مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکی راہی ملک بقا ہوئی اور جنرل ریڈ صاحب جو بجای صاحب موصوف کی سپہ سالار مقرر ہوی تھی بباعث بیماری لاچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوئی آخرش حکومت فوجکی سپرد برگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۶ ستمبر فوج انگریزی نی دو مضبوط مورچال روبرو کشمیری دروازے کی بفاصلہ ۵۰۰ گز کی دروازۂ مذکور سے تیار کرنی شروع کیی کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجھا گیا تھا یہہ دونو مورچال اور قریب دس اور مورچال کے تا تاریخ ۸ تیار ہوگئی اور توپین بھی اون سب پر چڑھہ گئین اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز ان مورچال سی گولی شہر مین برستی رہی بتاریخ ۱۲ ایک اور مورچہ متصل دریا کی تیار ہوا اور اوس پر سے بھی گولی شہر مین برسنی لگے اسقدر گولہ اندازی سی کئی روز بعد دو مقام سے کنگورہ فصیل شہر گر گئی اور قریب ساٹھہ فٹ کی درج درمیان مین ہوگئے جنرل ولسن صاحب کی خیال مین آیا کہ فتح بیشک بنصیب اولیای دولت ہوگی مگر یہہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی ہر چند

شجاعان ولایت کی تھی مگر شمار مین بہت کم تھی اور سوای اسکے دشمن پناہ دیوار مین لڑتے تھے اور اوسکو اونھون نے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی واقف تھے اور اوسی سرکار کی ملازمی مین یہہ سب قواعد اونھون نے سیکھی تھی آخرش ۱۴ ستمبر آئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور دستہ فوج نکلسن صاحب زیر حکم لفٹنٹ فتزجرالڈ صاحب کی اول آگی بڑہی اور جو شگاف فصیل مین ہوگیا تھا وہان جا پہنچی ہرچند دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھی مگر کچھہ خوف جان نکرکی وہ شگاف کی راہ سی گھس گئے اور وہان اپنی تیئن جمع کرکے بجانب راست فصیل پر چلی اور دشمنون کو مارتی ہوئی اور زمین کو اونکی لاشون سی بھرتی ہوئی آگی بڑہے یہ نکلسن صاحب وہی ہین جنھون نے فوج باغی کو چند روز پیشتر بمقام نجف گڈہ شکست فاش دی تھی اور جنھون نے قبل ازین پنجاب مین کارہای نمایان سی فتح و نصرت کو وابستہ دامن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا کہ بامہای و دریچہا و دیوارہای مکانات سی اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تھین اور توپ اپنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلولہ ہای بنادیق ہر چہار طرف کوچہ و بازار سے ان پر علی الاتصال پڑتی تھین اور سپاہی فوج انگریزی کے اگرچہ گرتے جاتی تھی مگر قدم آگے بڑہا کر مرتے تھے اسی ہنگامی مین نکلسن صاحب زخمی شدید ہوکر عقب فوج مین لیجای گئی اور کپتان بیرڈک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتی جاتی ہین اور تھوڑی عرصے مین ساری فوج داخل شدہ کٹ جاویگی اونھون نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کی داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنونکو پسپا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سی جا ملا کیونکہ اوس روز قدم پیشتر اندرون شہر بڑہانا ناممکن تھا اور وہان دشمن بحفاظت دیوارہای مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب اونکو آسیب نہین پہونچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کی تھا اور ہر گھر ایک گڈہی بنا ہوا تھا اور اوسکی حفاظت مین دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھی اور کسیطرح اونکو آسیب بھی نہین پہونچتا تھا جو کامہای نمایان سپاہیان سرکاری نی یہان کیے وہ بشریت سی بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرین قیاس نہین سارجنٹ کامیکیل صاحب نے بارود زیر دروازہ جاکر رکھدی گو دشمن اوپر سے گولیان مارتی تھی مگر افسوس کہ وقت واپسی جان بحق ہوئی لفٹنٹ ہوم صاحب شتابہ اوس بارود مین لگانی آگی گئی اور جسوقت شتابی مین آگ دینی کو تھی اوسیوقت راہی ملک بقا ہوئے فوراً کورپورل برجس صاحب نے شتابہ صاحب معروف کی ہاتھہ سی لیکر آگ سی روشن کیا اور اوسی مقام پر داد شجاعت دی کر اس ملک فانی سی رخصت ہوئی آگ کی لگتی ہی دروازہ اوڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوئی اور ہر قدم پر لڑتے ہوئی اور دشمنون کو پسپا کرتے ہوئی قدم بڑہاتی گئی آخرکار بہت سا اتلاف جان اوٹھا کر قریب جامع مسجد کی پہنچی اس مقام کو دشمنون نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب سے فوج سرکاری نی یہان قیام کرنا مناسب نہ سمجھا اور واپس آکر قریب مکان چھاپہ خانہ کی شب باش ہوئی اس عرصے مین فوج پچھلی بھی زیر حکم برگیڈیر لونگفیلڈ صاحب داخل شہر ہوکر آ شامل ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازہ سی مکان گارد ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جاگزین ہوئی اول روز کا کام یہہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑہی اور رفتہ رفتہ جتنی مقامات مورچال دشمنون نے بنائی تھے سب قبضہ دلاوران انگریزی مین آگئے اور جب قلعہ پر گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑ کر بھاگ نکلے

شہر دہلی ایسی سخت جنگہای سے تو آرہ کی بعد قبضہ سرکاری مین آیا اور اس شہر مین تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کی قواعد انگریزی سے واقف بہی جمع تھی اور سرکاری فوج اوسکے مقابل مین عشر عشیر بہی نہ تھی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے کہ ایسے ایسے شجاع وہان پیدا ہوتے ہین اور نفرین ہندوستان [illegible] کی اسقدر فوج سے بہی کچھہ نہو سکا اور آخر کار بسوائے فرار کے اور کچھہ چارہ اونکو نہ ہا جنگہای دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ [illegible] سپاہی کام آئے اور دوسو پچاس افسر مجروح مذکور کیے داد شجاعت دیکر اور نام دلاوری باقی چہوڑکر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جس نے ارادہ تخت نشینی کیا تھا اور جسنے حکم قتل زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تھا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اوسکی بہی جان بخشی کی گو اوسکی اولاد کو اوسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تہے وہ بہی قتل ہوئے مگر اس محسن کش کی جان بچ گئی

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قایم ہوا اور مفسدین گرفتار شدہ کو سزای اعمال انکی شروع ہوئی سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے افسر شجاع کی مرنے کا سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تھانہ دار پنجاب تھا اور نکلسن صاحب کے ساتھہ وہانسے بمقام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی مین رہا کرتا تھا ہمارے پاس آئے چونکہ اوسکا درج کرنا اس مقام پر بیمحل متصور نہو گا اسواسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہے

خواجہ خان بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کی جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازہ شہر دہلی نہضت فرما ہوئے قدم آگی بڑہاتے ہوئے فصیل دیوار شہر پناہ تک پہنچے یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہو گئی تھی اوسکی راہ سے درمیان بارش غلولہ ہای دشمن داخل شہر ہوئے اور توپ دشمن پر قبضہ کرکے پیشتر قدم رکھا اور گرجا گہر کے مورچہ کو بہی لے لیا یہانسے آگے قدم زن ہوتے تہے کہ کسی مفسد کی گولی جنرل صاحب کو لگی دہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی مین ڈال کر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے کچھہ دوا دی جس سی صاحب کو کچھہ تخفیف ہوئی وہانسے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کی خیمے مین جاوینگے مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا سلام دو مین گیا اور کپتان صاحب سے مینے سلام کہا کپتانصاحب خود سوار ہو کر جنرل صاحب کے پاس آئی صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تہی اسلیئے کچھہ لکھکر کپتانصاحب کو دیا کپتان صاحب نے اوسکی جواب مین کچھہ تقریر کی اور اوسمین نام کشن گنج اور تیلی دروازہ کا معلوم ہوا بعد ازین کپتانصاحب رخصت ہو کر اپنے رسالے کو گئی اور وہان جاکر حکم درباب ان دو مقامون کی صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگیڈیر جنرل چیمبرلین صاحب کو بلوایا برگیڈیر صاحب آئی انسے کچھہ گفتگو درباب کشنگنج اور سلیم گڈہ کی بڑی دیر تک رہی برگیڈیر صاحب بعد ازین رخصت ہو کر شہر مین گئے اور حکم ہانرنے توپونکا اوپر سلیم گڈہ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہو گیا اور یہ خبر خالی ہوجانی تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم بہی جاہتی تہی کہ اپنے مرنے سے پیشتر عمل اس

خبر فرحت اثر کو سنتے ہی مسو خدا نے ہماری مراد بر لائی بہت فرما کر یہاں تک خوشی ہوئی کہ [illegible] چھوڑے عرصے بعد
مین آئی اور خبر پایا کہ صاحب بہادر بیمار اور رنج کے مریض ہو گئے اور بتاریخ ۲۲ [illegible] مذکور [illegible] کر بجانب ملک بقا و وطن
عازم ہوئے اور داغ رشک و افسوس کا سینہ دوستان و یگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہاں لکھتے ہیں جو مولوی رجب علیخان بہادر سابق میر منشی پنجاب [illegible] کپتان ہاڈسن صاحب نے
منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تھا اوس سے صاف [illegible] اوس وقت بھی شاہ دہلی ہمرہی
مفسدین سے باز آتے تو سرکار اونکی خطاہائے ماضیہ معاف کر دیتی

نقل خط اسمی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۶ جولائی ۱۸۵۷ء [illegible] نصیحت گفت بشنو [illegible] پیرانہ ناصح دلسوز گوید
بیدبلاغت حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتای زمان دانای دوران سلامت. رسوم [illegible] بر طرف حرف مطلب
این کہ از عرصہ دو ماہ کم و بیش کہ سپاہ نمک حرام سرکار گردون وقار انگریزی از نا عاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و
فساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران
عداوت انگلشیہ قرار دادہ [illegible] مطابق شعر عارف روم است ؎ آن مگس بر برگ کاہ و بول خر [illegible] کشتیبان ہمی افراشت سر
بر ضمیر منیر شاہی و ان مشفق و عقلای ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلشی معلوم [illegible] روس چون آفتاب نیمروز ظاہر
کہ از پیشگاہ ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہا و سلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از بیضی و احمر
و ماموری افواج ظفر امواج در بحر و بر محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و بلند کردن نقصان [illegible] حقوق روسیہ با وجود اتحاد
ملت با روسیان چقدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہی از ابتدای [illegible] از اہل اسلام و ہنود حالا
برای اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلایق بہر روشنی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ [illegible] باقی تفاصیل تحمل
رای صائب کہ بتطویل غیر مقصود است حال ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ باز و قبای شاہی [illegible] راست نیامدہ از
تاریخ فرشتہ واضح است کہ در عہد قوت و شوکت بادشاہ ممدوح در ہندوستان [illegible] کہ از ہندوستان روانہ حجاز
برباد دریا شدہ بود دست خوش دولت انگریزی شدہ بآن بیدخلی کہ سرکار انگریزی را از ہند بود [illegible] اموال و اثقال جہاز
شاہ جہاز کردن نتوانست حالا کہ عرصہ ہند از دریای شور تا پشور باتمام [illegible] کسی با این حکمای عصر و
شجاعان دہر مقابل کردن نتوانند اگر براہی [illegible] آمد حمل بر زعم عوام نمیشوند
بلکہ امتحان دوست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان و غیرہ مصالح ملکی پیش نظر است تا وقتیکہ گرد مفسد قدم انداز دہلی شدہ بود از جانب
ملازمان شاہی ہم امری خلاف رضای اہالیان سلطنت انگریزی بظہور نرسیدہ حالا چہ انقلاب [illegible] کار آمدہ و کدام امید و علت
کدامی سوی اختیار بودہ خانہ زادان راسخ الاعتقاد با وجود تحلی و تحلیہ عقل و دانش بنا اتفاقی [illegible] الطاف نوراین سراج ہند
شدند و بچہ سبب در نفع عاجل آجال این فروغ دودمان چغتائی صرف وقت نمی نمایند این چہ خیال محال بر دماغ اہالیان سرکار شاہی
پیچیدہ و اگر این امر نیست تا امروز چرا شرحی در این باب نرسیدہ و کوششی در رفع این مفسدہ نشدہ صلاح صواب اگر در رای ارباب
دربار شاہی مستحسن شود دانستہ کہ مخطورات و مکنونات خاطر را اصالتا یا وکالتا تحریرا یا تقریرا بخدمت صاحبان والا در بیان گذارش

فرمایند کہ بعد بر ہمی اساس این فتنہ اینوقت بدست نخواہد آمد و بجز باسف یادگاری بر صفحہ روزگار نخواہد ماند الکنایۃ ابلغ من التصریح
و قف انتظار جواب تصور فرمایند و ہرچہ ارقام خواہند فرمود حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط قلم شکستم و
مضمون مختصر کردم ؎ کہ نیست طرز من این گفتگوے طولانی

اسمقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہی جو بنام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا اوسکی ملاحظے سے
معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کسقدر راست اور درست تھا اور کیا کیا اتہام اور بہتان بی بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگایا گیا تھا

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روسای ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم بہمہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر و العوام ہوا و تمھارے
حسن حمایت سے طرز اور فہم اور روایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہی لہذا از راہ خیر اندیشی تمھاری تمکو ہدایت ہوتی ہی کہ خدا تعالی
نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنیکی واسطے پیدا کیا ہی اور تم پر فرض ہی کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور ان پر
ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہی کہ تم اون لوگونکو جو تمھاری
مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اونکو ضرور ہی کہ وہ اون لوگونکو جو تمھاری مذاہب
کو لگا رہا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان ایسی تدبیرون مین مشغول رہین جنسے اونکی مذاہب کی دشمنون
کی پایمالی ہو اور یہ تمھاری عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہی اور واقعی مین یہی حکم خداوند تعالی کا بھی ہی خاص و
عام پر روشن ہی انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیونکی تخلل مذاہب کیواسطے اونھون نے ایک مدت سے بہت سی
کتابین لکھواکر اپنے پادریونکی ہاتھ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریونکو بلواکر اپنے متقولونکا اعلان کیا ہی سمجھنے کی بات ہی کہ انگریزون نے
کیا کیا تدبیرین اسواسطے غارتی ہماری مذاہب کے کی ہین اول یہہ کہ جب ایک مرد مرجاوے تو اوسکی بیوہ دوبارہ شادی کرلی دوسرے یہہ کہ
ستی ہونیکی ایک رسم مذہبی قدیم تھی جسکو انگریزون نے اپنی قوانین کے زور سے موقوف کیا تیسرے یہہ کہ اونھون نے تمام خلقت کو علانیہ
سمجھایا کہ اگر وہ اونکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اونکی توقیر ہوگی اور یہہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن مین جاکر وعظ سنو
علاوہ اسکی اونھون نے یہہ حکم قطعی دیا ہی کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا
کچھہ حق نہوگا حالانکہ از روی شاستر دس طرحکی مختلف وارث قرار یاد سلطنت ہوسکتی ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب خاص یہہ
ہی کہ وہ آخر کو تمھاری ریاستین و جاگیرین چھین لین جیسا کہ اونھون نے فی الحال ریاستہای لکھنو و ناگپور مین عمل کیا ورای ازین ایک اور
تدبیر اونھون نے یہہ بھی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبرا پکی ہوئی روٹیون کی کھانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے تو یہ امر قبول نکیا بھوکے
مر گئے اور بہتون نے لاچار ہوکر روٹی کھانا قبول کیا اور اپنا مذہب کھودیا جب یہہ تدبیر انگریزونکی اچھی طرح نہ چلی تو اونھون نے آٹے
اور شکر مین ہڈیان پسواکر ملائین تاکہ لوگ اوسکو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کھاکے اپنا ایمان کھودین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے
استخوان اور گوشت کی جانورون کی ساتھہ ملواکر اونکو سربازار بکوایا علاوہ اسکی اونھون نے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے
مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد غور یہہ امر قرار دیا کہ اگر ابتدای اہل فوج اس معاملہ مذہبی مین ہیرو رای انگریزان
ہوجاوین تو فرقہ بنگالیان بھی انھین کے رای کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت پسند کیا اور بی اندیشہ

اس مثل کی کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگونکو اون کارتوس کے کاٹنے کا جنکی بناوٹ مین چربی لگی تھی حکم دیا اسمعالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسونکے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم اونھون نے اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیون کو جنھون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تھا انگریزون نے توپ سے اوڑا دیا یہہ ظلم شدید دیکھکر سپاہ نے انگریزونکا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا مار ڈالا اور بفضل ایزدی و امداد سرمدی بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جیسے کہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئی ہین وہ بھی نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق ہے کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیون کو مار ڈالینگے اور ہمارے مذہبونکو مٹا دینگے ہرچند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بھی انگریزون سے موافقت رکھتے ہین بلکہ اونکی طرف سے لڑتے جھگڑتے ہین اونکی حال پر بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہی کہ انگریز نہ اونکا مذہب چھوڑینگے اور نہ تم سب کا لیس اس صورت مین ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تمنے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہے اگر ہماری اور تم سب کی رای متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کرکے اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی بہتری پیش نظر ہے اور انگریز دونون فرقون کے دشمن ہین لہذا تمھارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کرکی اور بنظر اندفاع اعدای دین بذریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانو کو قرآن کی قسم ہے کہ وہ بالاتفاق شامل ہوکر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا قتل اپنے ذمہ فرض سمجھین اور چونکہ گائے کی ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہے بدین نظر روسای اہل اسلام نے یہہ عہد و پیمان کیا ہی کہ اگر ہنود قتل عیسائیون مین گرمجوشی اور مسلمانونکی شامل ہونگے تو اوسی روز سے گائے اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہو جاویگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کارمند ہوگا تو وہ پیرو قرآن نہ سمجھا جاویگا اور جو مسلمان کہ گائے کا گوشت کھاویگا وہ اوسکو سور کے گوشت کی برابر ہوگا اور اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ نہونگے تو وہ خدا کی نظر مین ویسے ہی گنہگار ہونگے جیسے وہ جنھون نے گائے ذبح کی یا اوسکا گوشت کھایا شاید اہل فرنگ بھی اپنی مطلب براری کیواسطے ہندوونسے بحلف ایسا ہی اقرار کرینگے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آئیگا کیونکہ اقرار اہل فرنگ ہمیشہ مملو تفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اونکا مطلب نکل آیا پھر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالای طاق رکھدیتے ہین اور ہر غریب اور امیر ہند پر روشن اور ہویدا ہی کہ فریب انگریزونکی عادت جبلی ہے اور ہمیشہ دغابازی اونکا شعار ہے اسیواسطے انگریزونکی کہنی پر کبھی یقین نہ لاو اور یقین واثق جانو کہ پھر کبھی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہے ہاتھہ نہ آویگا فقط

اب ہم پھر کچھہ مختصر حال اون تدابیر کا لکھتے ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفای نائرہ فساد ملک اودہ وغیرہ مین بروی کار لائین تھین

جنرل ہیولوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کانپور پر چھوڑکر آپ واسطے رہائی اون محصورین بیلی گارد لکھنو کے روانہ ہوئے جنھون نے اسقدر عرصہ دراز تک بخلاف مفسدین خونخوار کے اپنے تئین بچا رکھا تھا اس دستہ فوج کو فتوحات کبری نصیب ہوئین اول ور اونسے دشمنونکی بیس ضرب توپ چھین لین اور دوسری ور تھیتیس اور اوس ور نانا صاحب

شکست کھاکر بجانب بٹھور فراری ہوا جنرل صاحب ممدوح اوسکے تعاقب مین گئے اس عرصے مین جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھ تھا وہ سب صرف مین آگیا اور جنرل صاحب واسطے [illegible] کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوے اور سامان سب لیکر بتاریخ ۲۰ جولائی عبور دریا کرکے ملک اودہ مین داخل ہوے اور بمقابلہ دشمن بمقام اوناؤ آپ پہنچے وہان دشمنون کو شکست دے کر بجانب فتحپور چوراسی کوچ فرما ہوے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کر لیا یہان کچھ کمک اور آنے والی تھی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پھر بجانب کانپور نہضت فرما ہوے جب مقام کانپور مین بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پھر عبور دریا کرکے داخل اودہ ہوے اور بمقام منگروار دشمنون سے دوچار ہوے اس مقام پر چار گھنٹہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پسپا ہوے اور سات ضرب توپ میدان جنگ مین چھوڑ کر روبفرار لائے آخر کار فوج سرکاری قریب لکھنؤ کے پہونچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑھے کے دشمنون نے مورچال نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکھے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تھین اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ سنگین پہونچی اور فوج سرکاری نے دشمنون کو سنگینین مار مار کر پسپا کیا مگر یہان سے اب ہر قدم پر لڑائی ہوتی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بھی جنگ جنگان اور حرب کنان پیشقدمی تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ حضرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہو گیا اس فوج کے دیکھتے ہی محصورین بیلی گارد خوشی سے بدن مین نہ سمائے اور آسمان تک آواز مکالمہ خوشی آمیز پہونچی یہ فوج بر وقت بیلی گارد مین پہونچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بھاری لگائی تھی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہوتی تو وہ تیار ہو جاتے اور ادمی اوسکے اوڑنے سے محصورون مین سے ایک بھی زندہ نہ رہتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہو کر اور جرأت کرکے عالم باغ سے جو قریب شہر کے واقع تھا توڑ ڈالا اور اوسکے شکست ہونے سے فوج ہیولوک صاحب کی جو داخل بیلی گارد ہوئی تھی اور مفسدین کی گھات لگائی تھی خود محصور ہو گئی اور اوس وقت تک دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے اور لکھنؤ فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکھنؤ اور اوسکے قرب جوار سے نیست و نابود کر دیا اب فتح لکھنؤ امر یقینی ہو گیا بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف لے گئے اور وہان بعارضہ پیچش وغیرہ مبتلا ہو کر بہشت نصیب ہوے صاحب ممدوح کے مرجانیکا ایسے نازک وقت مین بڑا افسوس ہوا

سر کولن کیمپبل صاحب جو جنگ روس مین بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہوکر وارد ہندوستان ہوے تھے لکھنؤ کو فتح فرما کر بمقام کانپور تشریف لے گئے اور وہان سے مفسدین گوالیار کو شکست فاش دیکر اور فتحگڈہ وغیرہ شہرون کو فتح کرکر انتظام بطرح مین دوبارہ قائم کیا

خاتمہ تالیف

الحمد للہ والمنۃ کہ بعون قادر بیچون یہ چند اجزا ختم ہوے اور راقم بھی بار فرمائش دوستان صادق الولا سے سبکدوش ہوا یہ کتاب ہر چند کچھ طویل ہو گئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی و لکھنؤ تحریر نہو سکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اوسوقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پہونچا تھا اور سوا اسکے اگر حالات مقامات مذکورہ کا تفصیل لکھا جاتا تو اور بھی طوالت ہوتی اور قیمت بڑھ جاتی اور شائقین کو فی الجملہ دقت اوسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسیقدر پر اکتفا کرکے یہ عزم نہاد رکھتا ہے کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاءاللہ تعالی مفصل حال علحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط

خاتمۃ الطبع وتواریخ منقول از مطبوعہ سابقہ

بعد حمد و نعت کے بعد معلوم ہو شہرہ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ بنائے غدر ہندستان کے مشتاق بین یافت وقائع کی خواہش مین دم آفاق مین بلکہ خواہ علوم پر اکثرون کی نظر رہی ہے حالات کی خبر کثرت سے جیسی چاہئے بہم پہونچائی کیسے ہے مصنفون نے کی اور طرح حقیقت واقعی کا انکشاف نہ تھا انی بیان نے حالات نہ تھا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکہ بند ہو اصل روایات سے یہ ہوتا ہے کہ بہت سی تاریخ کا اعتبار لکھو تا ہی اسلیے ایلاتا ... روزگار و واقف رموز و امور سخن فہم خرد اساس ہنر مند نکتہ شناس ستودہ منش نیک خصال پنڈت منشی کنہیا لال نے جنکو انگریزی مین بھی دستگاہ کامل ہے تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل ہے اور آگے انگریزی کے منشی تھے محکمہ چیف کمشنری مین ملازم تھے تاریخ صحیح لکھنے پر عزیمت درست کی بہ ہم تن مستعد ہوکے کمر ہمت چست کی تفتیش حقائق مین بہت محنت اوٹھائی ہر واقعے کی راست خبر بہم پہونچائی انگریزی جو چھپے ہیں مضمون معتبر رقم کیا جو کچھ گذرا تھا بعینہ جوانا قلم کیا کسیطرف کی مراعات نہین جانب داری کی کوئی بات نہین جب یہ کتاب تیار ہوئی پسندیدہ اولی الابصار ہوئی ہمنے بھی چاہا کہ سبھون کی سچی خبرین گھڑی ہوئی باتین جو سنو انسے دور کردین نقش باطل صفحہ دہر سے اوٹھالین حرف غلط لوح دل سے دھو ڈالین لہذا اوسکو چھاپ کر مشہور انام کیا قابل نظارۂ خاص و عام کیا تصحیح لفظ و معنی جیسا چاہئے خوب اہتمام ہوا غرض دیکھنے پر اجمال مفصل کھل جائیگا بلکہ اکثر احوال تحقیق کہین ہاتھ آئیگا مطبع کے بعض کارگذار و تاریخ طبع آزمایان لکھین تاریخ کا ذکر یہان ماکہ اونکے سطر تاریخین کہین

قطعہ تاریخ از نتائج افکار معجز آثار افصل دوران اکمل زمان جناب مولوی محمد ہادی علی اشک

جسدم مصنف نے یہ کتاب لکھی	جو خبر راست وصحت سے تھی لی	اب چھپی اشک نے کی تاریخ	کرکے بین واقعات تفصیلی

طبع زاد سخندان خوش بیان منشی اشرف علی اشرف شیرین زبان

طبع گردید چون بغاوت ہند	شد جہان پسند این تاریخ	اشرف نکتہ سنج ونکتہ سرا	گفت تاریخ او بہین تاریخ

نتیجہ فکر شاعر شیوا زبان منشی توتا رام شایان

کتاب بغاوت ہوئی طبع جب	گیا شہرہ اوسکا عجم تا عرب	اوٹھا فکر تاریخ مین جو قلم	کیا موجبات بغاوت رقم

ایضاً

لکھی اوسکی تاریخ پھر دوسری	بجا اب کتاب بغاوت چھپی

خاتمۃ الطبع جدید ہزاران ہزار شکر خالق بیچون و آفرینندہ ربع مسکون کہ یہ کتاب مسمی محاربہ عظیم جسمین حال غدر کا ہو موجود ہی بار ثانی بفرمایش قدردان سنگار شائقان علم و ہنر و واقفان تاریخ و سیر مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ بماہ ستمبر ۱۸۷۶ء مطابق ماہ رمضان ۱۲۹۳ منطبع ہوئی